شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء

الحمد لله والمنة که ان ایام فرخنده فرجام مسرت انجام مین کتاب برکت نصاب فیض انتما

موسوم بہ

عمدة الصحائف في حال اهل الكشف والمعارف

مؤلفه

فضائل مآب کمالات اکتساب محیط دائرہ افاضت عام نفع خواہ اہل اسلام راسخ القدم

با اصحاب طریقت محب محبان خالق ارض و سما تابع سنت رسول خدا علیہ

التحیۃ والسلام حضرت العلیم الحکیم جناب مولوی [illegible] الکریم صاحب حنفی

قادری ادام الله العالی بالفیض العمیم

باہتمام بندہ بارگاہ احد حافظ جلال الدین احمد غفر الله الصمد

مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد مین چھپی

فہرست کتاب

یا فتاح

والقصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible] رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ

واصحابہ وازواجہ امہات المومنین وذریاتہ واہل بیتہ واولیاء امتہ اجمعین

[illegible] [illegible]

[illegible] الغفران [illegible]

[illegible] عبد الوہاب ساکن حال مقام احمد آباد عرف [illegible]

[illegible] بادوران [illegible] کے عرض [illegible] باوجود [illegible] عدم ثبات [illegible]

[illegible] شیطان لعین کی شہادت کلام رب العالمین [illegible]

[illegible] انسان کا [illegible]

[illegible] اعمال [illegible] سیاہ [illegible] بیرون [illegible]

[illegible]

عقل و دریا [illegible] کا مسدود [illegible] زبان [illegible]

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا [illegible]

ہے سوائے فضل الٰہی شفاعت حضرت رسالت پناہی کے اور [illegible]

نجات کا نظر نہیں آتا و بجز دعائے و امداد ارواح طیبات حضرات پیران [illegible]

قدس اللہ اسرارہم کے کوئی ذریعہ نجات کا خیال میں نہیں گزرتا [illegible]

اللّٰہ [illegible] توفیقی [illegible] ربنا [illegible] اللہ [illegible]

[illegible] حاصل حالات کرائی [illegible]

دائمی ہوئی بنا برعلیہ بیعت جناب فیض [illegible]

[illegible] مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب [illegible]

[illegible]

دستگیر شیخ المشائخ ہادی انام پیشوائے عارفان عالی مقام مقبول بارگاہ [illegible]

مولانا اخوند حافظ عبد الغفور [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت اخوند صاحب [illegible] کی خدمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رغبت ہوئی اور خیال میں یہ آیا کہ اگر مختصر حالات حضرات صوفیہ کرام جو کہ شجرہ میں ہیں بسلسلہ
بطور ایک رسالہ کے زبان اردو میں تحریر ہو جاویں تو انشاء اللہ یقین اور اکثر حالات بزرگان
دین کو دیکھ کر خوش ہونگے الحمد للہ کہ جو بندہ کوشش کر کے آخر بس حالات حضرات و برکات
کاملین حضرات کا حال جو تاکہ دریافت ہوسکا بطور اختصار کے ان اوراق میں قلمبند
کر کے نام اس رسالہ کا **حمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف**
رکھا اور جو کہ واسطے دریافت حالات کے اولاد دریافت ہونا اسماء مبارک حضرات عظام
کرامات کا بہ ترتیب شجرہ کے ضرور تھا لہذا پہلے نقل شجرہ عالیہ جناب پیرو مرشد برحق
قدوۃ الاولیاء مرشد الکمل دام بقاءہ حسب رغبت دل چند سطور توحید باری تعالیٰ عزاسمہ کے
لکھے اور بعد اس کے حالات حضرت ... طریقت کے شروع ... اور ان ... شجرہ
... ایک ... جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے نام مبارک سے شروع اور اپنے شیخ طریقت کے نام پر ختم ہو ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فیض تبیان حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری کے ضمن
مین اور حضرت مرشد برحق قدس سرہ کے بھی بعض خلفا رکا ذکر حضور والا کی واقعے
ہمراہ درج کیا اور آخر کتاب مین پانچ جدول اس ترتیب سے مرتب کئے کہ
جدول اول مین تاریخ وصال حضرات مندرجہ شجرہ کی بقید سنہ وغیرہ بغیر
تحریر حالات کے ہین جدول دوم مین تاریخ اعراس حضرات موصوفین بلا خیال
ترتیب حالات صرف بہ ترتیب مہینہ و تاریخ کے ہین جدول سوم مین مثل
جدول اول کے تواریخ وصال اون حضرات کے ہین جو مندرجہ شجرہ نہین ہین مگر ذکر
حالات اونکے اس رسالہ مین درج ہین جدول چہارم مین مطابق جدول
ثانی تواریخ اعراس حضرات مندرجہ جدول سوم کے ہین جدول پنجم مین مثل
جدول دوم و چہارم کے تواریخ اعراس بعض اون بزرگان دین کے ہین جنکا
ذکر اس رسالہ مین نہین ہے و اس فقیر کو تواریخ اونکے اعراس کے معلوم ہوے
ہین۔ جدول دوم و چہارم و پنجم اس غرض سے ہونگے کہ طالبان تاریخ اعراس
کو وقت واقع ہونے ہر مہینہ مین دریافت کر لیوین کہ اس مہینہ کی فلان فلان تاریخ
مین فلان فلان حضرات قدس اللہ اسرارہم کا عرس شریف ہے اس ترتیب
سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انشاء اللہ تعالے کوئی عرس سہواً بھی نہ رہجانے
پاویگا۔ واضح رہے کہ اس کتاب مین استعمال لفظ (آپ) کا اکثر مقام پر ہوا ہے
پس اس لفظ سے وہی حضرت مراد ہین جنکے حالات و ذکر مین یہ لفظ مستعمل ہے
ناظرین رسالہ ہذا سے امید یہ ہے کہ اگر اس رسالہ کے ملاحظہ سے حظ اوٹھاوین تو اس
فقیر کو دعاے خیر سے یاد فرماوین اور اگر کہین خطا و سہو پاوین تو براہ لطف و عنایت

اوسے چھپاویں اور حرف گیری سے چشم پوشی کرکے اوسے درست فرماویں
ارحم الراحمین جملہ مسلمین و مسلمات پر اپنا رحم فرماوے اور معصیت لشئے درگذر کرکے
عاقبت بخیر کرے آمین اَسْئَلُكَ یَا مَنْ هُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَنْ تُحْیِیَنِیْ عَلَی
الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ ۵ وَیَا مَنْ یَّرْحَمُ الْعَاصِیْنَ وَالْمَسَاکِیْنَ
اَنْ تَحْشُرَنِیْ فِیْ زُمْرَةِ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ بِفَضْلِكَ وَکَرَمِكَ یَا رَءُوْفُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ اٰمِیْن

نقل شجرہ طیبہ عطیہ جناب حضرت پیر و مرشد قدس اللہ سرہ العزیز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ
الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَبِهٖ اَلُوْذُ هٰذِهٖ
شَجَرَةٌ طَیِّبَةٌ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ الٰہی بعجز و نیاز خاک پائے
محبان خود و غبار پائے محبوبان خود العبد الفقیر المسکین الغریب الراجی الی رحمۃ اللہ
الغنی الملک الوہاب حافظ عبد العزیز الملقب بشاہ مقبول احمد
کہ با تو دارو عفا اللہ عنہ الٰہی بعجز و نیاز قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین یگانۂ حضرت
صمدیت مقبول بارگاہ احدیت حضرت شاہ محمد غوث کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بعجز و نیاز سید السادات معدن الکرامات والبرکات سید المحبین سند المحبوبین
تاج العاشقین سراج العارفین متصف بصفات اللہ الواحد الاحد الصمد حضرت سید
شاہ آل احمد کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز الٰہی بعجز و نیاز سید السادات
مجبوب الاولیاء و برہان الاصفیاء حضرت سید شاہ حمزہ کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الهی بحرمت و بنای سید السادات محبوب الاولیا قطب العارفین اسوة الواصلین حضرت شاه

سید شاه آل محمد کہ با تو داشت قدس الله سره العزیز الهی بحرمت و بنای سید السادات

سلطان العاشقین قدوة المحبین حضرت سید شاه برکت الله کہ با تو داشت

قدس الله سره العزیز الهی بحرمت و بنای سید السادات مخزن حقایق و معارف حضرت

شاه فضل الله کہ با تو داشت قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت و بنای قدوة العارفین زبدة الواصلین میر سید احمد کہ با تو داشت قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت و بنای سید العارفین سند المحققین میر سید محمد کہ با تو داشت قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت و بنای شیخ المشایخ شیخ مخدوم جمال اولیا کہ با تو داشت قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت و بنای شیخ المشایخ شیخ ضیاء الدین المشتهر بقاضی جیا کہ با تو داشت قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت و بنای شیخ المشایخ [illegible] کہ با تو داشت قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت و بنای [illegible]

الهی بحرمت و بنای شیخ المشایخ شیخ بهاء الدین کہ با تو داشت قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت و بنای [illegible]

الهی بحرمت و بنای سید السادات [illegible]

الهی بحرمت و بنای سید السادات [illegible]

الهی بحرمت [illegible]

الهی بحرمت [illegible]

[illegible]

الٰهی بعجز و نیاز سید السادات قطب الکونین غوث الثقلین محی الدین حضرت ابو محمد
شیخ عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی که با تو داشت قدس الله سره العزیز
الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ابو سعید ابو الخیر مخزومی که با تو داشت قدس الله سره العزیز
الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ابو الحسن علی محمد یوسف
القرشی الهکاری که با تو داشت قدس الله سره العزیز
الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ابو الفرح یوسف طرسوسی که با تو داشت قدس الله سره العزیز
الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز
[illegible] قدس الله سره العزیز
[illegible] ابو بکر شبلی که با تو داشت قدس الله سره العزیز
الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ خواجه جنید بغدادی که با تو داشت قدس الله سره العزیز
الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ خواجه سری سقطی که با تو داشت قدس الله سره العزیز
الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ خواجه معروف کرخی که با تو داشت قدس الله سره العزیز
الٰهی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام موسی رضا رضی الله
تعالی عنه که با تو داشت قدس الله سره العزیز

[illegible]

کہ با تو واشت قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی ۳۵ بعجز و نیاز سید السادات حضرت سیدنا امام زین العابدین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ با تو واشت قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی ۳۶ بعجز و نیاز سید السادات مقبول کونین حضرت سیدنا امام حسین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ با تو واشت قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی ۳۷ بعجز و نیاز سید السادات امام المسلمین امیر المومنین حضرت علی ابن
ابی طالب کہ با تو واشت کرم اللہ وجہہ
الٰہی ۳۸ بعجز و نیاز سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ
کہ با تو واشت صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی عاقبت محمد حبیب الکریم بخیر گردانی بحرمت النبی و آلہ

توحید باریتعالی عز اسمہ

ایزد سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ جس شخص کا اسپر ایمان ہے وہ مسلمان ہے اور جو شخص اس سے منکر ہے وہ کافر مشرک اور بے ایمان ہے شیطان رہزن ایمان اپنے فکر سے یک لحظہ غافل نہیں جو مسلمان اوسکے تدارک سے غافل ہے وہ عادل نہیں ایمان حضرت انسان کے دلمیں ایک نعمت عظمیٰ ہے جو شخص اس نعمت عمدہ کی حفاظت کرے وہ از زمرہ اہل ہدیٰ ہے اللہ اسم ذات ہے اور سب اسماء اوسکے اسماء صفات نہ اوسکے بیٹا ہے نہ بیٹی نہ ماں ہے نہ باپ

نہ بہائی ہے نہ بہن نہ چچا ہے نہ پہوپہی نہ ماموں ہے نہ خالہ نہ جورو ہے
نہ سالہ وہ ایک ذات واحد ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور وہ یگانہ ہی کوئی
اوسکا ہمسر نہین اور ہمیشہ سے ہے اوسکی ابتدا نہین اور ہمیشہ رہیگا اوسکی انتہا نہین وہ
ازلی اور ابدی ہے اوسکی ہستی اوسکی ذات سے ہے اسواسطے کہ وہ کل کا خالق ہے
اور سب اوسکی مخلوق اور خالق کا قیام اپنی ذات سے ہے اور سب چیزون کا قیام
اوس خالق کے سبب سے ہے وہ نہ جوہر ہے نہ عرض وہ کسی چیز مین حلول نہین
کرتا اور وہ بےمثل ہے کوئی چیز اوسکے مانند نہین اوسکی واسطے کوئی صورت و شکل
نہین کمیت و کیفیت کو اوسمین کچھ دخل نہین جو کمیت و کیفیت خیال مین آوے اور
دلمین گذرے اوس سے وہ پاک ہے کیونکہ سب خطرات فانی ہین اور وہ جاودانی
سب صفات اوسکی مثل ذات کے قدیم ہین اور مخلوق کے صفت کے ساتھ مشابہت
نہین رکہتی بلکہ صرف نام مین مشارکت ہے وہم و خیال مین جو صورت آتی ہے
اوسکا پیدا کرنے والا بہی وہی ہے چہوٹائی بڑائی اور مقدار کو اوسمین کچھ دخل نہین
کیونکہ یہ چیزین اجسام عالم کی صفتین ہین اور وہ جسم نہین ہے نہ اوسے جسم کے
ساتھ کچھ علاقہ ہے وہ سب پر غالب اور عزیز ہے وہ کسی جگہ معین مین نہین ہے نہ اوسکی ذات
جگہ لینے والی چیز ہے جو کچھ عالم مین ہے سب عرش کے نیچے ہے اور عرش اوسکی
قدرت کے نیچے مسخر ہے اور وہ عرش پر ہے لیکن اسطرح عرش پر نہین ہے جیسے
کوئی جسم کسی جسم کے اوپر ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ جسم نہین ہے اور عرش اوسے
اوٹھائے ہوئے نہین ہے بلکہ عرش اور حاملان عرش سب اوسکے حکم مین قائم
ہین وہ آج بہی ویسا ہی ہے جیسا عرش پیدا کرنے کے قبل تہا اور ابدتک ایسا ہی

رہیگا اسواسطے کہ اوسکی ذات اور صفات مین کچھہ تغیر اور تبدل نہین اور جس طرح
اس جہان مین اوسے بیچون وبیچگون پہچانتے ہین اوسیطرح اوس جہان مین
اوسے بیکیف وبیچگون دیکھینگے وہ دیدار اس جہان کے دیدار کے قسم
سے نہین ہے کیونکہ دنیا کی بصر متحمل اوسکے دید کی نہین جیسا کہ تجلی کوہ طور اسپر
گواہ ہی بخلاف بصر آخرت کے حق تعالی کسی چیز کے مانند نہین ہے لیس کمثلہ شی
اسپر شاہد ہے اور اوسکی قدرت کمال کے درجہ پر ہے کہ کسی طرحکی عجز ونقصان
اور ضعف کا اوسمین گذر نہین ہی اوسنے جو چاہا سو کیا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے
جو چاہیگا سو کریگا اوسکے کام مین کسیکو دخل نہین ہے ساتون آسمان
وساتون زمین اور عرش وکرسی اور جو کچھہ ہے سب اوسکے قبضہ قدرت مین ہین
اوسکے سوا کسی چیز پر کسیکا کچھہ اختیار نہین پیدا کرنے مین کوئی اوسکا یار ومددگار
نہین تمام عالم اوسیکا پیدا کیا ہوا ہے اور ہر شے مین اوسیکا ظہور ہے جملہ اشیا کا
موجد وہی ہی ایک درخت مین مختلف رنگ کے پہول اور ایک پہول مین مختلف
رنگ کی پنکھریان پیدا کرنا اوسیکی شان ہے دین ودنیا کا انتظام سب وہی کرتا
ہے جیسا چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سب کا انجام کرا دیتا ہی حاکم
حقیقی وہی ہے اور احکم الحاکمین کی صفت اوسی مین ہے حکام مجازی سے
جو چاہتا [illegible]
شقی کرا [illegible]
وعباد [illegible] وقت [illegible]
حتی کہ [illegible]

اسکے ایک شخص تمام عمر فاسق وفاجر رہا اوسکی زیادتی فسق وفجور سے اوسکا باپ اوسسے بہت ناراض تھا جب وہ مرا تو بوجہ رنج دلی کے اوسکے باپ نے اوسکی تجہیز تکفین نہ کی عالم رویا مین اوسنے اپنے اوسی پسر فاسق کو دیکھا کہ بہشت مین بہت آرام سے ہے بڑے تعجب سے بارگاہ احدیت مین عرض کی کہ خداوندا یہ شخص تمام عمر فاسق وفاجر رہا ہے اسکے یہ مرتبہ ہونے کی کیا وجہ ہے حکم ہوا کہ یہ تیرا بیٹا تھا تو نے اسکے اوپر رحم نہ کیا مگر چونکہ میرا بندہ تھا لہذا مین نے رحم کیا فقط سبحان اللہ کیا شان اور کیا اوسکی قدرت ہے۔

ابو جہل از کعبہ می آید وابراہیم از بتخانہ ۔ کار بعنایت است باقی بہانہ

بھلا بغیر فضل حق ای واعظ وتقوی طہارت کیا ہمارا زہد کیا ہے گنہگار ونکی طاعت کیا

ہم عاصی ہین وہ مالک ہے رضا مین اوسکی حجت کیا اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

دم مارنے کی جگہہ نہین ہے صرف اوسکے رحم وکرم کی امید رکھنا چاہئے جسکو جب تک چاہتا ہے دنیا مین رکھتا ہے اور جسکو جس ذریعہ سے چاہتا ہے دنیا سے اوٹھا لیتا ہے ہر ایک امر مین اوسیکا اختیار ہے دنیا مین ماں باپ بھائی بہن بیٹا بیٹی زوجہ شوہر عزیز قریب دوست آشنا مین انتظاماً اوسی نے محبت ڈال دیا ہے اور انہین سے ہر ایک کے حقوق ہر ایک کے ذمہ اوسی نے قائم کئے ہین ہر ایک سے کے حقوق ادا کرنا اوسیکی فرمان برداری ہے عالم ورجو کچہ عالم مین ہے سب اوسیکے مخلوق ہین اور جس چیز کو اوسنے پیدا کیا ہے حکمت

ومصلحت کے ساتھہ پیدا کیا اگر کوئی کسی چیز مین سوچے کہ اسکو یون ہونا چاہیے
یہ اوسکی خطا ہی اور وہ غافل از حکمت و مصلحت خدا ہی اوس شخص کی مثل اوس اندہے
کی سی ہے جو کسی گھر مین جاوے اور وہان ہر چیز قرینہ کے ساتھہ اپنی اپنی جگہہ
پر رکھی ہو وہ بغیر دیکھے کسی چیز سے ٹھوکر کھا کر گر پڑے اور کہے کہ یہ چیز سر راہ
کیون رکھی تھی حالانکہ اوسے راہ سوجھتی ہی نہین جو کچھ دکھہ درد بیماری ناتوانی
عاجزی اوسنے پیدا کی سب مین مصلحت وحکمت ہی کہ علم اوسکا اوسی علام الغیوب
کو ہے وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اوسکا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے
عرش اعلی سے تحت الثری تک کوئی چیز بغیر جانے ہوے اوسکی نہین اسواسطے
کہ سب چیزین اوسکے حکم سے ظاہر ہوئی ہین بلکہ دریا کی ریگ اور درختون
کے پتون اور دلون کے خطرون کی تعداد اوسکے علم مین کھلی ہوئی ہی اور جو کچھہ
عالم مین ہے سب اوسیکے چاہنے اور ارادہ سے ہے اور ہر چیز تھوڑی ہو یا
بہت چھوٹی ہو یا بڑی اچھی ہو یا بری گناہ ہو یا عبادت کفر ہو یا ایمان نفع
ہو یا نقصان زیادتی ہو یا کمی رنج ہو یا راحت بیماری ہو یا صحت اوسکی تقدیر
اور مشیت اور حکم سے ہے اگر آدمی جن شیطان فرشتہ تمام عالم اکٹھا ہو کر
عالم مین سے ایک ذرہ کا ہلانا یا کسی جگہہ رکھنا یا اوٹھانا یا گھٹانا یا بڑہانا چاہین تو
بے اوسکے حکم کے نکر سکین جس چیز کے ہونے پر اوسکی مرضی ہو کوئی اوسے منع
نہین کر سکتا اور جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا سب اوسیکی تقدیر اور تدبیر سے جملہ امور
اوسیکے ارادہ پر موقوف ہین لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ جسطرح وہ
ہر چیز کا جاننے والا ہے اوسیطرح ہر چیز کا دیکھنے سننے والا کبھی کوئی چیز

اوسکے شنوائی مین برابر ہے تاریکی روشنی اوسکے بینائی مین یکسان ہے جیسے
اندہیری رات مین چیونٹی کے پیر کی آواز سنتا ہے تحت الثریٰ مین جو کیڑا
ہو اوسکی رنگت اور صورت دیکھتا ہے نہ آنکھہ سے اوسکی بینائی ہے نہ کان سے
اوسکی شنوائی اور جسطرح اوسکے کل کام تدبیر اور سوچ سے نہین ہین اوسیطرح
اوسکا پیدا کرنا بھی بذریعہ واسطہ و آلہ نہین جو خبر اوسنے دی وہ سچ ہے اوسکا
وعدہ وعید سب حق ہے جسطرح وہ زندہ بینا دانا شنوا توانا ہے اوسیطرح
گویا بھی ہے حضرت موسی علیہ السلام سے بلا واسطہ کلام کیا اوسکی بات کام
وزبان لب دہان سے نہین ہے جسطرح آدمی کے دل سے بے آواز وحرف
کی بات ہوتی ہے حق تعالے کی بات بے حرف وآواز ہونے مین اس سے
زیادہ پاک اور منزہ ہے قرآن شریف توریت انجیل زبور اور پیغمبرون پر جو صحیفے
اُترے ہین سب اوسیکا کلام ہے اور اوسکا کلام اوسکی صفت ہے اور اوسکی
سب صفتین قدیم ہین اور ہمیشہ سے ہین اور اوسکا فرمان سب مخلوقات پر واجب التعمیل
ہے پس تقضاے ایمان یہ ہے کہ اوسکی فرمان برداری کرتا رہے پابندی
شریعت وطریقت کی نہ چھوڑے جو احکام اوسکے ہین دل وجان سے بجا لاے
اور اپنے وجمیع مسلمانون کی بہبود کے لئے دعا کرتا رہے اوسکی ذات ارحم الراحمین
ہے دعا قبول ہونے کی امید قوی ہے اسلئے کہ حق تعالے فرماتا ہے وَقَالَ
رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اوسکی فرمانبرداری اور نیز دعا کرنے کے واسطے
بمضمون آیۂ کریمہ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط امید بہبودی رکھے
اوسکی رحمت کے دریا موجزن ہین اوسکی درگاہ سے کسیوقت ناامید

ہونا چاہیے مگر عمل نیک کرنا ضرور ہے بقول بزرگون کے بے عمل نیک امید
بہبودی کی رکھنا مرض ہے پس خدا کی درگاہ مین ہر دم یہ دعا کرتا رہے
کہ اللہ تعالی توفیق عمل نیک کی عطا فرماوے کیونکہ توفیق عمل نیک کی
دنیا و افعال ذمیمہ سے بچانا بھی اوسیکا کام ہے و معاملہ آخرت کا اوسکی
رحمت پر موقوف ہے تاہم اوسکی فرمانبرداری و عمل نیک کرنے مین غفلت
نہ چاہیے کیونکہ یہ غفلت علامت بد ہے حق تعالی نے عالم کو دو قسم پر
پیدا کیا ہے ایک عالم اجسام دوسرا عالم ارواح اور اجسام کو ارواح کا
مقام بنایا تاکہ اس عالم سے زاد آخرت لین اور ہر شخص کے رہنے کی ایک
مدت مقرر فرمائی ہے اوس مدت مین گھٹاو اور بڑھاو نہین جب اجل آجاتی
ہے تو جان بدن سے جدا ہو جاتی ہے اور پھر روز قیامت جو حساب اور
مکافات کا دن ہے قالب کو پھر جان دیجائیگی اور سبھون کو قبرون سے اوٹھا کر
کھڑا کرینگے اور ہر شخص اپنے کردار اعمال نامہ مین لکھے ہوئے دیکھیگا او
جو کچھ دنیا مین کیا ہے سب اوسکے پیش نظر ہوگا عبادت اور گناہ کے
مقدار کو ایسے ترازو مین جو اس کام کے لائق ہوگی تول کرینگے وہ
ترازو اس جہان کے ترازو کے مشابہ نہین ہے پھر پل صراط پر چلنے
کا حکم ہوگا اور صراط نہایت باریک اور بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے
زیادہ تیز ہے جو کوئی اس جہان مین صراط مستقیم یعنے شرع پر قائم رہا ہوگا
اوس صراط پر آسانی سے گذر جاویگا اور جسنے اس جہان مین سیدھی راہ اختیار نہ
کی ہوگی اوس صراط پر نہ چل سکیگا کٹ کر دوزخ مین گر پڑیگا کسی جانب کو

بیحساب بہشت مین لیجائینگے کسی گروہ کا حساب آسانی سے کسیکا غیر
آسانی سے کرینگے آخر سب کافرون کو دوزخ مین بھیجینگے کہ وہ کبھی نجات
نہ پائینگے و فرمانبردار مسلمانونکو جنت مین داخل کرینگے اور گنہگار مسلمانون مین سے
جو لوگ بشفاعت شافعین یا بمحض بفضل رب العالمین بخشے جاوینگے جنت
اونکا مقام اور ہمیشہ اونکو آسایش و آرام ہے اور باقیون کو فرشتے دوزخ
مین لیجاینگے اور بمقدار اونکے گناہون کے معذب کرکے پھر جنت مین لیجاینگے
اور چونکہ حق تعالے کے علم قدیم مین یہ امر ٹھہر چکا ہے کہ بعض آدمی شقی اور بعض
سعید ہونگے اور علامت شقاوت و سعادت کی آدمی پہچان نہین سکتا تھا
لہذا خداوند کریم نے اپنے فضل عظیم وکرم عمیم سے پیغمبرونکو ہدایت کے واسطے
مبعوث فرمایا تاکہ سعادت اور شقاوت کی راہ اونکو بتادین اور اتمام حجت کے لئے
اونکو خدا کے احکام سنا دین پھر سب پیغمبرون کے بعد ہمارے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء والمرسلین اور سید الاولین والآخرین
ہین خلق کیطرف بھیجا اور تمام جن و انس کو آپکی اتباع اور اطاعت کا
حکم فرمایا کہ کوئی اونکے دائرہ اطاعت سے قدم باہر نرکہے اور چونکہ آپکی
ذات بابرکات خیر النبیین ہے بنابران آپکی امت کو خیر الامم فرمایا پس جبکہ
یہ امر معلوم ہوچکا کہ جملہ امور اللہ ہی کی جانب سے اور اوسیکے حکم سے ہین اور سب
امور اوسیکی ذات سے متعلق ہین و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکے اور رسول
اوسکے ہین تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت
مین کسی طرحکا شک نہین لانا چاہئے اور باوجود ان دلائل قاطعہ کے پھر بھی اگر

کوئی شخص شبہہ کرے تو وہ کافر بے ایمان ہے اے بھائی مسلمانون تھوڑا
حال آخرت کا جو مختصر اوپر بیان ہو چکا ہو جب تم نے معلوم کر لیا تو تم سب مسلمانونکو
چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ کو وحدہ لا شریک لہ سمجھو اور اوسکی وحدانیت کی گواہی
دیتے رہو اور جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق جانو اور
کلمہ طیب یعنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جسطرح زبان سے کہتے ہو اوسیطرح
اوسکے معنی دل سے سمجھو اور تصدیق کرو اور اوسمین کسیطرحکا شک و شبہ نہین
اور کلمہ طیبہ کے معنی پر اچھی طرح اعتقاد کرکے خدا کو واحد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو رسول برحق سمجھو اور خدا کی وحدانیت پر اور اوسکے پیغمبرون کی رسالت پر اور اوسکی
کتابون پر اور اوسکے ملائکہ پر اور روز قیامت اور حشر و نشر پر اور اوسکے جمیع احکام
پر جان و دل سے ایمان لاؤ کہ آخرت مین یہی کام آویگا آمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ہُوَ بِاَسْمَائِہٖ
وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ ۝ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَ
رُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
اس طرح پر اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہیے واگر شاید کسی وقت اسکے خلاف
کچھ ذہن مین آوے تو اوسکو وسوسہ شیطانی سمجھنا چاہیے اور سمجھنا چاہیے
کہ جسقدر اللہ تعالیٰ نے ہماری عقل کو رسائی دی ہے اوسیقدر ہماری عقل
مین آتا ہے اور جو امر کہ ہمارے فہم و ادراک سے باہر ہے اوسکا ہمارے ذہن
مین آنا محال ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک انتظام ہے جو عقل کو زیادہ
رسائی نہین دی اور وسواس شیطانی سے بچکر یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ
کو بلا دلیل واحد سمجھتے ہین اور احکام قرآن و شریعت اور فرمان رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمکو کافی ووافی ہین اسطرحپر اپنے دلکو سمجھا کر بیدار و
ہوشیار ہوجانا چاہیئے ایک عمدہ ترکیب وسوسۂ باطل سے بچنے کی یہ ہے کہ
جسوقت کوئی وسوسہ دل مین آنے لگے اوسیوقت لاحول پڑھکر فوراً دلکو
اوسکی طرف سے پھیر کر کلمہ طیبہ کے معنی کی طرف یا کسی اور احکام الٰہی کے
طرف متوجہ کردے اور واسطے بچنے کے مکروحیلہ و وسوسۂ شیطانی سے
حق سبحانہ تعالیٰ سے دعا کرنا شروع کرے اس ترکیب سے انشاءاللہ تعالےٰ
وسوسۂ باطل دل مین نہ جمنے پاوے گا اور سچا آور ہی احکام احکم الحاکمین و
فرمان سید المرسلین مین خوب مشقت وجانفشانی سے مستعد رہنا چاہیئے
اور اللہ تعالیٰ کی محبت دل مین پیدا ہونے کی کوشش کرو وہمہ تن اوسکی محبت
مین مشغول رہو کہ اپنے آپکو فانی اور سب کو باقی سمجھو اور جس چیز کو دیکھو سب کو
اوسیکا مظہر جانو ؎

کہ بچشمان دل مبین جز دوست ہرچہ بینی بدان کہ مظہر اوست

جب تم اس طرحپر ہوجاؤگے اور سچائی دل اللہ سے دوستی رکھوگے تو اللہ
تعالےٰ بھی تمکو دوست رکھیگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دوست کو ذلت وخواری
سے بچاتا ہے اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم وآئمۂ اطہار
واصحاب کبار رضی اللہ عنہم ومقتدایان شریعت وطریقت علی الخصوص جناب
غوثیت مآب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ ودیگر خاصان خدا
کی محبت بھی عین خدا کی محبت ہے کیونکہ دوست کا دوست بھی اپنا دوست
ہوتا ہے ... اور حضرات ... کی محبت بدرجہ کمال اپنے دل مین پیدا

کر دیویگا تاک کہ دل مین سوائے محبت الہی و محبت رسول الہی و محبت پیران طریقت و محبت دیگر محبان و خاصان خدا کے اور کسی چیز کی گنجایش نہ رہے

ہرچہ آید در دلم غیر تو نیست　　یا توئی یا بوے تو یا خوے تو

جب سوائے اس قسم کی محبت کے دل مین اور کسی بات کی گنجایش نہی ہیگی تو شیطان رجیم آپ ہی پشیمان رہیگا اور وسوسون کے ڈالنے سے حیران رہیگا اور خدا یاد کدو کاوش ملجاویگا محبت دنیا و فکر عقبیٰ سب سے نجات ملجایگی آزادی از سر نو حاصل ہوجائے گی اگر قسمت مین ہو تو اس سے بڑھکر کوئی دولت نہین ہے اللہ تعالےٰ الطفیل اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمکو اور سب مسلمانون کو اپنی محبت و اپنے حبیب اور اپنے جمیع محبان و خاصان کی محبت عطا فرماوے اور توفیق عمل نیک کی عنایت کرے اور دین اسلام پر قائم رکھے اور بعقیدہ صحیحہ امت مرحومہ مین قبول فرماوے اور دنیا سے باایمان اوٹھاوے۔ آمین۔

حالات حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا خاتم النبیین فخر مرسلین

اللہ عزوجل نے واسطے ہدایت اپنے بندون کے ایک لاکھ سے زیادہ پیغمبر دنیا مین مبعوث فرماکر سب کو حکم رہنمائی کا فرمایا اون سب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم پیغمبران و بندہ خدا و محبوب خدا و مقبول خدا ہین و باعث وجود کائنات و بمصداق لولاک لما خلقت الافلاک صرف آپ ہی کی ذات بابرکات ہے صلے اللہ علیہ وسلم حدیث صحیح مین وارد ہوا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی سب سے پہلے اللہ جلشانہ نے میرے نور کو پیدا کیا وَکُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی مین پیغمبر تھا اوسوقت مین کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی پیدا نہین ہوئے تھے ان حدیثون سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے آپکا نور سب سے پہلے پیدا کیا اور سب سے پہلے پیغمبری بھی آپ ہی کو عنایت فرمائی گو دنیا مین ظہور آپکا سب پیغمبرون کے بعد ہوا اسمین علماء دین یہ نکتہ ارشاد فرماتے ہین کہ چونکہ آپ روز ازل سے خاتم الانبیا قرار دئے گئے ہین اسوجہ سے دنیا مین ظہور آپکا سب پیغمبرون کے بعد ہوا اگر مثل پیغمبری کے ظہور بھی آپکا سب سے پہلے ہوجاتا تو اور جملہ انبیا رسالت سے محروم رہجاتے غرضکہ آپ ہی کے نور سے آسمان و زمین و لوح و قلم و عرش و کرسی و چاند و سورج و ستارے و جن و انس جمیع موجودات بنائے گئے و قلم نے بموجب حکم ربانی کے ساق عرش پر لکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ بعدہ جب خدا کو منظور ہوا کہ روشنی نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا مین پھیلاوے تب آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ پیدا کیا و نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیشانی مین چمکا کر دنیا مین بھیجا اور وہ نور حضرت آدم علیہ السلام سے مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا ہوا آپکے والد ماجد عبد اللہ تک آیا جب عبد اللہ کا نکاح بی بی آمنہ کے ساتھ منعقد ہوا تب وہ نور متبرک پشت عبد اللہ سے منتقل ہو کر آپکی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کے رحم مین آیا آخرکار جب وقت ظہور ذات بابرکات علیہ الثنا و التحیات کا آگیا تب بارھوین تاریخ ماہ ربیع الاول دوشنبہ کے دن وقت صبح صادق

کہ آپ پیدا ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہترین ماسوائے اللہ ہین و اعیان و اشراف
قبیلہ قریش سے ہین نسب پدری آپکا اسطرحپر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن
مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ
بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک آپکے اجداد
کے اسما مین سب کا اتفاق ہے اس سے اوپر ارباب سیر و اصحاب تواریخ
مین اختلاف ہے مگر حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ و حضرت ابراہیم خلیل اللہ و حضرت
نوح نبی اللہ و حضرت شیث پیغمبر بن حضرت آدم علیہم السلام بالاتفاق
آپکے اجداد مین ہین و نسب مادری آپکا اسطرحپر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بن بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن مرہ بن کلاب الی آخر نسب
پدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماء مبارک آپکے بہت ہین آسمان پر آپکا نام
احمد و محمود ہے و زمین پر اسم مبارک محمد ہے و توریت مین احمد و ضحوک و قتال ہے و
انجیل مین حامد ہے صلے اللہ علیہ وسلم تولد آپکا سال فیل مین بعد پچپن یا چالیس روز
کے قصہ اصحاب فیل سے واقع ہوا ہے سات روز تک آپنے اپنی والدہ ماجدہ کا
دودہ نوش فرمایا بعدہ ثویبہ لونڈی ابولہب نے آپکو دودہ پلایا ازان بعد آپنے
حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا دودہ نوش فرمایا اور اونہین کے مکان مین جو نواح
طائف مین تہا تشریف رکھتے تھے جب آپ دو برس کے ہوئے اور قوت
رفتار آپکو حاصل ہوئی تب آپ برادران رضاعی کے ساتھ بکریان چرانے کو جنگل
مین تشریف لیجانے لگے ایک روز جنگل مین دو فرشتے آئے اور آپکو چت لٹا کر

سینہ مبارک کو ناف تک چاک کیا اور دل مبارک کو نکال کر دھویا اور سکینہ سے کہ
ایک چیز عالم قدس کی بصورت پیسے ہوئے دوا یا زیرہ گلاب کے تھی پُر کیا و پھر اپنی
جگہہ پر رکھکر شگاف سینہ کو سی دیا اور آپکو مطلق تکلیف نہ معلوم ہوئی حلیمہ سعدیہ نے
بجوائی شق صدر شریف سے ڈر کر آپکو مکہ مین آپکے جد عبدالمطلب کے پاس پہونچا
دیا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ تفسیر سورہ الم نشرح
مین تحریر فرماتے ہین کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اوّل جب آپ حلیمہ سعدیہ کے
پاس تھے دوسرے مرتبہ قریب زمانہ جوانی مین جب آپ دس برس کے ہوئے تیسرے
بار قبل نزول وحی کے چوتھے دفعہ شب معراج مین اوسمین نکتہ یہ لکھا ہے کہ پہلے بار
شق کرنا اسلئے تھا کہ آپکے دل سے محبت لہو ولعب کو جیسا لڑکون کے دلمین ہوتی
ہے نکال ڈالین و دوسرے مرتبہ اسلئے کہ جوانی مین آپکے دلمین رغبت
ایسے کامونکی جو بمقتضائے جوانی خلاف مرضی الہی سرزد ہوتی ہین نہ رہے و تیسرے
دفعہ اسلئے کہ آپکے دل کو قوت تحمل وحی کی ہو و چوتھے بار اسلئے کہ آپکے
دلکو طاقت مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت کے ہو صلے اللہ علیہ وسلم والد آپکے قبل
تولد آپکے جب آپ رحم مادر مین جلوہ افروز تھے وفات پا چکے تھے جب آپکی عمر شریف
چھہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ شریفہ نے بھی انتقال کیا عبدالمطلب دادا آپکے
متکفل پرورش کے ہوئے جب آپ آٹھہ برس کے ہوئے عبدالمطلب نے
بھی انتقال کیا تب ابوطالب چچا آپکے تربیت کے متکفل ہوئے اور بہت محبت
و تعظیم سے آپکو رکھتے تھے آپ نے کمال رشد اور تہذیب نشو و نما پایا ایک بار آپ
ابوطالب کے ساتھہ بارہ برس کی عمر مین بسفر تجارت شام کو گئے راہ مین بحیرا راہب کے

صومعہ کے پاس آپکو اتفاق قیام کا ہوا راہب مذکور نے آپکو علامات نبوت مذکورہ
کتب آسمانی سے پہچانا اور قافلہ کی دعوت کی ابو طالب سے کہا کہ یہ پیغمبر سردار سب
عالم کے ہین اور اہل کتاب یہود و نصاری آپکے دشمن ہین آنکو ملک شام مین
نہ لیجاؤ مبادا اونکے ہاتھہ سے انہین گزند پہونچے ابو طالب مال تجارت وہین
بیچکر مکہ کو واپس آئے اور بہت نفع پایا جب آپ جوان ہوئے تو اون جمیع امور
سے جو جوانون مین خلاف تہذیب ہوتی ہین آپ پاک تھے اور صدق و امانت
و دیانت اور حیا یہ صفات حمیدہ و اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور آپکو قریش
جب محافل لہو و لعب مین بلاتے تھے آپ ہرگز شریک نہوتے اور فرماتے کہ خداوند
تعالی نے مجکو اسواسطے نہین پیدا کیا سب قریش کو آپکی صدق و امانت کا اقرار تھا
یہانتک کہ آپکو محمد امین کہتے تھے پچیس برس کے عمر مین آپ مال بی بی خدیجہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ قریش مین عورت مالدار تہین لیکر واسطے تجارت کے تشریف
لے گئے اس سفر مین نسطورا راہب نے آپکو پہچانا اور بیان کر دیا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان
ہین جنکا ذکر پچھلے انبیا کی کتابون مین ہے میسرہ غلام خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آپکے
ساتھہ تھا اوسنے بہت معجزات آپکے سفر مین دیکھے اور خدیجہ رضی اللہ عنہا
سے بیان کیا اور خود خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جسوقت کہ آپ اوس سفر سے پھرے
ہوئے آتے تھے اور وہ بالاخانہ کے دریچہ مین بیٹھی تہین دیکھا کہ آپ تشریف
لیے آتے ہین اور آپکے اوپر دو فرشتے سایہ کیے ہوئے ہین میسرہ نے بیان
کیا کہ مین نے سارے سفر مین ایسا ہی حال دیکھا ہے یہ حال سنکر ام المومنین حضرت
خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے خواہش نکاح کی آپکے ساتھہ کی اور ابو طالب سے بات

سنے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشراف و اعیان قریش کو ساتھ لیکر حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے مکان پر گئے اونکے جانب سے مہتمم نکاح ورقہ بن نوفل
برادر عمزاد اونکے تھے ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا اور فضائل و مناقب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے بیان کئے و نکاح منعقد کیا جب عمر شریف آپکی
قریب چالیس برس کے پہونچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا تب آپکو صحیح خواب نظر
آنے لگے جو کچھ آپ خواب مین دیکھتے تھے وہ سب ظہور مین آتا تھا اور آپنے خلوت
اختیار کی کئی روز کا توشہ ساتھ لیکر غار حرا مین جا بیٹھتے تھے اور عبادت الہی مین
مشغول رہتے تھے اکتالیسوین برس ولادت سے آٹھوین ماہ ربیع الاول
روز دوشنبہ یا ماہ مبارک رمضان مین علی اختلاف الروایۃ حضرت جبرئیل علیہ السلام
غار حرا مین آپکے پاس آئے اور وحی الہی لائے اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي
خَلَقَ ۝ مَا لَمْ يَعْلَمْ ط تک پڑھایا پھر ایک دن آکر سورہ فاتحہ آپکو سکھادی اور اسطرح سے
طریقہ وضو و نماز کا بتایا کہ زمین مین پر مار کر پانی نکالا اور وضو کیا آپ نے بھی اوسی
طرح وضو کیا اور دو رکعت نماز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ پڑھی پہلے احرار
مین سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عورتون مین سب سے
پہلے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور لڑکون مین سب سے پہلے
حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور غلامون مین سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور
غلامان آزاد مین سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مشرف باسلام
ہوئے بعدہ حضرت عثمان بن عفان و حضرت سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر و
عبدالرحمن بن عوف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نعمت ایمان کی پائی و رفتہ رفتہ

لوگ اسلام مین داخل ہونے لگے پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے
یہانتک کہ آیہ فاصدع بما تؤمر نازل ہوئی یعنی جو تمہین حکم ہی اوسکو صاف کھلی کھلی یا اعلان
بیان کرو تب آپنے آشکارا دعوت اسلام شروع کی جب کفار نے مذمت بتون کی
سنی مسلمانون کے دشمن ہوگئے اور اونکو ایذا دینے لگے جناب رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اور مسلمانان ہمراہی آپکے اکثر چھپی رہتے تھے اور انتالیس اہل اسلام ہو چکے
تھے حضرت عمر بن خطاب و ابوجہل بن ہشام یہ دونون قریش کے بڑے سردار
تھے آپنے دعا فرمائی کہ یا اللہ دین اسلام کو عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام کے
اسلام سے عزت دے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق مین وہ دعا قبول ہوئی
اور دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے وانسے عدہ چالیس
کا پورا ہوا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مشرکین عبادت
لات و عزیٰ کی علانیہ کرتے ہین ہم لوگ خدائے وحدہ لا شریک لہ کی عبادت
کیون پوشیدہ کرین اوسیوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکے
سب مسلمانون کو ساتھ لیکر مسجد الحرام مین آئے اور برملا بجماعت نماز ادا کی اوسیدن
سے مسلمانون کو بہت قوت و عزت حاصل ہوئی اور کفار عداوت دلی ظاہر کرنے
لگے ابوطالب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت حمایت کرتے تھے
ظاہراً اونکی حمایت و باطناً اللہ تعالیٰ کی عنایت سے کفار کا آپ پر کچھ زور نہین
چلتا تھا اور آپ ہمیشہ ابوطالب کو دعوت اسلام کی کیا کرتے تھے مگر ابوطالب نے
بوجہ عار چھوٹنے مذہب باپ دادا کے اسلام نہ قبول کیا اور بحالت کفر مین اونکا
انتقال ہوا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کا بڑا صدمہ ہوا کیونکہ وہ آپکی حمایت

کرتے تھے بہت رنج ہوا اور اوسی سال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی وفات
پائی آپ کو اور بھی بہت رنج ہوا اسلیئے اوس سال کا نام عام الحزن رکھا پھر بعد وفات
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکہ مین آپکے دو نکاح ہوئے ایک نکاح ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت امیرالمومنین حضرت ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے ساتھہ دوسرا نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ
کے ساتھہ منعقد ہوا یہ دونون بیبیان آپ کی ازواج مطہرات مین ہین جناب
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام مین بہت کوشش فرماتے
تھے مگر کفار مکہ راہ راست پر نہین آتے تھے اور آپ کو بہت تکلیفین دیتے تھے
لیکن آپ بدستور ہدایت خلق اللہ و دعوت اسلام مین مشغول رہتے تھے مہینے
ربیع الاول خواہ مہینے شوال مین خواہ ۲۷ - تاریخ رجب کو جیسا کہ مشہور ہے
خواہ ۲۸ - تاریخ ربیع الآخر خواہ ۱۷ - تاریخ ماہ مبارک رمضان شریف کو علی اختلاف
الروایات بارھوین سال نبوت سے آپکو معراج ہوئی آپ حضرت ام ہانی
بنت ابی طالب کے گھر تشریف رکھتے تھے ایک مرتبہ چھت شق ہوئی
اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپکو مسجد الحرام مین لے گئے
اور سینہ مبارک شکم تک شق کیا اور آب زمزم سے دل مبارک کو اور سب اندرون
سینہ و شکم کو دھویا و سونے کا طشت ایمان اور حکمت سے بھر کے لائے تھے
اوس سے آپکے دلکو پر کیا پھر براق کو کہ جنت سے لائے تھے آپ کی سواری کے
لیئے پیش کیا آپ اوسپر سوار ہو کر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھہ مسجد اقصیٰ یعنی
بیت المقدس تک تشریف لے گئے وہان ارواح انبیاے کرام کی حاضر تھین آپنے

امام ہوئے بموجب حکم خدا تعالی کے دو رکعت نماز پڑہی بعد ازین سب پیغمبر حمد الہی بجالائے
ازان بعد آپ آسمان پر تشریف لے گئے اول آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام تھے دوسرے
آسمان پر حضرت یحیی اور حضرت عیسی علیہما السلام تھے تیسرے آسمان پر حضرت یوسف
علیہ السلام تھے چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام تھے پانچوین آسمان پر حضرت
ہارون علیہ السلام تھے چھٹے آسمان پر حضرت موسی علیہ السلام تھے ساتوین آسمان پر
حضرت مہتر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تھے ان سب پیغمبرون سے اور فرشتون سے ملاقات
کرتے ہوئے و عجائبات قدرت الہی دیکھتے ہوئے آپ سدرۃ المنتہی تک پہونچے
وہان حضرت جبرئیل رہ گئے اور کہا کہ اگر بال بہر بہی مین اوپر اڑون تو تجلی کی روشنی
میرے پر کو جلا دیوے اور وہین براق بہی رہگیا تب رفرف سبز آیا کہ روشنی اسکی
روشنی آفتاب پر غالب تہی (رفرف لغت مین بچھونے کو کہتے ہین) پس وہ رفرف
مسند سبز زرین نورانی تہا مثل تخت روان کے آپ اوس پر سوار ہوئے اور وہ آپکو
کرسی وغیرہ سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی طے کرا کے عرش تک لے گیا
اور حق جل جلالہ سے آپکو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبہی کسی نبی کو حاصل نہین ہوا اور نہ کوئی فرشتہ
کبہی اس قرب کو پہونچا اللہ تعالی نے آپ سے کلام کیا اور آپکو اپنا دیدار مبارک
دکہلایا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے مشرف ہوئے
آپنے بہ الہام ربانی کہا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ سب عبادتین زبانی
و بدنی و مالی اللہ کے لئے ہین اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ
رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام ہو اے پیغمبر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی پہر آپنے کہا
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندون پر فرشتو

نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لایق عبادت کے نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندہ خدا اور رسول اوسکے ہین۔ اوس رات مین اللہ تعالے نے ایسے علم اور فیوض آپکو عطا فرمائی کہ اوسکے اظہار سے زبان عاجز ہے وخود اللہ تعالے نے مبہم رکھا ہے یعنے فرمایا ہے فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى پس وحی بہیجی خدا تعالے نے اپنے بندہ کی طرف جو کچہ کہ وحی بہیجی) اور اونسی شب کو وہین آپ کی امت پر نماز فرض ہوئی پہلے پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی تہی پہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صلاح دینے سے آپکے عذر کرنے پر پانچ وقت کی نماز رہگئی مولف مین ایسا کم بخت ہون کہ پانچ وقت کی نماز بہی مجہسے ادا نہین ہوسکتی شبانہ روز شیطان کے اغوا مین پڑا رہتا ہون اللہ تعالے بطفیل اپنے حبیب کے اس گنہگار روسیاہ پر بہی اپنا رحم و کرم فرماوے اَسْئَلُكَ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ بِفِعْلِ مَرْضِيَّاتِكَ ○ وَيَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ اَنْ تُجَنِّبَنِيْ عَنْ اِرْتِكَابِ مَنْهِيَّاتِكَ آمین آمین ثم آمین

شب معراج مین تین پیالہ آپ کے روبرو پیش کئے گئے ایک دودہ کا ایک شہد کا ایک شراب طہور کا آپنے دودہ کا پیالہ لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ تم نے فطرت اسلام کو اختیار کیا دودہ کو اللہ تعالی نے بہت لطیف اور نافع بنایا ہے مدار حیات آدمی کا کہانے اور پینے پر ہے سو دودہ سے کہانے اور پانی دونون کے ہوجاتا ہے پس جسطرح ایمان مادہ حیات روحانی ہے اوسیطرح دودہ مادہ حیات جسمانی ہے چونکہ دودہ صورت مثالی ایمان اور اسلام

کے تھی لہذا آپ نے اوسی کو اختیار کیا تا کہ آپ کی امت مین ایمان و اسلام قائم
رہے اور شب معراج مین آپ نے بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور بہت امور
عجیبہ مشاہدہ کیے بعد قرب تمام جناب خالق کریم و حصول شرف کلام و دیدار
و دیگر نعماء عظیمہ کے آپنے مراجعت فرمائی بستر مبارک بدستور گرم تہا اور زنجیر
حجرہ بدستور ہلتی تھی روضۃ الاحباب مین زمانہ آمد و رفت تین ساعت لکہا ہے پس
اس عالم مین اثر توقف اور طول سیر کا معلوم نہین ہوتا تہا حضرت شیخ احمد سرہندی
مجدد الف ثانی و دیگر صوفیہ کرام نے لکہا ہے کہ معراج مین آپکا تشریف لیجانا
از قبیل عالم آخرت ہے کہ اوس عالم مین بڑی گنجایش ہے ایک لمحہ مین صدہا
سال کے کام ہو سکتے ہین آپ نے صبح کو حال معراج کا سب کے روبرو
بیان فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا صدقت
صدیق ہوسے اور کافرون نے آپکو جھٹلایا اور کہا کہ آسمانون کا حال تو ہمین
معلوم نہین مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکھا ہے اور خوب جانتے ہین کہ تم وہان
کبھی نہین گئے ہو نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اوسکے مکانات کی بیان
کرو چونکہ آپ شب مین تشریف لے گئے تھے اور آپ کو کوئی ضرورت
نقشہ دریافت کرنے کی بھی نہ تھی اسوجہ سے آپکو نقشہ کے بیان مین تامل ہوا
اوسیوقت اللہ تعالی نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا آپ نے دیکھکر
سبھی نقشہ بیان کر دیا تب کفار لاجواب ہو گئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج مین واسطے حج کے آتے تھے دعوت اسلام کی فرمایا
کرتے تھے اور اپنی رفاقت کے لیے ارشاد کیا کرتے تھے چنانچہ گیارھوین سال

نبوت سے کچھ لوگ قوم انصار کے آئے آپنے اونکو دعوت اسلام کی اون مین سے
چھہ آدمی مشرف باسلام ہوئے اور سال آئندہ مین آنے کا اقرار کیا و مدینہ مین جاکر
آپکا ذکر مشتہر کیا چنانچہ بارھوین سال اور سات آدمیون نے آکر احکام اسلام اور
اطاعت پر بیعت کی اور حسب درخواست اونکے جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید و شرایع اسلام کے مدینہ کو بھیجا مصعب
نے تعلیم قرآن اور شرایع و دعوت اسلام کی شایع کی اکثر انصار مسلمان ہوگئے و
تیرھوین سال نبوت سے ستر آدمی شرفاے انصار مین سے آکر مشرف باسلام
ہوے اور آپسے عہد و پیمان کیا کہ جو آپ مدینہ کو تشریف لیجاوینگے تو ہم خدمت گذاری
مین کوتاہی نکرینگے اور جو کوئی دشمن آپکا مدینہ مین چڑھ آویگا اوس سے ہم لڑینگے
و جان نثاری مین قصور نکرینگے بعدہ آپنے اصحاب کو اجازت ہجرت مدینہ طیبہ کی فرمائی
اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا چنانچہ سواے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی
مرتضی رضی اللہ عنہما کے اور سب صحابہ ہجرت کر گئے کوئی باقی نرہا بعدہ ایک دن سرداران
کفار قریش مثل ابوجہل وغیرہ کے دار الندوہ مین کہ متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تھا
وادہ مین مشورت کے لئے قریش جایا کرتے تھے واسطے مشورہ کے آپکے امر مین
جمع ہوے ابلیس لعین بصورت ایک پیرمرد کے وہان آکر موجود ہوا اور کہا کہ مین
ساکن نجد ہون جس بات مین تم مشورہ کیا چاہتے ہو وہ مجھے معلوم ہے مین
مرد تجربہ کار ہون اس امر مین صلاح نیک دونگا چنانچہ کفار نے مشورہ پیش کیا اور
کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین بہت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمین کافر کہتے ہین ٹھکانا
ہمارا دوزخ بتاتے ہین ہمارے معبودونکو برا کہتے ہین ہماری جماعت مین تفرقہ ڈالدیا

بعید نہین کہ اپنے تابعین اور رفقا کے زور سے ہمسے لڑین اونکے لئے تدبیر معقول سوچے اونمین سے ایک نے کہا کہ فتنہ اونکا یہی ہے کہ لوگ اونکا کلام سنکے فریفتہ ہوجاتے ہین اونکو ایک کوٹھری مین قید کردو جب اونسے کوئی ملنے نہ پاوے گا فتنہ موقوف ہوجائے گا شیخ نجدی نے کہا یہ رائے پسندیدہ نہین ہے بنی ہاشم اور سب تابعین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسبات مین مزاحم ہونگے اور نوبت قتال وجدال کی پہونچے گی اسیطرح اور رائے بھی ظاہر کی گئی شیخ نجدی نے کوئی رائے پسند نہ کی بعد ازان ابوجہل نے یہ رائے دی کہ ہر قبیلہ قریش مین سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہوکے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جاکے اونکو قتل کرڈالین بنی ہاشم سارے قبائل قریش سے طاقت بدلا لینے کی نہین رکھتے بالضرور خونبہا پر راضی ہوجاوینگے اور ہم لوگ دیت بے تکلف ادا کردینگے ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اسی بات پر مشورہ ختم ہوا پھر اسی امر کا قصد مصمم کرکے وہان سے اوٹھے اللہ جل جلالہ نے اس سب مشورہ کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور حکم نازل فرمایا کہ تم مدینہ کو ہجرت کرجاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لیجا کر تنہائی مین یہ حال بیان کیا اور فرمایا کہ تم رفیق ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ مین نے دو اونٹنیان اسی سفر کے لئے خریدی ہین آپنے حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے منجملہ اون دو اونٹنیون کے ایک اونٹنی خود خرید کرلی رات کو آپ دولت خانہ مین تھے کہ جماعت کفار نے آکر دروازہ مبارک گھیر لیا آپنے اپنے بستر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لٹا کر فرمایا کہ کفا

تمہین کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے اور لوگون کی امانتین جو آپکے پاس تہین سب حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو دیکر فرمایا کہ یہ مالکون کو پہونچا کر مدینہ مین آئیو پہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپکے ردائے
مبارک اوڑہ لیا اور آپ دروازہ سے نکلے و سورہ یسین فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ
تک پڑہ کے ایک مٹہی خاک جماعت کفار پر پہینک ماری وہ خاک ہر کافر کے سر و منہ و
آنکہہ مین جا پڑی آپ صاف نکل گئے کسی نے نہ دیکہا کہ آپ کب تشریف لے گئے تہوڑی
دیر کے بعد شیطان بصورت آدمی وہان آکر موجود ہوا اور کہا کہ تم یہان کیون کہڑے ہو وہ
تمہارے آنکہونمین اور سر و منہ پر خاک ڈال کے چلے گئے ہر ایک نے جو اپنے اپنے منہ پر ہاتہ
پہیرا تو اثر خاک کا پایا پہر کفار نے دروازہ کے درزون سے جو دیکہا تو حضرت علی رضی اللہ
تعالے عنہ کو آپکے بستر پر چادر اوڑہے ہوے لیٹے دیکہا وہ لوگ یہ سمجہکر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لیٹے ہین مکان کے اندر گہسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہٹکا سنکر اوٹہ کہڑے ہوئے
اونسے کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچہا اونہون نے فرمایا مجہے نہین معلوم پہر کفار حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے کچہ متعرض نہ ہوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاش مین مشغول ہوے و آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دولتخانہ سے روانہ ہوکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے مکانمین تشریف لیگئے اور
وہان سے اونکو ساتہ لیکر غار ثور مین تشریف لے گئے وہان تین روز تک رہے غار کے
منہ پر مکڑی نے جالا لگا دیا و جنگلی کبوتر نے اوسمین انڈے رکہکر سینا شروع کیا کفار آپکی
تلاش مین وہان تک آئے مگر مکڑی کا جالا اور کبوتر کا اوسمین انڈا سینا دیکہکر سمجہے کہ مدت سے
اس غار مین کوئی نہین گیا اور لوٹ گئے عامر بن فہیرہ غلام آزاد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ متصل غار مذکور بکریان چرایا کرتے تہے وہ دودہ بکریونکا آپکو و حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کو پلا جایا کرتے تہے اور عبد اللہ پسر حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ

مکہ مین قریش کے مجالس مین جاکر خبرین دریافت کرکے رات کو آپکے حضور مین
حاضر ہوکر بیان کر دیتے تھے بعد تین روز کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ وعامر بن فہیرہ اونٹنیونپر سوار ہوکے براہ ساحل روانہ
مدینہ منورہ کے ہوئے اونٹنیان عبداللہ بن اریقط کے سپرد تہین اوس روز حسب الحکم
در غار پر حاضر لایا تہا اوسکو بہی راہبری کے لئے آپ نے ساتھ لیا مدینہ کے
لوگ آپکی تشریف آوری کے بہت منتظر رہا کرتے تھے اور روزانہ واسطے استقبال کے
راہ مین آیا کرتے تھے جب آپ پہونچے تب لوگ وہان کے بہت خوش ہوے
آپ بارھوین تاریخ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن مدینہ منورہ مین پہونچکر محلہ قبا مینا دار
بنی عمرو بن عوف مین ٹھہرے چودہ روز آپ وہان رہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعد
ادا کرنے امانتون کے آپکے پاس تیسرے دن محلہ قبا مین جا ملے قبا ایک محلہ مدینہ
کا شہر کے کنارے پر تہا پہر آپ نے شہر مدینہ کے اندر تشریف رکھنے کا ارادہ کیا جب
آپ سوار ہوے شہر کے لوگ ساتھ ہوکر تمنا کرنے لگے کہ آپ ہمارے محلہ مین تشریف
رکھین آپ نے فرمایا کہ میری اونٹنی مامور ہے جہان یہ بیٹھ جاے گی وہین مین
مقیم ہونگا چنانچہ اونٹنی آپکی چلتے چلتے متصل مکان حضرت ابوایوب انصاری رحمۃ اللہ
علیہ کے ایک جگہہ پر جہان اب منبر مسجد شریف کا ہے بیٹھ گئی وہان اسباب آپکا
اوتار کر رکہا گیا اور آپ حضرت ابوایوب کے مکان مین ٹھہرے جس زمین مین اونٹنی بیٹھی
تھی وہ زمین دو یتیمون کی تہی کہ وہ اسعد بن زرارہ کی پرورش مین تھے آپنے
وہ زمین دس دینار کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے مال سے خریدکی
وحجرات شریفہ اور مسجد شریف اوسی زمین مین بنی کتب حدیث مین وارد ہے کہ

مسجد شریف کے تعمیر مین ایک پتھر آپ نے رکھا اوسکے متصل ملا کر ایک پتھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے رکھوایا اوسکے متصل ملا کر ایک پتھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے رکھوایا اوسکے متصل ملا کر ایک پتھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ سے رکھوا کر فرمایا ھؤ لاء الخلفاء من بعدی یعنی یہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے بعد سو مطابق اس پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ اصحاب کے ساتھ کام تعمیر مسجد مین برابر شریک رہتے تھے اور دعوت اسلام جاری تھی عبداللہ ابن سلام کہ ایک بڑے عالم یہود مین تھے و حضرت سلمان فارسی کہ پہلے مجوس تھے پھر نصاریٰ ہو گئے تھے مسلمان ہو گئے اور بہت آدمی ایمان لائے و نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کہ دونون قوم نصاریٰ کے نامی بادشاہ تھے ایمان لائے و اسلام نے زور پکڑا پھر بحکم الٰہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے طرف متوجہ ہوئے پہلے غزوہ بدر واقع ہوا وہان کفار مکہ سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین مسلمان صرف تین سو تیرہ آدمی تھے اور کفار ایک ہزار تھے مگر اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو فتح دیکر اسلام کو بہت زور دیا اور اس لڑائی مین ملائکہ کو واسطے مدد مسلمانون کے بھیجا چنانچہ ملائکہ مسلمانون کی طرف سے کفار سے لڑے و اس لڑائی مین بعد فتح کے بہت غنیمت مسلمانون کے ہاتھ آئی و اسلام کو بہت قوت حاصل ہوئی و ستر شخص نامی سرداران قریش کفار مکہ مثل عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ و ولید پسر عتبہ و امیہ بن خلف و ابوجہل و علی بن امیہ بن خلف وغیرہ کے اس غزوہ مین فی النار ہوئے و ستر نامی سرداران قریش مکہ مثل حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوسوقت تک حالت جہالت مین تھے و بپاس برادری ہمراہ لشکر کفار کے مسلمانون سے لڑنے آئے تھے و ابوالعاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بی بی

زینب ایک دختر آپکی اونکے نکاح مین تھین ومثل انکے دیگر سرداران گرفتار ہوے چنانچہ
حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ وہین ایمان لاکر مسلمان ہوگئے مسلمانان اہل بدر کا
بہت بڑا مرتبہ ہی خلفاے راشدین بہت تعظیم کرتے تھے اون لوگون کو بہت فضیلت
حاصل ہی بعدہ ملک عرب مین بہت فتوحات حاصل ہوئین جنگ احد و بیر معونہ وغزوہ
بنی نضیر وغزوہ خندق وغزوہ بنی قریظہ وغزوہ خیبر وغزوہ موتہ وغزوہ فتح مکہ وغزوہ
حنین وغزوہ تبوک وغیرہ اکثر لڑائی ہوئین اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو و مسلمانونکو
فتح دیا و بہت غنیمت حاصل ہوئی و اکثر کفار فی النار ہوئے و بہت لوگ ایمان لاے
و اکثر یہود وغیرہ کفار ملک سے خارج کیئے گئے اور اللہ تعالی نے تمام ملک عرب کو نجاست
کفر سے پاک کردیا و اسلام کو خوب شائع و قوی کیا پھر دسوین سال ہجرت سے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لے گئے اس حج مین آپنے ایسی باتین فرمائین جیسے
کوئی لوگونکو رخصت کرتا ہی اسوجہ سے یہ حج حجۃ الوداع کہلایا آپنے حج ادا فرمایا اور خطبون
مین احکام حج اور مواعظ و نصایح مفیدہ ارشاد فرمایا اور بعض خطبون مین یہ بھی ارشاد فرمایا
کہ شاید مین سال آیندہ مین تم مین نہ رہون اور مسلمانون کے حفظ جان و مال و ممانعت
خونریزی کی بہت تاکید فرمائی اور حقوق عورت کے مرد پر و مرد کے عورت پر بیان فرمایا
و کتاب اللہ کے موافق عمل کرنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ تین چیزین سچے دلکو پاک و صاف
رکھتی ہین ایک اخلاص عمل مین یعنی عبادت الہی محض خالص خدا کے لئے کرنا اور ہر کام کو
دل سے بغیر ریا کے کرنا دوسرے مسلمانون کی جماعت مین شریک رہنا تیسرے مسلمان
بھائیونکی خیرخواہی بعدہ بروز عرفہ کہ روز جمعہ تھا یہ آیۃ نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا آج کامل کیا مین نے تمھارے

لئے دین تمھارا اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لئے دین اسلام اس
آیہ سے مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی بعد فراغ ادائے حج کے آپ مدینہ منورہ کو روانہ
ہوئے اور وہان پہونچکر کار ہدایت وارشاد خلق وعبادت حق مین مشغول ہوئے باتفاق
بیان صحابہ نزول آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ سے قرب زمانہ وفات شریف سمجھے گئے
تھے اسلئے کہ پیغمبر کا دنیا مین رہنا واسطے اکمال دین کے ہے جب دین کامل ہوگیا تب
پیغمبر کو لاحق ملاء اعلیٰ ہونا چاہئے وانہین دنون مین سورہ نصر نازل ہوئی اِذَا جَآءَ
نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک یعنی جب اللہ تعالےٰ کی مدد نازل ہوئی اور مکہ فتح ہوگیا اور
دین مین لوگ فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اللہ کی تسبیح وحمد واستغفار مین مشغول
ہو اس سے بھی علماء صحابہ قرب اجل سمجھے گئے مشکوٰۃ شریف مین ہے کہ ایک روز
آپنے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو مین نے خیبر
مین کہایا تھا مین اوسکی تکلیف ہمیشہ پاتا ہون یہانتک کہ اب میری رگ جان بسبب
زہر کے کٹ گئی مراد اوس لقمہ سے وہ لقمہ گوشت زہر آلودہ ہی جو خیبر مین بعد فتح کے
ایک یہودیہ نے بکری کے دست کے گوشت کو زہر آلود کر کے آپکے کہانے کے
واسطے بہیجا تھا اور آپ نے اوسمین سے ایک لقمہ منہ مین لے لیا تھا پھر آپکو درد وبخار
شدید لاحق ہوا کہ وہی مرض الموت ہوا اثر زہر سے مرض موت کا ہونا اسلئے ہوا کہ آپکی
وفات بطور شہادت ہو چنانچہ امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے تصریح کی ہے
کہ آپکی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی ہے غرضکہ روز بروز مرض کی
زیادتی ہوگئی تھی یہانتک کہ آپ مسجد مین تشریف نلیجا سکے اور لوگونکو تسلی دیکر فرمایا کہ اے
مسلمانون تمھین خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے رہو اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے

رہونگا اب دنیا کو چھوڑتا ہوں اور فرمایا کہ کوئی نبی اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا یہ خوش قسمتی امت کی ہی کہ اونکا پیغمبر اونکے سامنے انتقال کرجاوے جب امت سے اللہ تعالے ناخوش ہوتا ہی اوسکے پیغمبر کو زندہ رکھتا ہے اور اوسکے سامنے امت کو ہلاک کر کے اوسکی آنکھین ٹھنڈی کرتا ہی قبل وفات کے آپ نے یہ کلمہ فرمایا اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلامون کی پھر آپ پر حالت نزع طاری ہوئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے سینہ پر آپ تکیہ لگائے تھے اوسی حال مین بارہوین تاریخ ربیع الاول کو سنہ گیارہ ہجری مین دوشنبہ کے دن روح مبارک آپ کی قبض ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اس حادثہ سے صحابہ کو وجملہ مسلمانون کو بہت صدمہ ہوا صحابہ سے ملائکہ نے تعزیت کی وحضرت خضر علیہ السلام نے آکر تعزیت کی اور بہت روئے حضرت علی وحضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے غسل دیا اور ہر مسلمان نے نماز جنازہ کی پڑھی وبمقام مدینہ منورہ حجرۂ شریف حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مین جہان روح مبارک قبض ہوئی تھی آپ مدفون ہوئے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ایسا رنج ہوا کہ جب تک زندہ رہین بسبب غم کے مطلق نہ ہنسین بعد آپ کی وفات کے صرف چھ مہینہ زندہ رہین بعد دفن حضرت کے قبر شریف پر آئین اور اصحاب سے فرمایا کہ تمھارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ اپنے پیغمبر کے بدن پر مٹی ڈالی اصحاب نے کہا کہ اے بنت رسول اللہ خدا کے حکم سے مجبوری ہے۔ زیارت قبر شریف کی بڑے ثواب کی بات ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیٰوتِیْ جو کوئی حج کرے وبیرے قبر کی زیارت کرے بعد میری موت کے

تو گویا اوسنے زیارت کی میری حالت حیات مین و حالت حیات کی زیارت کے لیے فرمایا ہے لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ رَاٰنِیْ دوزخ مین نجائے گا جسنے مجھے دیکھا پس دونون حدیثون کے ملانے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو کوئی زیارت قبر شریف کی کریگا وہ دوزخ مین نجائیگا آپ مین اخلاق کریمہ بہت تھے خدا تعالے نے فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ بیشک تمہارا خلق بہت بڑا ہے اور آپ نرم خو بہت تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہے کہ تم نرم خو ہوے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے آپکے اخلاق کو پوچھا اونہون نے فرمایا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ آپکا خلق قرآن تھا یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین مذکور ہین آپ سب سے متصف تھے وضع آپکی با وقار تھی ملاقات مین آپ تقدیم سلام کی فرماتے ہر ایک سے بکشادہ پیشانی ملتے آپکی زبان سے فحش یا کلام درشت نہ نکلتا تھا جو کوئی آپکو پکارتا آپ فرماتے لبیک یعنی حاضر درمیان اصحاب کے کبھی پیر نہ پھیلاتے تھے جس مجلس مین تشریف لیجاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے اگر کوئی شخص آپکا ہاتھ پکڑ لیتا جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑاتے کبھی کسی شخص کو آپنے نہین مارا مگر جہاد مین اور اپنی ذات کے لیے آپنے کبھی کسی سے بدلا نہین لیا اور کسی پر آپ غصہ نہین کرتے تھے مگر جبکہ حدود الہی سے تجاوز ہو بڑھی عورتین جو آپکو اپنے کام کے لیے ساتھ لیجاتین آپ ساتھ ہو لیتے اور کام کر دیتے مدینہ کی لونڈی غلام خادم برکت کے لیے برتن پانی کا لاکر درخواست کرتے کہ دست مبارک آپ اسمین ڈال دین اونکے خاطر سے آپ برتنون مین ہاتھ ڈال دیتے اگرچہ سردی کے ایام ہوتے اور آپکو سردی

کی تکلیف ہوتی مجلس مین اصحاب سے بے تکلف رہتے تھے اپنے کام آپ اپنے ہاتھ سے
کر لیا کرتے تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین نے دس برس
آپکی خدمت کی ہے قسم ہے خدا کی کہ سفر و حضر مین جسقدر مین آپکا کام کرتا تھا اوس سے زیادہ
آپ میرا کام کر دیتے تھے اور آپ ہر سواری اونٹ گھوڑا خچر دراز گوش پر براہ تواضع سواری
فرماتے تھے اصحاب کے ساتھ کام مین شریک ہوجاتے تھے ایک سفر مین اصحاب نے
ایک بکری ذبح کی اور آپسمین کام تقسیم کر لیا کسی نے کھال صاف کرنا اختیار کیا کسی نے
گوشت بنانا اختیار کیا کسی نے پکانا اختیار کیا آپنے فرمایا مین لکڑیان جنگل سے اوٹھا
لاؤنگا اصحاب نے عرض کیا کہ یہ کام بھی ہم کر لینگے آپ تکلیف نہ فرماوین آپنے فرمایا اس
بات کو اللہ تعالے ناپسند کرتا ہے کہ آدمی اپنے رفیقون مین ممتاز ہو کر بیٹھے اور کام مین شریک
نہ ہو اور جاکر آپ لکڑیان اوٹھا لائے آپ مسکینون سے بہت محبت رکھتے تھے ہر غریب اور
امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف و عزت کی توقیر کرتے حسب مرتبہ ہر ایک
سے معاملہ کرتے اپنے صحاب کو بہت دوست رکھتے تھے جو بیمار ہوتا اوسکی عیادت
کو تشریف لیجاتے غمزدے کے گھر تعزیت کے لیے تشریف لیجاتے جو کوئی ہدیہ لاتا
قبول فرماتے اور اوسیقدر یا اوس سے زیادہ اوسکا بدلا اکثر کر دیتے نشست آپکی اکثر قبلہ
رو ہوتی اور ایک مجلس مین سو بار استغفار کرتے اور نماز لمبی پڑھتے خطبہ چھوٹا اوس
کثرت سے نماز پڑھتے تہجد مین قیام کرتے کہ پاے مبارک ورم کر جاتے لوگون نے
عرض کیا آپ اتنی محنت کیون کرتے ہین اللہ تعالے نے تو آپکی اگلی پچھلی خطائین معاف کردی
ہین آپنے فرمایا أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا یعنی جب اللہ تعالی نے مجپر ایسی مہربانی کی
ہے تو کیا مین بندہ شکرگزار نہون اور اوس مالک کی نوازش کا شکر ادا کرون اور جب

آپکو ہنسی آتی تو آپ تبسم فرماتے آواز سے نہ ہنستے اور کلام اسطرح فرماتے تہے کہ سامع
اچھی طرح سمجھ لے وہر شخص سے اوسکے فہم کے موافق کلام کرتے تھے اور اللہ تعالی نے
آپکو جوامع الکلم عنایت فرمائی تھی یعنی ایسا کلام کہ عبارت تہوڑی ہو اور معنی بہت ہون
اور آپنے فرمایا ہی جس بات مین کچہ فائدہ نہو وہ بات نکرنا چاہیے سخاوت و شجاعت
مین آپ سب سے غالب تھے کسی سائل کے جواب مین آپنے کبھی لا نہین فرمایا
حتی الوسع اوسکا مطلب پورا کر دیتے تھے اور جو نہو سکتا تو بہ نرمی و خوش اخلاقی جواب
دیتے تھے اور خرچ کرنے مین فقر و ناداری سے نہ ڈرتے تھے سب عادات مین فروتنی
اور تواضع فرماتے کہانے پینے مین غربا کی طرح نشست رکہتے تکیہ لگا کے نہ کہاتے
اور فرماتے کہ مین بندہ ہون بندون کی طرح کہاتا ہون کہانے کو کبھی برا نہ کہتے
اور بسم اللہ کر کے کہاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے کہانا داہنے ہاتھ سے
کہاتے جس چیز مین بو سے بد آوے جیسے کچا لہسن یا کچی پیاز اوسکو نہ کہاتے اور
ناپسند فرماتے استنجا یا ناک صاف کرنا اس قسم کے کام بائین ہاتھ سے کرتے آپ
مسواک کو بہت دوست رکہتے تہے اس سبب سے کہ باعث ہی صفائی کا اور سواری
مین آپکو گہوڑا بہت پسند تہا دست مبارک گہوڑا کی پیشانی پر پہیرتے اور فرماتے
کہ گہوڑا کے پیشانی سے برکت بندہی ہی معجزات آپکے ایک لاکہہ سے زیادہ ہین
کتب مطول مین اکثر معجزات درج ہین اللہ تعالی کے نزدیک جو آپکا مرتبہ ہی وہ ظاہر
ہے کہ باعث وجود جمیع موجودات کے آپ ہی کی ذات بابرکات ہی اور اللہ تعالی فرماتا
ہی اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ آپکا مرتبہ بہت اعلی ہی آپکے طفیل سے اس امت مرحومہ کا بہی مرتبہ

بہت افضل ہی اس امت پر اللہ تعالیٰ کی بہت عنایت ہی یہانتک کہ فرماتا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور حدیث شریف مین یہ مضمون وارد ہی عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ ۔ یہ فضیلت کسی نبی کی امت کے علماء کو حاصل نہین ہی واگر بقول صاحب سفینۃ الاولیا کے اسمقام پر علماء سے مراد اولیاء ہووے تو بھی یہ فضیلت اسی امت مرحومہ کو حاصل ہو گی کیونکہ اولیاء کرام بھی اسی امت مین بہت عالیمقام ہو گئے ہین و اب بھی دنیا خالی نہین ہے حاصل یہ کہ سب فضیلت آپ ہی کی ذات بابرکات کے تصدق سے ہی خوشا نصیب اوس شخص کے جو اس امت مین داخل ہو و مطابق شریعت و طریقت کے کاربند ہو جب اس امت پر اللہ تعالیٰ کی اسقدر نوازش ہے تو ہمکو بھی چاہئے کہ اوسکے نوازش کے ادائے شکر مین مشغول رہین و کسی وقت اوسکی یاد و طاعت سے غافل نہ رہین اللہ تعالےٰ اس بات کی توفیق محض اپنی عنایت سے مجھ سیہ کار اور جملہ ارباب اسلام کو عطا فرماوے آمین کہ انہین امور سے خوشنودی اللہ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہم سب کے حق مین ہی اے مسلمانون شکر کا مقام ہی کہ ہم و تم اس امت مرحومہ مین داخل ہین پس ہم سب مسلمانون پر واجب ہی کہ بموجب ارشاد جناب باری عزاسمہ کے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شفیع المذنبین ہین درود نامحدود بھیجین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ ۝

حال ازواج مطہرات و اولاد و امجاد کا مختصر اسطرحپر ہی کہ پہلے قبل نبوت کے آپنے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا یہ بی بی آپ کی زوجیت مین رہین اور بعد نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتون مین سب سے پہلے انہین نے اسلام قبول کیا و ایمان و اعتقاد درست کیا انکا بہت بڑا رتبہ ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ اللہ تعالے نے ان بی بی کو زبانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بہشت کی بشارت دی اور سلام کہلا بھیجا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانچ برس قبل ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بی بی وفات پا کر جنت المعلی مین مدفون ہوئین پہر آپنے حضرت سودہ خاتون بنت ربیعہ سے نکاح کیا اور تین برس قبل ہجرت سے آپنے اُم المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے اول ماہ شوال مین بمقام مکہ معظمہ نکاح کیا اور حضرت بی بی حفصہ بنت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے نکاح کیا و حضرت بی بی زینب بنت خزیمہ سے آپنے نکاح کیا ان بی بی نے بعد دو مہینہ یا تین مہینہ کے بحین حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ربیع الثانی ۴ھ ہجری مین وفات پائی اور حضرت ام سلمہ بنت سہل و زینب بنت جحش و ام حبیبہ بنت ابوسفیان و حضرت میمونہ خاتون بنت حارث و حضرت صفیہ بنت حی یہ سب بی بیان آپکے نکاح مین آئین و حضرت ماریہ قبطیہ بھی جنکو بادشاہ مصر نے ہدیہ بھیجا تھا آپ کی زوجیت مین رہین اور سوائے حضرت خدیجہ و حضرت زینب بنت خزیمہ کے کہ ان دونون نے بحیات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات پائی اور سب ازواج مطہرات نے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پائی ہی حضرت سودہ نے

سنہ ۵۴ ہجری مین وفات پائی وحضرت عایشہ صدیقہ نے سترھوین رمضان المبارک
سنہ ۵۸ ہجری مین بمقام مدینہ طیبہ وفات پاکر جنت البقیع مین مدفون ہوئین حضرت
حفصہ نے مہینہ شعبان سنہ ۴۵ ہجری مین وفات پائی حضرت ام سلمہ نے سنہ ۵۹ ہجری مین
وفات پائی وحضرت زینب بنت جحش نے سنہ ۲۰ ہجری مین وفات پائی حضرت ام حبیبہ
نے سنہ ۴۴ ہجری مین وفات پائی حضرت میمونہ خاتون نے سنہ ۵۱ ہجری مین وفات پائی
وحضرت صفیہ نے سنہ ۵۰ ہجری مین وفات پائی اور سوا انکے اور بھی عورتین آپ کے
نکاح مین درآئی ہین اور کتنون کو آپنے طلاق دیدئے تھے اور اولاد امجاد آپکے حضرت خدیجہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن سے دو پسر قاسم وعبد اللہ کہ لقب اونکا طیب وطاہر تھا
وچار دختر بی بی زینب وبی بی رقیہ وبی بی ام کلثوم وبی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی
عنہن پیدا ہوئین دونون پسر قبل زمانہ اسلام سے فوت ہوگئے اور بی بی زینب ابو العاص
کی منکوحہ ہوئین وبی بی رقیہ پہلے عتبہ بن ابی لہب کی منکوحہ ہوئین تہین مگر عتبہ نے
حالت غصہ مین اونکو طلاق دیدیا تب وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے نکاح مین
درآئین وبی بی ام کلثوم بھی پہلے عتیبہ بن ابی لہب کی منکوحہ تہین بعد وفات رقیہ
بی بی رقیہ کے بی بی ام کلثوم بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے نکاح مین درآئین
وحضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا حسب ارشاد جناب باری عزاسمہ
حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے نکاح مین درآئین یہ چار و بیٹیان زمانہ اسلام تک
بقید حیات رہکر مسلمان ہوئین وبی بی ماریہ قبطیہ کے بطن سے ایک پسر حضرت ابراہیم
پیدا ہوئے تھے لڑکپن مین فوت ہوگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد مین
سے صرف حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا آپکی وفات کے چھ مہینے بعد وفات پائی

باقی آپکے سب اولاد نے آپکی حیات ہی مین وفات پائی تھی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین بعد وفات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار اصحاب علی الترتیب آپکے خلفاء راشدین ہوئے **خلیفہ اول** افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق امیر المومنین وامام المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین بن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ اور والدہ آپکی ام الخیر سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب ہین نسب حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا باپ ماں دونوں کیطرف سے کہ وہ دونوں باخود ہا ایک دوسرے کے چچا کی اولاد ہین و نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُرّہ سے اوپر کہ جد ہفتم حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین و جد ششم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین ایکہی ہے اسم مبارک حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا عبد اللہ و کنیت ابوبکر و لقب عتیق و صدیق اکبر ہے ولادت آپکی بعد واقعہ فیل کے دو برس چار مہینہ مین ہی شیوخ مین سب سے پہلے بلا طلب معجزہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ ہی ایمان لائے ہین خدا کے نزدیک آپکا بڑا درجہ ہے اللہ تعالے نے آپ کی تعریف و آپ سے رضامندی اپنے کلام مجید مین بیان فرمائی ہے و حدیث شریف مین وارد ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین طلوع و غروب ہوا آفتاب اوپر کسی ایک کے کہ بہتر ہو ابوبکر سے مگر وہ کہ پیغمبر ہو اور آپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت جان نثاری کی ہے اور غزوات مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر ابوبکر صدیق میری ساری عمر کے اعمال ہمیشہ کے لیئن اور انکے عوض ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال مجھے دیدین تو مین راضی ہون رات ہجرت کی اور دن وہ کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے اکثر لوگ مرتد ہو گئے تھے اور آپنے کوشش کرکے از سر نو دین کو قائم کیا حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت مرض
موت مین مجھسے فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکر و اپنے بھائی عبد الرحمن کو طلب کر لو تاکہ مین واسطے
خلافت ابوبکر کے مکتوب لکھدون کیونکہ مجکو خوف ہے کہ دوسرا اور کوئی شخص نہ آرزو
خلافت کے کرے پھر فرمایا کہ رہنے دو کچھ ضرورت نہین ہے خدا تعالیٰ اور مومنین جو سوائے
ابوبکر صدیق کے اور کسیکو خلیفہ نکرینگے چنانچہ مطابق ارشاد آپکے وقوع مین آیا کہ بعد وفات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ ہی خلیفہ ہوئے یعنی بعد وفات رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپ مسند خلافت پر بیٹھے اور جمیع مومنین نے آپسے بیعت اطاعت کی
کی وجہ بوجہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کثرت لوگ عرب کے مرتد ہو گئے تھے
وبعض نے دعویٰ نبوت کا کیا تھا آپنے کوشش و جانفشانی کرکے خوب انتظام کیا
و مرتدین کو سزا واقعی دیکر دین اسلام کو خوب مضبوط کیا و ملک عرب کو ایسا صاف کیا
کہ کوئی مخالف دین وہان باقی نرہا پھر آپ نے واسطے جہاد کے ملک شام مین افواج
روانہ کے چند مقامات ملک شام کے آپکے روبرو فتح ہو گئے حسب الحکم آپکے مسلمین مجاہدین
نے دمشق کا محاصرہ کیا تھا جسروز اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکو دمشق فتح کرایا اوسی روز
یوم دوشنبہ تاریخ گیارھوین جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہجری کو مدینہ منورہ مین حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰ مدت
آپکی خلافت کے دو برس و تین مہینہ ہے و عمر آپکی ترسٹھہ برس بقولے باسٹھہ برس
کی ہوئی قبر آپکی مزار مبارک جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کے
متصل ایک ہی حجرہ مین ہے و نقش آپکے نگینہ کا نعم القادر اللہ تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین و امام المسلمین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب القرشی ہین اور والدہ آپکی خنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ اور کہا گیا ہے کہ خنتمہ بنت ہشام بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہین مطابق قول اول کے والدہ آپکی ابوجہل کے چچا کی دختر ہین و بقول ثانی ابوجہل کی بہن ہین نسب حضرت فاروق اعظم کا باپ کیطرف سے و نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کعب سے اوپر کہ جد ہشتم حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و جد نہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین ایک ہی ہی اسم مبارک حضرت فاروق اعظم کا عمر و کنیت ابو حفص و لقب فاروق اعظم ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولادت آپکی بعد واقعہ فیل کے تیرہ برس مین ہے بعد ایمان لانے اوتالیس آدمیون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یا اللہ عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام کے اسلام سے دین اسلام کو عزت دے چنانچہ دعا آپکی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین قبول ہوئی اور دوسرے روز آپ مشرف بہ اسلام ہوئے وعدد چالیس کا آپ سے پورا ہوا و اوسی روز یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اللہ تعالیٰ نے آپکی تعریف و آپ سے رضامندی اپنے کلام مجید مین بیان فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ عمر بہشت کے چراغ ہین آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت جان نثاری کرتے تھے اور غزوات مین ہمراہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر رہے ہین اپکا ایمان بہت

قوی تہا اور آپ کفار پر بہت سخت تھے اور مسلمانون پر بہت مہربانی کرتے تھے اور
بہت محبت رکہتے تھے وسچا آوری احکام شریعت مین کسیکی ملامت پر خیال نہین
کرتے تہے آپکے روبرو شیطان نہین آتا تہا آپکو دیکہکر دور سے بہاگتا تہا بعد وفات حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے آپ مسند خلافت پر بیٹہے آپکی نگرانی وحسن انتظام
سے بنیاد اسلام کو اللہ تعالی نے ایسا مضبوط کردیا کہ آج تک قائم ہے وانشاء اللہ تعالی
تا قیام قیامت قائم رہیگی آپکی کوشش وبہادری سے اللہ تعالی نے سارا ملک شام
وعراق وفارس ومصر وغیرہ مسلمانون کو فتح کرادیا مدت آپکے خلافت کی دس برس چہہ مہینہ
سترہ یوم ہے جب اللہ تعالی کو دنیا سے آپکا اوٹہالینا منظور ہوا تب مغیرہ بن شعبہ کے
غلام مسمی فیروز نے جسکی کنیت ابولولو تہی صبحکی نماز مین صف اول سے پیر بڑہا کر آپکو
کہ اوسوقت آپ امامت کررہے تھے خنجر سے زخمی کیا اوسی زخم کاری کی وجہ سے
روز پنجشنبہ تاریخ اٹہائیسوین ذی حجہ ۲۳ ہجری کو آپنے شہادت پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰ عمر شریف آپکی جمہور کے نزدیک ترسٹھہ برس وبقولے اٹہاون
برس وبقولے پچپن برس وبقولے چھپن برس کی ہوئی ونقش آپکے نگینہ مہر کا کفی بالموت
واعظا یا عمر تہا قبر آپکی متصل قبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک ہی حجرہ مین
ہے اور متصل قبر حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک قبر کی جگہہ خالی ہے کہتے
ہین اوسجگہہ پر حضرت عیسی علیہ السلام کو دفن کرینگے ۔

خلیفہ سوم حضرت امیر المومنین وامام المسلمین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بن
عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف اور والدہ آپکی [illegible]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

دونون کیطرف سے ونسب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد مناف سے اوپر کہ جد چہارم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین وجد پنجم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین ایک ہی ہے
کنیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ابو عمرو ابو لیلی و ابو عبد اللہ و اسم مبارک عثمان
ولقب ذی النورین ہی وجہ اس لقب کی یہ لکھی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دختر آپکی نکاح
مین آئی ہین اور یہ دولت سوائے آپکے اور کسیکو میسر نہین ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے چالیس لڑکیان ہوتین تو ایک کے بعد دوسرے کے مین
عثمان کو دیتا ولادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد گذرنے مدت چھہ برس کے
عام فیل سے واقع ہوئی ہے اور آپ اوائل ہی مین بدلالت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ایمان لائے ہین اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپکا بڑا
درجہ ہے کلام مجید مین آپکی تعریف و رضامندی مین آیات نازل ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کا ایک رفیق ہے میرا رفیق بہشت مین عثمان ہے
اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ بتحقیق ستر ہزار آدمی جو مستحق عذاب دوزخ کے
ہوے ہون عثمان کی شفاعت سے بہشت مین داخل ہونگے آپ اعیان قریش سے
ہین اور تمام قبائل سے زیادہ مقدور تھے اور آپ مین سخاوت اس درجہ تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو بہشت کی بشارت اور مغفرت گناہان اولین و آخرین کا مژدہ دیا
اور آپ صاحب الہجرتین مصلی الی القبلتین تھے و صاحب حلم و حیا تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آپکی تعظیم فرماتے تھے و اکثر شب کو آپ مقام ابراہیم مین تمام رات نوافل مین
قرآن پڑھتے تھے و کبھی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کر دیتے تھے صائم الدہر قائم اللیل
تھے و آپ جامع القرآن ہین بعد شہادت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باتفاق مسلمین آپ

مسند خلافت پر بیٹھے آپ کی عہد خلافت مین ہمدان اور آذربائیجان افریقہ کا فزوین
مازندران نیشاپور طرس ہرات بلخ قسطنطنیہ وغیرہ بہت سے ملک و شہر اہل اسلام کے
تصرف مین آئے اور کفار پر خوب جہاد ہوا و آپ کرم و بخشش مین معروف و محبوب القلوب
تھے و انتظام دین و شریعت کا آپکے عہد خلافت مین بخوبی رہا مدت خلافت آپکی گیارہ
برس گیارہ مہینہ ۲ یوم ہے و عمر شریف آپکی اٹھاسی برس و بقولے نوے برس و بقولے
پچھتر برس و بقولے بیاسی برس و بقولے چھیاسی برس کی علی اختلاف الروایات ہوئی
ہے تاریخ اٹھارھوین ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری کو لوگون نے مکان کے اندر گھس حالت
تلاوت قرآن مجید مین آپکو شربت شہادت پلایا و قطرے خون کے کلام مجید مین آیہ
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ پر ٹپکے و روح پاک آپکی روانہ خلد برین کی ہوئی اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ نقش آپکے نگین کا لتصبرن او لتندمن تھا مزار مبارک آپکا جنت البقیع
مین ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و خلیفہ چہارم امیر المومنین و امام المسلمین حضرت علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ ہین چونکہ آپ اس فقیر کے پیران طریقت مین سے ہین لہذا حال آپکا جدا گانہ بطور حالات
حضرات مندرجہ شجرہ کے علیحدہ لکھا گیا ہے آپ چارو صاحب اصحاب کبار خلفاے
راشدین جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین و آپ چارو صاحب باہم کمال درجہ کی
محبت رکھتے تھے و چار یار مشہور ہین و علماے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے
کہ بعد انبیاے کرام کے آپ چارو نصاحب سب سے بہتر ہین رضوان اللہ تعالےٰ
علیہم اجمعین اللہ تعالےٰ بطفیل رسول انام و اصحاب کرام کے اس فقیر گنہگار کے
گناہون سے درگذرے و جمیع مسلمین کو بخشش دیوے۔

آمین ثم آمین

حالات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

اسم مبارک آپکا علی اور کنیت ابوالحسن و ابوتراب ہی اور القاب آپکے یعسوب المسلمین و مرتضیٰ و حیدر کرار و اسد اللہ ہین آپ ابوطالب بن عبدالمطلب چچا حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسر ہین اور والدہ آپکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہین ولادت آپکی مکہ معظمہ مین اندر خانہ کعبہ کے عام فیل سے تیسوین برس بروز جمعہ تاریخ ۱۳ تیرھوین رجب کو ہے آپ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاے راشدین مین سے خلیفہ چہارم ہین اور اکثر غزوات مین آپ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہین قلعہ خیبر کو خداتعالی نے آپ ہی کے ہاتھ سے فتح کرایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان مین فرمایا ہی کہ تو میرا بھائی اور رفیق ہے دنیا و آخرت مین اور فرمایا ہے کہ نظر کرنا علی کے منھہ پر عبادت ہی اور فرمایا ہی کہ میرا نام اور علی کا نام دونون ماخوذ ہین خدا کے نام سے اللہ کا نام محمود ہی اوس سے ماخوذ ہی لفظ محمد اور اللہ کا نام اعلی ہے اوس سے ماخوذ ہے لفظ علی ۔ لڑکون مین سب سے پہلے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے رسالت کا آپ ہی نے اقرار کیا ہے اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا والدہ امامین مکرمین جناب حضرت حسنین علیہما السلام آپکی زوجہ شریفہ ہین اور وہ جگر گوشہ حضرت رسول مختار و بمنطوق حدیث صحیح سیدۃ النساء اہل الجنۃ فاطمہ کے بہشت مین سب عورات کی سردار ہین ۔ شجاعت و سخاوت اور حلم و زہد آپکا تقریر و تحریر سے افزون ہے ۔

حکایت ایک جنگ مین ایک یہودی قوی ہیکل طویل القامت خود بر سر تیغ بکف زرہ در بر حضرت حیدر کرار کے مقابل ہوا وقت مقابلہ کے حضرت نے اوس

گبر کو مغلوب کیا اور اوسکے سینہ پر کینہ پر چڑہکر ذوالفقار اوسکے حلق پر رکھکر چاہا کہ
اوسے دارالبوار مین پہونچا دین اوسی حالت مین اوس بیہودہ نابہبود نے حضرت کے
روے مبارک پر تہوک دیا بالفور اس گستاخی کے حضرت اوسکے سینہ سے اوتر پڑے
اوسنے کہا کہ یا علی آج تک مجھے کسی نے ایسی ذلت نہین دی تمنے مجھے اپنے
قابو مین لاکر جو چھوڑ دیا اسکی کیا وجہ ہے حضرت نے فرمایا مین تابعدار مولی کا ہون
نہ فرمان بردار نفس و ہوا کا تیرے تہوکنے سے پہلے صرف تیرے کفر کے سبب سے
مین تجھے مار ڈالتا جب تونے مجھپر تہوکا تو میرے نفس نے کہا کہ اس گبر نے بڑی
بے ادبی کی جلد اسکو مار ڈال اسوجہ سے مین نے تجھے چھوڑ دیا اور للہیت مین نفسانیت
کو نہ ملایا فقط اب آپکے حالات حلم و زہد و شجاعت کے و جمیع اوصاف حمیدہ اسی حکایت
سے قیاس کرلینا چاہیے ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فراغت حجۃ الوداع
کے جب مدینہ منورہ کو مراجعت فرمائی راہ مین بمنزل غدیر خم خطبہ ولایت اور تاکید محبت کا
آپکے لیئے پڑھا پہلے سب لوگون سے فرمایا کہ کیا مین سب مسلمانون کیلیئے واجب المحبۃ اونکی جانون
زیادہ نہین ہون سب نے عرض کیا کہ بیشک آپکی محبت ہملوگون پر اپنی جانون سے زیادہ واجب
ہے پھر آپنے فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاهُ یعنی جسکا مولی ہون علی اوسکے مولی ہین یعنی جو مجھے محبت رکہے وہ علی سے محبت رکہے
یا اللہ دوست رکہہ اوسکو جو علی سے دوستی رکہے اور دشمنی رکہہ اوس سے جو علی سے
دشمنی رکہے اور ہنگام ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے آپکو بہت فضیلت
عنایت فرمائی ہے کہ محل خوف جان مین بجاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیٹ رہے چنانچہ بعض علمار نے لکھا ہے کہ آیۃ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ نَفْسَهُ

اَبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ ۝ یعنی اور بعضے آدمی بیچتے ہین جان اپنی خدا کی رضامندی کی تلاش مین اور اللہ بہت مہربان ہے بندہ پر فقط قصہ ہجرت مین آپ ہی کی شان مین نازل ہوئی ہے اور سوا اسکے اور آیات بھی آپکی شان مین نازل ہین ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان مین لَحْمُكَ لَحْمِيْ وَدَمُكَ دَمِيْ فرمایا ہے اور فرمایا ہے اَنَا دَارُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا ✤ سوا اسکے اور بہت حدیثین آپکی فضائل مین وارد ہین بعد شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باتفاق مسلمین آپ مسند خلافت پر بیٹھے اور آخر عمر تک شوکت اسلام وپابندی شریعت وطریقت مین مصروف ومعرفت وحقیقت مین متوجہ رہے اور چونکہ آپکے عہد خلافت مین بمشیت الٰہی باخود ہا نزاع واقع رہی اسوجہ سے بہت نوبت فتوح ممالک جدیدکی نہین آئی وجہت اسی نزاع باہمی کے اوسیوقت سے مردمان ضعیف الاعتقاد والایمان سے باغواے شیطانی جماعت اسلام مین تفرقہ پڑا اور فرقہ روافض وخوارج وغیرہ پیدا ہوا جب بسبب ترقی نزاع باہمی نکے نوبت جنگ وجدال کی پہونچی تب بخیال معالجہ مجروحان وآسایش مردمان ودرستی سامان کے جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ مین تشریف لاکر مقیم ہوے عبدالرحمن بن ملجم آپکے لشکر مین رہتا تھا اور اکثر لڑائیون مین آپکے ساتھ رہا ہے وہ ایک عورت قوم خارجی پر عاشق ہوا اور اسکے اغوائے آمادہ شہید کرنے جناب حیدر کرار کا ہوا آپکی عادت شریف تھی کہ بہت سویرے تاریکی مین سب سے پہلے واسطے ادا کے نماز صبح کی دارالخلافت سے مسجد کوفہ مین تشریف لیجایا کرتے تھے اور سونیوالونکو بآواز تکبیر جگایا کرتے چنانچہ حسب معمول تاریخ انیسوین رمضان سنہ ۴۰ ہجری کو

آپ مسجد مذکور میں تشریف لائے اور ابن ملجم مردود بلشمشیر سے ستون کے آڑ میں چھپا کھڑا تھا اوس شقی ازلی نے تلوار زہر آلود آپکے سر مبارک پر ماری کہ خون جاری ہوا و تمام محاسن شریف خون سے تر ہو گئی ہرچند زخم کاری نہ تھا مگر زہر کی تاثیر سے امید صحت منقطع ہوئی آخر کار آپنے سب کو اپنے پاس بلایا اور جناب امام حسن و امام حسین علیہما السلام کو بہت تسلی و دلاسا دیکر اپنے پاس بٹھایا اور جو کچھ علم معرفت و حقیقت سینہ بسینہ چلا آتا تھا دونوں صاحبوں کو عطا فرمایا اور بہت سی وصیتیں فرما کر اپنے رحلت کا حال سنایا آخر کار بعد زخم کے تیسرے روز تاریخ اکیسویں رمضان المبارک سنہ ۴۰ ہجری کو آپ مرتبہ شہادت کو فایز ہو کر تشریف فرمائے فردوس بریں کے ہوئے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ مدت عمر شریف آپکی تریسٹھہ یا پینسٹھہ سال ہے اور نقش نگین آپ کا الملک للہ تھا اور دوازدہ امام میں سے آپ امام اول ہیں مدت خلافت آپکی چار سال نو مہینہ تین یوم ہے مزار مبارک آپکا نجف اشرف میں ہے اور منجملہ اولاد ذکور آپکے سبطین طیبین حضرت حسنین علیہما السلام بطن حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبط اکبر حضرت امام حسن علیہ السلام و سبط اصغر حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں حالات حضرت امام حسین علیہ السلام کے بوجہ ہونے پیر طریقت اس فقیر کے جداگانہ بطور حالات دیگر حضرات مندرجہ شجرہ کے علیحدہ لکھے گئے ہیں و مختصر حالات سبط اکبر یعنی حضرت امام حسن علیہ السلام کے اسجگہہ لکھے جاتے ہیں۔

ذکر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ

کنیت آپکی ابو محمد و لقب نقی و مجتبی و سید و سبط اکبر و اسم مبارک آپکا شبر و حسن ہے

تاریخ پندرھوین رمضان شریف سنہ ۳ ہجری کو مدینہ منورہ مین آپ پیدا ہوے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام حسن کہا آپ سر سے سینہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ
تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپکو بہت چاہتے تھے اور آپکے واسطے خدا سے دعا مانگا کرتے تھے کہ الٰہی مین اسے
دوست رکھتا ہون تو اسے دوست رکھ اور اوسے بھی دوست رکھ جو اوسے دوست رکھے اور امام حسن
علیہ السلام بہت زاہد و سخی تھے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے پدر
بزرگوار سے روایت کرتے ہین کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے باوجود موجودگی بہت
گھوڑے سواری کے کہ آپکے آگے آگے کوتل چلتے تھے پندرہ حج پیادہ پا کئے
ہین اور دو مرتبہ تمام مال و اسباب اپنا للہ دیدیا ہے اور تین مرتبہ اپنے مال مین سے
نصف نصف مال للہ دیا اور تقسیم مین اسقدر احتیاط فرماتے تھے کہ ایک جوتا
للہ دیتے تھے اور ایک رکھتے تھے آپکا بہت بڑا مرتبہ ہے دوازدہ امام مین سے آپ
امام دوم ہین اور جناب امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہین اور دس روز کم
چھ مہینہ آپنے خلافت راشدہ بھی کی ہے - خلافت راشدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے بموجب حدیث صحیح کے تیس برس تھی منجملہ اوسکے دو برس و تین مہینہ
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ و دس برس و چھ مہینہ و سترہ یوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالی عنہ و گیارہ برس و گیارہ مہینہ و بائیس یوم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی
عنہ و چار برس و نو مہینہ و تین یوم حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ خلیفہ رہے چنانچہ عہد چارون
اصحاب رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین مین جملہ انتیس برس و چھ مہینہ و دس یوم خلافت
راشدہ رہی پانچ مہینہ و بیس یوم جو تتمہ تیس برس کے باقی رہ گئے تھے بعد وفات
جناب امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کے آپنے مسند خلافت پر بیٹھکر وہ تقسیم

ایام پورے کیے چالیس ہزار آدمیون سے زیادہ نے آپکی بیعت کی بعد پورے ہو جانے
تیس برس ایام خلافت راشدہ کے آپنے ملک وسلطنت معاویہ بن ابی سفیان کو
سپرد کردیئے تب سے انتظام ملوکانہ ہونے لگا اور بموجب پیشین گوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے حضرت امام حسن علیہ السلام کے حق مین فرمایا تھا کہ انکی
وجہ سے بڑے دو گروہون مین صلح ہو جاویگی سبب ظاہری سپردگی ملک وسلطنت
کا یہ ہوا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے خبر شہادت جناب حیدر کرار کی سنکر جمعیت ساٹھ
ہزار سپاہ کے عراق کیطرف کوچ کیا و امیر المومنین حضرت امام حسن علیہ السلام نے بھی جمعیت
چالیس ہزار فوج کے نہضت فرمائی و تا انقضاے بقیہ مدت خلافت راشدہ کے
جنگ ہوا کی جب ایام خلافت راشدہ گذر گئے تب بمضمون حدیث شریف
اَلْخِلَافَةُ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا عَضُوْضًا یعنی خلافت راشدہ
میرے بعد تیس برس ہے پھر ہو جاویگی پادشاہی کاٹ کھانے والی یعنی ظلم وستم
منتشر ہو جائیگا لہذا آپکو منظور ہوا کہ مین بادشاہ ظالم ہونے کے خیال خونریزی کثیر
مسلمانون کے آپنے صلح کرکے معاویہ بن ابی سفیان کو ملک سپرد کردیا بعد اسکے
آپ مدینہ طیبہ مین تشریف لاے اور آخر عمر تک وہین رہے اور یہ سب معاملہ انتقام
کوفہ سے ہوا تھا فقر و طریقت مین بہت نکتے و اشارہ آپسے منقول ہین در باب فضیلت
و محبت آپکی جو احادیث صحیحہ وارد ہین انکو کتب احادیث مین دیکھکر جان و دل اپنا آپکی
محبت مین نثار کرنا چاہیئے چونکہ اکثر احادیث مین فضائل آپکے و نیز حضرت امام حسین
علیہ السلام کے یکجا مذکور ہین لہذا مختصر مضامین فضیلت دونون صاحب کے ذات
جناب حضرت امام حسین علیہ السلام مین درج کیئے جاینگے تمام شد حضرت امام حسن علیہ السلام

عبادت وذکر الٰہی مین مشغول رہی جب خدا کو اپنے جوار رحمت مین آپکا بلانا منظور ہوا تب
حیلۂ ظاہری آپکی وفات شریف کا یہ ہوا کہ آپکو زہر دیا گیا مشیت الٰہی اسمین یہ تھی کہ درجہ
شہادت کا جو خدا کے نزدیک ایک بہت بڑا درجہ ہے آپکو حاصل ہو چونکہ شہادت سِرّیہ
وجہریہ ضد یکدیگر ہین بنا بران دونون قسم کی شہادت کا ایک شخص کو حاصل ہونا امر
محال تھا لہذا شہادت سریہ بذریعہ زہر کے آپکو حاصل ہوئی وشہادت جہریہ بذریعہ زخم نیزہ
وتلوار کے بحالت مسافرت مین آپکے چھوٹے بہائی جناب سید الشہدا حضرت امام حسین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوئی تاکہ آپ دونون بہائیون سے کوئی فضیلت شہادت
کی باقی نہ رہجاوے دونون بہائیون کو دونون قسم کی شہادت مین سے ایک ایک قسم
کی شہادت کی فضیلت حاصل ہوجاوے جو زہر کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا گیا
وہ ایسا قاتل تھا کہ آپکو اسہال کبدی شروع ہوا و جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور آپ چالیس روز
تک بیمار رہے بعدہ آپ تاریخ پانچوین ماہ ربیع الاول ۴۹ھ ہجری کو درجہ شہادت حاصل
کرکے گوشہ گزین جوار رحمت الٰہی کے ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○
عمر شریف آپکی اڑتالیس ۴۸ برس پانچ مہینہ بیس یوم کی ہوئی مزار شریف مقام جنۃ البقیع
واقعہ مدینہ منورہ مین ہے نقش آپکے خاتم کا اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ تھا چونکہ آپکو درجہ شہادت
سریہ کا حاصل ہوا لہذا دنیا مین کوئی شخص یقینی زہر دینے والا دریافت نہوا جسکو زہر دیتے
ہوے کسی شخص نے دیکھا ہو مگر کہا جاتا ہے کہ مسماۃ جعدہ بنت اشعث نے جو آپکی زوجہ
تھی یزید پلید کے اغواے بطمع دنیاوی آپکو ایسا زہر ہلاہل دیدیا کہ آپ جان بر نہوے
حضرت امام حسین علیہ السلام نے بقصد سزا دینے کے آپسے لعین قاتل کی چاہی
آپنے فرمایا کہ اگر میرا زہر دینے والا وہی ہے جسپر میرا گمان ہے تو منتقم حقیقی سے

زیادہ عوض لینے والا ہی اور اگر وہ نہین ہی تو مین نہین چاہتا کہ تم کسی بیگناہ کے خون مین مبتلا ہو فقط

حالات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسم مبارک آپکا شبیر و حسین اور کنیت ابو عبد اللہ اور لقب سید الشہدا اور سبط اصغر ہی آپ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پسر ہین اور حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی والدہ شریفہ ہین ولادت آپکی مدینہ منورہ مین تیسری یا پانچوین شعبان سنہ ۴ھ روز شنبہ کو ہوئی ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا عقیقہ کیا مدت حمل آپکی چھ مہینہ ہے آپکو بعد تولد کے ام الفضل بنت حارث حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب کی بی بی نے دودھ پلایا عبد اللہ بن عباس و فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما دونون آپکے برادران رضاعی ہین آپ ناف سے قدم تک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال مشابہ تھے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے و جناب امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل مین بہت حدیثین فرمائی ہین چنانچہ فرمایا ہے کہ حسن اور حسین بہشت کے جوانون کے سردار ہین اور فرمایا ہے کہ یہ دونون میرے بیٹے اور میری دختر کے بیٹے ہین الٰہی مین انہین دوست رکھتا ہون تو بھی انہین دوست رکھ اور جو انہین دوست رکھے اسکو بھی دوست رکھ اور فرمایا ہے کہ تمام اہل بیت مین مجھکو حسن اور حسین سے زیادہ محبت ہی اور فرمایا ہی کہ حسین مجھسے ہی اور مین حسین سے دوست رکھے اللہ اوسے جو حسین کو دوست رکھے اور فرمایا ہی کہ حسن اور حسین میرے باغ دنیا کے دو ریحان ہین اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر خطبہ پڑہتے تھے کہ اتنے مین

حضرت امام حسن وحضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما تشریف لائے اور بسبب صغر سنی
کے چلنے میں دونوں صاحبوں کے پیر لڑکھڑاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال
مبارک میں آیا کہ مبادا یہ دونوں گر پڑیں اور چوٹ لگجاوے پس بے اختیار ہو کر آپنے خطبہ چھوڑ
کر کمال شفقت اور فرط محبت سے دونوں صاحبزادونکو گود میں اوٹھا لیا اس مقام سے شفقت
اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ دونوں صاحبونکے ساتھ معلوم کرلینا چاہیے
کہ خطبہ پڑھنے کے وقت میں بھی دونوں صاحبزادون کی تکلیف گوارا نکی شواہد النبوۃ
میں لکھا ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے زانو پر حضرت امام حسین علیہ السلام
و بائیں زانو پر حضرت ابراہیم علیہ السلام آپکے پسر بیٹھے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حقتعالے دونوں کو آپکے پاس نرکھیگا دونوں میں
سے ایک کو اختیار کیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حسین نہوگا تو مجکو اور علی اور
فاطمہ کے دلکو رنج ہوگا و اگر ابراہیم نہ ہوگا تو میرے ہی جان پر رنج گذریگا میں نے اپنا رنج
اختیار کیا پھر تین دن کے بعد حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا جناب امام حسین علیہ السلام
بہت خوبصورت اور نہایت باجمال تھے چہرہ مبارک ایسا روشن تھا کہ اگر اندھیرے
میں بیٹھے ہوتے تو پیشانی اور چہرہ کی چمک سے بیٹھے ہوے معلوم ہو جاتے تھے دوازدہ
امام میں سے آپ تیسرے امام ہیں اور جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ ہیں آپ سے
بہت حقایق اور معارف منقول ہیں ایک شخص نے آپسے سوال کیا کہ بندہ ہونا کیا چیز ہے
آپنے فرمایا کہ بندہ وہ ہے کہ اپنے اختیار کو چھوڑ دے کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ ایک دن
ایک شخص آپکی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ بہت درماندہ اور محتاج ہوں اور عیال و اطفال
رکھتا ہوں آپنے اوسے بٹھلایا اتنے میں پانچ توڑے دینارون کے حضرت معاویہ

بن ابی سفیان نے بھیجے آپنے پانچون توڑے اوسی سائل کو عنایت کیے اور فرمایا کہ
تجھے انتظار مین بہت تکلیف ہوئی فصل الخطاب مین لکھا ہے کہ ایک دن آپ مہمانون
کے ساتھ کھانا کھانے کو بیٹھے غلام آش گرم کاسہ مین بھرا ہوا مجلس مین لایا اتفاقاً اوسکا
پیر پھسلا اور کاسہ آپکے سر مبارک پر گر کر ٹوٹ گیا آپنے تادیب کے نظر سے اوسکے طرف دیکھا
اوسنے کہا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ آپنے فرمایا مین نے غصہ روکا اوسنے کہا
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اوسنے کہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ
آپنے فرمایا مین نے تجھے اللہ کے راہ مین آزاد کیا غرضکہ آپکا حلم و صبر و شکر و آپکی بردباری و
سخاوت و شجاعت و ریاضت و عبادت وغیرہ حد احصا سے باہر ہی بڑی بڑی کتابون
و کتب احادیث مین سب لکھا ہی تمام عمر آپنے انہین اوصاف حمیدہ کے ساتھ بسر کی اور
نقش آپکے خاتم کا اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ تھا جب خداوند کریم کو اپنے جوار رحمت مین
آپکو طلب کر لینا منظور ہوا تب حیلۂ ظاہری وفات شریف کا شہادت کبریٰ کیا گیا تاکہ حاصل
ہونا کسی فضیلت کا آپسے باقی نرہجاوے و درجہ شہادت بھی جو ایک بہت بڑا درجہ ہے
آپکو حاصل ہو جاوے اور سامان اوسکا اسطرح پر ہوا کہ جب بعد وفات حضرت معاویہ کے
یزید پلید تخت نشین ہوا تب اپنے تمام قلمرو مین عمال و حکام کو نامہ لکھا کہ سب رعایا و ساکنان
ہر دیار سے میری بیعت لو از انجملہ ایک نامہ ولید بن عتبہ کو بھی کہ حاکم مدینہ کا تھا بایں مضمون
لکھا کہ معاویہ ایک بندہ بندگان خدا سے تھا وہ مر گیا اوسکے قائم مقامی مین مجھکو سلطنت
ملی تجکو لکھا جاتا ہی کہ بمجرد پہونچنے اس نامہ کے امام حسین اور جو اہالی مدینہ اور اکابر اوس
شہر کے ہین ان سب سے میری طرف سے بیعت لیا وے جب یہ نامہ یزید کا
ولید بن عتبہ کے پاس پہنچا تب ولید نے آپکو بلا کر مضمون نامہ یزید کا آپسے عرض کر دیا

چونکہ یزید پلید مرد فاسق و دایم الخمر اور ظالم تھا لہذا آپنے اوسکی بیعت سے انکار کیا اور مصلحت
وقت تاریخ چوتھی شعبان ۶۰ھ ہجری کو آپ مع عیال و اطفال مدینہ منورہ سے روانہ
ہو کر مکہ معظمہ مین تشریف لائے جب یہ خبر اہل کوفہ کو پہونچی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
نے مدینہ سے ہجرت کی تب اس اقرار سے کہ ہم سب آپکے تابعدار اور خدمت گذار
ہین آپ یہان تشریف لائے ہم سب جان و مال سے حاضر ہین اور آپکی اطاعت
کو سعادت دارین سمجھتے ہین اور سوا حضرت کے ہمکو اور کسیکی اطاعت منظور نہین ہے
آپ بے تکلف رونق افروز ہوکر منتظرین کو قید انتظار سے آزاد فرمائے قریب ڈیڑھ سو
نامے آپکے پاس بھیجے جب کوفیونکی استدعا آپکے طلب مین حد سے زیادہ گذری
تب آپنے حسب شورہ عمائد مکہ پہلے حضرت مسلم بن عقیل اپنے چچازاد بھائی کو کوفہ
کیطرف روانہ کیا اور اہل کوفہ کو لکھا کہ بالفعل بھائی مسلم تمہارے پاس پہونچتے ہین لازم
ہے کہ انکو بجاے میرے تصور کرو اور انکی اطاعت و فرمان برداری مین قصور نکرو بعد
انکے مین بھی آتا ہون جب حضرت مسلم کوفہ مین پہونچے تب سب اہل کوفہ نے جمع
ہو کر بیعت حضرت امام حسین علیہ السلام کی حضرت مسلم کے ہاتھہ پر کی اور بکمال اطاعت
سے پیش آئے کہتے ہین کہ بارہ ہزار آدمی و بروایتی تیس ہزار و بروایتی چالیس ہزار
آدمیون نے بیعت کی نعمان بن بشیر حاکم کوفہ مرد صحابی خوش اعتقاد تھا جب اس
حال سے مطلع ہوا تو باسباب ظاہر یزید کے خوف سے لوگونکو منع کیا مگر صرف ممانعت
زبانی پر اکتفا کرکے زیادہ متعرض نہوا بلکہ باطن مین سب کو ترغیب و تحریص کرتا تھا و اعانت
و امداد حضرت مسلم کی ملحوظ خاطر رکھتا تھا جب حضرت مسلم کے ساتھہ ایک جماعت
کثیر ہوگئی تب مسلم بن یزید حضرمی اور عمارۃ بن الولید بن عقبہ نے اس حال کی اطلاع

یزید پلید کو دی یزید مرید نے کیفیت دریافت کرکے بمشورہ مشیران نامعقول
نعمان بن بشیر کو معزول کیا اور عبید اللہ بن زیاد کو جو حاکم بصرہ تھا کوفہ کا حاکم مقرر کرکے
بنام اوسکے نامہ بھیجا کہ مین نے تجھکو کوفہ کی حکومت دی تو اپنے تئین فوراً کوفہ مین
مین پہونچا اور مسلم بن عقیل اور اوسکے مددگارونکو قتل کر اور حسین بن علی سے میری
جانب سے بیعت لے اگر وہ بیعت کرین تو بہتر ورنہ اونکو بھی قتل کر اور جب کوفہ مین
حضرت مسلم سے اصاغر و اکابر اہل کوفہ نے بیعت کی اور بکمال اطاعت فدا یعدی
سے ہر شخص پیش آیا اور سب لوگ مستدعی تشریف آوری جناب امام حسین علیہ السلام
کے ہوسے تب حضرت مسلم رضی اللہ تعالی عنہ نے خدمت مین حضرت امام حسین علیہ السلام
کے لکھا کہ زیادہ چالیس ہزار آدمی سے میرے ساتھ ہین اور وہ سب جان و مال
سے حاضر ہین کسیطرحکا کچہ تردد باقی نہین رہا اب آپ کسی طرح کا تامل نہ کیجیے
اور بے تکلف تشریف لائے اسوجہ سے کوفہ مین آپکے تشریف آوری کی خبر
گرم تھی ہنوز آپ تشریف نہین لائے تھے کہ ابن زیاد بدنہاد موجب حکم یزید پلید
کے بصرہ سے کوفہ کو روانہ ہوا اور قادسیہ مین کہ قریب کوفہ مین ایک شہر ہے
لشکر اور فوج کو چھوڑکر از راہ فریب و مکر حاجیونکا لباس پہنا اور عمامہ سر پر باندھا
پھر ایک اونٹ پر سوار ہوکر چند لوگونکے ساتھ بغرض مغالطہ دہی اندھیری رات
مین مغرب و عشا کے درمیان مکہ کی راہ سے کوفہ مین داخل ہوا چونکہ سب اہالی کوفہ
کو انتظار تشریف آوری حضرت امام حسین علیہ السلام کا تھا اسلئے وہ لوگ دیکھا کہا
اوسکو حضرت امام علیہ السلام سمجھے اور تاریکی شب مین اوسکے پیشوائی کو گئے اور سلام
کیا اور مرحبا بک یا ابن رسول اللہ قدمت خیر مقدم کہا ابن زیاد معدن فساد و خانن

رہا اور کچھ نہ بولا یہانتک کہ دار الامارہ مین داخل ہوا اور اپنے ملازمین سے کہلا دیا کہ
اسوقت فرصت نہین ہے صبح کو ملاقات ہوگی آخر الامر وقت صبح ابن زیاد نے
سب لوگونکو جمع کرکے سند حکومت جو یزید مرید کے جانب سے اوسکے پاس تھی
سب کو سنائی اور کوفیونکو یزید کے مخالفت سے ڈرایا اور خوب دھمکایا اور اپنی تدبیر
تدبیر سے جماعت حضرت مسلم کو متفرق کردیا چنانچہ جن لوگون نے حضرت مسلم علیہ السلام
سے بیعت کی تھی اون سبھون نے بقول اَلْکُوْفِیْ لَا یُوْفِیْ حضرت مسلم رضی اللہ تعالے عنہ
کا ساتھ چھوڑ دیا اور ابن زیاد درپئے شہادت حضرت مسلم کے ہوا ہرچند حضرت مسلم رضی اللہ
تعالی عنہ نے شجاعت ہاشمی بہت کی اور کتنونکو فی النار کیا مگر آخرکار تاریخ تیسری ماہ ذی الحجہ
سنہ ہجری کو آپ و آپکے دونون صاحبزادے شہید ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
جس روز کوفہ مین آپ شہید ہوے اوسی روز حسب تحریر آپکے حضرت امام حسین علیہ السلام
نے مکہ سے کوفہ کی روانگی کا قصد کیا آپکی روانگی سے اکابر مکہ مانع آئے اور بیوفائی و دغابازی
اہل کوفہ کی بیان کی مگر آپنے قبول نفرمایا اور ارشاد کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ ایک دنبہ مکہ مین ذبح کیا جائے گا اور اوسکا ذبح ہونا موجب ہتک حرمت کعبہ کا ہوگا اسواسطے
مین نہین چاہتا کہ وہ مین ہون اور میرے سبب سے خانہ کعبہ کی ہتک ہو اور بیحرمتی کعبۃ اللہ کے ظہور مین
آئے یہ بیان آپسے سنکر سب خاموش ہوگئے اور آپ اوسی روز یعنی تاریخ تیسری ذی الحجہ سنہ ۶۰ھ
کو بیاسی آدمی کے ساتھ معہ اہلبیت اور یاران و غلامان کے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے
اثنائے راہ مین آپنے خبر پائی کہ اہل کوفہ نے بدعہدی کی اور ابن زیاد نے حضرت مسلم
رضی اللہ تعالے عنہ کو مع دونون صاحبزادونکے شہید کر ڈالا یہ حال سنکر آپنے مراجعت
کا قصد فرمایا مگر حضرت مسلم کے بھائیون نے جو آپکے ساتھ تھے بوجہ محبت بھائی حضرت

مسلم بن عقیل کے قسم شرعی کہا کر کہا کہ ہم تو اب نہ پھرینگے یا دشمنون سے اپنے
بھائی کا انتقام لینگے یا ہم سب بھی مارے جائینگے تب آپنے فرمایا آلْخَیْرُ فِی الْحَیٰوۃِ
بَعْدَکُمْ اور مع جماعت کے آگے بڑھے جب آپ نواحی عراق مین جہان سے کوفہ
دو منزل باقی تھا پہونچے وہان حُر بن یزید ریاحی کہ ہزار سوار مسلح اونکے ساتھ تھے
حضرت کو ملی وعرض کیا کہ یا امام حسین مین ابن زیاد کیطرف سے اسواسطے آیا ہون
کہ جسطرح سے ہو آپکو اوسکے پاس پہونچاؤن مگر واللہ مین بالطبع اس فعل کو مکروہ
جانتا ہون کہ آپ کو اوس شقی کے پاس لیجاؤن اب سخت مشکل ہی کہ نہ آپ کو لیجا سکتا
ہون نہ چھوڑ سکتا ہون اسبارہ مین بہت کلام طویل ہوا آخر کار آپنے مرضی حر کی
پا کر قصد کوفہ کا فسخ کرکے اور طرف کی راہ لی لیکن قضا و قدر نے تاریخ دوسری محرم
کو کشان کشان آپ کے تئین دشت کربلا مین پہونچایا آپنے وہان نہر فرات کے قریب
خیمہ نصب کیا اور لوگونسے پوچھا کہ اس مکان کا کیا نام ہے وہان کے لوگون نے کہا کہ
اس میدان کو کربلا کہتے ہین آپنے فرمایا کہ یہ مقام کرب و بلا کا ہی جب آپ وہان ٹھہرے
تب حُر نے عرض کیا کہ فوج ابن زیاد کی اور بھی آتی ہے اور وہ کم بخت آپکے درپے
ایذا ہے مناسب یہی ہے کہ آپ یہان سے کوچ کر جائیے مجھپر جو گذریگی خیر دیکھا جائیگا
آپنے کوچ کیا اور تمام رات چلے صبح جو ہوئی تو دیکھا کہ اوسی جگھہ ہین جہان سے کوچ
کیا تھا تحریر الشہادتین مین لکھا ہے کہ ایسا اتفاق سات شب برابر ہوا کہ آپ روز
رات کو کوچ فرماتے اور تمام شب قطع مسافت کرتے صبحکو پھر اوسی جگھہ ہوتے جس
جگھہ سے کوچ کرتے آخر کو یہ نوبت ہوئی کہ اونٹون کو ہر چند مارتے تھے وہ حرکت
نہین کرتے تھے پس آپنے چار و ناچار وہین مقام کیا اور اگر زمین مین میخ گاڑے

پتے یا درخت سے لکڑی توڑتے تھے تو اوس جگہہ سے خون نکل آتا تھا جب آپ نے یہ
حال دیکھا فرمایا کہ مقام موعود یہی ہی یہان سے مین نہین جا سکتا ترجمہ طبری مین لکھا ہے
کہ جب آپ کربلا پہونچے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت ملائکہ
کے ساتھ تشریف لائے اور آپکو بغل گیر فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے فرزند دلبند مین خوب جانتا
ہون کہ دشمنان بے دین درپے تیرے قتل کے ہین یہہ سب روز قیامت کو
میری شفاعت سے محروم رہینگے اور قریب ہی کہ خدا ے تعالیٰ تجکو درجہ شہادت
عطا فرمائی اور بہشت تیرے واسطے آراستہ ہے اور والدین تیرے منتظر ہین یہ فرما کر
دست مبارک اپنا آپکے سینہ شریف پر رکھکر کہا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا
وَّ اَجْرًا جب آپ خواب سے چونکے یہ خواب سب اہل بیت سے بیان کیا
سب لوگ اسکو سنکر رونے لگے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا القصہ جب
آپکی کربلا پہونچنے کی خبر ابن زیاد کو پہونچی اوسنے ایک نامہ بطلب بیعت یزید کے
آپکو لکھا جب وہ نامہ قاصد لیکر آیا آپنے اوسکو زمین پر پہینک دیا اور قاصد سے فرمایا
مَالَہٗ عِنْدِیْ جَوَابٌ یعنی اس نامہ کا جواب میرے پاس کچھ نہین ہی جب قاصد نے
واپس جاکر یہ حال بیان کیا اوس شقی کا نائرہ غضب اشتعال مین آیا اور اوسی وقت
سے لشکرکشی شروع کی اور عمر بن سعد کو کہ حاکم رے کا تھا سالار لشکر کرکے بائیس ہزار
سوار و پیادہ اوسکے ساتھ کرکے کربلا کی روانگی کا حکم دیا اور پیچھے سے اور فوج بھیجنے
کا بھی وعدہ کیا چنانچہ ابن سعد مع لشکر روانہ ہوکر ساتوین تاریخ محرم کو کربلا مین وارد ہوا
اور نہر فرات کو اپنے پس پشت کرکے آپکے خیمہ گاہ کے مقابل اپنا لشکر ڈال دیا اور فرات
پر پہرا بٹھا دیا ... امام حسین علیہ السلام ... پانی ... [illegible]

جیسا ظلم اشقیا نے آپ پر و آپکے ہمراہیونپر کیا اور جس جس طرح پر مسلمانون کو شہید کیا ہے اور مسلمانون نے جیسے جیسے داد شجاعت دی اور بہادری سے دشمنون کو فی النار کیا یہ سب حالات بڑی بڑی کتابون مین مفصل لکہا ہے اوسکو بغور دیکہکر قدرت الٰہی دیکہنا چاہئے اس مختصر مین مفصل حال لکہنے کی گنجایش نہین ہی آخر کار دسوین محرم ۶۱ھ ہجری کو لڑائی شروع ہوگئی اور آپکے لشکر مین جتنے ذکور تہے سواے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ کے سبہون نے اوسی روز شہادت پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پہلے آپکے سب ہمراہیون نے درجہ بدرجہ شہادت پائی بعدہ حر بن یزید ریاحی جو پہلے ہزار سوار کے ساتھ آپکو ملا تہا حالت جنگ مین بعد شہادت ہمراہیان حضرت امام مظلوم مع اپنے ایک بہائی اور ایک بیٹا اور ایک غلام آزاد کے بہ تقاضاے سعادت ازلی لشکر اشقیا سے نکلکر آپسے آملا اور کہا کہ مین پہلے آپسے مقابلہ کرنے کو آیا تہا اور اب پہلے آپکے نصرت کرنے کے لئے آیا ہون اور اجازت لیکر چارون شخصون نے منجانب آپکے فوج اشقیا سے مقابلہ کیا اور بہت اشقیا کو فی النار و السقر کر کے چارون شخص فائز بدرجہ شہادت ہوے پہر آپکے بہائی بہتیجے عزیزون نے شہادت پائی جب حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ نے حالت بیماری مین مقابلہ کا قصد کیا آپنے فرمایا کہ تم مت قصد کرو بقاے میرے نسل کی تمہارے اوپر منحصر ہے یہ فرماکر علوم باطن اونکو تعلیم فرماکر خود بمقابلہ اشقیا تشریف لے گئے اور بہت بہادری و شجاعت کر کے بیشمار اشقیا کو فی النار کیا تب لشکر یان اعدا نے ہر طرف سے نرغہ کر کے آپکو حلقہ مین کر لیا اور چارون طرف سے تیر و تیرہ برسانے لگے آپکا جسم شریف زخمون سے کثرت

چور چور ہو گیا یہانتک کہ ایک ایک زخم پر سو سو زخم تھے تب آپ گھوڑے سے زمین پر آئے اور جہان فانی کو چھوڑ کر روضہ رضوان کو تشریف لے گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لکھا ہی کہ یہ سانحہ یعنی آپکی شہادت تاریخ دہم ماہ محرم الحرام ۶۱ھ ہجری روز جمعہ کو بعد زوال شمس نقطہ دائرہ نصف النہار سے کہ جزو اول اجزا ر نماز ظہر کا ہے واقع ہوا اور گویا یہ حال اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ تکبیر افتتاح آپنے گھوڑے کے پیٹھ پر شروع کی اور جب کثرت جراحات سے جھکے تو رکوع ادا کیا اور جب زمین پر آئے تو وہ سجدہ تھا غرض کہ اس ہیئت مجموعی سے آپنے نماز ظہر ادا کر لی جب آپ گھوڑے سے زمین پر گرے تب شمر مردود نے ایک تلوار آپکے چہرہ مبارک پر لگائی اور سنان بن انس نخعی نے آکر ایک نیزہ مارا اور خولی بن یزید شقی نے گھوڑے سے اوتر کر آپکے سر مبارک کو خنجر ظلم سے کاٹا جب اعدائے بیدین ان ظلموں سے فارغ ہوئے تب خیمہ گاہ حرم محترم مین آئے اور بارہ آدمی کہ اہل بیت نبوت مین سے مع زنان و اطفال باقی تھے اونکو قید کیا اور جو کچھ اسباب پایا سب لوٹ لیا بعد اسکے شمر بد پیکر اور ابن سعد سر آمد اشقیا نے حکم دیا کہ لاشہ بے سر جناب سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا کو گھوڑے دوڑا کر پامال کرو چنانچہ بیس سوار نے آپکے لاشہ بے سر پر گھوڑے دوڑا کر جسم مبارک کو ریزہ ریزہ کر دیا اور قیس بن اشعث نے آپکا پیرہن شریف اوتار لیا اور حبیب بن بدل نے آپکی تلوار لی اور آپکا سر مبارک اور سر شہدا ر کربلا کے اوسی روز نیزہ پر رکھکر بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ اشقیا نے ابن زیاد کے پاس کوفہ کو روانہ کر دیا لکھا ہی کہ اُس عرصہ مین حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے جب اشقیا نے اہل بیت کو قید کیا اور شمر شقی کی نظر

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی چاہا کہ انکو بھی شہید کر ڈالے مگر
ایک شخص کے کہنے سے اونکے قتل سے باز آیا پھر ابن سعد نے کربلا مین
ایک روز ٹھہر کر جسقدر لوگ اوسکے فوج کے فی النار والسقر ہوئے تھے اونکو
دفن کیا اور شہدائے کربلا بلا دفن پڑے رہے دوسرے روز اہل حرم کو شتران
بے پردہ پر اور حضرت زین العابدین کو ایک اونٹ پر سوار کرکے مع فوج و لشکر
کوفہ کو روانہ ہوا تین روز تک لاشہ ہائے شہدائے کربلا بے گور و کفن رہے
تیسرے روز مردمان غاصریہ نے کہ ایک قریہ ہے قریب کربلا کے خبر پاکر جسم
مبارک جناب سید الشہدا کو ایک قبر مین اور شہدائے بنی ہاشم کو علیحدہ آپکے
پہلو مین اور باقی شہیدونکو گنج شہیدان کر دیا عزیزان خاص آپکے جو شہید ہوئے
یہ ہین پانچ بھائی آپکے حضرت عباس بن علی اور عثمان بن علی اور محمد بن علی
اور عبد اللہ بن علی اور جعفر بن علی اور تین بھتیجے آپکے قاسم بن حسن اور عبد اللہ
بن حسن اور عمر بن حسن اور بعض کے نزدیک چوتھے بیٹے حضرت امام حسن
علیہ السلام کے کہ اونکا نام ابوبکر بن حسن تھا وہ بھی کربلا مین شہید ہوئے اور
دو پسر آپکے علی اکبر اور عبد اللہ کہ اونکا مشہور نام علی اصغر تھا حضرت علی اکبر
کفار سے لڑکر شہید ہوئے اور حضرت علی اصغر شیر خوار تھے آپ اونکو گود
مین لئے تھے کہ ناگاہ کسی بدبخت کا تیر اونکے حلق پر لگا اور کنار پدر مین
شہید ہوئے اور محمد اور عون پسران عبد اللہ بن جعفر طیار کے اور تین بیٹے
عقیل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن اور جعفر حضرت مسلم کے بھائی یہ سب لہ
خواہ سترہ آدمی خاصان اہل بیت سے معرکہ کربلا مین شہید ہوئے سوا

اسکے اور اولاد مہاجرین و انصار کے تھے جو آپکے ساتھ شہید ہوئے
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور غازیون کے ضرب سے بیشمار شقیا
فی النار ہوئے جسطرح شہادت سریہ جناب امام حسن علیہ السلام آپکے
بڑے بھائی کو جمیع قیود شہادت مذکورہ کے ساتھ نصیب ہوئی کہ اس
شہادت کا حال نہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی فرمایا نہ جناب حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے زبان سے یہ حال نکلا نہ ظاہر از ہر دینے والا یقینی
معلوم ہوا کہ جسکو کوئی شخص زہر پلاتے دیکھتا سب حال خفیہ رہا اور سطرح
آپکو رتبہ شہادت جہریہ کا جمیع قیود شہادت مذکورہ کے ساتھ حاصل ہوا
کہ پہلے خبر اسکی وحی مین بزبان حضرت جبرئیل علیہ السلام بعض اور فرشتون
سے ظاہر ہوئی اور اس شہادت کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
جناب امیر علیہ السلام نے قبل واقعہ کے بیان فرمایا اور بعد آپکے شہادت کے
خاک میدان پرخون ہوگئی اور پتھرون سے خون جاری ہوا یہان تک کہ
بیت المقدس مین کوئی پتھر ایسا نہ تھا کہ وہ اوٹھایا گیا ہو اوسکے نیچے خون
سرخ تازہ نہ پایا گیا ہو اور آسمان سے اسقدر خون برسا کہ ظروف خون
سے بھر گئے اور ہاتفان غیب وجنات بہت روئے یہ سب باتین روایات صحیحہ
سے ثابت ہین اور لاشہائے شہدا کی محافظت بہائم اور جانوران درندہ صحرائی
نے کی اور قاتلوں کے ناک مین سانپ گھس گیا اور لشکر حضرت سید الشہدا علیہ السلام
کے اونٹونکا گوشت کڑوا زہر ہوگیا اور زعفران جو عرب کی عورتین موافق اپنے
دستور کے منہ پر ملتی تھین وہ منہ سیاہ ہو جاتی تھی اور ورد وشن مثل اندھیری رات

کے تاریک ہوگیا تہا اور آسمان مدت تک رویا کیا اور اہل بیت قید ہوئے عورات
اونٹونپر بے پردہ سوار کر کر شام کو بہیجی گئین یہ سب نشان وآثار اسواسطے تھے
کہ بعد وقوع اس واقعہ کے سب حاضر وغائب اس سانحہ شہادت سے آگاہ ہوجائین
کوئی شخص وورونزدیک بے خبر نرہے اور یہ غم تا قیام قیامت دنیا مین قائم
رہے وکوئی دقیقہ اس شہادت کی شہرت واشتہار کا باقی نرہے اور یہی سب
تعریف شہادت جہریہ کی ہی وبحساب آپکے ولادت باسعادت کے کہ تاریخ پانچوین
شعبان ۴ھ ہجری تھی عمر شریف آپکی چھپین برس پانچ مہینہ پانچ دن کی ہوتی
ہے اور لکھا ہی کہ بروایت صحیح ومعتمد تاریخ ولادت آپکی یہی صحیح ہی اور چونکہ شہادت
سریہ وجہریہ دو قسم ہے اور یہ دونون قسمین ایک دوسرے کی ضد ہین اسوجہ سے
ایک شخص کو دونون قسم کی شہادت حاصل ہونا محال ہی واجتماع نقیضین ممکن الوقوع
نہین ہوتا لہذا حضرت امام حسن علیہ السلام کو شہادت سریہ وحضرت امام حسین
علیہ السلام کو شہادت جہریہ حاصل ہوئی تاکہ آپ دونون صاحبون کے ذریعہ سے
کہ ظاہر ہین یہ دونون صاحبزادے تصویر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کمال
دونون قسم کی شہادت کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہو جاوے
کیونکہ آپ دونون صاحب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند سمجھے گئے
ہین اور اسکی دو وجہ ہی ایک یہ کہ آپ دونون صاحب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کے نواسے تھے اور نواسہ بیٹے کا حکم رکھتا ہے اسی سبب سے حضرت عیسی
علیہ السلام فرزندان حضرت یعقوب علیہ السلام سے معدود ہوئے کہ حضرت مریم
حضرت یعقوب علیہ السلام کے اولاد مین تہین اور دوسری وجہ یہ ہے کہ احادیث

متعددہ سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ دونون بہائیون کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ دونون میرے بیٹے ہین سوا اسکے آپ دونون بہائی بمنزلہ دو آئینہ کے واسطے ملاحظہ جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے اسکی بہی دو وجہ ہے اولاً یہ سبب سیادت مطلقہ کے کہ عبارت ہے سرداری بے قید سے یعنی جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرداری مین کسیطرح کی قید اور اضافت نہ تہی اسی طرح حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالے عنہما کی سیادت بلا قید ہے کیونکہ احادیث معتبرہ سے ثابت ہے کہ آپنے بہ نسبت حضرات حسنین علیہما السلام کے فرمایا ہے کہ یہ دونون سردار نوجوانان بہشت کے ہین تو آپ دونون صاحبون کی سیادت مطلقہ بطریق متعددہ احادیث سے کہ بہت راویون نے روایت کی ہے بسند کامل ثابت ہوئی اور وجہ ثانی یہ ہے کہ جسطرح آپ دونون صاحب سیرت اور باطن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تہے اسیطرح صورت اور ظاہر مین بہی مشابہت اور مماثلت تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکہتے تہے سند اسکی حدیث صحیح ہے جسکو ترمذی نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام مشابہ تر تہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سر سے سینہ تک اور حضرت امام حسین علیہ السلام مشابہ تر تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ناف سے نیچے پاؤن تک پس اس اعتبار سے حضرات حسنین علیہما السلام گویا تصویر باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے ان دونون وجہون سے آپ دونون صاحبونکا آئینہ جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا بخوبی ثابت ہی تو آپ دونون صاحبون کی شہادت سے کمال دونون قسم
کی شہادت یعنی سریہ وجہریہ کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہو گیا اور حال
اہل بیت رسالت کا بعد مقید ہونے کے یہ ہوا کہ جب اہل بیت رسالت بحالت
قید مع سر سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا کے مقام کوفہ مین ابن زیاد کے پاس پہونچے
اوسنے اپنے مکان حاکم نشین کو خوب آراستہ کیا اور بار عام کر کے سب وضیع وشریف
وچھوٹے بڑے کو اپنی مجلس مین جمع کر کے اوس بدبخت نے حکم دیا کہ پہلے سر سید الشہدا
و بندیان اہل بیت کو تمام کوفہ مین کوچہ بکوچہ پھراؤ بعد اسکے میرے سامنے لاؤ چنانچہ
اشقیا بد نہاد نے بہ تعمیل حکم اوس تیرہ درون بدبخت کے بندیان اہل بیت کو
بہ ہیئت کذائی تمام کوفہ مین پھرا کر اوس شقی ناپاک کے آگے لائے جب اوسنے
سر مبارک جناب امام حسین علیہ السلام کو دیکھا بہت خوش ہوا اور ہنسا اور ایک
لکڑی سے جو اوسکے ہاتھ مین تھی سر مبارک کے ساتھ بہت بے ادبی کی اور
منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا کہ شکر خدا کا کہ اوسنے حق بات ظاہر کی یعنی یزید پلید کے
لشکر کو فتح دی اور امام حسین علیہ السلام کو قتل کرایا اور اسطرح کے بہت سے کلمے [illegible]
کفر بیہودہ بکا پھر جب اوسکی نظر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ پر
پڑی پوچھا کہ یہ کسکا لڑکا ہے اور کون ہے لوگون نے کہا کہ علی بن حسین اسکا نام ہے تب اوس نے
حکم دیا کہ اسکو بھی قتل کرو مجھکو یہ منظور نہین ہے کہ اولاد فاطمہ مین سے ایک شخص بھی
زندہ رہے یہ حکم سنکر کوتوال نے قصد کیا کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالی عنہ کو بھی باہر لیجا کر شہید کر ڈالے مگر حضرت زینب [illegible] نے اونکو پکڑ لیا اور اوس
شقی سے کہا کہ اگر مارتا ہے تو ہم سب کو پہلے مار ڈال پھر [illegible] کیجیو

ہین محرم باقی ہی اگر اوسکو بھی مار ڈالوگے تو ہم سب عورتین بے محرم رہجاینگے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اس کلام سے ابن زیاد کانپ گیا اور ڈر کر قتل حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے باز رہا اور قافلہ اہل بیت کا شتران بے پردہ پر سوار کرکے و سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کا اور دیگر شہدا کے سر نیزہ پر رکھکر شمر ذی الجوشن شقی کے ساتھ دمشق کو یزید پلید کے پاس روانہ کردیا جس شہر و دیار مین اس ہیئت سے سر مبارک شہدا کربلا کے پہونچتے وہان صداے واویلا اور وامصیبتا کی زمین سے آسمان تک پہونچتی الغرض بعد قطع منازل اور طے مسافت کے اہل حرم با حال پریشان دمشق مین پہونچے جب یزید کو خبر پہونچی اوسنے اپنے مکانکو خوب درست و آراستہ کیا اور سب عظماے شام حاضر ہوے اوسوقت سب حرم محترم مع سرہاے شہداے کربلا اوسکے روبرو کیئے گئے یزید نے ایک ایک کا سر دیکھا اور حال و سرگذشت پوچھنا شروع کیا شمر شقی نے سر مبارک جناب سید الشہدا کو اوسکے آگے رکھکر ماجراے جنگ پر افتخار بیان کیا یزید بدبخت سنتا جاتا تھا اور خوش ہوتا تھا اور بکمال سرور سے اکڑتا تھا اور ایک لکڑی درخت خیزران کی کہ ملک شام مین وہ درخت بہت پیدا ہوتا ہی اوسکے ہاتھ مین تھی لب و دندان جناب سید الشہدا علیہ السلام پر مارتا تھا مناقب السادات مین منقول ہی کہ جسوقت سر مبارک امام حسین علیہ السلام کا یزید پلید کے آگے لے گئے وہ بدبخت شراب پی رہا تھا سر مبارک کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور نہایت اہانت کی بعض صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بے دین سے کہا کہ اے ملعون یہ کیا کرتا ہے خدا سے نہین ڈرتا اوس شقی نے سب کو قتل کروا ڈالا

لکھا ہے کہ سات صحابہ کو اوس دن قتل کیا اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے گفتگو کرتا رہا آخر خاموش ہوا پھر حکم دیا کہ سر مبارک کو اور جو سر ہین
سب کو دروازہ مین دمشق کے لٹکا دو چنانچہ لکھا ہے تین روز سر مبارک جناب سید الشہدا
کا دروازہ دمشق پر لٹکا رہا بعد تین روز کے اوس پلید نے حکم دیا کہ اہل بیت رسالت
کو مع سرہاے شہدا مدینہ منورہ مین پہونچا دو فقط اب سمجھنا چاہئے کہ ان
ظلمون سے کسقدر آپ کی شہادت و مظلومی کی شہرت ہوئی کہ صفت شہادت جہریہ
مین سے کوئی امر باقی نہ رہا تا قیام قیامت رنج و الم آپکی مظلومی کا دلہاے مومنین
سے نجائیگا منقول ہے کہ جب یزید پلید علیہ ما یستحقہ نے اہل بیت رسالت کو مدینہ
کے طرف روانہ کیا نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ کچھ فوج اپنے ساتھ لیکر ان سب کو
بحفاظت مدینہ مین پہونچادے چنانچہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
و سب اہل بیت کو وہ لیکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے یہ روانگی بھی خالی از ذلت نہتھی
کہ اہل بیت رسالت کو شتران بے پردہ پر سوار کرکے بذلت و خواری مدینہ
کیطرف بھیجا القصہ جب نعمان بن بشیر بحکم یزید پلید اہل بیت کے پہونچانے
پر مدینہ منورہ کو متعین ہوئے تو اثناے راہ مین وہ کمال آداب اور حسن خدمت سے
اہل بیت کے ساتھ پیش آئے اور اونکو کمال اطاعت اور پاسداری سے جیسا
کہ چاہئے مدینہ منورہ مین پہونچادیا جس روز اہل بیت مدینہ مین پہونچے سب
مہاجرین و انصار کی اولاد اور سب چھوٹے بڑے مدینہ کے استقبال کو دوڑے
اور حال اہل بیت کا دیکھا گریہ و زاری سے ایک ہنگامۂ محشر برپا ہو گیا لکھا ہے
کہ جو حال اہل مدینہ کا بروز وفات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا

وہی قیامت اُس دن بھی برپا تھی خصوصاً جو حال کہ حضرت اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا غم والم سے ہوا تھا وہ بیان نہیں ہوسکتا کہ ایک بات سے تکرار وہی تہین آخر اوسی حالت سے سب کو روضہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر لے گئین اور وہان جاکر اسقدر روئین کہ قریب تھا کہ کثرت غم والم سے طبقات زمین و آسمان کے شق ہوجائین اور ایسا ہی حال سب کا تھا آخر کار سب سر شہدا ر کربلا کے دفن کیے گئے و سر مبارک جناب سید الشہدا علیہ السلام کا جنۃ البقیع مین حضرت فاطمہ کی قبر کے پاس و بروایتی حضرت امام حسن علیہ السلام کے قبر کے پاس دفن کردیا صحیح یہی ہے کہ جسم مبارک آپکا کربلا مین و سر مبارک آپکا جنت البقیع واقع مدینہ منورہ مین مدفون ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ الٰہی بطفیل آپکے سب مسلمانون کی مغفرت کر۔

حالات حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا وغیرہ کتب مین لکھا ہے کہ آپ خلف و خلیفہ حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہین اور دوازدہ امام مین سے آپ امام چہارم ہین کنیت آپکی ابو محمد و ابو الحسن و ابو القاسم و ابو بکر ہی لقب آپکا سجاد و زین العباد و سید العابدین و زکی و امین ہو نام آپکا علی ہی ولادت آپکی تاریخ پانچوین شعبان روز جمعہ کو ۳۸ھ مین بمقام مدینہ منورہ ہوئی ہی والدہ آپکی بی بی شہر بانو دختر یزدجرد بادشاہ ایران کی ہین عبادت و ریاضت و علم و مروت و زہد و تقوی و خوف و رجا جمیع اوصاف مین آپ موصوف تھے و سالک کشف حقائق و نشر دقائق کے

مشہور تھے آپ ہاشمی مدنی اکابر سادات اہل بیت و بزرگان تابعین سے ہیں از
زہری سے روایت ہی کہ مین نے کسی قریشی کو فاضل زیادہ علی بن حسین
علیہ السلام سے نہین دیکھا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ علی بن حسین
اوس وقت تک کہ آپنے وفات پائی رات دن مین ہزار رکعت ادا کرتے تھے
روایت ہی کہ وقت وضو کے آپکے چہرہ کا رنگ متغیر ہو کر زرد ہو جاتا تھا و
بجواب استفسار اس حال کے آپ فرماتے تھے کہ نہین جانتے تم کہ مین
کسکے درگاہ مین جانا چاہتا ہون روایت ہے کہ آپ واسطے حج کے نکلے
جب احرام باندھا و سواری پر سوار ہوے یکا یک آپکے چہرہ کا رنگ
زرد ہوگیا و بدن مین لرزہ پڑگیا تلبیہ کہہ سکے لوگون نے عرض کیا کہ آپ تلبیہ کیون نہین کہتے
آپنے فرمایا اس خوف سے کہ مین لبیک کہون و مجکو لالبیک کہین عرض کیا گیا تلبیہ
کہنا چاہیے کہ سنت ہے پھر آپنے جو تلبیہ کہا بیہوش ہوگئے و لپشت
سواری سے زمین پر گر پڑے جب تک راستہ مین رہے یہی حال رہا اور
اسی حال مین آپنے حج ادا کیا آپکا قول ہے کہ ایک گروہ بسبب خوف عقاب
خدا کے پرستش کرتی ہے یہ پرستش بندون کی ہے و یک گروہ بہ امید
ثواب پرستش کرتی ہے یہ پرستش سوداگری ہے و ایک قوم واسطے ادای
شکر نعمت کے پرستش کرتی ہے یہ پرستش آزادون کی ہے اور آپ اسبات
کو خوش نہین رکھتے تھے کہ کوئی شخص کار طہارت مین آپ کو مدد دیوے
و جب مسکین کو آپ صدقہ دیتے تھے پہلے اوسکا ہاتھ چومتے تھے پھر صدقہ
دیتے تھے و عبادت مولیٰ مین آپ بہت سخت کوشش کرتے تھے آپکے

پس حضرت امام سید محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ سے کہا کہ اے پدر کب
تک یہ سب رنج کھینچےگا فرمایا اپنے پروردگار سے دوستی چاہتا ہون تاکہ وہ مجکو
چاہے اور اپنی نزدیکی بخشے طاؤس یمانی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ ایک
شب مین حجرہ اسمعیل مین تہا ناگاہ علی بن حسین آئے مین اونکے پیچھے بیٹھا آپ نے
نماز پڑہی اور سجدہ مین گئے وا پنے رخسارون کو خاک پر ملا اور دونون ہاتھ
آسمان کیطرف اوٹھائے سنا مین نے کہ آپ کہتے تھے عُبَیْدُکَ بِفِنَائِکَ فَقِیْرُکَ
بِفِنَائِکَ مِسْکِیْنُکَ بِفِنَائِکَ سَائِلُکَ بِفِنَائِکَ یعنی بندہ کمینہ تیرا فقیر تیرا مسکین
تیرا سائل تیرا تیرے صحن خانہ مین ہے طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ
مین نے ان کلمات کو یاد کرلیا اور کسی سختی مین ساتھ ان کلمات کے مین نے
دعا نہین کی مگر یہ کہ کشود کار اپنا اوسمین پایا اور آپ لوگون سے حالت فقر و
غنا مین پوشیدہ نیکی کرتے تھے بعد فوت ہونے آپکے معلوم ہوا کہ آپ سو خانہ دار
کو مدینہ مین پوشیدہ قوت دیتے تھے وسفر مین نسب اپنا پوشیدہ رکہتے تھے
پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیون کرتے ہین فرمایا مجکو مکروہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمیون سے
نسب اپنا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر کرون وحق اوسکا اونکو دون
کہتے ہین کہ جب ہشام بن عبد الملک بن مروان ایک سال واسطے حج کے
آیا خانہ کعبہ کا طواف کیا اور چاہا کہ حجر اسود کو بوسہ دے مگر ازدحام خلق سے راہ
نہ پائی تب منبر پر گیا و خطبہ پڑھا اسی حال مین حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالے عنہ اندر آئے و ابتدا طواف سے کیا جب نزدیک حجر اسود کے پہونچے
آدمیون نے بزرہ تعظیم حجر اسود خالی کردیا اور آپنے بوسہ دیا ایک مرد نے اہل

شام سے ہشام سے کہا یہ جوان خوب رو کون ہے کہ جب وہ آیا آدمیون نے
تعظیم اسقدر اونکی کی ہشام نے کہا مین اوسکو نہین پہچانتا و غرض اس سے یہ تہی کہ
اہل شام آپکو نہ پہچانین فرزدق وہان حاضر تہا کہا مین اوسکو پہچانتا ہون کہا یا
ابا فراس مجہکو خبر دو کہ سخت ہیبت جوان کو مین نے دیکہا فرزدق نے کہا کہ کان
لگاؤ تاکہ حال و صفت و نسب اوسکا مین کہون پہر فرزدق نے آپکے منقبت
مین قصیدہ پڑہا کہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب سلسلۃ الذہب مین اوسکا
ترجمہ کیا ہے پہر ہشام نے فرزدق کو زندان مین بہیجا یہ خبر آپکو معلوم ہوئی آپنے
بارہ ہزار درہم فرزدق کو بہیجا فرزدق نے نہ لیا اور کہا کہ مدح میری آپکی حق مین
خدا کے واسطے تہی نہ واسطے عطا کے آپنے فرمایا مین اہل بیت ہون جو کوئی چیز
مین بخشتا ہون پہر نہین لیتا تب فرزدق نے قبول کیا صاحب شواہد النبوت فرماتے
ہین کہ ایک روز رات کو آپ نماز تہجد مین تہے ابلیس لعین نے بصورت اژدہا آکر
چاہا کہ آپکو نماز سے باز رکہے آپنے اوسکے طرف التفات نفرمایا تب اوسنے پاے
مبارک مین کاٹا لیکن آپنے باوجود درد شدید کے نماز نہ چہوڑی پہر اوسیوقت
حق تعالیٰ نے آپ پر منکشف کر دیا کہ یہ شیطان لعین ہے آپنے اوسکے منہ پر
طمانچہ مارا اور لاحول پڑہی وہ اژدہا دہوئین کی صورت ہوکر ہوا مین غائب
ہوگیا اور غیب سے آواز آئی کہ یا زین العابدین اوس روز سے آپ بلقب
زین العابدین کے ملقب ہوے مناقب و محاسن آپکے بہت ہین آپکو
عبد الملک بن مروان سے تکلیف بڑی پہونچی ہے و جو مصائب آپ پر
معرکہ کربلا مین پیش آئے ہین وہ تحریر مین نہین آسکتی کہ آپکے سامنے والد

و نہالی و دیگر اعزہ نے شربت شہادت نوش فرمایا و اہل بیت کے ساتھ خود
آپکے ساتھ کس کس طرح کی بے ادبیاں اعدائے دین نے کیں و اہل بیت
بے پردہ مدینہ منورہ کو روانہ کئے گئے چنانچہ لکھا ہے کہ بعد معرکہ کربلا
کے آپ اسقدر روئے ہیں کہ ہمیشہ آنسو مثل آب بارش کے بہتے تھے
حق سبحانہ تعالی نے آپکی اولاد کو شرق سے غرب تک منتشر کیا چنانچہ کوئی شہر خالی
نہیں ہے جہاں وجود آپ کی اولاد کا نہ ہو یزید پلید و اخلاف اسکے سے ایک
تن نہ چھوڑا گھر آباد کرے و چراغ جلاوے امامت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالی عنہ کی چونتیس سال رہی و عمر شریف ستاون برس کی ہوئی لکھا ہے
کہ معاندان خاندان اہل بیت میں سے آپکے طعام میں زہر ملا دیا اسی سبب
سے آپنے تاریخ اٹھارھویں محرم ۹۵ھ ہجری کو شربت شہادت نوش فرمایا اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ مزار شریف مقام جنت البقیع واقع مدینہ
منورہ میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ آپکے چچا کے پہلو میں ہے

حالات حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب میں لکھا ہے
کہ آپ فرزند رشید و خلیفہ حضرت سید امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کے ہیں اور دوازدہ امام میں سے آپ امام پنجم ہیں بعد وفات پدر والا ماجد کے
آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپکی ابو محمد و ابو جعفر لقب باقر و اسم مبارک
محمد ہے والدہ شریفہ آپکی فاطمہ بنت الحسن بن علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہیں ولادت
آپکی مدینہ منورہ میں تاریخ تیسری صفر ۵۷ھ ہجری روز جمعہ کو ہوئی ہے آپ

بہت عالی رتبہ و مقبول بارگاہ لم یزلی و تابعی بزرگ و امام فایق ہین آپ کی بزرگی
پر اجماع ہے و آپ معدود ہین فقہاے مدینہ سے و آپ نے حدیث سنی جابر
و انس و ایک جماعت کبار تابعین سے مثل ابن المسیب و ابن الحنفیہ کے آپکے
اقوال ہین کہ جو کچھ دلمین آیا وہ خالص دین خدا کو باز رکھتا ہے اوس دل سے
جسمین ماسواے اللہ ہے و فرمایا اہل تقوی آسان ترین اہل دنیا کے ہین از روے
مونت کے و بسیار ترین اہل دنیا کے ہین از روے معونت کے اگر تو حق کو
فراموش کرے تجھے یاد دلاوین و اگر تو یاد کرے تیری مدد کرین و فرمایا آلہ جنگ
لیئمون کا بدزبانی اونکی ہی و فرمایا نگاہ رکھہ اپنے کو کسل و ملامت سے کہ یہ دو
صفت کلید ہر بدی کی ہے و آپکے کرامات بہت ہین کہتے ہین کہ ایک وقت
ایک بادشاہ نے آپکے ہلاک کا قصد کرکے آپکے پاس اپنا آدمی بھیجا جب آپ
بادشاہ مذکور کے پاس تشریف لائے اوسنے عذر کیا و ہدیہ دیا و نکو ہی کی کہا گیا
اسنے بادشاہ تو اونکے ہلاک کا قصد رکھتا تھا اب تجکو اونکے ساتھہ ہم لوگ اسکے
برخلاف دیکھتے ہین اسکا کیا سبب ہے اوسنے کہا کہ جب وہ میرے پاس تشریف
لائے مین نے دو شیر دیکھے ایک اونکے داہنے طرف و دوسرا بائین طرف اور
مجھسے کہا کہ اگر تو انکے ساتھہ بدی کا قصد کریگا تو ہم تجکو ہلاک کر ڈالینگے فقط
آپ فرماتے تھے کہ ایک روز مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
آیا اور اونکو سلام کیا اونہون نے جواب سلام کا دیکر میرے ہاتھہ کو بوسہ دیا اور کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو سلام کہا ہے مین نے جواب مین کہا السلام علی رسول اللہ
ورحمۃ اللہ برکاتہ بعدہ جابر نے کہا کہ ایک روز بخدمت جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وسلم کے مین حاضر تھا آپ نے فرمایا کہ اے جابر شاید تو اوس وقت تک رہے کہ میرے فرزندان مین سے محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے ملاقات کرے اللہ تعالیٰ اوسکو نور حکمت دیگا پس اوسکو میرا سلام پہونچانا۔ روایت ہے کہ جب آپ اوراد سے فارغ ہوتے تھے بآواز بلند مناجات کرتے تھے کہ بار خدایا جب مرگ وگور کو یاد کرتا ہون دنیا سے کیونکر دل شاد کرون و جب نامہ کو یاد کرتا ہون ساتھ کسی چیز دنیا کے کیونکر قرار کرون و جب ملک الموت کو یاد کرتا ہون دنیا سے کیونکر فائدہ حاصل کرون پس مین تجھہ سے وہ چاہتا ہون جس سے مین تجکو جانون و تجھسے اوسکا طالب ہون جس سے مین تجکو طلب کرون راحت دے اندر حال مرگ کے بے عذاب و عیش اندر حال حساب کے بے عقاب یہ کہتے تھے اور روتے تھے یہانتک کہ ایک شب آپ سے عرض کیا گیا کہ اے سید و سید آبائی کب تک روئیگا و کب تک شور کیجئے گا آپنے فرمایا اے دوست یعقوب علیہ السلام کا ایک یوسف علیہ السلام گم ہوا اسقدر روئے کہ نابینا ہوئے و آنکھونکو سفید کیا و مین نے اٹھارہ شخص ساتھہ باپ اپنے کے یعنی حسین علیہ السلام و شہداء کربلا کو گم کیا ہے مین نہین چاہتا کہ اونکے فراق مین آنکھون کو سفید کرون۔ مدت امامت آپکی کچھ کم بیس سال ہے عمر شریف اٹھاون برس کی ہوئی تاریخ ساتوین ذی الحجہ ۱۱۴؁ ہجری۔ روز دوشنبہ کو آپکا وصال ہوا مزار مبارک جنت البقیع واقعہ مدینہ منورہ مین ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

حالات حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکھا ہے

آپ فرزند رشید و خلیفہ حضرت سید امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں و دوازدہ اماموں میں سے آپ امام ششم ہیں بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپ کی ابو عبد اللہ و ابو اسمعیل و لقب صادق و اسم مبارک جعفر ہے لقب آپکا صادق اسوجہ سے ہوا کہ آپکے گفتار میں سوائے صدق کے کذب کو ہرگز دخل نہیں تھا و جد مادری آپکے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں و یہ لقب صدیق کا مخبر صادق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان سے ہے و آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سنا تھا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا کے یہاں سے لائے تھے والدہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بی بی ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور والدہ بی بی اُم فروہ کی بی بی اسما بنت حضرت عبد الرحمن بن حضرت صدیق اکبر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ولادت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدینہ منورہ میں تاریخ سترھویں ربیع الاول سنہ ۸۳ ہجری روز دوشنبہ کے ہوئی ہے آپ عظمائے اہل بیت و علمائے کبار سادات سے ہیں و آپنے روایت کی ہے اپنے باپ و اپنی ماں کے باپ و نافع و عطا و محمد بن المنکدر و زہری وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور آپ سے روایت کیا ہے ائمہ مشہورہ نے مثل یحییٰ بن سعید الانصاری و ابو جندر و ابن جریج و مالک و محمد بن اسحاق و سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و شعبہ و خلف رشید آپکے موسیٰ بن جعفر و دیگر بزرگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے و آپ کے امامت و جلالت و سیادت پر سب نے اتفاق کیا ہے کشف المحجوب میں ہے کہ سیف سنت و جمال

طریقت و عینٔ اہل معرفت و مزین ارباب صفوت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی
عنہ عالی حال و نیکو سیرت و ظاہر و باطن آراستہ تھی اور سب علوم مین آپکے اشارت
نیک ہین و دقت کلام و قوت معنی آپکے درمیان مشایخ رضی اللہ تعالی عنہم
کے مشہور ہین و طریقت مین آپکی کتاب مشہور ہی آپ فرماتے ہین کہ بلا توبہ کے
عبادت راست نہین آتی خداوند سبحانہ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے اسواسطے
کہ توبہ بدایت مقامات ہی و عبودیت نہایت اوسکی جب خداوند سبحانہ نے
ذکر عاصیون کا کیا واسطے توبہ کے فرمایا تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اور جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد فرمایا ساتھ عبودیت کے یاد فرمایا یعنی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰے
اور آپنے فرمایا ہے کہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ اَعْرَضَ عَمَّا سِوَاہُ یعنی عارف معرض
ہوتا ہے غیر سے و منقطع ہوتا ہے اسباب سے اسواسطے کہ معرفت اوسکی عین
نہ پہچاننا غیر کا ہے و نہ پہچاننا غیر کا لازم معرفت ہی و معرفت ملزوم اوسکا پس
عارف وہ ہے کہ خلق سے علیحدہ و اوس سے ملا ہے غیر کو اوسکے دلمین وہ
اندازہ نہو کہ اوسکے طرف التفات کرے کشف المحجوب مین ہے کہ داؤد طائی
رحمۃ اللہ علیہ آپکے پاس آئے اور کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجکو پند دیجیے
کہ دل میرا سیاہ ہوگیا ہے فرمایا یا ابا سلیمان تم زاہد زمانہ ہو تمکو میری نصیحت کی
کیا حاجت ہے کہا اے فرزند پیغمبر آپکو سب خلایق پر بزرگی ہے سب کو نصیحت
دینا آپ پر واجب ہے فرمایا یا ابا سلیمان مین ڈرتا ہون کہ قیامت مین جد میرے
صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے باز پرس کرین کہ تو نے حق میرے متابعت کا کیون
نہ ادا کیا و یہ کام ساتھ معاملت کے خوب ہے نہ کہ ساتھ نسبت صحیح و معاملت قوی

سکے نہین ہوسکتا حضرت داؤد طائی نے خدا کے درگاہ مین رونا شروع کیا او
مناجات کی بار خدایا طینت اوسکی معجون آب نبوت سے ہے و ترکیب طبیعت
اوسکی اصل و برہان و حجت اوسکی جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے و مادر
اوسکی بتول ہے وہ اس حیرانی مین ہے داؤد کون ہو کہ وہ ساتھ معاملت
اپنے کے عجب کرنے والا ہو روایت ہے کہ ایک روز آپ اپنے موالی کے
ساتھ بیٹھے تھے فرمایا آؤ ہم تم باخود ہا بیعت کرین و عہد لین کہ ہم سے جو
شخص رستگاری پاوے قیامت مین سب کی شفاعت کرے کہا گیا یا ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو ہمارے شفاعت کی کیا حاجت ہے کہ آپکے
جد سب خلایق کے شفیع ہین فرمایا مین اپنے ان افعال سے شرم رکھتا ہون
کہ قیامت مین اپنے جد کے منہ کے طرف دیکھون فقط۔

یہ سب دیکھنا عیوب نفس کا ہے و یہ صفت اوصاف کمال سے ہے و جملہ
متمکنان حضرت خداوندی اسی پر تھے انبیا و اولیا و رسل چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جب خدا اپنے بندہ سے نیکی چاہتا ہو تو اوسکو اوسکے نفس
کے عیبون پر بینا کرتا ہے و جو شخص کہ از روے تواضع و عبودیت کے سر نیچے
لاتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت مین اوسکے کام بر لاتا ہے آپنے فرمایا ہو جس کسی
شخص کو حادثہ پیش آوے پانچ مرتبہ ربنا کہے اللہ تعالیٰ اوسکو اندوہ سے نجات دے
اور جو کچھ کہ وہ چاہتا ہو عطا کرے بعدہ یہ آیت پڑھے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ الآیۃ وسفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپسے کہا مجکو وصیت
کیجیے امید ہو کہ خدا ے عزوجل اوس وصیت سے مجکو نفع دیوے آپنے فرمایا

یا سفیان ورع کو مروت نہو و حاسد کو راحت نہو و بدخلق مہتری نکرے و بادشاہون کو کسی سے برادری نہو سفیان رحمہ اللہ تعالے نے کہا اسپر کچہ اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا یا سفیان محارم خدا تعالے سے پرہیز کرتا کہ تو عابد ہو اور قسمت خدائے عزوجل پر راضی رہ تا کہ تو توانگر ہو و حق ہمسائگی کا اچہی طرح ادا کر تا کہ تو مسلمان ہو و فاسق سے صحبت مت رکہہ تا کہ فسق تجہہ پر غالب نہ آوے اور اپنے کامون مین اون لوگون سے مشورہ کر جو اللہ تعالیٰ کی طاعت اچہی طرح کرتے ہین و جو شخص کہ عزت طلب کرے بے اپنون کے و ہیبت چاہے بے سلطنت کے وہ ذلت معصیت سے طرف عزت طاعت کے آوے و جو شخص کہ ساتہہ مصاحب بد کے صحبت رکہے ہرگز سلامت نرہے و جو شخص بری جگہہ آوے متہم ہو و جو شخص کہ اپنے زبان کا مالک نہو وہ پشیمان ہو فقط علم توحید مین و سوائے اوسکے آپکے کلام نفیس ہین و کرامات آپکے بہت ہین مدت امامت آپکی چونتیس سال ہے وفات آپکی تاریخ پندرھوین رجب ۱۴۸ھ ہجری روز جمعہ کو ہوئی ہے مزار مبارک مقام جنت البقیع واقع مدینہ منورہ روضہ عالیہ باپ و دادا مین ہے فقط۔

حالات حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکہا ہے کہ حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرزند ارجمند و خلیفہ حضرت سید امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین اور دوازدہ امام مین سے آپ امام ہفتم ہین بعد وفات اپنے والد ماجد کے آپ مسند امامت پر بیٹہے کنیت آپکی

ابو الحسن و ابو ابراہیم و لقب آپکا کاظم و صابر و صالح و امین و اسم مبارک موسیٰ
ہے و آپ سیاہ فام تھے والدہ آپکی ام حمیدہ بربریہ ہیں روایت ہے کہ ایک روز ابن
عکاسہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس آئی حضرت
امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے ابن عکاسہ نے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالے
عنہ سے نسبت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرض کیا کہ فرزند ارجمند سن بلوغ
کو پہونچے اونکے نکاح کی تجویز کرنا چاہیئے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستر دینار دیکر ایک
کنیزک خرید کردی جب وہ کنیزک آپکے روبرو آئی آپ بہت خوش ہوئے و کنیزک سے پوچھا کہ کیا نام ہے
کنیزک نے جواب دیا کہ حمیدہ آپنے فرمایا حَمِیْدَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَمَحْمُوْدَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ و حمیدہ کو حوالہ حضرت امام
جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا پس اونسے حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا
ہوے ولادت آپکی بمقام ابوا درمیان مکہ و مدینہ کے تاریخ ۷ صفر ۱۲۸ھ روز یکشنبہ کو ہوئی ہے آپ صالح و
عابد و جواد و حلیم و عظیم القدر تھے و بوجہ صلاح و عبادت و اجتہاد کے آپ عبد صالح
کہے جاتے تھے و آپ سخی و کریم تھے و ہر روز وقت طلوع آفتاب سے زوال
تک سجدہ میں رہتے تھے مامون پسر ہارون رشید نے روایت کی ہے کہ
ہارون رشید نے اپنے لڑکوں سے نسبت حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے کہا کہ یہ سب آدمیوں کے امام و حجت خدا کے اوسکی خلق پر ہیں و اوسکے
بندوں پر اوسکے خلیفہ ہیں میں امام جماعت کا ہوں ظاہر میں بحکم غلبہ و قہر و یہ
وہ راستی بسوگند خدا اے پسران میرے ہر آئینہ وہ سزاوار زیادہ ہے جانشینی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھسے و تمام خلق سے یہ وارث علم انبیا کا ہے
موسیٰ بن جعفر بن محمد ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اگر تم علم درست طلب کرنا چاہو

اوس سے طلب کرو مامون نے کہا اوس روز سے اونکی محبت کا درخت میرے دلمین بیٹھا مروی ہے کہ آپکے آثار مشہور و نوادر بہت ہین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہی کہ نسبت اپنے فرزندون کے اشارہ کرتے تھے کہ یہ چہار فرزند میرے ہین اور یہ یعنی موسی کاظم بہترین اونکا ہی اور ایک سوتی ہے میں چاہتون حق تعالی اسنے اور حق تعالی پیدا کرتا ہے اس سے غوث اس امت کا و نور اس امت کا بہترین مولود و بہترین پیدا ہونے والے لکھا ہے کہ آپ بزرگ فضیلت فراخ بخشش تھے اور اپنا دل خدا کے طرف باندہا تھا و جمیع اوصاف حمیدہ سے موصوف تھے پہلے ایک مرتبہ مہدی بن منصور خلیفہ بغداد نے بوجہ کینہ کے آپ کو مدینہ سے بغداد مین لاکر محبوس کیا ایک رات حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے مہدی فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ مہدی نے بیدار ہو کر اوسیوقت کہ وقت آدہی رات کا تہا آپکو بندیخانہ سے بلوا کر معانقہ کیا و نزدیک بٹہلایا و حال خواب کا آپکے روبرو بیان کیا و دس ہزار دینار آپ کو دلوا کر مدینہ کو رخصت کیا پس آپ مدینہ پہونچکر ایام خلافت ہارون رشید تک بآرام تمام رہے پہر دوسرے مرتبہ دشمنان دروغگو نے سخنان بد آپکے طرف سے ہارون رشید کے کان مین پہونچائے پہر ہارون رشید نے آپکو بغداد مین بلوا کر محبوس کیا بعد چندے وہان مجلس مین بحکم و اجازت ہارون رشید کے یحیی بن خالد نے آپکو خرما مین زہر دیا آخر کار تاریخ ۶ رجب ۱۸۳ ہجری روز جمعہ کو صدمہ زہر سے اوسی بندیخانہ مین آپ نے شربت شہادت نوش فرمایا اور خلد برین کو تشریف لے گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؀ عمر شریف پچپن برس کی ہوئی مزار شریف بمقام بغداد شریف مقبرہ موسومہ بہ مقبرہ قریش مین ہے وہیہ مقبرہ مشہور ہے فقط ۔

حالات حضرت امام علی رضا ابن موسی کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما

خزینۃ الاصفیا وانوار العارفین وسفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکہا ہے کہ آپ خلف رشید و خلیفہ حضرت سید امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین دوازدہ امام مین سے آپ امام ہشتم ہین بعد شہادت اپنے والد کے آپ مسند امامت پر جا بیٹھے کنیت آپکی ابو الحسن و ابو محمد و لقب آپکا رضا و ضامن و صابر و مرتضی و اسم مبارک علی ہے ولادت آپکی بمقام مدینہ منورہ بروز پنجشنبہ تاریخ گیارھوین ربیع الآخر کو ۱۵۳ سنہ ہجری مین واقع ہوئی ہے اصحاب سیر نے آپکی والدہ کا نام باختلاف بیان کیا ہے بعضون نے نام اونکا تخمینہ و شمانتہ و بعضون نے ام البنین و استقرا لکہا ہے اور وہ کنیزک بی بی حمیدہ والدہ حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تہین نقل ہے کہ ایک رات کو بی بی حمیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے حمیدہ اپنی کنیزک تخمینہ اپنے بیٹے موسی کو بخش دے کہ جا اوس سے ایک فرزند بہترین اہل زمین کا پیدا ہو آپکی والدہ فرماتے ہین کہ جب مین رضا سے حاملہ ہوئی حمل مین ثقل نہین پاتی تہی و سوتے مین اپنے پیٹ سے آواز تسبیح و تہلیل کی سنتی تہی ہول و ہیبت مجہپر غالب کرتا تہا جب بیدار ہوتی تہی کوئی آواز نہین آتی تہی

اور آپنے وقت ولادت کے دونون ہاتھ زمین پر رکھے اور منھہ آسمان کیطرف کرکے لبہاے مبارک ہلائے جس طرح کوئی مناجات کرتا ہی حال آپ کے رتبہ عالیہ کا رقم نہین ہوسکتا آپ اہل علم وفضل تھے ایک نے کہا قسم خدا کی آپکی بہترین آدمیون سے ہین آپ نے فرمایا اے فلان قسم مت کہا مجھسے بہتر وہ ہی جو پرہیزگار وطاعت کنندہ خداے عزوجل کا زیادہ ہے قسم خدا کی یہ آیت منسوخ نہین ہوئی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور مناقب آپکے بہت ہین خلیفہ مامون نے کہ خاندان عباسیہ کا خیرخواہ تہا آپکو اپنا ولیعہد کیا اور آپ سے بہت کرامات ظہور مین آئے مقربان مامون آپ سے بہت حسد رکہتے تھے ایک روز ایک شخص نے مامون سے کہا کہ تونے خاندان عباسیہ سے خلافت نکالکر اولاد علی مین کہ بدخواہان دولت عباسیہ کے ہین انتقال ریاست وخلافت کا کیون کیا وعلی بن موسیٰ بن جعفر کو کہ مقتولان سیاست خاندان عباسیہ کے ہین ولیعہد اپنا کسواسطے بنایا اور رتبہ اوسکا ہمسے بلند کیون کیا یہ امر دعوی جوانمردی وولاوری وبلند ہمتی سے بہت بعید ہے مامون نے جواب دیا کہ ظہور امر ولیعہد کرنے علی رضا کا مجھسے باعث الفت ومحبت کے نہین کہ خاندان علی سے رکھتا ہون بلکہ یہ شخص پوشیدہ لوگون سے ساتھہ جہت خلافت اپنے دعوی کرتا ہی لہذا مین نے اوسکو ولیعہد کیا تا کہ لوگونکو میری طرف بلاوے اور ہمارے خاندان کے عداوت سے باز اوٹھاوے اب رفتہ رفتہ مین اوسکو ولیعہدی سے نکال دونگا - یہ بات مامون کی واقعی تھی نہ واسطے اطمینان مقربان اپنے کے کیونکہ آپکو اوسی نے زہر دیا ہے چنانچہ حال وفات آپکا مولانا سعید الدین جامی کی

رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب شواہد النبوت مین اسطرح پر بیان کیا ہی کہ ابو الصلت
خادم خاص آنحضرت سے مروی ہی کہ مین ایک روز بخدمت حضرت امام
علی ابن موسی رضی اللہ تعالی عنہ کے حاضر تھا مجھسے فرمایا کہ جس قبہ مین
کہ قبر ہارون رشید کی ہے وہان جاؤ اور چارون طرف سے خاک لاؤ مین گیا
اور خاک لایا اوسکو آپنے سونگھکر کے ڈالدیا اور کہا کہ اسجگہہ میرے دفن کے لیے
تجویز کرینگے مگر یہان ایک پتھر ظاہر ہوگا کہ اوسکو نہ کہود سکینگے پھر فرمایا کہ فلان
جگہہ سے خاک لاؤ مین جاکر لایا آپنے فرمایا کہ میری قبر اس جگہہ کرینگے پس وقت
دفن کے تو حاضر رہنا قبل میرے دفن کے قبر مین سرہانے کیطرف پانی پیدا
ہوگا پس جو کلام کہ مین تجکو سکہلاتا ہون وہ کلام کرنا پس پانی جوش کریگا اور تمام
لحد پانی سے بھر جایگی اوس پانی مین چھوٹی چھوٹی مچھلیان معلوم ہونگی پھر
روٹی کہ مین تجکو دیتا ہون ٹکڑے ٹکڑے کرکے پانی مین ڈالنا کہ مچھلیان کہاوین
پھر ایک بڑی مچھلی پیدا ہوگی وہ چھوٹی مچھلیونکو کہا جاے گی جب مچھلیان تمام
ہو جاوین تب اپنا ہاتھ پانی پر رکھنا اور جو کچھ کہ مین تجکو تعلیم کرتا ہون کہنا یہان
تک کہ پانی کم ہو اور لحد خشک ہو جاوے اور جو کچھ کہ مین نے کہا ہے یہ سب
مامون کے روبرو کرنا بعدہ فرمایا کہ اے ابو الصلت کل مین مامون کے پاس
جاؤنگا جب مین وہانسے واپس آؤن اگر مین کچھ سر پر نہ پہنے ہون تو مجھسے
بات کرنا و اگر مین سر پر کچھ پہنے ہون تو مجھسے کچھ بات نہ کہنا چنانچہ دوسرے روز
غلام مامون کا آیا اور اپنے ساتھ حضرت کو مامون کے پاس لے گیا اوسوقت مامون
کے پاس ایک طبق انگور تازہ کا رکھا تھا کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے بہتر انگور تم نے دیکہے ہین آپ نے فرمایا اس سے بہتر انگور بہشت مین ہین پہر
مامون نے آپ سے اوس انگور کہانے کے واسطے مبالغہ کیا اور ایک خوشہ اوٹہا کر
دو تین دانہ اوس سے خود کہائے باقی سب آپکو دیکر کہا کہائیے آپنے بہی اوس سے
تین دانہ کہائے باقی پہینک دئے اور وہان سے اوٹہے مامون نے کہا کہان
جائیے گا فرمایا جہان تو نے بہیجا اور کوئی چیز اپنے سر پر پہینکر باہر آئے اور اپنے
مکان کی طرف چلے کہتے ہین کہ مامون نے اون انگورون مین زہر ہلاہل ملا دیا
تہا اور جو دو تین دانہ خود کہائے تہے وہ زہر سے خالی تہے ابو الصلت کہتے
ہین کہ چونکہ آپ سر چہپائے تہے تا بموجب وصیت کے مین بات نکر سکا خاموش
رہا حضرت نے اپنے مکان پر پہونچکر فرمایا کہ دروازہ مکان کا بند کردو اور آپ اپنے
فرش پر لیٹ رہے مین دروازہ بند کرکے صحن مکان مین غمگین کہڑا رہا ناگاہ ایک
نوجوان کو دروازہ سے آتے ہوئے دیکہا کہ شکل و شباہت مین حضرت سے
بہت مشابہت رکہتے تہے مین نے کہا دروازہ مکان کا بند تہا آپ کس راہ سے
تشریف لائے فرمایا جس شخص نے مجہکو ایک لحظہ مین مدینہ سے بلایا وہی دروازہ
سے بہی لایا مین نے پوچہا کہ آپ کون ہین اور کیا نام ہے فرمایا حجت اللہ محمد تقی بن
علی بن موسی رضی اللہ عنہما ہے تمہارا پیر و والد بزرگوار سے [illegible]
گئے جب حضرت امام نے اونکو دیکہا اوٹہ بیٹہے اور [illegible] اپنے سینہ سے لگایا اور
درمیان اونکے دونون آنکہون کے بوسہ دیا [illegible]
اونہون نے منہ اپنا اپنے باپ کے قریب کیا اور پوشیدہ باتین کین اوس وقت
مین نے حضرت کے لبون پر کف [illegible] دیکہا امام محمد تقی رضی اللہ

تعالےٰ عنہ اوسکو لیتے تھے اور ہاتھ اپنا اپنے باپ کے سینہ پر پیراہن پہیرا
حضرت امام رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ رحمت حق مین جا ملے امام محمد تقی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ اے ابو الصلت اوٹھو اور خزانہ سے پانی و تختہ لاؤ مین نے
عرض کیا کہ خزانہ مین پانی و تختہ نہین ہے فرمایا کہ ہے لاؤ مین خزانہ مین گیا
گھڑا پانی کا سفید زیادہ دودہ سے و تختہ چوب صندل کا دیکھا اوٹھا لایا آپ پدر
بزرگوار کو تنہا غسل دیتے تھے مین نے چاہا کہ مدد کرون فرمایا میرے ساتھ
ایک شخص مدد کرتا ہی تمہارے مدد کی حاجت نہین ہے بعدہ فرمایا کہ خزانہ مین
چادانی کے اندر کفن و حنوط ہے لاؤ مین گیا اور وہان وہ چادانی دیکھا کہ مین نے
کبھی نہین دیکھی تہی اوسمین سے کفن لایا اوس کفن مین آپنے تکفین کیا اور نماز
پڑہی پھر مجھسے فرمایا کہ تابوت لاؤ مین نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو بڑہی کو
لاؤن وہ تابوت بنا دیوے فرمایا کہ خزانہ مین جاؤ وہان تابوت پاؤ گے
اوسکو لاؤ مین خزانہ مین گیا وہ تابوت دیکھا کہ کبھی نہ دیکھا تھا اوسکو اوٹھا لایا
آپنے نعش حضرت امام کی تابوت مین رکھی اور آگے رکھکر پھر نماز شروع کی ہنوز
نماز تمام نہ کی تہی کہ تابوت اپنی جگہہ سے اوٹھا و چھت توڑ کر نظر سے غائب ہو گیا
مین نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامون ابہی اسیوقت پہونچیگا
اگر تابوت نہ پاویگا تو کیا کہیگا فرمایا خاموش رہو تابوت اسیوقت آتا ہی چنانچہ
بعد ایک ساعت کے پھر چھت پھٹی و تابوت نیچے آیا و حضرت امام محمد تقی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے نعش کو تابوت سے باہر کر کے فرش پر لٹا دیا وہ تابوت و کفن سب
میری نظر سے غائب ہو گیا و نعش مبارک اسطرح پر ہو گئی گویا ابتک لوگ اوسکو

غسل بھی نہین دیا پھر آپنے فرمایا کہ دروازہ کھول دو جب مین نے دروازہ کھولا مامون و غلامان اوسکے دروازہ پر موجود تھے اندر آئے و مکر سے روئے و تجہیز و تکفین اوس امام دین مین مشغول ہوے اول جس جگہہ قبر کھودی نیچے سے ایک پتھر بہت سخت و مستحکم نکلا ہر چند اوسکو توڑنا چاہا وہ نہ ٹوٹا پھر دوسری جگہہ قبر کھودنے مین مشغول ہوئے اور مین حسب وصیت حضرت کے قبر پر حاضر تھا چنانچہ وہ سب حال ہوا جو حضرت نے قبل موت کے ابو الصلت سے فرمایا تھا جب مامون نے یہ سب حال دیکھا کہا کہ علی رضا بن موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسا کہ اپنی حیات مین مجکو عجائبات دکھلاتے تھے بعد ممات کے بھی عجیب کرامت ظاہر کی ایک شخص نے مقربان مامون سے کہ محبان اہل بیت محمدی سے تھا کہا کہ یہ کرامت اشارہ ہے کہ مملکت عباسیان وہ اونکی کثرت مثل چھوٹی مچھلیونکے ہے جب وعدہ اجل آپہونچیگا ایک شخص ہم مین سے مثل بڑی مچھلی کے پیدا ہوکر سب چھوٹی مچھلیونکو کھا جائے گا یعنی سب عباسی اوسکے ہاتھہ سے کالعدم ہو جاینگے حالانکہ اوسکو بھی بقا نہین ہے جیسا کہ بڑی مچھلی بھی اس پانی سے ناپدید ہوئی بعد ازان نہ چھوٹی مچھلی ہی نہ بڑی نہ پانی صرف ملک خدا باقی ہے مامون نے کہا کہ تمنے سچ کہا و حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اوسی قبر مین دفن کیا شہادت آپکی و لادت طوس مین بمقام قریہ سناباد کہ اب مشہد مقدس کے نام سے مشہور ہے تاریخ اکیسوین رمضان المبارک سنہ ۲۰۳ ہجری روز جمعہ کو ہوئی ہے وہین مزار مبارک ہی عمر شریف پچاس برس پانچ مہینہ دس دن کی ہوئی ہے منجملہ اوسکے تیس برس دو مہینہ پچیس یوم

صحبت پدر میں رہے و بیس برس دو مہینہ پندرہ یوم کہ عمر شریف میں باقی
رہے تھے امامت و ولایت میں قیام کیا۔ فقط اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ذکر حضرت امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب میں لکھا ہے
کہ آپ خلف ارجمند و خلیفہ حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں
اور دوازدہ امام میں سے آپ امام نہم ہیں بعد وفات اپنے والد کے مسند امامت
پر بیٹھے کنیت آپکی ابوجعفر ثانی ہے و لقب تقی و جواد و اسم مبارک محمد ہے بن علی
بن موسیٰ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم و والدہ آپکی قبیلہ ماریہ قبطیہ سے ہیں نام انکا
خیزران و ریحانہ یا سکینہ ہے ولادت آپ کی مدینہ منورہ میں تاریخ پندرھویں
رمضان روز جمعہ کو ۱۹۵ھ ہجری میں ہوئی آپکے کمال علم و ادب و فضل سے
کہ رکھتے تھے فیض باطن سے خلق کثیر مستفید و مستفیض ہوئی جو کہ مامون رشید
خلیفہ بغداد کے پیشانی پر داغ بدنامی زہر خورانی آپکے والد ماجد حضرت امام علی
رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا لہٰذا اوسنے بخیال رفع داغ بدنامی کے اپنی دختر
ام الفضل آپکو دے اور بعد نکاح کے آپکے ساتھ مدینہ منورہ کو روانہ کیا جب
مامون نے وفات پائی آپنے فرمایا کہ بعد گذرنے عرصہ تیس مہینہ کے میری
بھی وفات ہوگی چنانچہ یہی ہوا کہ بعد وفات مامون رشید کے تیس مہینہ
گذرنے پر تاریخ چھٹویں ذی الحجہ روز سہ شنبہ کو ۲۲۰ھ ہجری زمان معتصم باللہ میں
صدمہ زہر ہلاہل سے کہ بہ ایمائے معتصم کے دیا گیا تھا آپنے رحلت فرمائی اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مدت عمر آپ کی پچیس برس دو مہینہ کچھ دن ہیں و

مدت امامت آپکی سترہ سال دو مہینہ کچھ دن ہی مزار مبارک آپکا بغداد شریف
مین پاس مزار آپکی جد حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ کے ہے نماز
آپکی ابو جعفر ہارون بن معتصم محمد بن ہارون رشید نے پڑہی۔ فقط

ذکر حضرت امام علی نقی رضی اللہ تعالی عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین مذکور ہے
کہ آپ خلف ارجمند حضرت سید امام محمد تقی رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین اور
بہ دوازدہ امام مین سے آپ امام دہم ہین بعد وفات اپنے والد کے آپ مسند
امامت پر بیٹھے ہین کنیت آپکی ابو الحسن ثالث ہی و لقب ہادی و عسکری و
نقی و زکی و ناصح و متوکل و فتاح و مرتضی و اسم مبارک علی ہے والدہ آپکی
ام الفضل بنت مامون رشید خلیفہ بغداد ہین ولادت آپ کی مدینہ منورہ مین
تاریخ تیرھوین رجب ۲۱۲ہجری کو ہوئی ہے متوکل علی اللہ جعفر بن معتصم
مدینہ سے آپکو بغداد مین لے گیا اور واسطے اقامت آپکے مقام سر من رائے
مقرر کیا آپنے وہان اکیس برس نو مہینہ اقامت کی اور زمان المعتز باللہ مین
کہ وہ پسر ابو عبد اللہ زبیر بن متوکل کا تہا وفات پائی (سر من رائے ایک شہر
ہے کہ اوسکو معتصم نے بروقت زیادہ ہونے لشکر و تنگ آنے بغداد کے آباد
کیا تہا اوسیکو سامرہ و سامرا بہی کہتے ہین) امام ہادی ابو الحسن علی بن جواد
رضی اللہ تعالے عنہما متعبد و فقیہ و امام تھے وفات آپکی تاریخ سلخ ماہ جمادی الآخر
روز دوشنبہ کو ۲۵۴ہجری مین مقام سر من رائے مین ہوئی ہے مزار شریف
آپکا بمقام سر من رائے اوس مکان مین ہے جو شاہراہ ابی احمد رشیدی مین

ہین واقع ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰ عمر آپ کی بارہ روز کم بیالیس
برس کی ہوئی مدت امامت آپکی تینتیس ۳۳ برس چھ مہینہ چوبیس روز ہے فقط

ذکر حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین مذکور ہے
کہ آپ خلف رشید حضرت سید امام علی نقی رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین اور دوازدہ
امام مین سے آپ گیارھوین امام ہین بعد وفات اپنے والد کے آپ مسند امامت
پر بیٹھے کنیت آپکی ابو محمد ہے ولقب زکی و خالص و سراج و عسکری و اسم مبارک
حسن ہے نام آپکی والدہ کا سوسن ہے ولادت آپ کی مدینہ مین تاریخ دسوین
ربیع الاول سنہ ۲۳۱ ہجری روز دوشنبہ کو ہوئی ہے کرامات آپکے مثل کرامات آبا
واجداد کے بہت ہین مدت امامت آپکی قریب چھ برس کی ہے آپ مقام
سر من رای مین تھے وہین پر ایماے حاکم بغداد کے معاندان اہل بیت محمدی
نے طعام مین آپکو زہر دیا اوسی کے صدمہ سے تاریخ آٹھوین ماہ ربیع الاول
روز جمعہ کو سنہ ۲۶۰ ہجری مین آپنے شربت شہادت نوش فرمایا مزار مبارک آپکا
مقام سر من راے مین آپکے والد کے پہلو مین ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰

ذکر حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالے عنہ

انوار العارفین و خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکھا ہے
کہ آپ خلف ارجمند حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین اور
دوازدہ امام مین سے آپ بارھوین امام ہین کنیت آپکی ابو القاسم ہے و
لقب مہدی و حجت اللہ و اسم مبارک محمد ہے نام آپکی والدہ کا نرجس ہے

ولادت آپ کی موضع سرمن رای مین تاریخ تیرھوین رمضان کو ۲۵۵ھ ہجری
مین ہوئی ہے روایت ہے کہ حکیمہ پھوپی حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ
تعالے عنہ کے حضرت موصوف کو بہت دوست رکہتی تہین واسطے پیدا ہونے
فرزند امام موصوف کی درگاہ خدا تعالی مین بہت دعا و تضرع کیا کرتی تہین
جب پیدا ہونا تولد حضرت امام مہدی کے حکیمہ موصوف پاس حضرت امام حسن عسکری
رضی اللہ تعالے عنہ کے آئین اور دعا دی حضرت امام موصوف نے کہا کہ اے
پھوپی آجکی رات تم میرے مکان مین رہو ایک کام درپیش ہے چنانچہ حکیمہ
اوس رات کو وہین رہین قریب صبح نرجس دردزہ مین مضطرب ہوئین حکیمہ اونکے
پاس آئین اور قل ہو اللہ احد و انا انزلناہ و آیۃ الکرسی پڑہکر اونپر دم کیا اوسی حال
مین سنا کہ جو حکیمہ نے پڑھا تھا بچہ بہی پیٹ مین پڑہتا ہے بعدہ مکان پر روشن
ہو گیا حکیمہ نے دیکھا کہ پسر ختنہ کیا ہوا و ناف بریدہ پیدا ہوا اور سجدہ کیا پہر حکیمہ
بموجب کہنے حضرت امام کے پسر کو حضرت کے پاس لے گئین حضرت امام
نے پسر کو گود مین بٹھا لیا داہنے کان مین اذان و بائین کان مین اقامت کہی اور زبان
مبارک اپنے پسر کے منہ مین ڈالی اور فرمایا اے فرزند میرے حکم خدا سے گویا ہو
فی الحال آپ گویا ہوے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا پہر بموجب فرمانے حضرت
امام حسن عسکری رضی اللہ تعالی عنہ کے حکیمہ نے آپکو آپ کی والدہ کے پاس
پہونچا دیا حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالے عنہ سے باوجود صغر سنی
کے بہت کرامات ظہور مین آئین ہین اور کل دوازدہ امام کا بہت بڑا درجہ و مرتبہ
ہے اللہ تعالے سب مسلمانون کو دوازدہ امام کی محبت عطا فرماوے

وفات حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۲۶۶ ہجری مین ہوئی ہے
ومذہب واعتقاد اہل سنت وجماعت کا اسی پر ہے کہ آپ نے اس سن
مین وفات پائی ہے اور آپ حضرت امام محمد مہدی امام آخرالزمان نہین ہین امام
آخرالزمان موسوم بہ اسم محمد بن عبداللہ ہونگے اور انکی والدہ کا اسم شریف آمنہ
ہوگا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہو وآپ یعنی امام آخرالزمان خاندان سادات
مین پیدا ہونگے اور بعد چہل سالگی قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے
نازل ہونے کے انکا ظہور ہوگا برخلاف مذہب روافض کے کہ وہ آپ ہی کو
یعنی حضرت امام محمد مہدی بن حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو امام
آخرالزمان سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ نے مثل حضرت خضر علیہ السلام
کے عمر جاوید پائی ہے اور آدمیون کے نظر سے غائب ہین اخیر زمانہ مین ظاہر
ہونگے ۲۶۶ ہجری کو جو سال وفات آپ کا ہے آپکے غائب ہونے کا
سن جانتے ہین سو یہ بات غلط ہے اسلئے کہ اول تو امام آخرالزمان کا نام
محمد بن عبداللہ ہے دوم یہ کہ حضرت مہدی آخرالزمان کے والدہ کا نام آمنہ
ہوگا اور مہدی متوفی کی والدہ کا نام نرجس تہا جیسا کہ کتب تواریخ معتبرہ سے
ثابت ہے سوم یہ کہ مہدی متوفی صاحبزادے حضرت حسن عسکری کے اولاد
امجاد امام حسین سبط اصغر رضی اللہ عنہ کے ہین اور مہدی موعود حضرت امام
حسن سبط اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونگے جیسا کہ ابوداؤد کی حدیث سے ثابت ہے
قال علی رضی ونظر الی ابنہ الحسن فقال ان ابنی سید کما سماہ النبی وسیخرج من صلبہ
رجل یسمی باسم نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق

کتاب مخبر الواصلین مین لکھا ہے کہ رحلت آپکی
تاریخ ساتوین محرم روز جمعہ کو ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ٥

حالات حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب تذکرۃ الاولیا مین حالات حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ کے اسطرحپر درج ہین کہ آپ مقدم طریقت تھے اور گروہ مخصوص کے بانواع لطائف مقتدا تھے و محبان وقت کے سردار اور عارفان عہد کے خلاصہ تھے بلکہ اگر عارف نہوتے تو معروف نہ ہوتے کرامات وریاضات آپکے بہت ہین اور فتوی و تقوی عظیم رکھتے تھے اور مقام انس و شوق مین غایت درجہ رہے ہین نقل ہے کہ ایک روز بضرورت طہارت آپ تیمم فرماتے تھے لوگون نے کہا کہ دجلہ موجود ہے آپ تیمم کیون کرتے ہین آپنے فرمایا ہوسکتا ہے کہ جب تک مین دجلہ پر پہونچون بے وضو مرجاؤن۔ والدین آپکے قوم ترسا سے تھے جب آپکو معلم کے پاس بھیجا اوستاد نے کہا کہ ثالث ثلاثہ آپنے فرمایا نہین بلکہ ہو اللہ الواحد ہرچند معلم کہتا تہا کہہ ثالث ثلاثہ آپ فرماتے تھے ایک ہی ہے ہرچند اوستاد مارتا تہا کچہ فائدہ نہوتا تہا ایک مرتبہ اوستاد نے بہت مارا تب آپ بھاگ گئے آپ کی والدین نے کہا کاشکے معروف پھرآتا تو جس دین مین وہ چاہتا ہم اوسکی موافقت کرتے تب آپ اونکے ارادہ پر مطلع ہوکر حضرت امام علی رضا ابن حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور اونکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے بعدہ اپنے باپ کے مکان پر تشریف لاکر دروازہ کھٹکھٹایا اونہون نے کہا کون ہے آپنے فرمایا معروف اونہون نے کہا

کس دین پر ہے آپ نے فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر یہ سنکر
آپکی والدین بہی مسلمان ہوگئے پہر آپ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے
پاس تشریف لے گئے اور بہت ریاضت کی اور صدق مین ایسا قدم مارا کہ
معروف ہوئے صاحب کشف المحجوب نے لکہا ہے کہ مناقب وفضائل حضرت
معروف کے بہت ہین وفنون علم مین آپ قوم کے مقتدی رہے ہین محمد بن منصور
طوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہین کہ مین بغداد مین حضرت معروف رحمۃ اللہ تعالی علیہ
کے پاس تہا اون مین ایک اثر دیکہا مین نے کہا کل مین آپکے پاس تہا یہ نشان
نہ تہا یہ کیا ہے اونہون نے کہا جس چیز سے تمکو چارہ نہین ہے اوسکو نہ پوچہو
وہ چیز دریافت کرو جو تمہارے کام آوے مین نے کہا تمکو قسم معبود برحق کی کہ
بیان کرو اونہون نے کہا مین کل نماز پڑہتا تہا چاہا کہ مکہ مین جاکر طواف کرون
زمزم کی طرف گیا کہ پانی پیون قدم میرا کانپا اور منہ میرا اوسمین لگیا یہ نشان اوسکا
ہے نقل ہے کہ ایک روز آپکو شوق غالب ہوا اوٹہے اور ایک ستون کو لپٹ کر
ایسا دبایا کہ قریب تہا وہ ستون پارہ پارہ ہو جاتا اور آپ نے فرمایا ہے کہ
جوانمردی تین چیزین ہے ایک وفا بے خلاف دوسرے تعریف بے بخشش
تیسرے عطاے بے سوال اور آپکے اقوال ہین کہ علامت اولیا یہ ہے کہ
فکر اوسکا خدا مین ہو و قرار اوسکا ساتہ خدا کے ہو وشغل اوسکا خدا کے راہ مین ہو
اور فرمایا ہے کہ جو چیز خدا نے بندہ کو دی ہو اوسکو کار خیر مین صرف کرے وسخن
شر آمیز نہ کہے اور سات لکہنا مردکا اوس چیز مین کہ کام نہ آوے علامت خذلان
کی ہے اور فرمایا حقیقت وفا کی ہوش مین آنا ہے خواب غفلت سے اور فارغ ہونا

اندیشہ کا فضول حماقت سے اور فرمایا جیسے طلب بہشت بے عمل کے گناہ ہے
اوسیطرح انتظار شفاعت کا بے نگاہ رکھنے سنت کے ایک قسم غرور سے ہے
اور امید رکھنا رحمت کی نافرمانی مین جہل و حماقت ہے اور فرمایا جو شخص عاشق
ریاست ہو اوسکو ہرگز فلاح نہین ہے اور فرمایا کہ مین نزدیکتر راہ جانتا ہون
طرف اللہ تعالے کے وہ یہ ہو کہ کسی سے کچھ طلب نکرے اور تیرے پاس کچھ
ہو کہ تجھسے کوئی طلب کرے اور فرمایا کہ زبان کو مدح سے نگاہ رکھ جیسا کہ ذم سے
لوگون نے پوچھا کہ کس چیز سے طاعت پاوین فرمایا حُب دنیا دل سے دور کرو
کہ اگر تھوڑی چیز دنیا سے تمہارے دلمین آوے تو جو سجدہ کہ تمنے کیا وہ اوس چیز
کو کیا اور نسبت محبت کے سوال کیا گیا فرمایا محبت تعلیم خلق سے نہین ہے بلکہ
محبت موہبت حق سے ہے اور اوسکے فضل سے اور فرمایا کہ اگر عارف کچھ نعمت
رکھے تو وہ خود ہمیشہ بہمہ وجوہ نعمت مین ہے ایک روز کسی نے آپسے وصیت چاہی
فرمایا خدا پر توکل کر تا خدا تیرے ساتھہ ہو اور بازگشت تیرا اوسکے طرف ہو کہ جملہ
خلایق نہ تجکو منفعت پہونچا سکتی ہے نہ مضرت دفع کرسکتی ہے اور فرمایا کہ جو التماس
کرنا ہو اوس سے کر جسکے پاس سب درمان ہے دوسرے شخص نے کہا مجکو
وصیت کیجے فرمایا پرہیز کر اوس حال سے کہ اللہ تعالے تجھے دیکھتا ہے اور
تو زمرۂ مساکین مین ہو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے فرمایا ہو کہ
حضرت معروف رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے مجھسے فرمایا کہ تجکو خدا تعالی سے جو حاجت
ہو اوسے قسم دی کہ یارب بحق معروف کرخی میری حاجت روا کر فوراً قبول ہوگی
لکھا ہو کہ شیعہ نے آپکو اکتیس ۳۱ روز حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالی عنہ کے دروازہ

پر مزاحمت کی تو آپکا پہلو ٹوٹا کہ آپ بیمار ہوئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالی
علیہ نے کہا مجکو وصیت کیجیئے آپ نے فرمایا جب مین مرون تو میرا پیراہن صدقہ کر
دینا مین چاہتا ہون کہ دنیا سے برہنہ جاؤن جیسا کہ بطن مادر سے برہنہ آیا
تہا پہر جب آپنے وفات پائی تب جملہ اہل ادیان یعنی جہود و ترسا و مومنین
نے آپکے نعش لینے کا دعوی کیا آپ کے خادم نے کہا وصیت شیخ کی یہ
ہے کہ جو قوم جنازہ میرا زمین سے اوٹہا لیوے مین اونہین مین سے ہون
چنانچہ جہود و ترسا جنازہ آپکا نہ اوٹہا سکے اہل اسلام نے اگر جنازہ اوٹہایا اور دفن
کیا حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ فرماتے ہین کہ مین نے شیخ معروف
کرخی علیہ الرحمہ کو خواب مین دیکہا نیچے عرش کے مانند ایک مدہوش کے حق
تعالے سے ندا پہونچی کہ اے فرشتگان یہ کون ہے فرشتون نے عرض کی کہ
بار خدایا تو دانا تر ہے فرمان آیا کہ یہ معروف ہے میری دوستی مین والہ ہوا ہے
بدون میرے دیدار کے ہوش مین نہ آویگا و بغیر میرے لقا کے آپے مین نہ آویگا
سفینۃ الاولیا مین لکہا ہے کہ کنیت آپ کی ابو محفوظ ہے و نام معروف و آپکے
والد کا نام فیروز تہا و بعضون نے کہا ہے معروف بن علی الکرخی آپ والدین
کے ساتہہ دین ترسا مین تہے امام علی بن موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہما کے
ہاتہہ پر اسلام لائے و مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا رکہتے تہے کتاب سلاسل الانوار
مین مذکور ہے کہ شیخ معروف کرخی مرید حضرت داؤد طائی کے تہے و دربان
و مولائے حضرت امام علی بن موسی کاظم علیہما السلام کے تہے اور استفادہ علوم
ظاہری و باطنی کا اونہین سے کیا لکہا ہے کہ آپکے مناقب و فضائل بہت ہین

ہاور فنون علم مین آپ مقتدائے قوم رہے ہین وفات آپکی تاریخ دوم ماہ محرم کو ۲۵۳ھ
مین واقع ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار شریف آپکا بغداد شریف مین ہے
وہان جو شخص جاکر دعا کرتا ہے مجیب الدعوات اسکو قبول فرماتا ہے فقط

حالات خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

تذکرۃ الاولیا مین حالات حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز
کے اسطرحپر درج ہین کہ آپ اہل تصوف کے امام تھے اور اصناف علم مین
کمال رکھتے تھے ودرد واندوہ کے دریا تھے حلم و ثبات کے پہاڑ تھے مروت
وشفقت کے خزانہ تھے ورموز واشارات مین اعجوبہ روزگار تھے پہلے جس
شخص نے سخن حقایق وتوحید کی بغداد مین کہے وہ آپ ہی تھے اور عراق
کے بہت مشایخ آپکے مرید تھے اور آپ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے مامون و پیر تھے
اور حضرت معروف کرخی قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے اور آپ نے حبیب راعی کو
دیکھا تھا رحمہم اللہ تعالے اولا آپ بغداد مین دُکان خردہ فروشی کی رکھتے تھے
اور دروازہ دکان پر پردہ لٹکا کر ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے ایک
شخص کوہ لکام سے آپ کی زیارت کو آیا اور پردہ دکان کا اوٹھا کر اوسنے
آپکو سلام کرکے کہا کہ فلان پیر نے کوہ لکام سے آپکو سلام کہا ہے آپنے
فرمایا وہ پہاڑ مین سکونت پذیر ہین مرد کو چاہیے کہ بازار مین ایسا مشغول رہے
کہ حق تعالے سے غائب نہو اور فرمایا ہے کہ قوی ترین قوت وہ ہی کہ اپنے نفس
پر غالب آوے نقل ہی کہ آپ خرید فروخت مین دس دینار مین آدھی دینار سے
زیادہ نفع کی طمع نہ رکھتے تھے ایک بار ساٹھ دینار کے بادام آپنے خرید کیے

بعدہ بادام گران ہوگئے دلال نے کہا آپ بادام فروخت کر ڈالئے آپ نے فرمایا کس قیمت پر دلال نے کہا نوے (۹۰) دینار پر آپ نے فرمایا میرا عہد ہے کہ دس دینار مین آدہی دینار سے زیادہ نفع نہ لون دلال نے کہا کہ مین آپکا مال نقصان سے نہ بیچون گا آپ نے فرمایا مین اپنے قصد مین نقض نکرونگا غرض کہ نہ دلال نے بیچا نہ آپنے زیادہ لینا روا رکہا لکہا ہے کہ آپ سقط فروشی کرتے تھے ایک روز بغداد کا بازار جلا آپنے فرمایا مین بہی فارغ ہوا بعدہ دیکہا تو آپکی دکان نہ جلی تہی یہ حال دیکہکر جو کچہ آپ رکہتے تھے سب فقیرون کو دیکر راہ تصوف کی اختیار کی لوگون نے آپ سے پوچہا کہ ابتدا حال آپکا کیونکر تہا فرمایا ایک روز حبیب راعی میرے دکان پر گذرے مین نے کچہ اونکو دیا کہ فقیرونکو دیجئے اونہون نے فرمایا خیرک اللہ جس روز سے اونہون نے یہ دعا دی میرے دل پر دنیا سرد ہو گئی پہر ایک روز معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ایک یتیم لڑکا اپنے ساتہ لئے ہوئے آئے اور فرمایا کہ اس یتیم کو کپڑے پہناؤ مین نے کپڑے پہنائے تب حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا تعالے دنیا کو تیرے دل پر دشمن کرے اور تجھے اس شغل سے راحت دے اونکے دعا کی برکت سے مین ایکبارگی دنیا سے فارغ ہو گیا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبادت مین حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کامل تر مین نے کسیکو نہین دیکہا کہ اٹھانوے (۹۸) برس پہلو زمین پر نہیں رکہا الا بیماری مرگ مین حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہر روز کئی بار اس خوف سے مین آئینہ دیکہتا ہون کہ شومی گناہ سے منہ میرا سیاہ نہ ہو گیا ہو اور فرمایا کہ خلق کے دل کا اندوہ سب اپنے دل پر

یعنی متفرق چیزین فروخت کرتے

چاہتا ہون تاکہ وہ اندوہ سے فارغ ہون حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک
روز مین حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ کے پاس گیا آپ روتے تھے مین نے سبب
گریہ کا پوچھا فرمایا ایک لڑکا آیا اور کہا کہ آج تمھارا کوزہ اوپر لٹکا دون تاکہ پانی سرد
ہو مین خواب مین ہوا اور ایک حور دیکھا مین نے کہا تو کسکے واسطے ہے اوسنے
کہا اوس شخص کے واسطے جو کوزہ اوپر نہ لٹکا دے کہ پانی سرد ہو اور کوزہ میرا زمین
پر دے مارا فقط یہ خواب بیان کر کے آپنے فرمایا کہ یہ دیکھ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ ٹھکڑے کوزہ کے مین نے دیکھی کہ پڑی تھی حضرت سری سقطی
علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ خلق وہ ہے کہ خلق کو رنجیدہ نکرے و فرماتے تھے کہ اے
جوانان کام جوانی مین کرو قبل اس سے کہ بڑھے اور ضعیف ہو اور گناہ مین رہو
جیسا کہ مین رہا ہون اور فرمایا کہ مین ایک شکر کہنے کی وجہ سے تیس برس سے
استغفار کرتا ہون لوگون نے کہا کیونکر فرمایا کہ ایک روز بغداد کے بازار مین آگ
لگی ایک شخص نے آکر مجھسے کہا کہ تمہاری دکان نہین جلی مین نے کہا الحمد للہ
پس اس شرم سے کہ اپنے تئین مین نے مسلمان بھائیون سے بہتر چاہا اور
اوپر سلامتی دنیا کے حمد کیا استغفار کرتا ہون اور فرمایا کہ اگر ایک حرف میرے
کسی ورد سے فوت ہوتا ہے ہرگز اوسکی قضا نہین ہے اور فرمایا کہ ہمسایگان توانگر
و عالمان امیر و قرایان بازار سے دور رہو اور فرمایا جو شخص چاہے کہ دین اوسکا
سلامت رہے و اوسکے دل و تن کو راحت پہونچے و غم اوسکا تھوڑا ہو تو خلق سے
عزلت اختیار کرے کہ اب زمانہ عزلت و تنہائی کا ہے اور فرمایا سب دنیا فضول ہے
مگر پانچ چیز روٹی کہ سد رمق ہو پانی کہ تشنگی لیجاوے کپڑا کہ ستر عورت چھپاوے مکان

کہ وہان رہسکے علم کہ اوس سے کام کرے اور فرمایا جو معصیت کہ شہوت کے
سبب سے ہو اوسکے آمرزش کی امید رکہنا چاہئے وہ جو معصیت کہ کبر کے سبب سے
ہو اوسکے آمرزش کی امید نرکہنا چاہئے کیونکہ معصیت ابلیس لعین کی کبر سے
تھی اور ذلت آدم کی شہوت سے ہے اور فرمایا اگر کوئی شخص باغ مین جاوے
اور اوسمین درخت بہت ہون اور ہر درخت پر ایک چڑیا بیٹہی ہوئی زبان فصیح
سے کہے السلام علیک یا ولی اللہ پس اگر وہ شخص نہ ڈرے کہ یہ مکر و استدراج ہے
تو اوس شخص سے ڈرنا چاہئے اور فرمایا کہ جو قدر نعمت نہ پہچانے اوسکو زوال اُس
جگہہ سے آوے کہ وہ نہ جانے اور فرمایا کہ دل تین قسم کے ہین ایک دل مثل پہاڑ
کے ہے کہ اوسکو کوئی شخص جگہہ سے ہلا نہین سکتا اور ایک دل مثل درخت کے
ہے کہ جڑ اوسکی ثابت ہے مگر کبھی کبھی ہوا اوسکو حرکت دیدیتی ہے اور ایک دل مثل
پر کے ہے کہ ہوا کے ساتھہ ہر طرف جاتا ہے اور ہر طرف پھرتا ہے
اور فرمایا حیا و اُنس دل کے دروازے پر آتی ہین اگر دلمین زہد و ورع پاتی ہین
اندر آتی ہین وگرنہ پھر جاتی ہین اور فرمایا کہ جس دلمین کچہ زور یعنے مکر ہو اوس دلمین
پانچ چیز قرار نہین پکڑتین خوف از خدا و رجا بخدا و دوستی خدا و حیا از خدا و اُنس
بخدا اور فرمایا کہ شوق برتر مقام عارفون کا ہے اور فرمایا عارف وہ ہے کہ کہانا اوسکا
مثل کہانے بیمارون کے اور سونا اوسکا مثل سونے مارگزیدہ کے اور عیش اُسکا
مثل عیش غرق شدگان کے ہو اور فرمایا بعض کتب مین ہے کہ حق تعالے نے
فرمایا اے میرے بندہ جو ذکر میرا تیرے اوپر غالب ہو تو مین تیرا عاشق ہو جاؤن
(اس جگہہ عشق بمعنی محبت کے ہے) اور فرمایا تصوف نام ہے تین معنی کا ایک یہ

کہ اوسکی معرفت اوسکے نور ورع کو کم نکرے دوسرے علم باطن سے کچھ نہ کہے
کہ ظاہر کتاب کا نقض ہو یعنے خلاف کتاب کے ہو تیسرے اوسکی کرامات
اسطرح پر نکرے کہ آدمی کو حرام سے باز رکھے اور فرمایا علامت زہد آرام لینا نفس
کا ہے قناعت سے اور اوس مقدار سے کہ طلب کرنے سے جس سے بھوک
زایل ہو اور اوس چیز سے راضی رہنا ہے جس سے عورت پوشی ہو اور نفرت
کرنا نفس کا فضول سے اور باہر کرنا خیالات خلق کا دل سے ہے اور فرمایا سرمایہ
عبادت زہد ہے دنیا میں و سرمایہ فتوت رغبت ہے دنیا سے اور فرمایا حسن خلق وہ
ہے کہ خلق کو رنجیدہ نکرو خلق کا رنج بے کینہ و مکافات کے خود کھینچو اور کسی سے
قطع کرنیوالا مت ہو گمان وشک میں اور ہاتھ اوسکے صحبت سے بے عتاب
مت کھینچو اور فرمایا گناہ ترک کرنے کی تین وجہ ہے ایک خوف دوزخ دوسرے
رغبت بہشت تیسرے شرم خدا اور فرمایا جب تک خواہش پر وہ نہ اختیار
کرے تب تک بندہ کامل نہیں ہوتا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے ارشاد کیا کہ میں بغداد میں مرنا
نہیں چاہتا ڈرتا ہوں کہ مجکو زمین قبول نکرے اور رسوا ہوں وہ آدمی جو میرے
طرف گمان نیک لے گئے ہیں انکو برا معلوم ہو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ جب شیخ بیمار ہوے میں اونکی عیادت کو گیا اور پنکہا اوٹھا کر
اون کو جہلنے لگا اونہوں نے فرمایا اے جنید رکھ دے ہوا سے آگ اور زیادہ
تیز ہوتی ہے [illegible] عرض کی کیسے ہو فرمایا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ
حضرت جنید [illegible] فرمایا صحبت حق سے

صحبت خلق کی طرف مست مشغول ہو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر یہ بات آپ پہلے سے فرماتے تو میں آپ سے بھی صحبت نہ رکھتا پس حضرت شیخ نے اسی حال میں وفات کی اور ساتھ رحمت ایزدی کے ملے رحمۃ اللہ علیہ سفینۃ الاولیا میں لکھا ہے کہ کنیت آپ کی ابو الحسن و نام آپکا سری ہے آپ مقتدائے زمان و شیخ وقت تھے وفات آپکی بروز منگل تاریخ تیسری ماہ مبارک رمضان کو بوقت صبح ۲۵۳ سنہ ہجری میں واقع ہوئی ہے و مزار مبارک آپکا بغداد شریف میں بمقام شونیز واقع ہے - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

حالات حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب تذکرۃ الاولیا و دیگر کتب میں حالات حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کے اسطرح پر درج ہیں کہ آپ شیخ الشیوخ عالم و امام جہان تھے سب لوگ آپ کی امامت پر متفق تھے و آپ فنون و علوم میں کامل تھے اور اصول و فروع میں مفتی و معاملات و ریاضات میں بہرہ وافی اور کلمات لطیف و اشارات عالیہ میں سب پر سبقت رکھتے تھے اول سے آخر تک آپکے کام پسندیدہ و محمود تھے اور آپ سب فرقہ میں مقبول تھے اور سخن آپکا طریقت میں حجت و سب زبانوں میں ستودہ ہے اور ظاہر و باطن میں کسی شخص نے آپ کو انگشت نما نہیں کیا نہ برخلاف سنت کے کسی نے آپ پر اعتراض کیا مگر وہ شخص کہ اندھا تھا اور آپ اہل تصوف کے مقتدا تھے اور آپ ملقب بہ سید الطایفہ و لسان القوم و اعتماد المشایخ و طاؤس العلما و سلطان المحققین ہیں آپ شریعت و حقیقت و طریقت میں منتہی رہے ہیں اور عشق و زہد میں بے نظیر و طریقت میں مجتہد

تھے واکثر مشایخ آپ کا مذہب رکھتے تھے اور طریق آپکا طریق صحو ہی بخلاف
طیفور یون کے کہ اصحاب بایزید رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے ہین اور معروف ترین
طریقہ طریقت مین و مشہور ترین مذہب مذاہب مین طریقہ و مذہب آپکا ہے
اور اپنے وقت مین آپ مرجع جملہ مشایخ تھے اور آپکی تصانیف بہت ہین در
اشارات و حقایق و معانی مین ہین اور پہلے جس شخص نے علم اشارات کو منتشر کیا
ہے وہ آپ ہی تھے اور ایسے زمانہ مین بارہا دشمنون و حاسدون نے ساتھ
کفر و زندقہ کے آپ پر گواہی دی تھی اور آپنے صحبت محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کی پائی تھی اور آپ خواہرزادہ و مرید و خلیفہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ کے تھے
ایک روز حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کسی مرید کا درجہ پیر سے بلند تر ہوتا ہے فرمایا
ہان و دلیل اسکی ظاہر ہے کہ جنید کا درجہ میرے درجہ سے بالا ہے حضرت جنید قدس سرہ سراپا درد و شوق و
عشق تھے اور شیوۂ معرفت و کشف توحید مین شان رفیع رکھتے تھے و مجاہدہ
و مشاہدہ و فقر مین آیۃ من آیات اللہ تھے ابتدائی حال آپکا یہ تھا کہ لڑکپن سے
درد آگین و باادب و با فراست تھے و فکر و تیز فہمی آپ کی بجد تھی ایک روز آپ مکتب خانہ
سے آئے باپ کو روتے دیکھکر سبب گریہ کا پوچھا باپ نے فرمایا آج کچھ مال
زکوٰۃ سے تمھارے ماموں کو بھیجا اونھون نے قبول نہ کیا روتا ہون کہ مین نے
عمر اپنی اس پانچ درم مین بسر کی اور یہ خود دوستان خدا سے دوستی نہین چاہتا
آپنے فرمایا مجکو دیوین دے آؤن مال لیکر آپ گئے اور ماموں کا دروازہ کھٹکھٹایا حضرت
سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کون آپنے جواب دیا جنید ہے دروازہ کھولئے و اس فریضہ
زکوٰۃ کو لیجیے حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ مین نہ لونگا آپنے فرمایا بحق اس

خدا کے جسنے آپکے ساتھہ فضل کیا اور میرے باپ کے ساتھہ عدل کیا آپ اسکو لیجئے
حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے جنید خدا نے میرے ساتھہ کیا فضل کیا
اور تیرے باپ کے ساتھہ کیا عدل کیا آپنے جواب دیا کہ آپکے ساتھہ یہ فضل کیا کہ آپکو
درویشی دی اور میرے باپ کے ساتھہ یہ عدل کیا کہ اونکو دنیا مین مشغول کیا آپکو
چاہیئے کہ قبول کیجئے چاہیئے رد کیجئے فریضہ زکوٰۃ مستحق کو پہونچانا چاہیئے حضرت سری
رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات خوش آئی فرمایا زکوٰۃ قبول کرنے سے پہلے مین نے تجکو قبول
کیا دروازہ کہولکا اوس زکوٰۃ کو لیا اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دل مین جگہہ
دی حضرت جنید قدس سرہ ہفت سالہ تھے کہ آپکو حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ اپنے
ساتھہ حج کے واسطے لے گئے مسجد حرام مین چارسو بزرگ کے درمیان مسئلہ شکر کا
بیان ہو رہا تہا چارسو قول کہے گئے تھے حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے
جنید تم بھی کہو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ ایک ساعت سر ڈالے رہے پہر فرمایا شکر
وہ ہے کہ جو نعمت تجکو خدا نے دی ہو اوس نعمت کے ذریعہ سے خدا کا گنہگار نہ ہو
اور اسکی نعمت کو سرمایہ معصیت کا نہ کرے یہ سنکر جملہ چارسو بزرگ نے فرمایا اَحْسَنْتَ یَا
قُرَّۃَ عَیْنِ الصِّدِّیْقِیْنَ اور سبہون نے اتفاق کیا کہ اس سے بہتر نہین کہا جا سکتا پہر حضرت
سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے پسر یہ تو کہان سے لایا آپنے فرمایا کہ آپ کی صحبت
سے پہر بغداد مین واپس آکر آبگینہ فروشی اختیار کی ہر روز دکان مین تشریف لیجاتے
اور پردہ چہوڑکر چارسو رکعت نفل ادا کرتے ایک مدت اسیطرح گذری پہر دکان
چہوڑ دی اور دہلیز مکان حضرت خواجہ سری رحمۃ اللہ علیہ مین ایک مکان تہا وہان
بیٹھے اور پاسبانی اپنے دل کی کرنے لگے اور سجادہ مراقبہ کا بچہایا حتیٰ کہ کسی چیز نے

بدون حق کے آپکے دل پر گذر نہ کیا چالیس برس آپ اسیطرح بیٹھے رہے
یعنی کہ تیس برس نماز عشا کی ادا کرتے اور کھڑے ہو کر وقت صبح تک اَللهُ اَللهُ کہتے
اور اوسی وضو سے نماز صبح کی ادا کرتے بعد چالیس برس کے آپکو گمان ہوا کہ مین
اپنے مقصود کو پہونچا اوسی حال مین ہاتف نے آواز دی کہ اے جنید وہ وقت آیا
کہ گوشہ زنار تیرا تجکو دکھلا دون یہ سنکر آپنے کہا خداوندا جنید کا کیا گناہ ہے ندا
آئی کہ قبل اس سے کہ تو ہستی مین ہو گناہ پوچھتا ہے آپنے ایک آہ کھینچی و سر نیچے
کر کے کہا مَنْ لَمْ يَكُنْ لِلْوِصَالِ اَهْلًا فَكُلُّ اِحْسَانِهٖ ذُنُوْبٌ پھر اُس مکان مین بیٹھے اور تمام رات
اَللهُ اَللهُ کہتے رہے مخالفون نے آپکے کام مین زبان درازی کی و قصہ آپکا
خلیفہ سے کہا خلیفہ نے کہا بلا کسی حجت کے اونکو منع نہین کر سکتے کہا گیا کہ
اونکے سخن سے خلق فتنہ مین پڑتی ہے تب خلیفہ نے اپنی لونڈی سے کہ اوسکو
تین ہزار دینار پر خریدا کی تھی اور حسن و جمال مین کوئی اوسکا مثل نہ تھا و زیبائی
و ملاحت مین اپنے عہد مین بے نظیر تھی اور خلیفہ اوسکا عاشق تھا فرمایا کہ زر و زیور
سے آراستہ ہو و جواہر نفیس منہ پر باندہ و فلان موضع مین جنید کے پاس جا و نقاب
منہ سے اوٹھا کر اپنے کو اونپر عرض کر اور کہہ کہ مین مال بہت رکھتی ہون و میرا دل عالم
کے کام سے گرفتہ ہے مین اسواسطے آئی ہون کہ آپ مجکو چاہین اور مین آپکی صحبت
مین طاعت کرون کہ میرا دل سوا آپکے اہل دنیا کیطرف قرار نہین لیتا پھر خلیفہ نے
ایک خادم کو اوس کنیزک کے ساتھ کر کے روانہ کیا اور مکرر تاکید کی کہ جہانتک
تجھ سے ہو سکے چاپلوسی کرنا آخر کار کنیزک نے آپکے روبرو آکر چہرہ سے نقاب
اوٹھائی آپنے جو اوسکو دیکھا فوراً سر نیچے کر لیا کنیزک نے جو کچھ اوسکو سکھلا دیا تھا

سب کہا اور گریہ وزاری حد سے زیادہ کی آپ خاموش تھے ناگاہ سر اوٹھایا اور
آہ آہ کہکر کنیزک پر پھونک دیا فوراً کنیزک گر پڑی اور مرگئی خادم لوٹ گیا اور یہ حال
خلیفہ سے کہا خلیفہ بہت پریشان اور پشیمان ہوا اور کہا جو شخص ایسے لوگون کے ساتھ
وہ کام کرے جو نہ کرنا چاہیئے وہ شخص وہ دیکھے جو نہ دیکھنا چاہیئے اور اوٹھکر آپکے
روبرو آیا اور کہا ایسے آدمی کو اپنے روبرو نہ بلانا چاہیئے اور آپ سے کہا اے
شیخ آپکا دل دیا ہی تو بھی آپنے ایسی حسینہ و جمیلہ کو جلا دیا آپنے فرمایا کہ اے
امیر المؤمنین تمکو مومنون پر ایسے ہی شفقت ہو کہ میری چالیس سال کی ریاضات
و بیخوابی تمنے برباد کرنی چاہی تھی مین کسکے درمیان مین ہون تو نکردہ بھی
نکرے بعدہ آپکے کام نے بلندی لی اور آوازہ آپکا عالم مین منتشر ہوا اور جس چیز
مین لوگ آپکا امتحان کرتے تھے آپ بہرہ مند ہوتے تھے اور آپنے فرمایا ہی کہ مین نے
آدمیون سے بات نہین کی جبتک کہ تیس ابدالون نے مجھ سے اشارہ نہین کیا
کہ شاید تو خلق کو خدا کیطرف بلاوے اور فرمایا مین نے یہ تصرف قیل و قال سے نہین
لیا نہ لڑائی و کارزار سے جنگل مین لایا لیکن گرسنگی و بیخوابی و ہاتھ کھینچنے
دنیا سے و ترک کرنے اوس چیز سے جسکو مین دوست رکھتا تھا حالانکہ میرے
آنکھون مین وہ اچھی معلوم ہوتی تھی اور فرمایا یہ راہ اوس شخص کو چاہیئے جو کتاب
خدا کی داہنے ہاتھ مین لے اور سنت مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کی بائین ہاتھ
مین اور ان دونون شمع کی روشنی مین جاتا ہو تاکہ نہ غار شبہہ مین پڑے نہ تاریکی بدعت
مین اور فرمایا کہ مین نے ایک زمانہ ایسا چھوڑا کہ اہل زمین و آسمان مجھپر روتے تھے
پھر مین ایسا ہوا کہ مین اونکی غیبت مین روتا تھا اب ایسا ہوا ہون کہ نہ اونسے

خبر رکھتا ہون نہ اپنے سے اور فرمایا کہ مین دس برس دروازہ دل پر بیٹھ کر نگاہبانی
دل کی کرتا رہا دس برس تک میرے دل نے مجھکو نگاہ رکھا اب بیس برس
ہوے کہ نہ مین دل سے خبر رکھتا ہون نہ دل مجھسے اور فرمایا تیس سال ہین
کہ خدا تعالی نے جنید کی زبان مین جنید سے باتین کین اور جنید درمیان نہین
اور خلق کو خبر نہین اور فرمایا بیس برس ہین کہ حواشی اس علم مین مین نے سخن کیا لیکن
جو کچھ غوامض اوسکے تھے وہ نہین کہے کہ زبان کو کہنے سے منع کیا ہے اور دلکو
اوسکے ادراک سے محروم کیا ہے اور فرمایا خوف مجھکو منقبض کرتا ہے اور رجا منبسط
جسوقت خوف سے منقبض ہوتا ہون اوس جگہہ میری فنا ہوتی ہے اور جسوقت
منبسط ہوتا ہون اوسوقت رجا کے ساتھہ مجھکو پھیر دیتے ہین اور فرمایا اگر کلہہ خدا تعالی
مجھسے کہے کہ مجھکو دیکھہ تو کہون مین نہین دیکھتا کہ آنکھہ غیر کی دوستی مین بھی و بیگانہ ہے
غیرت مجھکو دیدار سے باز رکھتی ہے کیونکہ دنیا مین بے واسطہ آنکھہ کے مین اوسے یونہین
دیکھتا تھا اور فرمایا جب مین نے جانا اِنَّ الْکَلَامَ لَفِی الْفُؤَادِ تیس سالہ
نماز کو قضا کیا اسطرح پر کہ اگر نماز مین مجھکو اندیشہ دنیا دی آتا تو اوس نماز کو قضا کرتا اور اگر اندیشہ
بہشت و آخرت کا آتا تو مین سجدہ سہو کا کرتا اور فرمایا بیس برس تکبیر اول مجھسے فوت نہین
ہوئی ایک روز آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا اگر مین جانتا کہ کوئی نماز بیرون فریضہ
دو رکعت تمھارے ساتھہ بیٹھنے سے فاضلتر ہے تو ہرگز مین تمھارے ساتھہ نہ بیٹھتا لکھا
ہے کہ حضرت جنید قدس سرہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور جو آپ کے یار آجاتے تھے تو
روزہ کھول ڈالتے تھے اور فرماتے تھے کہ [illegible] مساعدت [illegible]
[illegible] اور آپ جامہ [illegible] گیا [illegible]

اگر آپ اصحاب کے خاطر سے مرقع پہنین فرمایا اگر مین جانتا کہ مرقع سے کام
برآتا ہی تو مین آہن و آتش سے اپنا لباس کرتا اور پہنتا ہر ساعت باطن مین ندا
آتی ہے لَیْسَ الْاِعْتِبَارُ بِالْخِرْقَةِ اِنَّمَا الْاِعْتِبَارُ بِالْحُرْقَةِ جب شہرت آپ کی زیادہ
ہوئی اور حال آپکا ایسا دیکھا تو حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمکو وعظ کہنا
چاہیے آپ متردد ہوے و رغبت نہین کرتے تھے ایک رات حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ سخن کہہ صبح کو اوٹھے کہ حال
حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ سے کہین حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ دروازہ پر
کھڑے فرماتے ہین کہ دروازہ اسواسطے پر رہا کہ سخن کہنے کو اور لوگ تم سے کہین
اب تمکو کہنا چاہیے کہ تمہارے سخن کو سبب نجات عالمیان کا کیا ہی مریدون کے
عرض کرنے سے و مشایخ بغداد کے شفاعت سے تمنے نہ کہا و مین نے
کہا کہ کہو تم نے نہ کہا اب کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمکو کہنا چاہیے
پس آپنے قبول کیا و استغفار کی اور حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی
کہ آپنے کیونکر جانا کہ مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضرت سری
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مین نے خدا کو خواب مین دیکھا کہ فرماتا ہے مین نے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے تا کہ جنید سے منبر پر سخن کہنے کو کہین حضرت
جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مین کہون بشرطیکہ چالیس تن سے زیادہ نہون
پھر آپنے ایک روز مجلس مین کہ چالیس آدمی تھے وعظ فرمایا اٹھارہ آدمی مر گئے
و بائیس آدمی بیہوش ہوگئے اونکو آدمی گردن پر رکھکر لے گئے و ایک روز مسجد جامع
مین آپ وعظ کہتے تھے ایک غلام ترسا مسلمانون کے لباس مین آیا اور کہا ایہا الشیخ

قول ہے پیغمبر کا ہے اِتَّقُوْا فِرَاسَتَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ یعنی ڈرو تم فراست سے مومن سے کہ وہ ساتھ نور خدا کے دیکھتا ہے آپنے فرمایا قول وہ ہے کہ تو مسلمان ہو جا اور زنار کو توڑ ڈال کہ وقت مسلمانی ہے پس فوراً غلام مسلمان ہو گیا خلق نے غلو کیا پھر آپنے زیادہ وعظ نکہا اور مکان مین تشریف لائے ہر چند لوگون نے درخواست کی کچھہ سود مند نہوا آپنے فرمایا مجکو خوش نہین آتا مین اپنے شیخن ہلاک نہین کرسکتا بعد دو برس کے بپاس استدعاء خلق آپ منبر پر گئے اور وعظ شروع کیا عرض کیا گیا کیا حال تھا فرمایا مین نے ایک حدیث مین دیکہا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ مین پیشواے خلق وہ ہوگا جو بدترین اونمین سے ہو وا ون لوگون کو سخن اوسکا کہے پس مین اپنے کو بدترین خلق جانتا ہون واسطے راستی سخن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مین کہتا ہون تاکہ سخن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مجہہ سے خلاف نہو ایک بزرگ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ بیٹھے ہین و حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہین ایک شخص استفتا لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کو دو وہ جواب لکہے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف رکہتے ہین تو جنید کو کیون دین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ اور نبیونکو اپنی سب امت کے ساتھ ناز تہا مجکو جنید کے ساتھہ ناز ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ جب سخن توحید فرماتے ہر بار نئی عبارت مین شروع کرتے کہ کسیکی فہم و سمین نہ پہونچتی ایک روز حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد مین آکر کہا اللہ آپنے فرمایا اے شبلی اگر خدا غائب ہے تو ذکر غائب کا غیبت ہے و غیبت حرام ہے واگر حاضر ہے تو مشاہدہ حاضر مین اوسکا نام لینا

بزرگ حرمت ہوا ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ دل کسوقت خوش ہوتا ہے
آپنے فرمایا جسوقت کہ وہ اوسمین ہو ایک وقت آپ کی مسجد مین ایک شخص آیا اور
سوال کیا آپکے دلمین آیا کہ یہ شخص تندرست ہو کسب کر سکتا ہے پھر کسواسطے سوال کرتا ہے اور ذ
لت اپنے اوپر کسواسطے رکھتا ہے اوسی رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک طبق بند آپکے آگے رکھکر کہا کہ کھاؤ جب آپنے
سرپوش اوٹھایا اوس طبق مین اوسی فقیر کو مردہ رکھا ہوا دیکھا کہا کہ مین آدمی نہین
کھاتا کہا گیا کہ پھر کسواسطے تو نے اوسکو مسجد مین کھایا تھا آپ فرماتے ہین کہ اوسکے
ہیبت سے مین بیدار ہوگیا اور جانا کہ مین نے دلمین اوسکی غیبت کی ہے اوٹھا اور
طہارت کرکے دو رکعت نماز پڑھا اور اوس درویش کی تلاش مین باہر آیا کنارہ دجلہ
کے اوسکو بیٹھا ہوا دیکھا کہ اوس سے ریزہ ہاے ساگ کے جسمین لوگون نے دھو ڈالا
تھا لیکر کھاتا ہے سر اوٹھا کر مجکو دیکھا اور کہا کہ اے جنید جو کچھ کہ تو نے میرے
حق مین اندیشہ کیا تھا اوس سے توبہ کیا مین نے کہا کہ ہان اوسنے کہا کہ اب جا
وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ اور آیندہ اپنے دلکو نگاہ رکھ۔ ایک روز
بغداد مین آپنے ایک چور لٹکا ہوا دیکھکر اوسکے پاس تشریف لے گئے اور اوسکے پیر
کا بوسہ دیا عرض کیا گیا یہ کیا حالت ہے فرمایا ہزار رحمت اوسپر ہو کہ اپنے کام مین سچا
ہے اور اوس کام مین کہ شروع کیا اوس جگہہ تک پہونچا دیا کہ اوسکے خواہش مین
روز کیا کسی شخص نے آپکے روبرو شکایت کی کہ مین بھوکا و ننگا ہون آپنے
فرمایا جا نڈر رہ گرسنگی و برہنگی وہ اوس شخص کو نہین دیتا جو اوسپر تشنیع کرے
اور جہان کو شکایت سے بھر دے وہ صدیقون کو اور اپنے دوستون کو دیتا ہے تو شکایت
مت کر۔ ایک رات آپکے مکان مین ایک چور آیا سواے ایک پیرہن کے اور کچھ

نہ پایا دوسرے روز آپ بازار جاتے تھے پیراہن کو دلال کے ہاتھ مین دیکھا اور
خریدار کہتا تھا کہ پہچان لاؤ تا گواہی دے کہ یہ پیراہن تیرا ہے تو مین خرید کرون
آپنے فرمایا مین پہچانتا ہون اوس مردنے خرید کر لیا۔ ایک مرتبہ ایک مرید سے
بے ادبی وقوع مین آئی شرم سے باہر چلا گیا و مسجد شونیزیہ مین بیٹھا آپکا گذر اوس
طرف ہوا اوسکو دیکھا وہ مرید آپکے ہیبت سے گر پڑا سر اوسکا ٹوٹ گیا جو قطرہ
خون کا زمین پر ٹپکتا تھا اللہ لکھہ جاتا تھا آپنے فرمایا تو جلوہ گری کرتا ہو کہ مین ایک
مقام مین پہونچا ہون سمجھ لے کہ سب لڑکے ذکر مین تیرے برابر ہین مرد کو چاہیئے
کہ مذکور مین پہونچے یہ بات مرید پر بہت سخت گذری فوراً مر گیا اوسکو دفن کیا۔
بصرہ مین آپکا ایک مرید گوشہ گزین تھا ایک روز اوسکے دلمین اندیشہ ایک گناہ کا
گذرا جو آئینہ دیکھا منہہ اپنا سیاہ پایا متحیر ہوا ہر چند حیلہ کرتا تھا اوس سے کچھ فائدہ نہ ہوتا
تھا شرم سے منہ اپنا کسیکو نہ دکھلاتا تھا بعد تین روز کے وہ سیاہ منہ تھوڑا تھوڑا
سفید ہو چلا یہانتک کہ سب منہ صاف ہو گیا ناگاہ ایک شخص نے اسکا دروازہ
کھٹکھٹایا اسنے کہا کون ہے اوسنے جواب دیا کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا نامہ لایا
ہون اسنے نامہ لیکر پڑھا اوسمین لکھا تھا کہ حضرت عزت مین بمقام عبودیت تو
ادب سے کیون نہین رہتا کہ آج تین شبانہ روز ہوئے کہ مجھکو گازری کرنی پڑتی
ہے تاکہ سیاہی تیرے منہ کی سفیدی سے بدل جاوے۔ ایک مرتبہ آپ بیمار
ہوئے کہا اللہم اشفنی ہاتف نے آواز دی کہ اے جنید درمیان بندہ
و خدا کے تو کیا کام رکھتا ہے درمیان میرے مت آ جو کام تجھے فرمایا ہو اوسمین
مشغول ہو اور جس چیز مین تجھکو مبتلا کیا ہے صبر کر تجھکو اختیار مین کیا کام۔ ایک مرتبہ

آپکا پیر درد کرتا تھا آپنے سورہ فاتحہ پڑھکر دم کی ہاتف نے آواز دی تو شرم
نہین رکھتا کہ میرے کلام کو اپنے نفس کے حق مین صرف کرتا ہے۔ آپنے
فرمایا ہے کہ ایک روز دل میرا گم ہوگیا مین نے کہا الٰہی دل میرا پھیر دے ایک
ندا سنی کہ اے جنید تیرے دلکو مین اسواسطے لے گیا ہون کہ تو میرے ساتھ
رہ تو پھیرنا چاہتا ہے تاکہ میرے غیر کے ساتھ التفات کرے۔ ایک مرتبہ
آپ کی آنکھہ درد کرتی تھی طبیب نے کہا آنکھہ کو پانی سے بچایئے آپنے فرمایا وضو
کیونکر کرون طبیب قوم کا ترسا تھا کہا اگر آپکو آنکھہ بچانا ہے تو اوسکو پانی
سے بچایئے جب طبیب چلا گیا آپنے وضو کرکے نماز ادا کی اور سر رکھکر سو گئے
جب بیدار ہوئے تو آنکھہ تندرست تھی آواز سنی کہ اے جنید میری طلب
رضا مین تو نے آنکھہ ترک کی اگر اوسی قصد سے جملہ اہل دوزخ کو مجھسے چاہتا تو
مین قبول کرتا جب طبیب آیا اور آنکھہ تندرست پائی تو سبب دریافت کیا
آپ نے سب حال بیان فرمایا طبیب ترسا مسلمان ہوگیا اور کہا یہ علاج خالق
کا ہے نہ مخلوق کا درد چشم مجھے تھا نہ آپکو طبیب آپ تھے نہ مین۔
شیخ ابو جعفر حدادی نے کہا ہے کہ اگر عقل مرد ہوتی تو بصورت جنید کے ہوتی
ایک روز آپ زار زار روتے تھے سوال کیا گیا کہ سبب گریہ کا کیا ہے فرمایا
اگر بلا اژدہا ہو تو اول وہ شخص مین ہی ہون کہ اپنے تئین لقمہ اوسکے
منہ کا کرون و باینہمہ طلب بلا مین مین نے ایک عمر گذرانی وہ ہنوز مجھسے کہتے
ہین کہ تیری اسقدر بندگی نہین ہے کہ میرے بلا مین سمائے۔ لکھا ہے کہ ناصرامی
ایک سید تھے اونہون نے قصد حج کا کیا جب بغداد مین پہونچے واسطے

زیارت حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے گئے آپ نے فرمایا سید کہاں سے آنا ہوا جواب
دیا کہ گیلان سے آپنے استفسار فرمایا کسکے فرزندان سے ہو کہا فرزندان حضرت
امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ نے فرمایا تیرا باپ دو تلوار مارتا تھا
ایک کافرون پر دایک نفس پر اے سید تو کہ اونکے فرزندون سے ہو کون تلوار
مارتا ہے سید نے جو یہ سنا اپنے کو نگاہ نرکہ سکے گر پڑے اور زمین پر لوٹ گئے
روتے تھے اور کہتے تھے اے شیخ میرا حج یہین تھا خدا کے واسطے مجکو راہ دکھلاؤ
آپ نے فرمایا یہ سینہ تیرا حرم خاص خدا کا ہے جہان تک تجھسے ہوسکے کسی نامحرم
کو اوسکے حرم خاص مین راہ نہ دے سید نے کہا تمام ہوا تمام ہوا۔ لکھا ہے کہ حضرت
جنید قدس سرہ کے کلام پر ترہین چنانچہ فرمایا ہے کہ خداے تعالے بندون سے دو
علم چاہتا ہے ایک علم عبودیت دوسرے علم ربوبیت جو کچھ کہ سواے ان دو قسم
کے ہو وہ حظ نفس ہے۔ وفرمایا شریعت ترین سیرو نکا وبلند ترین نسبتو نکا یہ ہے کہ میدان توحید میں
ساتھ فکر خدا کے رہے۔ وفرمایا درمیان خدا و بندہ کے چار دریا ہین جب تک بندہ
اونکو قطع نکرے نزدیک حق کے نہ پہونچے ایک دریا دنیا ہے کشتی اوسکی زہد ہے
وایک دریا آدمیان ہین وکشتی اوسکی اونسے دور رہنا ہے وایک دریا ابلیس ہے
وکشتی اوسکی اوس سے بغض رکہنا ہے وایک دریا خواہش ہے وکشتی اوسکی مخالفت
نفس ہے وفرمایا طاعت نوشتہ ازل کے سبب نہین ہے مگر اوس بات
کی بشارت دیتی ہے جو ازل مین طاعت کنندہ کے حق مین حکم نیک لکھا گیا ہے
وفرمایا کہ مرد سیرت سے مرد ہوتا ہے نہ صورت سے۔ وفرمایا کہ دل دوستان
خدا کا جگہ راز خدا کی ہے وجود دل کہ دوستی دنیا مین رہتا ہے اوس مین

خدا اپنا راز نہیں رکھتا - و فرمایا کہ خدا سے غافل رہنا آگ کے رہنے سے زیادہ
سخت ہے - و فرمایا جو شخص اپنا نفس پہچانتا ہے اوسپر عبودیت آسان ہوتی
ہے و جو شخص نیک ہوتا ہو رعایت ولایت اوسکی ہمیشہ رہتی ہے - و فرمایا جو
شخص خدا کو نہیں پہچانتا ہرگز شاد نہیں ہوتا و جو شخص چاہے کہ دین اوسکا سلامت
رہے و تن اوسکا آسودہ و دل اوسکا ساتھ عافیت کے رہے اوسکو چاہیے کہ
آدمیوں سے جدا رہے کہ یہ زمانہ وحشت کا ہے عقلمند وہ شخص ہے جو تنہائی اختیار
کرے - و فرمایا ہے جو وقت فوت ہو جاتا ہے پھر وہ ہرگز نہیں مل سکتا اور کوئی چیز
عزیز اوس وقت سے نہیں ہے - و فرمایا ہے جوانمردی وہ ہے کہ احسان اپنا
خلق پر نہ رکھے و جو کچھ پاس موجود ہو وہ دیوے - و فرمایا خلق چار چیز ہے سخاوت
الفت نصیحت شفقت وہ ہے کہ سائل کی رغبت سے دیوے جو وہ
طلب کرے واوسپر احسان نہ رکھے کہ وہ طاقت اوسکی نہیں رکھتا اور ایسی بات
نہ کہے جسکو وہ نہ سمجھے - آپ سے پوچھا گیا کہ صحبت کس سے رکھنا چاہیے
فرمایا جو شخص نیکی کرکے بھول جاوے - پوچھا گیا کونسی چیز زندگی سے زیادہ بہتر
ہے فرمایا رونے پر رونا یعنی بہت رونا - پوچھا گیا بندہ کون ہے و راہ خدا کے
ملنے کی کون ہے فرمایا دنیا کو ترک کرے و خواہش کے خلاف کر حق سے
ملجائیگا - و فرمایا جس شخص کا علم ساتھ یقین کے اور یقین ساتھ خوف کے و خوف
ساتھ عمل کے و عمل ساتھ پرہیزگاری کے و پرہیزگاری ساتھ اخلاص کے
و اخلاص ساتھ مشاہدہ کے نہ پہنچے وہ شخص ہلاک ہونے والوں سے
ہے اور بندہ وہ ہے کہ کسی سے شکایت نہ کرے و خدمت میں قصور نہ کرے

اور جو آنکھ کہ ساتھ شوق حق کے نہ دیکھے وہ آنکھ نابینا بہتر ہے و جو زبان کہ
ساتھ ذکر حق کے مشغول نہو وہ زبان گونگی بہتر ہے و جو کان کہ واسطے حق شنفنے
کے مستعد نہو وہ کان بہرا بہتر ہے و جو تن کہ اوسکے خدمت کے کام نہ آوے
وہ تن مردہ بہتر ہے۔ اور فرمایا ہے معرفت دو قسم کی ہے معرفت تعرف و معرفت
تعریف معرفت تعرف وہ ہے کہ اپنے کو ساتھ اوسکے آشنا کرے و معرفت
تعریف وہ ہے کہ اوسکو ساتھ اپنے شناسا کرے۔ اور فرمایا جو بندہ سب چیز
کو ملک خدا کے دیکھے و ظہور سب کا خدا کیطرف سے جانے و قیام سب کا
منجانب اللہ سمجھے و مرجع سب کا طرف خدا کے جانے وہ سب اوسکو
محقق ہو وے و مقامات عبودیت میں پہونچتا ہے اور بندہ وہ ہے جو دوسرون
کی بندگی سے آزاد ہو۔ و فرمایا کہ درمیان دل مومن و منافق کے یہ فرق
ہے کہ مومن کا دل ایک ساعت میں ستر مرتبہ پھرتا ہے و منافق کا دل ستر
برس میں ایک مرتبہ بھی نہیں پھرتا۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپکو دیکھا کہ فرما
رہے تھے یا رب فردا ے قیامت کو مجھکو اندھا اوٹھانا اسواسطے کہ جو شخص حبیب
کو تجھکو دیکھے اوسکو دیکھنا ہی نہ چاہیئے جب وفات آپکی نزدیک آئی
فرمایا سات دسترخوان رکھو تاکہ حالت کھلے رہنے میں منھ اصحاب کے
میں جان دون جب وقت قریب آیا فرمایا مجھکو وضو کراؤ چنانچہ آپکو وضو کرایا
مگر خلال کرانا اونکو بھول گئے آپنے فرمایا تخلیل بجالاؤ پھر بعد وضو کے آپ
سجدہ میں گئے و رونے لگے عرض کیا گیا کہ اے سید طریقت باوجود ان
سب عبادات و طاعات کے کہ آپ نے پہلے سے بھیجی ہے کون وقت

سجدہ کا ہے فرمایا کوئی وقت جنید کا اسوقت سے زیادہ محتاج نہ تھا فوراً قرآن
شریف پڑھنا شروع کیا ایک مرید نے عرض کیا کہ آپ قرآن مجید تلاوت کرتے
ہین فرمایا کہ مین اسوقت اپنے ستر برس کی طاعت کو ایک تار بال مین لٹکی ہوئی
دیکھتا ہون اور ایک ہوا آکر اسکو ہلاتی ہے مین نہین جانتا کہ ہوا جدائی کی ہے یا وصل
کی ایک طرف صراط ہے دوسری طرف ملک الموت اور قاضی کہ عدل صفت
اوسکی ہے میل نہین کرتا اور ایک راہ میرے روبرو کی ہے مین نہین جانتا کہ
مجھکو کس راہ کے طرف لیجائینگے بعدہ قرآن شریف ختم کیا اور سورہ بقرہ سے
ستر آیت پڑھا اور جب وقت بہت قریب ہوا عرض کیا گیا کہو اللہ فرمایا مین بھولا
نہین ہون جو یاد دلاتے ہو اور تسبیح شروع کی و عقد انامل کرنے لگے چار
اونگلی تک عقد کر کے اونگلی شہادت کو چھوڑ دیا و کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
و آنکھ بند کی و جان دیکر غریق رحمت ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون ۝
جب نہلانے والے نے وقت غسل کے چاہا کہ آنکھ مین پانی پہونچا دے
ہاتف نے آواز دی کہ میرے دوست کے دیدہ سے ہاتھ اوٹھا لے جو آنکھ
میرے نام کہنے سے بند ہوئی سوا دیکھنے میرے کے نہ کھلیگی پھر غسال
نے بہت کوشش کی کہ انگلیونکو جو واسطے عقد تسبیح کے بند ہی تھی کھولی
مگر نہ کھولسکا اور ایک آواز سنی کہ جو ہاتھ ساتھ نام میرے کے بند ہو گیا بجز حکم میرے
کے نہ کھلیگا و جب جنازہ اوٹھایا ایک کبوتر سفید آیا اور آپکے جنازہ کے گوشہ
پر بیٹھا اصحاب نے بہت کوشش کی کہ اوڑا دے کچھ فائدہ نہ ہوا یہانتک کہ کبوتر
نے آواز دی کہ مجھکو اپنے کو مت رنجیدہ کرو اسواسطے کہ پنجہ میرا سوزن عشق سے

آپکے گوشہ جنازہ پرسی گیا ہے تم رنج مت اوٹھاؤ کہ آج قالب حضرت جنید رحمۃ اللہ
تعالےٰ علیہ کا نصیب فرشتگان مقربان کے ہے اگر رحمت وغوغا تمہارا
نہ ہوتا تو بدن آپکا مانند باز سفید کے درمیان آسمان وزمین کے اوڑتا۔ ایک شخص
نے آپکو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپنے جواب منکر نکیر کا کیونکر دیا فرمایا جو وہ
دونون مقرب درگاہ عزت سے ہیبت کے ساتھہ میرے پاس آئے اور کہا
مَنْ رَبُّكَ مین انکی طرف دیکھکر ہنسا اور کہا کہ اوس روز کہ میرا پوچھنے والا وہ تہا
جب ہم أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا مین نے جواب دیا بَلٰی اب تم آئے ہو اور پوچھتے ہو
کہ خدا تیرا کون ہے جو شخص کہ جواب سلطان کا دے رہتا ہے وہ غلام سے
کب اندیشہ کرتا ہے مین آج بھی اوسیکی زبان سے کہتا ہون اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ
فَهُوَ يَهْدِيْنِ پس میرے روبرو سے چلے گئے اور کہا وہ اب تک سکر محبت
مین ہے۔ اور دوسرے شخص نے آپکو خواب مین دیکھا کہا خدا تعالےٰ
نے آپکے ساتھہ کیا معاملہ کیا فرمایا رحمت کی اور اون سب اشارات وعبارات
کو ہوا لے گئی کام میرا اوس قیاس مین نہ تہا جو مین جانتا تہا۔ حریری رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا کہ مین نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا اور کہا کہ خدا نے
آپکے ساتھہ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ رحمت کی اور بخش دیا اور مجھے کچہ حاصل
نہ آیا مگر وہ دو رکعت نماز کہ مین آدہی رات کو پڑھا کرتا تھا۔ سفینۃ الاولیا مین
لکھا ہے کہ کنیت آپکی ابو القاسم ہے ولقب آپکا سید الطایفہ وطاوس العلما
وقواریری وزجاج وخراز تہا۔ قواریری وزجاج اس سبب سے کہتے ہین
کہ آپکے والد محمد بن جنید آبگینہ فروشی کرتے تھے اور والد آپکے نہاوند کے

تھے و مولد و منشا آپ کا بغداد ہے مذہب سفیان ثوری کا رکھتے تھے و ظاہر
و باطن مین شرع شریف سے آراستہ تھے وفات آپکی بروز شنبہ تاریخ ۲۷
رجب ۲۹۱ سنہ ہجری مین واقع ہوئی ہے مزار مبارک آپکا بغداد شریف مین ہے
رحمۃ اللہ تعالی علیہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

حالات حضرت امام ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب تذکرۃ الاولیا و دیگر کتب مین حالات حضرت امام ابوبکر شبلی قدس
سرہ العزیز کے اسطرح پر تحریر ہین کہ آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ جنید بغدادی
قدس سرہ کے تھے و معتبران و محتشمان طریقت سے تھے و اہل تصوف کے
امام و وحید عصر تھے و حال و وجد و علم مین بے مثل تھے اور نکات و بیان
و تعبیر کرنا و رموز و اشارات و ریاضات و کرامات آپکے حد حصر سے زیادہ
ہین و جو مشایخ آپکے وقت مین تھے آپ نے سب کو دیکھا تھا و صحبت
اونکی اٹھائی تھی اور آپ عالم طریقت مین یگانہ و بے مثل تھے اور آپ نے احادیث
بہت لکھین و پڑھین تھین اور آپ مالکی مذہب تھے و خلایق پر شفقت رکھتے تھے
و جو ریاضت کہ آپ نے کی ہے وہ کسی قسم سے بیان مین نہین آسکتی اول سے
آخر تک مردانہ رہے فتور و ضعف نے آپ کے حال مین ہرگز راہ نہ پائی اور آپکی
زیادتی شعلہ شوق نے کسی چیز سے آرام نہ لیا - واقعہ ابتدائی آپکا یہ ہے
کہ آپ نہاوند مین حاکم تھے بغداد سے آپکے پاس نامہ پہونچا آپ ایک جماعت
کے ساتھ خلیفہ بغداد کے پاس تشریف لے گئے خلعت پہنا جب وہان سے
لوٹے تو آپکو چھینک آئی آپنے آستین جامہ خلعت سے منہ و ناک صاف کیا

یہ بات خلیفہ سے کہی گئی کہ انہوں نے ایسا کیا اور حسب فرمودہ خلیفہ آپ سے
خلعت کھینچ لیا گیا اور آپ کام سے معزول کیے گئے اس امر سے آپ آگاہ
ہوئے اور فکر کیا کہ جو شخص خلعت مخلوق کو خراب کرے وہ مستحق عزل واستخفاف
کا ہوتا ہے اور اوسکے خلعت وحکومت کو زوال آتا ہے پس جو شخص کہ خلعت بادشاہ
عالم کو خراب کرے اوسکے ساتھ وہ آپ کیا کریگا اور فوراً خلیفہ کے پاس لوٹ
آئے اور فرمایا اے امیر تو نے کہ مخلوق ہے اس امر کو پسند نہ کیا کہ تیرے خلعت کے
ساتھ بے ادبی کیجاے باوجودیکہ تیرے خلعت کی قدر تھوڑی ہے بادشاہ عالم
کہ اوسنے مجھکو اپنی دوستی ومعرفت کا خلعت عنایت فرمایا ہے کیونکر پسند کریگا
کہ میں اوسکی خلعت کو مخلوق کی خدمت میں خراب کروں اور یہاں سے تشریف لاے
در مجلس خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ میں توبہ کی اور اونسے واقعہ بیان کیا اونہوں نے
بسبب اسکے کہ آپ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے قوم تھے بسبب احترام کے
آپکو شیخ موصوف کے پاس بھیجا جب آپ شیخ کی خدمت میں آئے کہا گوہر صحبت
آپکے پاس نشان دیا ہے یا بخشئے یا بیچیے شیخ نے فرمایا اگر میں فروخت کروں تو
قیمت اوسکی تم نہ دیسکوگے اور اگر میں بخش دوں تو تمکو آسانی ہوگی تم قدر اوسکی
نہ جانوگے اور ضائع کردوگے لیکن مثل میرے دونوں کے سر کو قدم کرو اور اپنے کو
اس دریا میں ڈالدو یہانتک کہ تمکو صبر وانتظار ہو تب وہ گوہر ہاتھ آوے پس آپنے
کہا فرمائیے کیا کرنا چاہیئے شیخ نے فرمایا جاؤ ایک سال گندھک فروشی کرو آپنے
ایسا ہی کیا بعد ایک سال کے شیخ نے فرمایا جاؤ ایک سال اسطرح گدائی کرو کہ دوسری چیز کی طرف
مشغول نہ ہو پس آپنے ویسا ہی کیا آخر سال تک سب بازار بغداد میں گدائی کی

دو کسی شخص نے آپکو کچھ ندیا آپنے یہ حال شیخ سے عرض کیا شیخ نے
فرمایا اب تم نے اپنی قیمت جانی کہ خلق کے نزدیک تم کچھ نہین ہو اب دل
اپنے مت لگاؤ اور انکو کسی چیز کے واسطے مت پکڑو پھر فرمایا کہ تم نے نہاوند
مین امیری و حاکمی کی ہے جاؤ اور وہان کے لوگون سے معافی تقصیر چاہو پس
آپ تشریف لے گئے اور سب سے معافی چاہی یہانتک کہ بالکل شہر مین
پھرے اور معافی چاہی ایک مظلوم اسوجہ سے رہگیا کہ اوس شخص کو نہ پایا آپنے
فرمایا ہے کہ اوسکے عوض مین نے لاکھ درم صدقہ کئے اور ہنوز میرے دل نے
قرار نہین لیا ہے پس جب چار برس ان شغلون مین آپکا زمانہ گذرا شیخ نے فرمایا کہ
تم مین ابتک جاہ باقی ہے جاؤ ایک سال اور گدائی کرو آپ فرماتے ہین کہ ایک
سال مین گدائی کرتا رہا اور شیخ کے در پر جاتا تھا شیخ درویشون کو دیتے تھے
و مجکو ہر شب بھوکھا رکھتے تھے جب دوسرا سال آیا شیخ نے فرمایا کہ اب مین تمکو
صحبت مین راہ دیتا ہون بشرطیکہ تم درویشون کی خادمی کرو چنانچہ ایک سال
اور اصحاب کی خدمت کی پس شیخ نے فرمایا اے ابابکر اب تمھارے نفس کا
حال و قدر تمھارے نزدیک کیا ہے آپ نے عرض کیا کہ اپنے تئین کمترین
خلق کا جانتا ہون و دیکھتا ہون شیخ نے فرمایا کہ اسوقت ایمان تمھارا درست
ہوا کتاب سلاسل انوار مین مذکور ہے کہ شیخ شبلی شاگرد حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
کے تھے و اونسے ارادت رکھتے تھے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ یہ قوم مین تاج ہے و تاج اس طائفہ کا شبلی ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت شبلی
علیہ الرحمۃ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کہے اوسکا منہ شکر سے پر کروان

ہو لڑکوں کو شکر دیتے تھے تاکہ اللہ کہیں بعد چند روز کے فرمانے لگے جو
شخص اللہ کہے اوسکا منہ چاندی سونے سے بھر دوں اور ایسا ہی کرتے تھے
بعدہ آپکو جذبہ پیدا ہوا تلوار کھینچی اور فرمایا جو شخص اللہ کہیگا اوسکا تن سے
جدا کر دونگا عرض کیا گیا کہ پہلے آپ شکر و زر دیتے تھے اب آپ یہی کرتے ہین
فرمایا مین جانتا تھا کہ یہ لوگ اوسکو خلوص و محبت سے یاد کرتے ہین اب معلوم
ہوا کہ غفلت و عادت سے کہتے ہین اور مین روا نہین رکھتا کہ غفلت سے زبان
کو آلودہ کرکے اوسکو یاد کرین اور آپ جس جگہ نقش اللہ دیکھتے تھے بوسہ دیتے
تھے اور تعظیم کرتے تھے پس ہاتف نے آواز دی کہ کب تک اسم مین مشغول
رہیگا اگر تو طلب کرنے والا مرد ہے تو طالب مسمی مین قدم رکھ یہ سن کر
ندا سنی آپ پر عشق و اشتیاق غالب ہوا تشریف لے گئے دجلہ کو دجلہ مین
ڈالا ایک لہر آئی آپکو کنارہ پر پہونچایا پھر آپ نے اپنے تئین آگ مین ڈالا
اوسمین نہ جلے اسیطرح بہت مقامات مہلکہ مین جاتے تھے کہ اپنے تئین ہلاک
کرین مگر اللہ تعالے انکو نگاہ رکھتا تھا اور آپکو بیقراری زیادہ ہوتی پس فریاد
کی کہ وَیْلٌ لِمَنْ لَا یَقْبَلُهُ الْمَاءُ وَالنَّارُ وَالسِّبَاعُ وَالْجِبَالُ پس ایک ندا سنی کہ مَنْ کَانَ
مَقْتُوْلَ الْحَقِّ لَا یَقْتُلُهُ غَیْرُهُ پھر آپ ایسے دیوانہ ہوگئے کہ دو مرتبہ آپکو زنجیر
مین کھینچے گئے مگر کسیطرح قرار نہ لیتے تھے پس آپکو ایک مکان مین لے گئے
و ایک مدت قید مین رکھا لوگ کہتے تھے شبلی دیوانہ ہے آپ فرماتے تھے
کہ مین تمہارے نزدیک دیوانہ ہون اور تم میرے نزدیک دیوانے ہو انشاء اللہ تعالے
دیوانگی میری زیادہ ہوگی ایک روز ایک جماعت آپکے دیکھنے کو گئی اور

اور آپ قید مین تھے فرمایا تم کون ہو سبھون نے کہا ہم آپکے دوست ہین آپ نے سبھونکو پتھر مارنا شروع کیا سب بھاگ گئے آپ نے فرمایا اے جھوٹھو میری دوستی کا دعوی کرتے ہو اور میرے بلا پر صبر نہین کرتے۔ لکھا ہے کہ آپنے عوام خلق سے بہت رنج اوٹھایا ہے و ہمیشہ زحمت و غوغاے خلق سے درماندہ رہے اور جیسا کہ حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہ ہلاک کئے گئے لوگ آپ کے ہلاک کرنے کا بھی قصد کرتے تھے اسواسطے کہ بعض کلام اونکے حسن بن منصور علیہ الرحمۃ کے کلام کے موافق تھے۔ ایک مرتبہ پتھر سے آپکا پیر توٹا ہر قطرہ خون مین کہ زمین پر ٹپکتا تھا نقش اللہ کا ہوتا تھا ایک روز آپکے پاس آگ تھی حالت جذب مین فرمایا مین چاہتا ہون کہ جاؤن اور کعبہ کو جلا دون تاکہ خلایق خداوند کعبہ کے طرف منہ کرے۔ ایک روز آپ ایک لکڑی دونون طرف جلتی ہوئی ہاتھ مین لئے ہوے تھے فرمایا مین چاہتا ہون کہ بہشت اور دوزخ دونون کو جلا دون تاکہ خلایق بلا سبب بندگی کرے۔ چند رات دن آپ ایک درخت پر وجد کرتے تھے اور فرماتے تھے ہو ہو کہا گیا یہ کیا حالت ہے فرمایا اس درخت پر فاختہ بیٹھی ہے و کوکو کہتی ہے مین بھی اوسکے ساتھ ہو ہو کہتا ہون اور جب تک شیخ چپ ہوے فاختہ بھی چپ نہوئی۔ ایک مرتبہ عید کے روز آپ سیاہ جامہ پہنے تھے اور وجد فرماتے تھے عرض کیا گیا کہ آپ نے عید مین کیون سیاہ جامہ پہنا ہے فرمایا مصیبت خلق پر کہ خدا سے غافل ہین۔ لکھا ہے کہ اول مجاہدہ مین [illegible] تک آپ تمام رات آنکھ مین نمک چھڑکتے تھے تاکہ نیند نہ آوے اور کہا

ہے کہ سات من نمک آپنے آنکھون مین چھڑکا ہے اور آپ نے فرمایا
ہے کہ حق تعالیٰ مجھپر ظاہر ہوا و فرمایا کہ جو شخص سوتا ہے وہ غافل رہتا ہے اور
غافل محجوب ہوتا ہے۔ آپکے تہ خانہ تھا وہان تشریف لیجایا کرتے تھے و
اپنے ساتھ لکڑی لیجاتے تھے جسوقت آپ کے دل مین غفلت آئی تھی
وہ لکڑی اپنے مارتے تھے و اکثر ایسا ہوتا تھا کہ سب لکڑیون کو توڑ ڈالتے
تھے اور دیوار مین ہاتھ پیر مارتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ مینے تیس برس
فقہ و احادیث پڑھی حتیٰ کہ ایک آفتاب میرے سینہ سے نکلا مین اوستادون
کے پاس گیا و کہا کہ آئے اور علم خدا کا کچھ مجھسے کہے کسی نے کچھ نہ جانا اور
کہا کہ نشان کسی چیز کا سوائے کسی چیز کے نہین ہوتا غیب سے کوئی نشان
نہین ہوتا مین نے عجب ایک بات جانی کہ تم رات تاریک مین آئی ہو اور مین
صبح ظاہر مین شکر کرتا ہون مین نے ولایت اپنے چور کے سپرد کی یہانتک کہ
میرے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔ ایک مرتبہ آپ خلوت مین تھے ایک شخص نے
دروازہ کھٹکھٹایا آپنے کہا تم کون ہو جواب دیا کہ ابوبکر آپ نے کہا اگر تم ابوبکر
صدیق ہوتے آؤ اور زحمت نہ دو کہ اس بات کو مین زیادہ تر دوست رکھتا
ہون ایک عمر گذری کہ مین چاہتا ہون کہ حق تعالےٰ سے اسطرح خلوت
کرون کہ درمیان مین شبلی بھی نہو۔ اور فرمایا کہ چالیس برس سے اس آرزو
مین ہون کہ ایک ساعت خدا کو جانون و پہچانون۔ اور فرمایا تکیہ گاہ میرا
نیاز و عجز ہے و عصا کش میرا سانپ ہے۔ و فرمایا کاشکے مین پہاڑ
جھوٹ نکلنے والا ہوتا کہ خلق مجکو نہ پہچانتی۔ و فرمایا خرابی میری خرابی یہود د

سے بھی بدتر ہے ۔ اور فرمایا مین چار بلا مین مبتلا ہوا ہون نفس و دنیا و خواہش
و شیطان ۔ اور فرمایا مجکو تین مصیبت پڑی ہین ایک یہ کہ میرے دل سے
حق جاتا رہا ہے دوسرے یہ کہ بجاے حق کے باطل بیٹھ گیا ہے تیسرے
یہ کہ نفس میرا کافر ہے کہ ان مصیبتون کے علاج کرنے سے فارغ ہے ۔ اور
فرمایا خداوندا مجکو دنیا و آخرت دونون بخش دے تاکہ دنیا کو مین لقمہ کرکے
وہان جہود مین رکھون دوہرے حجاب خلق کے آگے سے اوٹھ جاوے
اور مقصود کو پہونچے ۔ پھر فرمایا کہ دنیا و آخرت سے دل بہتر ہے اسواسطے کہ
دنیا سراے محنت ہے و آخرت سراے نعمت و دل محل معرفت ہے ۔ و
فرمایا اگر مین نے خدمت سلطان کی نہ کی ہوتی تو خدمت مشائخ کی نکر سکتا ۔
لکھا ہے کہ جب آپکے احوال نے قوت پکڑی خلق کو بیٹھنے کے لیے فرماتے
تھے اور سخنان تحقیق عوام پر آشکارا کرتے تھے ۔ حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ
علیہ نے آپکو ملامت کی کہ ہم اشارات کو بھید و پوشیدگی مین کہتا تھا تم
منبر پر عوام سے کہتے ہو آپ نے کہا مین کہتا ہون مین سنتا ہون
سواے میرے دونون عالم مین کون ہے اسواسطے کہ یہ سخن جو مین کہتا
ہون حق سے طرف حق کے جاتا ہے شبلی درمیان ہے نہ جنید حضرت
جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو تمکو مسلم ہے ۔ اور فرمایا جو شخص دنیا و
آخرت کا اندیشہ دلمین رکھتا ہے اوسکو ہماری مجلس مین بیٹھنا حرام ہے ۔
اور جب کوئی شخص روبرو آپکے توبہ و سلوک طریقت طلب کرتا تھا اوسے
آپ فرماتے تھے کہ بادیہ مین توکل و تجرید کے ساتھ حج کا قصد کر جب جان

چاہی وہپر آوے اوسوقت تو میرے ساتھ صحبت رکھہ سکے گا پہر اسکو اوسکی سواری کو صحرا کیطرف بہیجتے تھے لوگون نے جو سوال کرنے والون اوس زمانہ سے تھے شیخ سے کہا کہ آپ خلق کو ہلاک کرتے ہین آپنے فرمایا کہ مقصود ان لوگون کا میرے پاس آنے سے مین نہین ہون کیونکہ مراد ان لوگون کی اگر مین ہون تو یہ بت پرستی ہے اس سے وہی فسق ان لوگونکا بہتر ہے اسواسطے کہ فاسق موحد یہان زاہد سے بہتر ہے پس مراد ان لوگون کی میرے روبرو آنے سے صرف طلب حق ہے اگر یہ لوگ راہ مین ہلاک ہون تو مقصود انکا برآوے واگر پہر آوین تو مجاہدہ سفر ان لوگون کا ایسا راست کیا جاے کہ یہان دس برس کے مجاہدہ مین راست نہ ہون - آپ نے فرمایا جب مین بازار مین گذرتا ہون پیشانی خلق پر سعید وشقی لکھا دیکھتا ہون - اور آپ کبھی کبھی نعرہ مارتے اور کہتے آہ افلاس سے آہ افلاس سے آہ افلاس سے لوگون نے کہا افلاس کس سبب سے ہے آپنے فرمایا مِنْ مُجَالَسَةِ النَّاسِ وَمِنْ اِسْتِئْنَاسِ النَّاسِ وَمِنْ مُخَالَطَةِ النَّاسِ وَمُحَادَثَتِهِمْ وَمُحَادِ مَنِهِمْ ایک روز ایک جنازہ لیے جاتے تھے ایک شخص پیچھے سے جاتا تھا اور کہتا تھا آہ مِنْ فِرَاقِ الْوَلَدِ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنے سر پر طپانچے مارنے لگے و فرماتے تھے آہ مِنْ فِرَاقِ الْاَحَدِ ایک وقت تر لکڑی آپکے سامنے آگ مین جلاتے تھے ایک طرف سے لکڑی جلتی تھی اوسکے سوزش سے دوسرے طرف سے اوس لکڑی ترکے پانی ٹپکتا تھا آپ نے اصحاب سے فرمایا اے مدعیو اگر تم سچ کہتے ہو کہ ہم دل مین آتش شوق رکھتے ہین

تو تمہارے آنکھون سے آنسو کیون نہین روان ہوتے۔ ایک روز حضرت شیخ
جنید قدس سرہ نے اس طرح دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور شبلی علیہ الرحمۃ کے پیشانی کو بوسہ دیا شیخ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ
علیہ سے فرمایا کہ تمنے کیا عمل کیا آپ نے کہا کہ بعد سنت نماز شام کے دو رکعت
نماز ادا کرتا ہون وہ آیت آخر آیت تک پڑھتا ہون لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ الایۃ لوگون نے آپ سے کہا کہ دنیا واسطے اشغال کے ہے
و آخرت واسطے اہوال کے پس راحت کب ہوگی آپ نے فرمایا اشغال دنیا
سے ہاتھ اوٹھالے تا کہ اہوال آخرت سے نجات ملے۔ ایک روز آپ غلبہ
شوق و وجد مین مضطرب و متحیر تھے شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شبلی اگر
کام اپنا حق تعالی پر چھوڑ دو تو راحت پاؤ آپ نے کہا اے شیخ اگر حق تعالے
کام میرا مجھ پر چھوڑ دے تو اوسوقت مین راحت پاؤن شیخ نے فرمایا شمشیر
شبلی سے خون ٹپکتا ہے۔ ایک روز ایک مرد یارب کہتا تھا آپ نے فرمایا
تو کب تک یارب کہے گا وہ کہتا ہے عبدی سن جو وہ کہتا ہے اوسنے کہا مین
وہ سنتا ہون اوسی سبب سے مین یہ کہتا ہون آپ نے فرمایا اب کہتا ہے
کہ تو معذور ہے۔ اور فرمایا خداوندا اگر تو آسمان کو میری گردن کا طوق و زمین کو میرا
پاے بند و جملہ عالم کو میرے خون کا تشنہ کرے مین تجھ سے نہ پھرون اور
کلام تصوفانہ آپکے بہت ہین۔ لکھا ہے کہ اواخر احوال مین شیخ شبلی متصل الحمد
کہتے لا الہ الا اللہ زبان پر نہ لاتے تھے اسوجہ سے مشایخ وقت کو آپکی شان مین
گمان ناقص ہوا بلکہ عوام طعن کرنے لگے گو بسبب جہالت و جہل ...

ا آپکے کوئی شخص نسبت اوس حال کے جرأت سوال کی نکر سکتا تھا ایک روز ایک
جوان آپ کی مجلس مین پہونچا وہ باگ صبر و شکیبائی کے ہاتھہ سے دیکر کہا کہ اے
پیر طریقت اس معنی کو فرمایئے تا موجب ہدایت جماعت کے ہو آپنے فرمایا
اس طایفہ کو لازم ہے کہ ہر نفس کو نفس آخری سمجھے وبہ اتفاق نفس آخر مین
مشغولی ساتھہ لفظ اللہ کے افضل ہے تلفظ کلمہ لا الہ الا اللہ سے اسواسطے
کہ ہوسکتا ہے کہ نفی مین قبل تلفظ لفظ اللہ کے نفس منقطع ہوجاوے جوان
نے کہا اس سے بہتر وجہ چاہتا ہون آپ نے فرمایا کہ واسطے نفی کے
غیر ہے و مین کوئی غیر نہین دیکھتا کہ نفی کرون جوان نے کہا اُرِیْدُ اَعْلٰی
مِنْ هٰذَا یعنے اس سے بہتر وجہ چاہتا ہون آپ نے فرمایا کہ اس طریق مین
مین نے متابعت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے کی ہے جیسا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اصحاب کو واسطے دینے اموال کے حکم فرمایا
و صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے ہر مرتبہ کل مال اپنا راہ حق مین دیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ استفسار فرمایا کہ واسطے عیال اپنے کے کیا
چھوڑا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے اول مرتبہ کہا کہ اولاد میری دو حال
سے خالی نہین ہے یا صالح ہین یا طالح اگر صالح ہین تو خدا تعالی بندہ
ہاے صالح کو ضایع نکریگا و اگر طالح ہین تو مجھکو اونسے کیا کام ہے و دوسرے
مرتبہ کہا کہ اونکے واسطے سورہ واقعہ چھوڑا ہے کہ بعد مغرب پڑہین و تیسرے
مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر کسی روز مین ابوبکر رضی اللہ
تعالے عنہ پر سبقت کرسکون تو وہ آجکا روز ہوگا داون دونون مین حضرت

عمر رضی اللہ تعالے عنہ مالدار تھے وحضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ فقیر۔
وحضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصف مال اپنا دیا وحضرت صدیق رضی اللہ
تعالے عنہ نے کل اوس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو بصورت ایک شخص کے جامہ لیف خرما پہنے ہوئے دیکھا
وسبب اوسکا پوچھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آج جمیع ملائکہ نے بمتابعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جامہ لیف خرما کا پہنا
ہے ناگہاں دیکھا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ جامہ لیف خرما کا پہنے
ہوئے وبوریا سے کمر دستا نے وپیراہن جو اونکے کندھے پر تھا
سر پر اوٹھائے ہوئے آتے ہیں واوس روز سوائے اون چیزون
کے بساط صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ میں اور کوئی چیز نہ تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ اے ابوبکر عیال کے لئے تم نے
کیا چھوڑا اس مرتبہ کہ مرتبہ اخیر تھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے
جواب دیا کہ اللہ اس سخن کو جب حضرت شبلی قدس سرہ نے ختم کیا جوان نے
کہا اُرِیْدُ اَعْلٰی مِنْ ھٰذَا شیخ شبلی قدس سرہ نے فرمایا اے جوان تین نے
خوب وجوہ بیان کئے لیکن ہمت تیری بہت بڑی ہے اب میں اس سے
بہتر کہتا ہون پھر فرمایا کہ اختیار کرنا اس طریق کا بموجب امر الٰہی کے ہے کہ
قرآن مجید میں آیا ہے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ یعنی کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بس چھوڑ دے انکو بیچ شغل اونکے جیسے کہ بازی کرتے
ہون جوان نے کہا حسبی یعنی بہت ہے مجھے بہت ہے آپ نے فرمایا

ہین کہ جوان نے یہ کہکر میرے طرف نعرہ مارا اور مرگیا مدعیون نے
یہ حال دیکھکر حضرت شبلی قدس سرہ سے دعوی خون کا کیا آپنے فرمایا میری
روح نے کشش کی پس اوسنے نالہ کیا و مشتاق ہوا و فریاد کی بلایا گیا
پس اجابت کی اسمین میرا کیا گناہ ہے یہ سنکر مدعی دعوی سے درگذرے
اور اونکو معذور رکھا نقل ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اکرم الاکرمین
کون ہے آپ نے فرمایا وہ ہے کہ کسی وقت کبیرہ کا گناہ بخش دیا ہو و
اوس گناہ مین عذاب نکرے - لکہا ہے کہ جب وفات آپ کی نزدیک
پہونچی آپ اضطراب مین ہوئے اور فرمایا وہ ہوا چلتی ہے ایک ہوا لطف
کی اور ایک ہوا قہر کی پس جس شخص کو ہوا لطف کی لگتی ہے اوسکو طرف
مقصود کے پہونچاتی ہے اور جس شخص کو ہوا قہر کی پہونچتی ہے وہ حجاب
مین گرفتار ہوتا ہے اب اوس ہوا تک پہونچنا کسکو معلوم ہو سکتا ہے
اور وقت وفات کے فرمایا مجکو نہلا دو جب نہلایا خلال کرنا داڑہی کا بہول
گیے آپنے یاد دلا دیا جس رات کو آپنے وفات کی ہی تمام رات یہ بیت پڑہتے تہے بیت
کل بیت انت ساکنہ غیر محتاج الی السرج   وجہک المامول حجتنا یوم تاتی الناس بالحجج
ترجمہ جس گہر مین تو رہے اوس گہر کو چراغ کی حاجت نہو +
وہ منہہ یا جمال تیرا میری حجت ہونے کی امید رکہی گئی ہے جس روز
کہ مرد ہان ساتھ حجتون کے آوین + پس بہت لوگ آپ پر نماز پڑہنے کو
حاضر ہوے حالانکہ اوسوقت تک شیخ کی وفات نہین ہوئی تہی آپنے
فراست سے دریافت کرکے فرمایا عجب ہے کہ ایک جماعت مردون

کی زندہ پر نماز پڑھنے کے واسطے آئی ہے۔ لوگوں نے کہا لا الہ
الا اللہ آپ نے فرمایا جب غیر نہیں ہے تو نفی کسکی کروں کہا گیا چارہ نہیں
ہے کلمہ کہئے آپ نے فرمایا سلطان محبت کہتا ہے میں رشوت نہیں قبول
کرتا پس ایک شخص نے آواز سے شہادت تلقین کی آپ نے فرمایا مردہ آیا
ہے تاکہ زندہ کو تلقین و نصیحت کرے۔ پھر بعد ایک ساعت کے لوگوں نے
کہا آپ کیونکر ہیں فرمایا میں محبوب سے مل گیا ہوں فرما کر وفات کی انا للہ
و انا الیہ راجعون لوگوں نے آپکو خواب میں دیکھا پوچھا منکر نکیر کے سوال
میں آپنے کیا کہا فرمایا وے آئے اور کہا تیرا خدا کون ہے میں نے
کہا میرا خدا وہ ہے جسنے تمکو و سب فرشتوں کو میرے باپ آدم علیہ السلام
کے سجدہ کرنے کا حکم کیا اور میں پشت آدم علیہ السلام میں تھا اور تمکو دیکھتا
تھا پس اونہوں نے کہا یہ سب فرزندان آدم علیہ السلام کی طرف سے
جواب دیتا ہے اور چلے گئے۔ ایک دوسرے شخص نے آپکو خواب
میں دیکھا پوچھا حق تعالے نے آپکے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا
باوجود ان سب دعوی و برہان کے کہ میں نے کیا تھا مجھسے مطالبہ
نہیں کیا لیکن ایک روز میری زبان سے نکلا تھا کہ کوئی زیان بزرگتر
اوس سے نہیں ہے کہ تو بہشت سے باز رہے و دوزخ کیطرف
جاوے اسبات پر حق تعالے نے مجھپر عتاب کیا کہ بزرگ تر زیان کاری
و خسران وہ ہے کہ میرے دیدار سے باز رہے اور محجوب ہو۔ ایک روز
ایک شخص نے آپکو خواب میں دیکھا پوچھا کیف وجدت سوق الآخرۃ

ترجمہ آپ نے بازار آخرت کو کیونکر پایا + آپ نے فرمایا ایسا پایا کہ اس بازار مین رونق نہین رکھتا مگر جگرہاے سوختہ و دلہاے شکستہ اور باقی سب ہیچ ہے اسواسطے کہ یہان سوختہ پر مرہم رکھتے ہین و شکستہ کو پیوند دیتے ہین اور کسی طرف التفات نہین کرتے ÷ سفینۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ کنیت آپکی ابوبکر تھی ولقب بن جحدر اور نام آپکا جعفر و آپ کے والد کا نام یونس تھا اور آپ مالکی مذہب رکھتے تھے و بقولے اصل آپ کی موضع شبلیہ خراسان سے ہے و بقولے اصل آپ کی سروشنہ خواہ اشرزوشنہ ہے (جو لفظ صحیح ہو) کہ توابع فرغانہ سے ہے و مولد آپکا سامرہ تھا عمر آپ کی اٹھاسی برس کی ہوئی اور وفات آپکی شب جمعہ تاریخ ستائیسوین ماہ ذی الحجہ کو ۳۳۴ھ ہجری مین واقع ہوئی ہے و مزار مبارک آپکا بغداد شریف مین ہے اوسپر لکہا ہے جعفر بن یونس و تذکرۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ اصل و منشا آپکا یعنی بنیاد و جگہہ تولد آپ کی بغداد ہے و عمر آپ کی ستاسی برس کی ہوئی فقط

حالات حضرت شیخ عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا و دیگر کتب مین حال حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی قدس سرہ کا اسطرحپر مذکور ہے کہ آپ خادم شریعت و سالک طریقت و واقف حقیقت و امام اہل سنت و جماعت کے تھے مذہب حنبلیہ کا رکھتے تھے و بعض کہتے ہین کہ مذہب جنیدیہ پر تھے آپکے والد کا نام عبد العزیز بن حارث بن اسد تھا و آپ اکمل مریدان شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ سے

ہیں بعد وصال شیخ شبلی قدس سرہ کے آپ مسند ارشاد پر بیٹھے و راہ شریعت
و طریقت میں قدم بقدم پیر روشن ضمیر اپنے کے رہتے تھے و خلق کثیر کو
ہدایت ظاہری و باطنی پر پہونچایا آپ تمیمی اس وجہ سے کہلاتے تھے کہ آپ
قبیلہ تمیم سے تھے و یہ قبیلہ مشہور ہے وفات آپ کی بقول صحیح مہینہ جمادی الآخرہ
سنہ ۴۲۵ ہجری میں ہوئی ہے مزار شریف مقبرہ حضرت امام احمد حنبل میں بمقام
بغداد شریف ہے بیاض خاندان مارہرہ شریف میں تاریخ وصال آپ چھبیسویں
جمادی الآخرہ درج ہے فقط۔

حالات حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا میں مذکور ہے کہ اصل شیخ ابوالفرح
قدس سرہ کی طرطوس ہے آپ اعاظم خلفاء و مریدان شیخ عبدالواحد تمیمی سے
ہیں و قدوۃ اولیائے زمان و زبدہ مشائخ جہان صاحب مقامات بلند و کرامات
ارجمند کے تھے توکل میں قدم محکم رکھتے تھے اور تجرید و تفرید میں یگانہ وقت
تھے وفات آپ کی سنہ ۴۴۷ ہجری میں ہوئی ہے جدول محبوب عارفین و سیلہ
ہدایت طالبین [illegible] مظہریہ میں بحوالہ مخزن و بیاض خاندان مارہرہ
شریف میں تاریخ وصال آپ کی تیسری شعبان درج ہے فقط

حالات حضرت شیخ ابوالحسن ہکاری قدس اللہ سرہ العزیز

بسفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا و سلاسل الانوار میں مذکور ہے کہ نام
شیخ ابوالحسن ہکاری قدس اللہ سرہ کا علی بن محمد بن یوسف بن جعفر القرشی الہکاری ہے

ہے وکنیت ابوالحسن ولقب شیخ الاسلام ہے آپ اعاظم خلفاے ومریدان
حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز سے ہین و بزرگان مشایخ
وقت ومقتداے اہل زمان سے وصاحب عادات خوارق وکرامات وصایم الدہر و
قایم اللیل تھے کہا جاتا ہے کہ بعد تین روز کے لقمہ طعام کا کہاتے تھے ونماز
عشا وتہجد کے درمیان ہین دو ختم قران کا کیا کرتے تھے ایک بزرگ نے
آپ سے کہا اَنْتَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ آپنے جواب دیا بل انا شیخ
فی الاسلام ولادت آپکی ۴۰۹ھ چارسو نو ہجری مین ہوئی ہے وصال آپکا تاریخ یکم محرم
سنہ ۴۸۶ چارسو چہیاسی ہجری مین ہوا ہکار ایک شہر ہے نواح موصل مین کشف نفحات مین لکہا
ہے کہ جبل ہکاریہ نواح موصل سے ہے فقط۔

حالات حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

سفینۃ الاولیا ودیگر کتب معتبرہ مین مذکور ہے کہ اسم شریف شیخ ابوسعید مخزومی
قدس سرہ کا مبارک بن علی بن حسین المخزومی ہے آپ سلطان الاولیا
برہان الاصفیا قدوہ عارفان زبدہ سالکان پیر طریقت واقف اسرار حقیقت
جامع علوم ظاہر وباطن ومصاحب حضرت خضر علیہ السلام کے تھے ومذہب
حنبلی رکہتے تھے مرید وخلیفہ شیخ ابوالحسن ہکاری قدس سرہ کے
وپیر خرقہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کے تھے بناے مدرسہ متبرکہ باب الازج
کے کہ منسوب بحضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ ہے آپ ہی سے

ہے آپ نے اپنی حیات مین حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ
کو عطا فرمایا تھا وفات آپ کی مہینہ محرم ۱۳۱۱ھ ہجری مین ہوئی ہے جدول
محبوب عارفین وسیلۂ ہدایت طالبین ملحقہ معمولات مظہریہ و بیاض خاندان
ماہرہ شریف مین تاریخ وصال آپ کی ساتوین شعبان درج ہے فقط

حالات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ

آن شاہ سرافراز کہ غوث الثقلین است — دراصل سیادت چہ صحیح النسبین است
از سوے پدر تا بہ حسن سلسلۂ اوست — از جانب مادر دُر دریاے حسین است

آپ حسنی و حسینی اس وجہ سے کہلاتے ہین کہ سلسلۂ نسب پدری
آپکا حضرت امام حسن مجتبےٰ اور سلسلۂ نسب مادری آپکا حضرت حسین شہید دشت
کربلا علیہما السلام تک منتہی ہوتا ہے کتاب نثر الجواہر مین سلسلۂ نسب پدری
آپکا اسطرح لکہا ہے کہ حضرت غوث الثقلین محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ تعالے عنہ بن سید نور الدین ابو صالح موسی جنگی دوست حق بن
ابی عبداللہ عبداللہ بن یحیی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسی بن عبداللہ موسی الجون
بن عبداللہ محض بن حسن مثنی بن ابی محمد امام حسن مجتبےٰ بن امیر المومنین حضرت
علی مرتضی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین - وجہ جنگی دوست حق کہلانے کی والد
ماجد حضرت کی کتاب ریاض الحیات مین اسطرح لکہی ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے
نفس سے جنگ و جدال اور اوسکے سرکشی کو پامال کرتے تھے ایک سال
تک نفس کے جہاد مین آپ نے نہ کچہ کہایا نہ پیا بعد ایک سال کے کچہ
کہانے پینے کا ارادہ کیا تو ان چیزون سے نمک اور آب گرم حاضر کیا گیا

اوسی حال مین کسی شخص نے طعام لذیذ اورآب سرد حاضر کیا آپ نے طعام لذیذ
اورآب سرد فقرا کو دیا اورنفس سے کہا اگر تجھے کچھ غذا کی ہوس ہے تو
نان جوین اورآب گرم بس ہے یہ سنتے ہی نفس نے آواز دی یا ابا صالح
موسی جنگی الجوع الجوع اوسوقت حضرت خضر علیہ السلام نے تشریف فرما
ہوکر کہا السلام علیک یا سبط النبی یا ابا صالح موسی خدا تعالے نے تیرے
نفس کو جنگی کہا تجکو دوست حق فرمایا اور تیرے ساتھ افطار کرنے کو مین مامور
ہون یہ گفتگو ہوکر جو طعام وآب کہ خضر علیہ السلام لائے تھے دونون نے
ملکر کہایا اوسوقت سے موسی جنگی دوست حق آپکا لقب ہوا۔ وسلسلہ
مادری جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کا اسطرح ہے کہ
نام مبارک حضرت[1] کی والدہ ماجدہ کا ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ[2] ثانی ہے بنت
ابی عبداللہ[3] صومعی بن سید ابی جمال[4] بن سید محمد[5] بن سید ابی محمود[6] طاہر
بن سید ابی عطا[7] عبداللہ بن سید ابی کمال[8] عیسی بن سید علاء[9] الدین بن حضرت
امام جعفر صادق[10] بن حضرت امام محمد[11] باقر بن حضرت سید امام زین[12] العابدین
بن حضرت سید امام حسین[13] شہید دشت کربلا بن جناب حضرت علی[14] مرتضی رضوان اللہ
تعالے علیہم اجمعین۔ مژدہ آپ کی ولادت باسعادت کا ارشاد حضرت سالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا جاتا ہے یعنی وقت عقد نکاح حضرت خاتون قیامت
کے آپ نے جناب مرتضوی و حضرت خاتون قیامت کے حق مین یہ دعا
فرمائی کہ خدا تعالے تم دونون کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمہارا بخت
سعید کرے اور تمپر برکت کرے اور تم مین سے بہت طیب پیدا کرے

پیدا کرے چنانچہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ پاک سے نیاز
مین قبول ہوئی اور بنی فاطمہ مین ایسے طیبین وطاہرین پیدا ہوے کہ اونکی
اولاد مین ہوئے آئمہ اطہار کبار و اولیاے نامدار مثل جناب حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کے پیدا ہوئے۔ واور بھی بشارتے
آپ کی ولادت کی بطور پیشین گوئی کے اولیاء اللہ سے ہوئین ہین۔
کتاب ریاض الحیات مین بحوالہ تحفہ قادریہ کے لکھا ہے کہ حضرت ابو المعالی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ شیخ ابو بکر کی مجلس مین ذکر اولیاء اللہ کا آیا اوس وقت
شیخ نے فرمایا کہ ایک مرد عراق مین ظاہر ہوگا عبد القادر نام عند الناس
عالی مناصب معالی مناقب و عند اللہ عالی تقرب اور اولیاے والا مقام
ہوگا بغداد مین رہے گا قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰه
حکم الہی سے کہیگا سب اولیاے متقدمین و متاخرین گردن جھکا دینگے
اوسکے قدم مبارک کو اوٹھا لینگے۔ کتاب تحفہ عجائبہ مین بیان شیخ ابو بکر شینکی
کا اسطرح پر لکھا ہے کہ شیخ ابی بکر بن ہوار نے فرمایا کہ عراق کے اوتاد آٹھ
ہین پہلے معروف کرخی دوسرے احمد بن حنبل تیسرے بشر حافی
چوتھے منصور بن عمار پانچوین جنید بغدادی چھٹے سری سقطی ساتوین سہل
بن عبد اللہ تستری آٹھوین عبد القادر جیلانی ہین مین نے کہا عبد القادر کون ہے
فرمایا وہ ایک مرد ہے عجمی سادات سے بغداد مین پانچوین صدی مین
اوسکا ظہور ہوگا اور صدیقین اور اوتاد و افراد سے جو جو دنیا کے قطب
اور اعیان ہین اون سب مین وہ یکتا ہے اور اوسکی شان سب سے

سواہے۔ اسیطرح اورا ولیاء اللہ کی بھی پیشین گوئیاں نسبت ولادت آپکی ہوئی ہین۔ حاصل کلام جب وقت ولادت باسعادت کا آگیا تب جناب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے بلدہ گیلان مین کہ اوسکا معرب جیلان ہے اور وہ بغداد شریف سے تین منزل ہے اور بقول بعضو نکے کسی قصبہ مین علاقہ جیلان کے ۴۷۱ھ مین مہد زمین کو اپنے جمال جہان آراسے رشک چرخ برین فرمایا اور بعض روایت مین آپ کی ولادت ۴۷۰ھ ہجری مین ہے اور اسی طرح مہینہ مین بھی اختلاف ہے بعض نے ماہ مبارک رمضان لکھا ہے اور بعض نے ماہ ربیع الآخر کہا ہے جیسا ولادت و وفات حضرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیع الاول مین ہے ویسا ہی ولادت و وفات جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی ربیع الآخر مین ہے سال ولادت مین اختلاف کا سبب یہ ہے کہ موافق عادت عرب کے بعض نے کسرات کے مہینون کو ملا کر اکہتر کہا اور بعض نے اوسکو نکال کر ستر کہا۔ نام نامی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کا عبدالقادر اور کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین ہے کسی دن چند حضار نے آپ سے پوچھا کہ آپکا لقب محی الدین کیونکر ہوا آپ نے فرمایا کہ مین ۵۱۱ سنہ ہجری مین جمعہ کے روز پا برہنہ سفر سے بغداد کو آرہا تھا ایک بیمار کو دیکھا کہ اوسکا رنگ متغیر اور جسم لاغر تھا مجکو دیکھکر کہا السلام علیک یا عبدالقادر مین نے سلام کا جواب دیا پھر اوسنے مجھے بلایا اور کہا کہ مجکو بٹھلاؤ پس مین نے

اوسکو بٹھلایا اتنے مین اوس بیمار کا جسم توانا اور صورت بہتر ہوئی اور
رنگ صاف نکلا مجکو اوسکے دیکھنے سے خوف پیدا ہوا اوسنے کہا
تو مجھے نہین جانتا مین دین ہون پژمردہ ہوگیا تھا جیساکہ تونے مجھے
دیکھا تھا اب اللہ تعالےٰ نے تیری بدولت مجھے زندہ کیا تو محی الدین
ہے مین اوسکو چھوڑکر جامع مسجد مین آیا وہان ایک شخص نے مجھسے
ملکر میری نعلین آگے رکھین اور کہا یا سید محی الدین جب نماز جمعہ سے
فارغ ہوا لوگون نے میرے نزدیک ہجوم کیا اور ہاتھون کو بوسے
دئے اور محی الدین کہنے لگے اوسکے آگے کوئی مجھے محی الدین نہین کہتا
تھا۔ کتاب ریاض الحیات مین لکھا ہے کہ تولد کے وقت والدین حضرت
کے ملہم ہوئے کہ اس طفل کا نام عبدالقادر رکھنا اولیا کے اصطلاح
مین عبدالقادر ایک مرتبہ کا نام ہے کہ وہ مرتبہ قدرت احیا اور امانت
کی بخشتا ہے اور وہ مرتبہ کمال اہل ولایت کا ہے اور حضرت ولادت
کے وقت اوس رتبہ پر تھے کتاب محبوب المعانی مین منقول ہے کہ آپکی
شب ولادت کو گیلان مین کوئی لڑکی پیدا نہین ہوئی اور تمام
زمین پر گیارہ سو گیارہ خاصان خدا پیدا ہوے اور وہ سب خدمات
اور صاحب کمالات اور اولیا ہوے۔ شیخ عبدالرزاق فرزند حضرت
غوث الآفاق کے فرماتے ہین کہ حضرت فرماتے تھے مین جب ایام
طفلی مین ہمراہ اطفال کے کھیل کا ارادہ کرتا تو بارگاہ الٰہی سے یہ ندا
آتی اِلَیَّ یَا مُبَارَکُ یعنی آ میری طرف اے مبارک اس آواز کے

خوف سے مین مانند عادت اطفال کے بہاگتا اور اپنے کو کنار والدہ
مین پہونچاتا اب وہ آواز مجہے خلوت خاص مین آتی ہے ۔ حضرت شیخ
موصوف قدس سرہ سے مروی ہے کہ مین نے جناب غوثیت
مآب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچہا کہ آپنے اپنے کو خدا کا ولی کب سے
جانا ارشاد ہوا کہ مین دس برس کی عمر مین مکتب کو جاتا تہا میرے گرد ایک
جماعت فرشتون کی تہی جب مکتب کو پہونچا فرشتون کی آواز سنی کہتے
ہین افسحوا لولی اللہ یعنی جگہہ دو اللہ کے ولی کو اوسوقت ایک شخص
اجنبی کو دیکہا آواز فرشتون کی سنکر اوسنے مکتب کے ایک لڑکے سے پوچہا
کہ یہ کسکا لڑکا ہے اوسنے کہا ابو صالح کا اوس شخص نے کہا قریب ہے کہ اسکے لئے
شان عظیم ہوگی یہ وہ شخص ہے کہ دینگے اسکو بغیر منع کے یعنی ایسا قرب حاصل ہوگا کہ
اوس سے باز نرکہا جائیگا اور تمکین بخشینگے بغیر حجاب کے اور قریب ہوجاویگا
بغیر مکر کے حضرت فرماتے ہین کہ بعد چالیس سال کے مین نے پہچانا
کہ وہ شخص ابدال وقت سے تہا ۔ کتاب خلاصۃ الاخبار مین لکہا ہے کہ
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایام طفلی مین کنار دایہ سے
یا گہوارہ سے اکثر اوقات غائب ہوجاتے دایہ بہت مضطرب ہوتی بعد
تہوڑی مدت کے پہر آتے جب آپ کا آفتاب ہدایت تابان ہوا اور ماہتاب
کرامت درخشان ہوا تو دایہ نے کیفیت اوس حالت کی حضرت سے
پوچہی آپنے فرمایا مین واسطے ملاقات مردان غیب کے جاتا تہا ۔ اعجاز
غوثیہ مین لکہا ہے کہ جناب غوث الثقلین ایک روز ایام طفلی مین دایہ

کے گود مین آرام فرماتے تھے یک بیک آغوش دایہ سے
پرواز کر کے ہمسر خورشید ہوئے اور وہان آپ کے جسم کو ایک
حرکت مانند سیماب کے ہوئی دایہ یہ ماجرائے عجیب دیکھکر نہایت حیران
و پریشان جانب آسمان کے نگران تھے اتنے مین حضرت بخیریت
دایہ کی گود مین آئے جب آپ بعد سن بلوغ کے شہر بغداد مین رونق افروز
مسند ہدایت و ارشاد کے ہوئے تب اوس دایہ نے یکبار آپکی زیارت
کو گیلان سے بغداد مین آکر ایک روز تنہائی مین وہ حالت بیان کر کے
عرض کیا کہ ایسی حالت اسوقت مین بھی کبھی ہوئی ہے آپ نے فرمایا الحمد للّٰہ
والمنۃ کہ عنایت و رحمت حق تعالےٰ کی اب مجھپر اوس سے سو حصہ زیادہ
ہے مگر اوسکا سبب یہ ہے کہ مین اوس عالم طفلی مین بمقتضائے سن
متحمل اوسکے تجلیون کا نہو سکتا تھا اور سیماب وار بیقرار ہو جاتا تھا اب
خدائے عزوجل نے مجھے وہ ظرف عالی بخشا ہے کہ دیسے ہزارہا تجلیات
مجھمین سما جاتی ہین اور مجھکو اپنی جگہہ سے نہین ہلاتین - کتاب سیاقی الحیات
مین شیخ عبداللہ محمد فارعدی سے منقول ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین
قطب الدارین خدمت اہل اللہ سے فائدہ حاصل کرنے کو جیلان سے
بغداد مین تشریف فرما ہوئے تو ایک وقت میرے روبرو ایک سائل
نے حضرت سے سوال کیا کہ آپ کے کام نے کس چیز پر ثبات و قیام
پایا آپنے فرمایا صدق پر کہ ہرگز مین جھوٹھ نہین بولا نہ اسوقت مین نہ عہد
طفلی مین اور فرمایا کہ مین ایک وقت ایام طفلی مین ہر فہ کے دن عرفہ کے

دن اپنے شہر کے باہر صحرا کے جانب نکلا وایک گاے کے پیچھے
اوسکے پکڑنے کو دوڑا اوس گاے نے میری طرف رخ کرکے کہا کہ
اے عبد القادر نہ تو اسواسطے پیدا کیا گیا اور نہ واسطے اس کام کے
امر کیا گیا - مین تنہا مکان کو آیا اور بالاے بام گیا دیکھا کہ تمام مخلوق عرفات
پر کہڑی ہوئی نظر پڑی وہان سے خدمت مین والدہ بزرگوار کے
آیا اور عرض کیا کہ مجھے خدا کو سونپ دو اور اجازت سے سرفراز کرو تا
بغداد کو جاؤن اور تحصیل علم مین دل لگاؤن اور زیارت صلحا کی کرون خدا
کی یاد مین مشغول رہون اونھون نے مجھسے استفسار فرمایا کہ کیا سبب
ہے مین نے تمام احوال عرض کیا آبدیدہ ہوئین اور معروضہ پذیرا فرمایا
اسی دینار جو میراث پدری سے رہے تھے اون مین سے چالیس
دینار میرے بہائی کو دئے اور چالیس دینار زیر بغل میرے پیرہن مین
سیکر مجھسے عہد لیا کہ کسی حال مین جھوٹھ نہ کہنا اور باہر آکر مجھے رخصت
کیا مین قافلہ کے ہمراہ جانب بغداد روانہ ہوا جب شہر ہمدان سے
گذرا تو یکایک ساٹھ سوار پیدا ہوئے اور قافلہ کو گھیر لیا مجھسے
کوئی متعرض نہوا بعدہ ایک شخص نے اونمین سے کہا کہ اے فقیر تیرے
پاس کیا ہے مین نے کہا کہ چالیس دینار ہین اوسنے پوچھا کہان ہین
مین نے جواب دیا کہ میری دلق مین زیر بغل سئے ہوئے ہین وہ تمسخر سمجھکر
چلا گیا پھر دوسرے شخص نے اون مین سے ویسا ہی پوچھا اور مین نے
ویسا ہی جواب دیا اوسنے اپنے قافلہ مین جاکر سالار قافلہ سے

یہ کیفیت عرض کی اوسنے کہا اوس فقیر کو یہان لے آؤ مجھے وہان لے
گئے وہ تمام ایک بلندی پر بیٹھے تھے اور مال تقسیم ہو رہا تھا اونکے
سردار نے مجھ سے کہا تیرے پاس کیا ہے مین نے اوسیطرح
کہا کہ چالیس دینار دلق مین سئے ہوئے ہین وہ بولا کہ اس دلق کو کھولو
جب کھولا تو اوس مین چالیس دینار نکلے اوسنے کہا کہ اے فقیر کس سبب
سے تو نے اعتراف کیا مین نے کہا کہ میری والدہ ماجدہ نے مجھ سے
عہد لیا ہے کہ کسی حال مین جھوٹھ نہ کہہ پس مین اوس عہد کو نہین توڑتا اور
خیانت نہین کرتا اون چورونکے سردار نے یہ حال سنکر رو دیا اور کہا کہ
مین نے کتنے سال سے اپنے پروردگار کے عہد مین خیانت کی ہے
اور کرتا ہون اب اوس سے باز رہا پھر اوسیوقت میرے ہاتھ پر توبہ
کی اوسکے یارون نے کہا کہ تو طریق دزدی مین ہمارا سردار اور مقدم تھا
اب طریق توبہ مین بھی تو ہمارا مقدم رہ ہم ہون نے توبہ کی اور تمام
مال قافلہ کا واپس دیا اول جنہون نے میرے ہاتھ پر توبہ کی وہ یہی
چور تھے لکھا ہے الصدق ینجی والکذب یہلک یہ سچ کہنا میرا اونکے
ہدایت کا باعث ہوا۔ کتاب بحر السرائر قادریہ مین سید عبد اللہ نقل کرتے
ہین کہ نام اون چورون کے سردار کا احمد بدوی تھا جب وہ تائب ہوا
تو حضرت کو اپنے مکان مین لایا سعادت اور مرتبہ خدمت گذاری کا پایا
بعد اوسکے جناب قطب الاقطاب بغداد کی طرف روانہ ہوئے اور
تحصیل علوم مین جد و جہد کی مین کامل ہوچکے۔ کتاب مخزن مین لکھا ہے

مین شیخ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت فرماتے
تھے مین نے پچیس برس تک صحراے عراق مین سیر کی اور چالیس برس
عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی اور پندرہ برس بعد نماز عشا کی ایک
پیر سے کھڑے ہو کر صبح تک قرآن مجید ختم کیا ایک رات میرا نفس خواب کی
آرزو کر کے کہنے لگا کہ اے سید عبد القادر رحمک اللہ اگر ایک لحظہ آرام
فرماتے اور پھر تازہ ہو کر نماز پڑھتے تو اس مین کیا قباحت ہے مین نے
اوسکے کہنے پر کچھ خیال نہ کیا اور اوسی طرح ایک پیر سے کھڑے ہو کر
قرآن پاک کو ختم کیا اور اکثر اوقات خواب مجسم ہو کر میرے سامنے آتا تھا
مین اوسپر خفا ہوتا تھا وہ دفع ہو جاتا تھا اسیطرح دنیا بھی صورتین
بدل بدل کر میرے پاس آتی تھی اور فریب کی باتین کرتی تھی مین
اوسپر غصہ ہوتا تھا وہ بھاگتی تھی اور اکثر مین نے تین روز سے
کم نہین اور چالیس روز تک بھی روزہ رکھا ہے اور پھر بعد اوسکے کچھ
میسر نہ ہوا کہ اوسکو کھاتا اور گیارہ برس مین برج عجمی مین رہا اسی سبب سے
وہ برج عجمی کے نام سے مشہور ہو گیا کتاب نفحات الانس مین لکھا ہے
کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا مین گیارہ سال
ایک برج مین بیٹھا تھا ایک مرتبہ اوسی برج مین مین نے خداے تعالے
سے عہد کیا کہ نہ کھاؤنگا جب تک نہ کھلادین نہ پیونگا جب تک پلادین
غرض چالیس روز گذر گئے تھے کہ کچھ نہ کھایا تھا بعد چالیس دن کے
ایک شخص آیا اور کچھ طعام لایا اور دور رکھکر چلا گیا قریب تھا کہ نفس میرا

ازبس گرسنگی سے طعام پر گرے کہا قسم ہے اللہ کی جو عہد کہ خدائے تعالیٰ
سے باندہا ہے اوس سے نہ پہرونگا سنا مین نے کہ میرے باطن سے
کوئی شخص فریاد کررہا ہے اور بہ آواز بلند الجوع الجوع کہتا ہے ناگاہ شیخ
ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے اور وہ آواز سنی اور کہا
کہ اے عبدالقادر یہ کیا ہے مین نے عرض کیا کہ یہ قلق و اضطراب نفس کا
ہے مگر روح برقرار ہے اور بادہ مشاہدہ خدائے تعالیٰ سے سرشار
ہے شیخ رحمۃ اللہ نے فرمایا میرے مکان کو آ مین نہ گیا اور دل مین کہا کہ
باہر نجاؤنگا یک بیک حضرت ابوالعباس خضر علیہ السلام آئے اور کہا کہ
اوٹھ ابوسعید کی خدمت مین جا تب مین گیا اور دیکہا کہ شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ
علیہ اپنے مکان کے دروازے پر کھڑے ہوئے میرا انتظار کرتے ہین
فرمایا کہ اے عبدالقادر میرا کہنا تجہے بس نہ تہا جو خضر علیہ السلام کو کہنا پڑا پہر
مجہے مکان مین لے گئے اور طعام مہیا کیا لقمہ لقمہ میرے دہن مین رکہا
یہانتک کہ مین سیر ہوا بعد ازان مجہے خرقہ پہنایا اور مین نے اونکی صحبت
بابرکت کو لازم کرلیا - جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
خرقہ خلافت شیخ ابوسعید مبارک بن علی المخزومی سے اور اونکو شیخ ابوالحسن
علی بن محمد بن یوسف قرشی ہکاری سے اور اونکو شیخ ابوالفرح طرطوسی
سے اور اونکو شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن شیخ عبدالعزیز تمیمی سے اور اونکو شیخ ابوبکر شبلی
سے اور اونکو شیخ خواجہ جنید بغدادی سے اور اونکو شیخ خواجہ سری سقطی سے اور اونکو
شیخ خواجہ معروف کرخی سے اور اونکو [illegible] امام علی رضا سے اور اونکو حضرت امام

موسیٰ کاظم سے اور اونکو حضرت امام جعفر صادق اور اونکو حضرت امام محمد باقر سے اور اونکو
حضرت امام زین العابدین سے اور انکو حضرت سید الشہدا امام حسین سے رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین اور انکو حضرت امیر المومنین و امام المسلمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
سے اور اونکو حضرت سرور کائنات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل
ہوا - یہ سلسلہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ بیعت مشائخ کبار
مین بواسطہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہے واسی سلسلہ مین دوسرا سلسلہ طریق
فیض یابی کا اجداد بزرگوار کی طرف سے بواسطہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے
اسطرح پر ہے کہ خرقہ پہنایا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اونکے والد
سید ابو صالح موسیٰ نے اونکو اونکے والد سید عبد اللہ جیلی نے اونکو سید یحییٰ زاہد نے
اونکو سید محمد نے اونکو سید داؤد نے اونکو سید موسیٰ ثانی نے اونکو سید عبد اللہ
ثانی نے اونکو سید موسیٰ الجون نے اونکو سید عبد اللہ محض نے اونکو اونکے
والد ماجد امام حسن مثنیٰ نے اونکو اونکے والد ماجد حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اونکو اونکے والد ماجد حضرت امیر المومنین و امام المسلمین علی ابن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے رضوان اللہ علیہم اجمعین و اونکو حضرت سرور کائنات
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے - و آپکو حضرت خضر علیہ السلام سے بھی فیض
حاصل ہے چنانچہ حضرت سیدنا میر عبد الرزاق قدس سرہ خلعت الصدق حضرت
غوث پاک رضی اللہ عنہ کے رسالہ الہامات مصنفہ اپنے مین تحریر فرماتے ہین
کہ خلیفہ مشغولی ارسال حضرت کو حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا ہے و تصدیق
رونق دین اسلام و استحکام شریعت و طریقت و اجراے فیض معرفت و حقیقت

آپ کی ذات بابرکات سے ہوا ہے وہوتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے اصلاً
محتاج کتابت کا نہیں ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی وحضرت خواجہ
بہاء الدین نقشبند وحضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ
علیہم آپ سے فیض یاب ہیں حضرت شہاب الدین عمر آپ ہی کے دعا سے
پیدا ہوئے ہیں وسلسلہ سہروردیہ انہیں کے طرف منسوب ہے حضرت
رضی اللہ تعالے عنہ قطب الاقطاب وغوث اعظم تھے مرشد ولایت میں
مقام آپکا سب سے بالاتر ہے وسوا اسکے اور حال یہ ہے کہ آپکو مرتبہ محبوبیت
ہی کا حاصل تھا اسی وجہ سے آپکا لقب محبوب سبحانی ہے چنانچہ کتاب
محفل گیارھویں میں لکہا ہے کہ ایک روز شہر گیلان میں آپ اپنے صحن خانہ
میں تشریف رکہتے تھے دوبار آواز سنی کہ اے سید عبد القادر عاشقی اور
معشوقی سے کون مقام میں تجھے عطا کروں اور کون سا مرتبہ بخشوں دوسرے
مرتبہ آپنے یہ کیفیت اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں عرض کی انہوں نے
ارشاد فرمایا کہ اے سید عبد القادر اگر پہر یہ آواز آئی تو عرض کرنا کہ مرتبہ معشوقی
عنایت ہو آپنے فرمایا کہ اے مادر مہربان مجھے کیا اختیار ہے کہ یہ عرض
کروں جز رضا اور تسلیم کے آپکی والدہ ماجدہ یہ سنکر بہت خوش ہوئیں اور
فرمانے لگیں عجب نہیں کہ پروردگار عالم تجھے دونوں مرتبہ عطا کرے دفعتہً
درگاہ پروردگار عالم سے حکم ہوا کہ اے سلطان عبد القادر میں نے عاشقی
اور معشوقی کے دونوں مرتبے تجھے دئے مبارک ہو اور ہمی کتاب میں شیخ
محمد علی بن ادریس یعقوبی سے روایت ہے کہ حضرت فرماتے تھے انسانوں

انسان میں بھی مشائخ ہوتے ہیں اور جنوں میں بھی اور ملائکہ میں بھی اور میں کل کا
شیخ ہوں ۔ واوسی کتاب میں روایت لکھی ہے کہ ابتدا میں اکثر آپ اپنے
اصحاب سے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ملک عراق کا میرے سپرد ہے اور بعد
چند روز کے فرمانے لگے کہ اب تمام مشرق اور مغرب میرے حوالہ ہوا ۔ کوئی
ولی نہ تھا کہ جو آپ کی اطاعت کرتا ہو یا آپکے پاس حاضر نہ ہوتا ہو اور آپ نے
بحکم خدا قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللہ فرمایا شیخ ابو سعود کہتے
ہیں کہ میں اوسوقت حاضر تھا یہ قول حضرت کے دل باطن سے زبان پر آیا
وہاں اوسوقت کے اعیان مشائخ سے پچاس آدمی حاضر تھے اون سبھوں
نے اپنے گردنیں جھکائیں اور عاجزی کی نشانیاں اونپر ظاہر ہوئیں اور جب آپنے
یہ قول فرمایا خداے تعالے نے آپکے دل پر ایک تجلی کی اور جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے خلعت عنایت ہوا اور آپنے اوس خلعت
کو روبروے اولیاے متقدمین اور متاخرین کے پہنا اور فرشتے و رجال الغیب
مجلس کے اطراف ہوا میں صفیں باندھے ہوئے کھڑے تھے اس
کثرت سے تھے کہ بسبب اونکے افق نہ نظر آتا تھا ۔ روے زمین پر کوئی
ولی احیا چہ اموات چہ ارواح باقی نہ رہا مگر کہ بحکم خدا اپنی گردنیں
جھکادیں بقول بعضوں کے ایک شخص نے عجم میں تواضع نہ کی فوراً جو اوسکا
حال تھا وہ جاتا رہا ۔ شیخ ابو البرکات بن صخر نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر
اموی سے پوچھا کہ شیخ محی الدین رضی اللہ تعالے عنہ کے سوا کبھی کسی دوسرے
نے اگلے مشائخوں سے قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللہ کہا تھا

اونہون نے کہا نہین پہر اونسے اسکا سبب پوچہا فرمایا کہ یہ کلمہ اونکی مقام فردیت کی خبر دیتا ہے وہر وقت مین فرد ہوتا ہے مگر سوائے حضرت غوث الثقلین کے کسی فرد کو یہ کہنے کا حکم نہین ہوا اور تمام اولیا اللہ نے اپنی گردنون کو نہین جہکایا مگر امر الہی سے ۔ ابو سعید قیلوی نے فرمایا ہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ بہ امر الہی کہا تہا کیونکہ وہ نشان قطبیت کا ہے ہر زمانہ مین ایک قطب رہتا ہے مگر بعض مامور ہوتے ہین سکوت پر تو اونکو سوائے سکوت کے گزیر نہین اور بعض مامور ہوتے ہین تکلم پر تو اونکو سوائے کلام کے چارہ نہین اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مقام قطبیت مین سب سے زیادہ کامل ہین اور صاحب طاقت و شفاعت ہین جسوقت حضرت قطب الاقطاب نے یہ قول فرمایا تہا اوسوقت شیخ علی بن ہیتی بہی مجلس مین موجود تہے اونہون نے اوٹہکر حضرت کی کرسی مبارک پر چڑہ کے قدم اقدس کو اپنی گردن پر رکہا اور خود حضرت کے دامن کے تلے آ گئے ۔ شیخ عبد الرحمن نے طفسونج مین گردن جہکادی اور کہا علٰی راسی ۔ شیخ ابی محمد نے اپنے سر کو زمین پر رکہہ دیا اور کہا علٰی راسی ۔ شیخ سوید سنجاری نے اپنا سر جہکا دیا اور کہا میرے سر پر ہے ۔ شیخ ابو مدین شعیب مغربی نے مغرب مین گردن جہکادی اور کہا اے باری تعالیٰ مین اونہین لوگون مین سے ہون تجہے اور تیرے فرشتون کو گواہ رکہتا ہون تحقیق مین نے سنا اور اطاعت کی ۔ شیخ سعدی بن مسافر اموی نے کوہ لالیش پر اسطور سے گردن جہکادی کہ سر زمین کو پہونچا

حضرت سید محمد گیسو دراز المشہور بہ بندہ نواز قدس سرہ نے کتاب لطائف الغرائب
مین ذکر کیا ہی کہ ایک روز زبان فیض ترجمان نیر اعظم خواجہ نصیر الدین محمود
چراغ دہلی قدس سرہ سے مین نے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب حضرت
غوث الثقلین واسطے کہنے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کے مامور ہوئے
تو جتنے اولیاء اللہ زمین پر تھے سبہون نے گردنین رکھین اور اطاعت کی
اوسوقت حضرت امام السالکین قطب العارفین خواجہ معین الحق والدین جو ان
دنون ملک خراسان مین ایک پہاڑ کے دامن مین مجاہدہ و ریاضت مین مشغول رہتے
بمجرد امر الٰہی یعنی قَدَمَاکَ عَلٰی رِقَابِ اَوْلِیَائِی کے تمام اولیاء عصر کے مبادرت
کرکے اپنا سر مبارک زمین پر پہونچایا اور کہا عَلٰی رَاْسِی اوسیوقت
حضرت غوث الاعظم نے اپنے نور باطن سے مطلع ہوکر مجلس مین روبرو
تمام اولیاء اللہ کے فرمایا کہ فرزند خواجہ غیاث حسن سنجری کا اس امر کی اطاعت
مین تمام اولیاء اللہ سے سبقت لے گیا اس حسن ادب اور تواضع سے خدا
جل جلالہ اور رسول کبریا کو خوش کیا عنقریب وہ صاحب ولایت ہندوستان
کے ملک کا ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا سید ادم بنوری نقشبندی قدس
سرہ نکات الاسرار مین لکھتے ہین کہ ایک روز محفل قدس شمائل حضرت
شیخ فرید الدین محمد گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مین ذکر حضرت غوث الثقلین کے قدم
کا آیا حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مین اوس عہد مین
ہوتا تو بآرزو سے تمام قدم مبارک کو اپنے انکھون پر رکھ لیتا کیونکہ میرے
پیر کے پیر خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وضع رقاب اولیاء مین داخل

ہین فَمَنْصِبِی اَنْ اَقُوْلَ عَلٰی حَدَقَۃِ عَیْنِی مقامات دستگیری مین لکہا
ہے کہ اس قول یعنی قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ مین اصحاب کبار و ائمہ اطہار
داخل نہین ہین اور یہ اونکو شامل نہین بعض شخص یون کہتے ہین کہ تمام اصحاب
اور ائمہ اولیاے کامل ہین کُلُّ وَلِیُّ اللّٰہِ مین داخل ہین اور بعض کہتے ہین
کہ جیسے بزرگوار اپنے برخودار کو کندھے پر محبت سے بیٹھاتے ہین اور اوسکے
ناز اوٹھاتے ہین ویسا ہی اگر آپ کا قدم اصحاب عظام و ائمہ کرام گردنون پر
لیوین تو کیا عجب ہے یہ سب اونکی جہالت کا سبب ہے محبوب المعانی
مین مذکور ہے جو ولایت کہ ساتھ نبوت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولایت
خاص انبیا کی ہے اونہین صاحب افتخار اور اونکے سردار حضرت خاتم رسالت
ہین اور جو ولایت کہ ساتھ خلافت اور صحبت اور امارت اور امامت کے ممزوج
ہے وہ ولایت جناب امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور
صحابہ کرام و دوازدہ امام رضوان اللہ تعالےٰ عنہم کی ہے اگرچہ ولایت مین
یہ سب شریک ہین مگر عرف مین انبیا کو اولیا نہین کہتے انبیا اور رسل کہتے
ہین ویسا ہی اصحاب کو بسبب شرف و عزت صحبت حضرت خاتم رسالت
کے اصحاب والا جناب کہتے ہین اسیطرح ائمہ کرام کو ائمہ اثنا عشر و دوازدہ
امام کہتے ہین حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا کوئی قول و فعل مخالف
عقل و نقل و شرع نبوی کے نہین ہے اسواسطے آپنے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ
کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ مین اولیا کو خاص کیا اصحاب کرام اور ائمہ عظام کا نام نہین
لیا بحث اولیاے عام مین ہے نہ اصحاب کرام اور دوازدہ امام مین کیونکہ وہ

لوگ سلاطین اسلام اور اکابر تمام ہین اور حکم تمام پر موافق محاورہ کے ہوتا
ہے **مثلاً** اگر بادشاہ کسی ایک لشکری کو کہے کہ مین نے تجھے
تمام لشکریون کا سردار کیا اس قول مین تمام لشکری شامل ہین مگر وزرا اور
سردار کہان داخل ہین حقیقت مین یہ بھی لشکری ہین مگر عرف مین مشہور وزارت
و سرداری ہین **مثلاً** اگر کسی شخص نے سوگند کہائے کہ چار
مہینہ گوشت نہ کہاؤنگا اور اوسنے اون مہینون مین مچھلی کہائی تو وہ حانث
نہ ہوگا گو حقیقت مین وہ بھی گوشت ہے مگر عرف مین مچھلی مشہور ہے
اور جیسا کسی نے کہا گیہون کی روٹی سب روٹیون سے بہتر ہے
تو اس سے یہ نہین نکلتا کہ گیہون کی روٹی بادام کی روٹی سے بھی بہتر ہو البتہ
وہ اناج کے قسم کی روٹیون سے بہتر ہوگی نہ کہ میوہ کے قسم کی روٹیون سے
پس جو اولیا کہ صاحب ولایت مجردہ مستغرٌ عن الصُّحبۃ والارشاد ہین اس
قول مین داخل ہین اونکو بزرگیان اوس قدم مبارک کی حاصل ہین اللہ جل و علا
نے حضرت غوث الثقلین کو درجہ ولایت اخص الخواص کا دیا تہا اور اونکو کمالات
ولایت مین بدرجہ اتم کامل کیا تہا اونکے مانند صاحب تصرف و کرامات کوئی
نہین ہوا اور کسی ولی کے ویسے مقامات نہین ہین تصرفات آپکے ظاہر
ہین کہ جس شخص کو نظر عنایت سے دیکہتے تھے وہ ولی ہوجاتا تھا حتی کہ
چور چوری کرنے کو گیا اور ایک نظر مین ابدال ہوگیا اور اب بعد ممات کے بھی
وہی تصرف آپکا جاری ہے جس شخص پر عنایت ہو جاوے وہ منزل مقصود
کو پہونچ جاوے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کتاب السیف المسلول مین

تحریر فرماتے ہین کہ بعضے اکابر اولیاء اللہ کو کشف صحیح سے معنی امام کے اور
ظاہر ہوئے ہین وہ یہ ہی کہ فیوض و برکات کارخانہ ولایت کہ جناب الہی سے
اولیاء اللہ پر نازل ہوتے ہین پہلے ایک شخص پر نازل ہوتے ہین واوس
شخص سے تقسیم ہوکر ہر ایک اولیاء عصر سے موافق رتبہ واستعداد کے ولی
کو پہونچتے ہین وکسی ولی کو بلا توسط اوس شخص کے کچھ فیض نہین پہونچتا
او مردمان خدا سے کوئی شخص بے وسیلہ اوس شخص کے درجہ ولایت نہین
پاتا اقطاب جزئے واوتاد وابدال ونجبا ونقبا وجمیع اقسام اولیاے خدا اُس
شخص کے محتاج رہتے ہین صاحب اس منصب عالی کو امام کہتے ہین و
قطب الارشاد بالاصالۃ بھی کہتے ہین وہ یہ منصب عالی وقت ظہور آدم علیہ السلام
سے روح پاک حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مقرر تھا وقبل از نشاء عنصری
آپکے امم سابقہ مین جس شخص کو درجہ ولایت پہونچتا تھا بتوسط روح پاک آپ کی
پہونچتا تھا وبعد وجود عنصری آپ کے تا وقت رحلت صحابہ وتابعین سب کو
بتوسط آپہی کے یہ دولت پہونچی وبعد رحلت آپکے یہ منصب حسن مجتبےٰ و
بعد اونکے حسین شہید کربلا بعدہ امام زین العابدین بعدہ امام محمد باقر بعدہ امام
جعفر صادق بعدہ امام موسی کاظم بعدہ امام علی رضا بعدہ امام محمد تقی بعد ازان امام
علی نقی بعدہ امام حسن عسکری علیہم السلام کو وہ منصب معلی مفوض رہا وبعد وفات
امام حسن عسکری تا وقت ظہور سید الشرفا حضرت غوث الثقلین محی الدین شیخ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کے یہ منصب عالی حضرت امام حسن عسکری
رضی اللہ تعالے عنہ کی روح پاک کے متعلق رہا جب جناب حضرت غوث الثقلین

رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیدا ہوئے یہ منصب مبارک اونکے متعلق ہوا وتا ظہور حضرت امام مہدی کے یہ منصب وہ مبارک حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق رہے گا لہذا آپ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ فرمایا واس بیت کے ساتھہ ترنم کیا ۔ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ ٭ جب امام مہدی ظاہر ہونگے یہ منصب عالی اونکے سپرد ہوگا وانقراض زمان تک اونکے سپرد رہے گا ۔ کتاب مقامات دستگیری مین لکھا ہے کہ چار شخص جیسا زندگی مین تصرف کرتے تھے ویسا ہی بعد ممات کے بھی تصرف کرتے ہین اول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ دوم شیخ معروف کرخی قدس سرہ سوم شیخ عقیل بتھی چہارم شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ تعالےٰ عنہم ۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سلطان طریقہ کے تھے اور تحقیق تصرف کرنے والے وجود مین اور سبھی اونکو طاقت اللہ کیطرف سے تصرف ہین اور خرق عادت دائمی ہین ۔ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مرأت الجنان مین لکھا ہے کہ کرامتین شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شمار نہین کیجاتین اور اندازہ مین نہین آتین ایک طالب عالم جو حضرت کی صحبت فیضدرجت مین تھا اوسنے کہا ہے کہ کرامتین آپکی حد تواتر کو پہونچی ہین یہ بات شہرۂ آفاق ہے جیسی کرامتین کہ حضرت سے ظاہر ہوئین ہین کسی مشایخ سے ظاہر نہین ہوئین اسپر سب کا اتفاق ہے ۔ مقامات دستگیری مین لکھا ہے کہ چار شخص اولیاء اللہ سے درست کرتے ہین کوڑھی

اور گونگے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے ایک حضرت محبوب سبحانی دوسرے
شیخ بقا ابن بطو تیسرے شیخ ابو سعید قیلوی چوتھے شیخ علی بن ہیتی رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم - حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے نظر غضب سے زندہ
مردہ اور نظر رحمت سے مردہ زندہ ہوگئے ہیں اور آپکی دعا سے لڑکیاں لڑکے
ہوگئے ہیں آپ کے بہت کرامات کتب معتبرہ سابقہ میں موجود ہیں کتاب
نثر الجواہر میں مذکور ہے کہ ہیبت حضرت غوث الثقلین محبوب دارین رضی اللہ
عنہ کی لوگوں کے دلوں میں نہایت تھی جب کوئی شخص پیش نظر آتا تو ہیبت
سے لرز جاتا حضرت اگر کچھ فرماتے تو لوگ بہت بجا بجا لاتے نہایت مطیع
و فرمان بردار تھے - شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک فرماتے ہیں کہ میں
دیکھا میری آنکھ نے کسیکو خوش اخلاق کشادہ دل بزرگ ذات وعدہ وفا
نہ چاہنے والا صحبت کا زیادہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
باوجود جلالت قدر اور علو منزلت کے چھوٹوں کی تعظیم کرتے اور بڑوں کی
تکریم سلام میں سبقت کرتے اور ضعیفوں پر شفقت اور ان کے ہمنشین ہوتے
ہمیشہ آپ نے فقرا سے فروتنی کی اور امرا کی تعظیم نہ کی کبھی کسی امیر کے دروازے
اور وزیر کے گھر پر تشریف فرما نہ ہوتے - اور تھے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ خائف خدا - سریع البکا - مقبول الدعوات - کثیر الہیبت -
کریم الاخلاق - پاک اصل - بدگوئی سے دور - صاحب وصل - اور اگر
کوئی خدائے تعالیٰ کا گناہ کرتا تو اوس سے ناخوش ہوتے - اور اپنی ذات
کے لئے غصہ نہ کرتے - سائل کبھی محروم نہ پھیرتے اگرچہ بدن پر کا کپڑا مانگتے تو

توبھی دینے سے باز نہ آتے - اور تھی توفیق الہی پیش رو اونکی - اور
تائید ربانی بازو اونکے - اور علم تہذیب اونکا - اور قرب الہی مودب اونکا
معرفت پناہ اونکے - اور محاضرہ زیر حظیرہ اونکا - اور انس ندیم اونکا - اور
خطاب الہی مشیر اونکا - اور لحظہ سفیر اونکا بسط اونکی نسیم - فتح اونکی بضاعت
راستی اونکی علم - اور حکمت اونکی صناعت - فکر اونکی سمر - ذکر الہی اونکا وزیر
مکاشفہ اونکی غذا - اور مشاہدہ اونکی شفا - آداب شریعت اونکا ظاہر - اوصاف
حقیقت اونکے سرائر - شیخ ابو الحسن روایت کرتے ہین شیخ ابو القاسم سے
کہ تھے حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت خوش اخلاق - اور پاک
اوصاف - اور نفس بہو کہا - ہاتھ سخی - اور ہر شب دسترخوان چنواتے
اور مہمانون کے ساتھ کہاتے - اور ضعیفون کے ہمراہ بیٹھتے - اور شاگردون
کے جسارت پر صبر کرتے - اور حضرت کی خدمت مین رہنے والا یہ سمجھتا کہ
زیادہ کوئی حضور اقدس مین پیش نہین یعنے یہ جانتا کہ مجھسے اور کسی پر عنایت
بیش نہین - اور حضرت کے دوستون سے کوئی نہ آتا تو اوسکا حال دریافت
فرماتے اور اوسکے مکان کا حال پوچھتے - اور دوستی کو بہت نباہتے
اور تقصیرین معاف فرماتے - اور جو کوئی قسم کہاتا تو اوسکی تصدیق کرتے
اور باوجود مطلع ہونے کے اوسکے باطن پر اوس سے چہپاتے - اور
اونکے مانند حیا والا کوئی نظر نہین آیا - کتاب ریاض الحیات مین عبد اللہ بن
ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا جب میرے گھر مین فرزند متولد ہوتا ہے تو مین مجھسے ہاتھ مین

لیتا ہون اور کہتا ہون کہ یہ سبب ہے اسکو اپنے دل سے خارج کرتا ہون)
پھر جب وہ جہان سے سفر کرتا ہے تو میرے دل مین موت کا صدمہ نہین
اثر کرتا۔ راوی کہتا ہے کہ جب دختر یا فرزند حضرت کا وفات پاتا تو وہین
کچھ خیال نہ لاتے منبر پر آتے اور وعظ فرماتے جب غسل اور تکفین سے
فارغ ہوکر میت کو مجلس مین لاتے تو حضرت نماز جنازہ سے فارغ ہوکر
پھر منبر پر رونق افزا ہوتے اور وعظ کرتے۔ کتاب نفح الجواہر مین لکھا ہے
کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ابتدا ٔ بغداد
مین بیس روز تک کچھ قوت نہ ملا پس مین قصر کسریٰ کے ویرانی کے
طرف چلا گیا تاکہ وہان کچھ چیز پاؤن دیکھتا کیا ہون کہ وہان ستر ولی اللہ قوت
ڈہونڈہ رہتے ہین دل مین کہا اونکے تلاش کے قائل ہونا مروت سے
بہت بعید ہے ویسا ہی بغداد کو پھر گیا ایک میرا دوست وہان ملا
اور ایک ٹکڑا سونے کا مجھے دیا جسکو میری والدہ نے بھیجا تھا مین نے
اوسمین سے ذرا ٹکڑا توڑ کر اپنے لیے رکھا باقی لیکر جلد کسریٰ کے محل
کیطرف گیا اور اون ستر آدمی پر تقسیم کیا اونھون نے کہا کہ یہ کیا ہے
مین نے کہا یہ میری والدہ بزرگوار کے پاس سے آیا ہے تمکو نہ دیکر تنہا
کہانا بہتر نہ جانا پھر مین بغداد کو آیا اور اوس ٹکڑے کا طعام منگوایا اور
فقرا کو بلا کے اونکے ہمراہ کہایا غرض شام تک سب صرف ہوا کچھ نہ رہا
جب کوئی شخص حضرت کے پاس پیسے لاتا تو اوسکو فرماتے کہ نیچے
مصلے کے رکھدے اور اون پیسون کو اپنے دست پاک سے نہ اوٹھاتے

جب کوئی خادم آتا تو فرماتے کہ وہ پیسے لے نان پز کو دے اور اوس سے
روٹی خرید لا حضرت کا غلام مظفر نام ایک طبق بہر کے روٹی خرید لیتا اور
دروازہ پر کھڑے ہو کر فقرا کو دیتا۔ اور خلیفہ کے پاس سے حضرت کے لئے
خلعت لاتے تو فرماتے ابو الفتح آرد فروش کو دو اوسکے یہان سے
فقرا اور مہمانون کے لئے آٹا خرید و۔ ایک قطعہ زمین کا حضرت نے وجہ حلال
سے خرید کیا تہا اور اوسکو بعض دہقان جو خادم تھے اونکے ذمہ کر دیا تھا
وہ لوگ ہر سال اوس زمین مین کشتکاری کرتے اور اوس غلہ سے ہر روز چار
پانچ روٹیان شام کیوقت حضرت کے روبرو لاکر دہرتے حضرت اوسمین
سے ایک ایک ٹکڑا مجلس والون پر تقسیم کر دیتے اور باقی اپنے لئے رکھ لیتے
اور جب کوئی حضرت کے واسطے ہدیہ لاتا تو لیتے اور تمام اہل محفل کو دیتے
ہدیہ قبول کرتے اور اوسکے بدلے سے نگذرتے نذر قبول فرماتے اور اوس
مین سے کچھ کہاتے۔ روایت ہے شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے کہ
حضرت پیر دستگیر لباس عالمانہ پہنتے تھے اور سر پر طیلسان ڈالے لیتے
اور خچر پر سوار ہوتے لوگ روبرو جناب اقدس کے غاشیہ بردار ہوتے
اور حضرت بلند کرسی پر وعظ فرماتے اور لوگ حضرت کا فرمان بجان و دل بجالاتے
اور کلام مین حضرت کے سرعت قبولیت تھی اگر کوئی سخت دل اونکو دیکھتا
تو عاجز ہو جاتا اور جو حضرت کو دیکہتا تو گویا تمام خلقت کو دیکھ لیتا۔ اور جب
جامع مسجد کو جاتے تو لوگ راستے مین کھڑے ہو کر اپنی حاجتین طلب
کرتے۔ شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم عبدان قرشی بغدادی بزاز سے ہمیشہ تھا

ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ سر پر طیلسان ڈالے رہتے
اور لباس عالمانہ بیش قیمت پہنتے ایک بار ۵۵۸ھ پانچسو اٹھاون ہجری مین حضرت کا خادم
میرے پاس قیمت لایا اور کہا مجھے ایسا کپڑا دے کہ جسکے ایک گز کی قیمت ایک
دینار ہوا ور بمقدار ایک حبہ کے ہو کم و زیادہ نہ ہو مین نے اوسکو ویسا ہی کپڑا
دیکر پوچھا کہ یہ کسکے لئے ہے اوسنے کہا کہ میرے پیر و مرشد حضرت شیخ الشیوخ
غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کے واسطے ہے اوسوقت میرے دل
مین یہ خیال گذرا کہ حضرت نے خلیفہ کے لئے لباس باقی نہین رکھا ہنوز یہ خطرہ
دل مین تمام نہ ہوا تھا کہ میرے پیر مین ایک میخ چبھی اوسکے درد کے شدت سے
موت نظر آنے لگی خلقت اوسکے نکالنے کو میرے پاس جمع ہوئی مگر کسیکی
طاقت و ہمت نہ پڑی مین اونسے بولا مجھے حضرت کے حضور مین لیچلو پہ انسے مجکو اوٹھا کر
حضرت کے حضور مین لائے ارشاد ہوا اے ابو الفضل تو اپنے دل مین مجھپر اعتراض کرتا
ہے قسم ہے عزت معبود کی مین نے اس کپڑے کو نہین پہنا جب تک مجھے
نہین کہا گیا کہ قسم ہے میرے حق کی جو تجھپر ہے پہن ایسا پیرہن کہ ایک گز اوسکا
ایک دینار کے قیمت کا ہو اے ابو الفضل یہ ہمارا کفن ہے اور میت کو کفن بہتر
پہناتے ہین میت کا کفن ایک موت کے بعد ہوتا ہے اور ہمکو یہ کفن ہزار موت
کے بعد ملا ہے پھر حضرت نے اپنا دست مبارک میرے پیر پہ پھیرا فی الفور میخ
پیر سے غائب ہوئی اور مین اچھا ہوا اور وہان سے پیادہ چلا آیا حضرت نے
فرمایا اوسنے جو مجھپر اعتراض کیا تھا سو وہ میخ کی صورت پر ظاہر ہوا۔ تفریح الخواطر
مین شریف ابو العباس حضرت حسینی موصلی سے روایت ہے کہ حضرت

غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ تمام علوم مین مہارت رکہتے تھے اور
حضرت کے مدرسہ مین ایک درس تفسیر کا اور ایک درس حدیث کا اور
ایک مذہب کا اور ایک خلاف کا صبحکو ہوتا تہا اور سہ پہر کو تفسیر و حدیث و مذہب
و خلاف و اصول و نحو کا سبق پڑھاتے اور ظہر کے بعد قرآن شریف ہفت قرأت سے
تلاوت فرماتے۔ شیخ عبد الرزاق قدس سرہ سے روایت ہے کہ حضرت غوث اعظم
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس عراق وغیرہ اطراف کے شہرون سے استفتا
آتے تھے اور کوئی استفتا شب تک نہ رہتا تہا اور کسی جواب مین فکر و تردد نہوتا
تہا بمجرد استفتا پڑہنے کے جواب تحریر فرماتے تھے اور امام شافعی اور امام احمد
بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے مذہب پر فتوی دیتے تھے حضرت کا جواب
بہت سرعت سے ہوتا تہا تمام عراق کے علما نہایت متعجب ہوتے تھے اور
حضرت کے پاس جو کوئی شخص فن شرعی شروع کرتا تو اپنے اقران مین سردار اور
سرتاج ہوتا اور دوسرا اوسکا محتاج ہوتا۔ شیخ علی بن ہیتی سے روایت ہے
کہ ایک دن شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کے زیارت کے واسطے تشریف فرما ہوئے اور شیخ بقا بن بطو حضرت
کے ہمراہ تھے پس مین نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکہا کہ اپنے
قبر شریف سے نکل کے حضرت کو اپنے سینہ سے لگایا اور خلعت پہنایا اور فرمایا
کہ اے شیخ عبد القادر علم شریعت اور طریقت اور علم حال اور فعل حال مین سب تیرے
محتاج ہوئے ہین۔ شیخ ابو عبد اللہ عبد الوہاب سے روایت ہے کہ حضرت نے
چالیس برس وعظ کہا ۵۲۱ سے پانچسو اکیس ہجری مین ابتدا ہوئی اور ۵۶۱ سے پانچسو اکسٹھ ہجری مین انتہا۔

ہو شیخ عمر بزاز و شیخ ابو عبد اللہ عبد الوہاب و شیخ ابو بکر عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہم سے
روایت ہی کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵۵۳ھ پانچسو ترپن ہجری مین کرسی
پر بیٹھکر فرمایا کہ ۵۲۱ھ پانچسو اکیس ہجری مین شنبہ کے روز شوال کے مہینہ مین ظہر کے نماز
کے قبل مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مجھہ سے فرمایا کہ اے فرزند تو وعظ کیون
نہین کہتا مین نے عرض کیا کہ اے پدر مین عجمی ہون فصحاے بغداد کے روبرو
کسطرح وعظ کہون آپنے فرمایا تو منہ کھول مین نے اپنا منہہ کھولا حضرت نے اپنا
لعاب مبارک میرے منہہ مین سات مرتبہ ڈال کے فرمایا خلقت کو وعظ کہہ اور اونکو
نیک نصیحت کر کے اپنے پروردگار کے طرف بلا پہر مین ظہر کی نماز پڑہ کے بیٹھا
ایک جماعت کثیر نے ہجوم کیا لیکن میری زبان سے بات نہ نکلے پس مین نے
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اوس مجلس مین دیکھا کہ میرے روبرو
کھڑے ہوکے فرماتے ہین اے فرزند وعظ کیون نہین کہتا مین نے عرض کیا
کہ بابا میرے زبان سے بات نہین نکلتی اونہون نے بہی فرمایا اپنا منہ کھول
مین نے منہہ کھولا آپنے اپنا لعاب مبارک چہہ بار ڈالا مین نے عرض کیا کہ آپ
سات مرتبہ کیون نہین ڈالتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے سات
بار نہین ڈالا اور میرے آنکھون سے غائب ہوئے اور مین نے یہ کہا جسکا -

ترجمہ یہہ ہی شکر کا غواص دل کے دریا مین ڈوب کر موتی معارف
کے سینہ کے ساحل پر نکالتا ہے پہر دلال ترجمان زبان کا اوسکو بیچتا ہے پس
اوسکو خریدکرتے ہین بہتر قیمت طاعت کی دیگر گہرون مین جو اذن دیا ہے خدا تعالیٰ
نے پکارنے کا او سبحان اللہ کا نام لیکر - راوی کہتے ہین کہ یہ حضرت کا کرسی پر پہیلا

کلام ہے۔ شیخ ابو محمد عبد اللہ عبد الوہاب سے روایت ہی کہ حضرت ہفتہ مین تین
بار وعظ فرمایا کرتے تھے جمعہ کی صبحکو اور سہ شنبہ کی شام کو مدرسہ مین اور یکشنبہ
کی صبحکو خانقاہ مین علما فقہا اور مشائخ حاضر ہوتے اور مجلس مین دو قاری تھے
ترتیل کے ساتھ بغیر الحان کے قرارت کرتے اور شریف ابو الفتح مسعود بن محمد ہاشمی
مقری بھی حضرت کی مجلس مین قرارت کرتے تھے اور حضرت کی مجلس مین دو ہشت
سے دو مر دیا تین مر د مر جاتے تھے اور حضرت اکثر اپنی مجلس مقدس مین ہوا پر
اوڑتے تھے پھر کرسی پر آتے تھے۔ شریف خضر حسینی سے روایت ہی کہ غوث الثقلین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجلس مین انواع علوم سے سمند تکلم کے جولانی دیکھاتے اور سخن
کو مکرر نفرماتے اور جب کرسی پر رونق افزا ہوتے تو نہ تھوکتے نہ ہنیی صاف کرتے
نہ کھکھارتے اور وعظ کے سوا دوسرا سخن نہ کہتے اور حضرت کی ہیبت و جلالت سے
کوئی شخص مجلس والوں نے اوٹھہ نہ سکتا تھا۔ شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت ہے کہ مین نے بار بار رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور دوسرے
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مجلس مین
دیکھا ہے کہ سردار اپنے تابعدار کو عزت اور حرمت دیتے ہین اور انبیا علیہم السلام
کی روحین آسمان و زمین مین جولانی کرتی ہین جیسے ہوا آفاق مین جولانی
کرتی رہتی ہے اور ملائکہ کی گروہ مجلس مین حاضر ہوتی تھی اور رجال الغیب اور جنات
کی جماعت حضوری کے لئے جلدی کرتے تھے اور مین نے خضر علیہ السلام کو ہمیشہ
دیکھا ہے کہ حضرت کی مجلس مین حاضر ہوتے ہین اور کہتے تھے جو شخص اپنی فلاح چاہے
وہ اس مجلس مین آئے جناب غوثیت مآب مرجع خلایق و ہادی انام کا وہ کلام

جسمین ذائقہ حدیث مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ کتاب محفل گیارھوین مین روایت ہے کہ عمر شریف حضرت کی اکانوے برس کی ہوئی اونیس برس کی عمر مین جیلان سے بغداد شریف مین تشریف لائے سات برس تحصیل علم کی اور پچیس برس عالم تجرید مین رہے اور چالیس برس دعوت اور ارشاد خلق مین مشغول رہے رضی اللہ تعالے عنہ وَجعل علی الفرد وس مثواہ بعد ہ بموجب کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ کے آپکو مرض الموت لاحق ہوا۔ روایت ہے کہ حالت بیماری مین حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک نامہ پیچیدہ جسکے پیشانی پر لکھا تھا یَصِلُ هٰذَا الْمَكْتُوْبُ مِنَ الْمُحِبِّ اِلَى الْمَحْبُوْبِ یعنے یہ عاشق کا خط معشوق کو پہونچے درگاہ الٰہی سے لائے اور حضرت سید عبدالواہاب رحمۃ اللہ علیہ آپکے صاحبزادہ کو دیا اونہون نے اوسکو پڑھا اور حضرت کے پاس لے گئے آپ مضمون وصال سنکر بہت خوش ہوئے اور عامہ مومنین اور مریدین کے واسطے دعا آمرزش کی کی اور سجدہ کیا۔ روایت ہے کہ ایک روز حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے ایام مرض الموت مین آپ سے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمایئے آپنے فرمایا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اوسکی بندگی کرو اور خدا کے سوا کسی اور سے نہ ڈرو اور نہ کسی سے امید رکھو اور جملہ حاجتین اپنی اللہ سے مانگو اور اللہ کے سوا نہ کسی پر تکیہ کرو و نہ اعتماد پھر حضرت نے اپنی اولاد کیطرف کہ گرد جمع تھی مخاطب ہوکر فرمایا کہ میرے پاس سوا تمھارے اور لوگ آئے ہین اوٹھو اور جگہہ دو اور ادب کرو یہان رحمت عظیم نازل ہے جگہہ تنگ نہ کرو اور بار بار فرماتے تھے عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَغَفَرَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ وَتَابَ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ یعنے اوپر تیرے سلام اور

رحمت اللہ کی اور بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور رجوع برحمت کرے ہمپر اور تمپر۔ روایت
ہے کہ انتقال کے وقت غیب سے آواز آئی اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً
یعنے پھر اپنے رب کی طرف راضی اور خوش بعدہ جب وقت نزاع روح مبارک کا
آیا توحید باریتعالے و کلمہ طیبہ فرمانے لگے حتی کہ روح مبارک حضرت کی قفس خاکی
سے آشیانہ قدس مین پہونچی و دولت وصال سے ذخیرہ اندوز ہوئی اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپکی تاریخ وفات کی نسبت روایات مختلف ہین ایک
روایت ہے کہ گیارھوین تاریخ ربیع الآخر ۵۶۱ھ پانچسو اکسٹھ ہجری مین شنبہ کے دن وفات
شریف واقع ہوئی و بعد عشا کے بغداد شریف کے محلہ باب الازج مین مدفون ہوئے
کتاب قلائد الجواہر مین شیخ شمس الدین ناصر الدین دمشقی محدث سے روایت ہے
کہ وفات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی بغداد شریف مین شنبہ
کی شب کو ربیع الآخر کے آٹھوین تاریخ ۵۶۱ھ پانچسو اکسٹھ ہجری مین ہوئی اور رات ہی کو باب
ازج کے نزدیک مدرسہ مین دفن ہوئے۔ علامہ شمس الدین ابو المظفر یوسف نے
کتاب مرآت الزمان مین لکھا ہے کہ حضرت کی رحلت ۵۶۱ھ پانچسو اکسٹھ ہجری مین ربیع الآخر
کے مہینہ مین شنبہ کے شب کو ہوئی ہے۔ سید محمود قادری نے اوراد قادریہ مین
۱۷ سترہوین صفر پنجشنبہ کا دن لکھا ہے۔ کتاب بہجۃ الاسرار مین ۹ نوین ربیع الآخر لکھا
ہے۔ کتاب نور احمدی ملفوظ سید احمد رفاعی مین ۱۰ دسوین ربیع الآخر شنبہ کی رات
لکھی ہے۔ اور ابن النجار نے بھی اپنی کتاب مین یہی لکھا ہے کہ حضرت کا انتقال
شنبہ کی شب کو ہوا ربیع الآخر کے ۱۰ دسوین کو تجہیز و تکفین سے شب کے وقت
فراغت ہوئے اور جناب شیخ عبد الوہاب قدس سرہ نے امام ہو کر جنازہ

کی نماز پڑہی بہت رفیق اور فرزند اور مرید جمع تہے اونکے مدرسہ عالیہ کی رواق
مین دفن کیا۔ اور بعضون نے تیرھوین ربیع الآخر۔ بعضون نے چودھوین
ربیع الآخر۔ بعضون نے غرہ بھی لکھا ہے۔ لیکن صاحب مناقب غوثیہ کے نزدیک
تاریخ وفات کی سترھوین ربیع الآخر صحیح ہے۔ تحفہ قادریہ مین بھی سترھوین ربیع الآخر
لکھی ہے۔ اور بعض بزرگان بغداد شریف کا بیان یہ ہے کہ وہان عرس حضرت
کا سترھوین ربیع الآخر کو ہوتا ہے۔ درگاہ شریف حضرت قطب الکونین غوث الثقلین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہر بغداد شریف مین مشہور و معروف ہے۔ فقط

حالات حضرت سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہ العزیز

سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا و سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار
و سلاسل الانوار و دیگر کتب معتبرہ مین حالات سید عبد الرزاق قدس سرہ کے
اسطرحپر مذکور ہین کہ لقب آپکا تاج الدین و کنیت ابوبکر و ابو الفرج ہے آپ خلف
رشید و شاگرد و مرید و خلیفہ جناب غوث الثقلین محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہین آپنے تحصیل علوم اپنے والد ماجد سے کیا ہے و
سب علما وقت سے سبقت لے گئے تھے اور حافظ قرآن و حدیث کے
و علوم ظاہر و باطن مین مرتبہ کمال کا رکھتے تھے فاضل تبحر و مفتی عراق و مدرس
و واعظ و ولی اکمل تھے ولایت و امامت مین درجات علیہ و مقامات سنیہ رکھتے
تہے ملفوظات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ موسومہ کتاب جلاء الخواطر
آپ ہی کی جمع کی ہوئی ہے آپ کی ذات بابرکات کے فیض عام سے بہت
لوگ عالم اور فاضل اور درویش مرد کامل ہوگئے ایک مرتبہ جناب حضرت

غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ منبر پر جلوہ گر ہوکر انواع علوم سے تکلم فرماتے اوس مجلس خاص مین پایہ اخیر منبر کے قریب زیر قدم پدر پیشوا سے جن و بشر کے آپ تشریف فرماتے یکایک اوپر دیکھکر بیخود و بیخبر ہوگئے اور خود بخود شعلہاے آتشین اونکے ملبوس عطر آگین اور موے عنبرین اور اندام جامہ زیب سے مشتعل ہونے لگے جناب غوثیت مآب رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہ کیفیت دیکھکر جلد تر منبر سے اوتر کر دست اطہر سے اوس آتش پر شرر کو بجہا فرمانے لگے کہ اے نور بصر یہ کیا سانحہ پیش نظر ہوا آپ نے دست بستہ عرض کیا کہ جب مین نے سر اوٹھا کر اوپر دیکھا تو مردان غیب سر بسیر ہوا پر صف بستہ نظر آئے کہ ساکت کہڑے ہین اور آتش تابناک سے اونکے لباس جل رہے ہین اور شعلہاے آتشین اونکے جسمون سے نکل رہے ہین اور اونمین سے کتنے قعود مین اور کتنے سجود مین اور کتنے بجاے خود اور کتنے بیخود زمین پر گر رہے ہین حضرت غوث الورےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مقام خوف وہراس کا یہین ہے یہ مردان غیب ہین اور تم بھی انھین مین ہو۔ تیس برس کامل معبود برحق سے شرما کر آپنے سر اوپر نہین اوٹھایا اور ہمیشہ یاد خدا مین ہمہ تن مصروف رہتے اور سکوت و خاموشی سے سروکار رکھتے آپکی حکایات علیہ کتب سابقہ مین بہت ہین جلد اول کتاب خزینۃ الاصفیا مطبوعہ مطبع ثمر ہند لکھنؤ کے صفحہ ٩٠ آ مین بحوالہ کتاب انیس القادریہ بروایت شیخ ابو المعالی صاحب تحفۃ القادریہ کے لکھا ہے کہ شیخ تاج الدین عبد الرزاق کو۔ حق تعالےٰ نے پانچ فرزند عطا فرمائے تھے شیخ ابو صالح ١ و شیخ ابو القاسم ٢ عبد الرحیم و شیخ ابو محمد ٣ اسمعیل و شیخ ابو المحاسن ٤ فضل اللہ

وشیخ سید جمال اللہ قدس اللہ اسرارہم منجملہ اونکے شیخ جمال اللہ صورت وحسن جمال مین حضرت
غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت مشابہت رکھتے تھے وحضرت غوث
مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اونسے بہت محبت ورغبت تھی چنانچہ حضرت کی
دعا سے اونکو دائمی نصیب ہوئی آجتک زندہ وحیات ہین وساتھ حیات المیر
کے شہرت رکھتے ہین سکونت اونکی اکثر دیار سمرقند وغیرہ مین رہتی ہے کہ سید
محمد نقیم صاحب شجرہ وغیرہ بہت اولیاء اللہ کے مرید ہین ورسالہ تحفۂ گیارہوین
مطبوعہ مطبع گلزار اودھ لکھنؤ کے صفحہ ۱۱۹ مین بحوالہ روایت مصنف تحفۃ القادریہ
کے اسقدر اور لکھا ہے کہ یہ بزرگ میرے زمانہ مین زندہ ہین ایک کسی نے آپ سے
پوچھا کہ آپکو یہ حال اپنا معلوم ہے کہ آپ تا کہ زندہ رہینگے فرمایا کہ یہ تحقیق معلوم
نہین مگر ایک روز میرے جد امجد نے مجھے گود مین لیا اور فرمایا کہ اے جمال اللہ
سلام ہمارا اخی خضر علیہ السلام سے کہنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید حضرت خضر
کو دیکھونگا فقط ورسالہ سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار مطبوعہ مطبع
منشی علی حسین واقع شہر لکھنؤ کے شروع صفحہ ۷ مین بحوالہ کتاب تحفۃ القادریہ حضرت
شیخ سید معالی لاہوری کے لکھا ہے کہ شیخ جمال اللہ سرچشمہ فضل وکمال منجملہ
ابدال سبعہ سے ایک ابدال ہین سراپا ہمصورت وہمسیرت اپنے جد امجد رضی اللہ
اللہ عنہ کے اور آپ کے دعا سے اونکو زندگانی جاودانی بارگاہ یزدانی سے
عنایت ہوئی کہ آج تک وہ ہفت اقلیم کے حفاظت کرتے ہین اور شہر لیلام مین
اقامت رکھتے ہین ایک بزرگ نے اونسے پوچھا کہ آپکی کتنی عمر ہوگی فرمایا مجکو
اسقدر تو معلوم ہے کہ حضرت محبوب سبحانی مجکو دیکھکر اکثر ارشاد فرماتے تھے

کہ اے جمال اللہ تیری بڑی عمر ہے تو زمانہ عیسیٰ علیہ السلام کو پائے گا اور اونکی صحبت کا حظ اوٹھائیگا ہمارا سلام اُس روح القدس کی خدمت اقدس میں پہونچانا

حضرت سید عبدالرزاق قدس سرہ ۵۲۸ھ پانچسو اٹھائیس ہجری میں پیدا ہوئے تھے و بتاریخ چھٹویں شہر شوال ۶۰۳ھ چھسو تین ہجری و بقولے ۶۰۴ھ چھسو چار ہجری و بقولے ۵۹۵ھ کو آپکا وصال ہوا مزار شریف آپکا بغداد شریف میں ہے

حالات حضرت میر ابو صالح قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار و دیگر کتب میں مذکور ہے کہ سید ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ علما کبار و فضلائے محدثین سے ہیں شاگرد و تربیت یافتہ اپنے والد سید عبدالرزاق قدس سرہ کے ہیں و خرقہ خلافت بھی اونہیں سے پہنا اور اپنے چچا سید عبداللہ قدس سرہ سے بھی تربیت پائی ہے سال وفات آپکا ۶۳۳ھ چھسو تینتیس ہجری تاریخ خمسی میں لکھا ہے کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے ۶۳۲ھ چھسو بتیس ہجری کو [illegible] عماد الدین ابو صالح نصر [illegible] عبدالرزاق جیلانی قدس سرہ نے بھی وفات پائی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم شریف آپکا نصر و لقب عماد الدین و کنیت ابو صالح ہے و آپ قاضی القضاۃ بغداد شریف کے تھے اور سال وصال آپکا ۶۳۳ھ چھسو تینتیس ہجری ہو کیا [illegible] عمر آپکی ستر برس کی ہوئی ہے محفل گیارھویں میں تاریخ وصال آپکی تیرھویں شوال ۶۳۳ھ چھسو تینتیس ہجری لکھی ہے مگر بیاض خاندان شریف میں تاریخ وصال آپکی ستائیسویں رجب درج ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال فقط

حالات حضرت سید محی الدین ابی نصر قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ سید محی الدین ابی نصر خلف ارجمند و شاگرد و مرید و خلیفہ سید ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہما کے تھے واپنے جد اعلیٰ حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ سے بہت مشابہت رکہتے تھے و تحصیل علوم ظاہر و باطن کی اپنے والد ماجد سے کی آپ جلیل القدر عزیز العلم کثیر الحلم و سراج العلما و مفتی عراق کے تھے ۶۵۶ چہ سو چھپن ہجری مین بمقام بغداد شریف وفات پائی بیاض خاندان مارہرہ شریف مین تاریخ وصال آپ کی بائیسوین ۲۲ ربیع الاول ۷۱۳ سات سو تیرہ ہجری درج ہے فقط

حالات حضرت میر سید علی قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ سلسلہ ارادت میر سید علی قدس سرہ مین اختلاف ہے بعضے شجرہ ہاے مشائخ طریقت مین آپکو ساتھ حضرت سید محی الدین ابی نصر قدس سرہ کے منسوب کیا ہے اور بعض مین آپکو ساتھ سید احمد کے دادا انکو ساتھ محی الدین ابی نصر قدس اللہ سرہما کے منسوب کیا ہے چنانچہ اجازت نامہ شیخ عبد العزیز حسن طاہر چشتی شطاری قادری مین جو واسطے شیخ برہان الدین کے لکھا ہے اسطرح پر مذکور ہے کہ مجھکو اجازت دی سید ابراہیم بن معین حسینی چشتی قادری نے اور انکو تلقین کیا شیخ بہاء الدین بن ابراہیم انصاری چشتی شطاری قادری نے اور انکو تلقین کیا سید احمد شافعی حسنی الحسینی نے اور انکو تلقین کیا انکے پدر میر سید حسن نے اور انکو اجازت دی انکے پدر سید موسیٰ حسینی نے اور انکو اجازت دی انکے پدر سید علی نے اور انکو تلقین

کیا سید احمد نے اور اونکو تلقین کیا سید محی الدین ابی نصر محمد بن ابو صالح نے
قدس اللہ تعالیٰ ارواحہم ۔ و اجازت نامہ شیخ بہاء الدین بن ابراہیم الضاری
قدس سرہ مین جو واسطے شیخ عمر کے لکھا ہے بجاے اسم سید علی کے سید محمد
بغدادی دیکھنے مین آیا ہی اوسمین اسطرح پر ہے کہ مجکو اجازت دی سید احمد جلالی
نے اونکو تلقین کیا اونکے پدر سید حسن قدس اللہ روحہ نے اور اونکو تلقین کیا
اونکے پدر سید موسیٰ نے اور اونکو تلقین کیا اونکے پدر سید محمد بغدادی نے اور اونکو
تلقین کیا اونکے بھائی سید احمد نے اور اونکو تلقین کیا سید محی الدین ابی نصر نے اور اونکو تلقین کیا
اونکے پدر میر ابو صالح نے اور اونکو تلقین کیا اونکے پدر شیخ عبد الرزاق نے قدس اللہ ارواحہم اور
شیخ بدر الدین کہ از مستفیدان شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ ہین کتاب حضرت القدس
مولفہ اپنے مین لکھتے ہین کہ مجکو انتساب اپنے والد سے تہا اور اونکو شیخ رکن الدین
بن شیخ عبد القدوس گنگوہی سے اور اونکو میر سید ابراہیم ایرچی سے اور اونکو شیخ
بہاء الدین الضاری سے اور اونکو سید احمد سے اور اونکو سید موسیٰ سے اور اونکو
سید عبد القادر سے اور اونکو سید حسن سے اور اونکو سید محی الدین ابی نصر سے
غرض کہ سید محی الدین ابی نصر سے سید احمد جیلی تک شجرہ ہاے
مشایخ طریقت مین بہت اختلاف ہے ایک مطابق دوسرے
کے دیکھنے مین نہین آیا واللہ اعلم بالصواب ۔ (المولفہ) اس فقیر نے اپنے شجرے کے
مطابق حضرت کے حالات لکھنے کی خواہش کی ہے و مطابق شجرہ اس فقیر مولف
کے یہ ہے کہ تلقین کیا و خرقہ پہنایا شیخ بہاء الدین شطاری قدس سرہ کو سید
احمد جیلانی نے اور اونکو میر سید حسن نے اور اونکو میر سید موسیٰ نے اور اونکو میر سید علی

نے اور انکو سید محی الدین ابی نصر نے اور انکو میر ابو صالح نے اور انکو سید عبد الرزاق نے قدس اللہ
اسرارہم پس ہمارے شجرہ کے مطابق میر سید علی قدس سرہ خلیفہ و تربیت یافتہ سید محی الدین ابی نصر
قدس سرہ و پدر خرقہ میر سید موسی قدس سرہ کے ہین آپ اکمل الکملا تھے اور عجب شان
رکھتے تھے اور عبادت و ریاضت مین ہمہ تن مصروف رہتے تھے مطابق تحریر
بیاض خاندان مارہرہ شریف کے تاریخ وصال آپ کی تیئسوین شوال ۷۲۹ھ

حالات حضرت سید موسی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ سید موسی قدس سرہ نسبت
ارادت اپنے پدر سید علی قدس سرہ سے رکھتے تھے و اجازت تلقین اذکار و اشغال
گزیدنی اونہین سے پائی آپ بہت کامل و عبادت و ریاضت و یاد الٰہی مین مشغول
تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی تاریخ وصال آپکی تیرھوین رجب
۷۶۳ھ سات سو تریسٹھ ہجری ہے فقط

حالات حضرت میر سید حسن قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ آپ خلف رشید و خلیفہ حضرت سید موسی
قدس سرہ کے ہین آپ نسبت ارادت اونہین سے رکھتے تھے و خرقہ خلافت
بھی اونہین سے پہنا آپکے حالات عالی و مقامات بلند تھے مطابق تحریر بیاض
خاندان مارہرہ شریف کی تاریخ وصال آپ کی چھبیسوین صفر ۷۸۱ھ ہجری ہے

حالات حضرت میر سید احمد جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب سلاسل الانوار مین لکھا ہے کہ میر سید احمد جیلانی قدس سرہ خلف
ارجمند و خلیفہ و تربیت یافتہ میر سید حسن قدس سرہ کے ہین آپ درویش

کامل وفیض رسان عالم تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی تاریخ وصال آپ کی انیسوین محرم ۹۵۳ھ ہجری ہے۔ فقط

حالات حضرت شیخ بہاء الدین شطاری قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب وفیات الاولیا مین لکھا ہے کہ شیخ بہاء الدین بن ابراہیم بن عطاء اللہ القادری الحسینی الشطاری صاحب حالات وجامع کرامات وبرکات تھے وطن اصلی آپکا قصبہ جنید سرکار سرہند سے ہے بہ استدعا ریکے از ملوک مندو کے اوس دیار مین تشریف لے گئے اور بہ زمانہ سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کے مندو مین بسر کیا بعدہ وہان سے بعزیمت دیار دکھن کے گئے شہر بیدر مین سکونت اختیار فرمائی۔ آپ قادری تھے ومشرب شطاری رکھتے تھے۔ آپکا ایک رسالہ ہے اوسمین انواع اذکار واشغال وطرق وآداب اوسکے بیان کیے ہین اوراوس رسالہ مین نسبت اپنی طرف سلسلۂ عالیہ قادریہ کے اسطرح کی ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک ذکر کرکے فرماتے ہین کہ

وَهُوَ لَقَّنَ لِابْنِهِ السَّعِيْدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْبَغْدَادِيّ وَ لَقَّنَ الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ شَيْخَنَا بَعْدَ شَيْخِنَا إِلَى شَيْخِيْ وَمُرْشِدِيْ السَّيِّدِ أَحْمَدَ الْجِيْلِيِّ الْقَادِرِيِّ الشَّافِعِيِّ فَشَيْخِيْ لَقَّنَنِيْ وَ أَرْشَدَنِيْ فِيْ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ وَ جَمِيْعِ الْأَذْكَارِ وَ أَلْبَسَنِيْ الْخِرْقَةَ الْقَادِرِيَّةَ فِي الْحَرَمِ الشَّرِيْفِ تُجَاهَ بَابِ الْكَعْبَةِ وَ أَجَازَنِيْ إِجَازَةً مُطْلَقَةً بِأَنْ أُجِيْزَ مَنْ يَسْتَجِيْزُنِيْ وَ أُلَقِّنَ وَ أُلْبِسَ مَنْ يَسْتَلْقِنُ وَ يَسْتَلْبِسُ مِنِّيْ انتہے

کتاب اخبار الاخیار مین بھی آپکا حال اسیطرح پر ہے اور لکھا ہے کہ رسالہ
شطاریہ مین آپ فرماتے ہین اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ
کہا گیا ہے لیکن اون طریقون مین سے تین طریق مشہور و معروف
ہین اول طریق اخیار اور وہ صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن و حج و جہاد ہے
جانے والے اور پہونچنے والے اس طریق کے بہت عرصہ مین تھوڑے
مقصود کو پہونچتے ہین دوسرا طریق مجاہدات و ریاضات
ہے تبدیل اخلاق ذمیمہ و پاک کرنے نفس اور صاف کرنے دل و جلا دینے روح
مین اور یہ طریق ابرار کا ہے اس طریق سے مقصود کو پہونچنے والے بہت
ہین بنسبت طریق اول کے تیسرا طریق شطاریہ ہے اور یہ طریق اون
دو طریقون سے قریب ترین طُرُق وصال الی اللہ ہے۔ اصول طریق
شطاریہ کے دس چیز ہین اول توبہ اور وہ خارج ہونا ہے کل مطلوب
سے سوا اسکے دوسرے زہد یعنے بے رغبتی
دنیا و اوس کی محبت و اوسکی پونجی قلیل و کثیر سے تیسرے توکل
اور وہ خارج ہوتا ہے سببون سے چوتھے قناعت اور وہ خارج
ہوتا ہے خواہشون نفسانیہ سے پانچوین عزلت اور وہ خارج
ہونا ہے ملنے خلق سے ساتھ گوشہ نشینی و انقطاع کے جیسا کہ بسبب
موت کے ہوتا ہے چھٹوین توجہ طرف حق کی اور وہ خارج
ہونا ہے کل خواہشون سے جو بلاوے طرف غیر حق کے جیسا کہ خارج ہوتی
ہین خواہشین بسبب موت کے پس نہ باقی رہی کوئی مطلوب نہ کوئی محبوب

یعنی راہین الی اللہ کی بعدد انفاس خلائق کے ہین

ہے کوئی مقصود سوا اللہ تعالےٰ کے **ساتوین صبر** اور وہ خارج ہوتا ہے
حظوظ نفس سے ساتھہ مجاہدہ کے **آٹھوین رضا** اور وہ خارج ہوتا ہے
رضاے نفس سے بسبب داخل ہونے کے رضاے اللہ تعالےٰ مین ساتھہ
تسلیم کرنے احکام ازلیہ اور سپرد کردینی جملہ امور کے طرف تدبیر اللہ تعالےٰ کے
بلا اظہار کرنے کسی چیز کے کَمَا ھُوَ بِالْھُوِیَّتِ **نوین ذکر ہی** اور وہ
خارج ہوتا ہے ذکر ماسواے اللہ سے **دسوین مراقبہ** اور وہ خارج ہوتا
ہے ہستی اور قوتون سے جیسا کہ خروج ہوتا ہے بسبب موت کے ۔و
اسمار ذکر تین قسم پر ہین اسم جلالی و اسم جمالی و اسم مشترک اگر اپنے مین صفت
رعونت اور درشتی کی دیکھے تو پہلے اسم جلالی مین مثل اسما یَا قَھَّارُ یَا جَبَّارُ
یَا مُتَکَبِّرُ کے مشغول ہو تا نفس مطیع و فرمان بردار ہو بعدہ اسم جمالی
مین مثل اسمار یَا مَلِکُ یَا قُدُّوْسُ یَا عَلِیْمُ کے بعدہ اسم مشترک مین مثل اسمار
یَا مُؤْمِنُ یَا مُھَیْمِنُ کے مشغول ہو اگر اپنے مین صفت انکسار و تواضع کی
دیکھے تو پہلے اسم جمالی مین مشغول ہو بعدہ اسم مشترک مین زان بعد اسم جلالی
مین اسیطرح ذکر مین مشغول ہو تا کہ دل صاف ہو و ذکر دلمین قرار پکڑے
و مقام ذکر ننانوے کا تلوین مین ہے پس نشوان مقام تمکین ہے و بزرگی
و بلند جگہہ ذاکر کی ذکر اسم اَللّٰہُ مین ہے کہ اسم ذات ہے ننانوے نام
اسمار صفات ہین جب تک ذکر اسمار صفات مین ہے عالم تلوین مین ہے
جب ذکر اسم ذات مین پہونچے اوسکی گرمی سے وجود فانی جلجاوے و مضمحل
ہو جاوے اسجگہ فنا حاصل آتی ہے اور اس سے مراد محو ہونے وجود

فانی سے ہے اور جب اپنے سے فانی ہو بقا پاوے پس دل مرید صادق
کا بلا ذکر کے ہرگز کشادہ نہین ہوتا اور جب دل منور ہو جاوے پس حقیقت
اشیا کی اوسپر ظاہر ہو اور عالم ارواح سے ملاقات ہو ذکر حقیقی کہ شہود حق
ہے اس منزل مین شیخ ہو۔ اور اوسی رسالہ مین بعد بیان کیفیت سلوک و آداب
و شرایط ذکر و طرق و اقسام و اسامی اوسکے کے فرماتے ہین کہ ذکر کشف ارواح
یا احمد یا محمد کے دو طریق ہین **طریق پہلا** یہ ہے کہ یا احمد کو داہنے
طرف کہے و یا محمد کو بائین طرف کہے اور دل مین ضرب یا رسول اللہ
کا کرے **طریق دوسرا** یہ ہے کہ یا احمد کو داہنے طرف کہے
و یا محمد کو بائین طرف کہے و دل مین یا مصطفی کا خیال کرے اور ذکر یا احمد یا محمد
یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ کا ذکر شش طرفی کرے کشف جمیع ارواح
کا ہو جاوے۔ اور اسماء ملائکہ مقربین بھی یہی تاثیر رکھتے ہین یا جبرئیل یا میکائیل
یا اسرافیل یا عزرائیل یہ ذکر چہار ضربی ہے۔ اور ذکر اسم شیخ اسطرح سے ہے
یعنے یا شیخ یا شیخ ہزار بار اسطرح سے کہے کہ حرف ندا یعنے لفظ یا کو دل سے
کھینچتا ہوا داہنے طرف لیجاوے و لفظ شیخ کو دل مین ضرب کرے و ذکر
درازی عمر یہ ہے کہ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب ہزار بار ھو الحی القیوم
کہے و بعد نماز ظہر ہزار مرتبہ و ھو العلی العظیم بعد نماز عصر ھو الرحمن الرحیم و بعد نماز
عشا کے ھو اللطیف الخبیر ہزار بار کہے۔ اور بیان مراقبہ مین فرماتے
ہین کہ مراقبہ وہ ہے کہ جو کلمہ و آیت کلام مجید کے توحید کے معنی پر دلالت کرتے
اوس کلمہ و آیت کو باطن مین خیال کرے اسجگہ چند کلمات لکھے گئے ہین

اونہین پر قیاس کرنا چاہئے **کلمات مراقبہ** اول وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ دوسری أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ تیسرے أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ چوتھے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ پانچوین إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ چھٹے وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ساتوین إِنَّ رَبِّي مَعِي سَيَهْدِينِ آٹھوین اللّٰهُ حَاضِرِي اللّٰهُ نَاظِرِي اللّٰهُ شَاهِدِي اللّٰهُ مَعِي نوین مراقبہ اسم ذات محض دسوین مراقبہ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ گیارھوین مراقبہ الٰہی بارھوین مراقبہ جمیع اسماء حسنی تیرھوین مراقبہ تلاوت کلام مجید چودھوین مراقبہ تصور فناے خود۔ اور ایک مراقبہ اثبات ہستی حق بہمہ حال وفناء اپنے وجمیع کائنات کا ہے جس جگہہ ہو اسم اللّٰہ کو باطن مین کہے صفائی دل حاصل ہو۔ ومراقبہ اوسکو کہتے ہین کہ دل کی نگاہبانی کرے دلکو طرف حق کے متوجہ رکھے و غیر حق کو باطن مین جگہہ نہ دے اسواسطے صوفی کو صاحب دل کہتے ہین۔ [illegible] حضرت شیخ بہاء الدین قدس سرہ کے مرید و خلفا بہت تھے اونمین سے ایک شیخ محمد بن شیخ ابراہیم ملتانی ہین قدس سرہ کہ بعد وفات پیر کے شہر بدر مین سجادہ نشین اپنے پیر کے ہوئے اور ایک حضرت سید ابراہیم ایرچی ہین قدس سرہ اور مولانا علیم الدین کہ اوستاد میر ابراہیم ایرچی کے تھے اوائل حال مین زیارت حرمین شریفین کی کی و چند سال وہان اقامت بھی کی و شیوخ حدیث سے تصحیح سند و تکمیل اوس فن کی کرکے سند عالی قبول کی در زمانہ سلطان غیاث الدین خلجی مین طرف مندو کے آئے اور آپ سے تلقین طریقت کی پائی علوم متداولہ مین کمال تبحر رکھتے تھے علم کیمیا و سیمیا و طریق دعوت

اسماء الہی خوب جانتے تھے۔ حضرت شیخ بہاء الدین قدس سرہ کو بوقت سنے نغمے
یوسے خوش کے ایسا ذوق و حال ہوتا تھا کہ قریب ہلاکت روح کے ہوتا تھا چنانچہ
سبب ظاہری آپکی وفات کا یہی ہوا یعنی یہ کہ ایک مرتبہ حالت نقاہت مین
ایک شخص آپکے روبرو غالیہ لایا اوسی ذوق مین سنہ ۹۲۱ نوسو اکیس ہجری مین آپنے وفات پائی
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ تاریخ آپ کی وفات کی گیارھوین شہر ذی الحجہ سنہ ۹۲۱
ہے مزار مبارک آپکا مقام دولت آباد مین ہے جو توابع دکھن سے ملک ہندوستان
مین واقع ہے۔ فقط

حالات حضرت سید ابراہیم ایرجی قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت سید ابراہیم بن معین حسنی و حسینی قادری ایرجی پیر مرشد حضرت
مخدوم شیخ بہکاری قدس سرہ کے تھے۔ کتاب تذکرۃ الاصفیا مین مرقوم ہے
کہ حضرت سید ابراہیم بن معین الایرجی بزرگ دمتبرک و دانشمند کامل و جملہ علوم
عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی مین عبور رکھتے تھے بہت کتابین ہر علوم سے آپنے مطالعہ فرمائین
تھین واونکے مشکلات کو ایسا حل کیا کہ ہر شخص کو اوس سے مناسبت ہوا دنی صاحب
استعداد کے لئے استاد کی بہی حاجت نہین رہی تہی آپکے زمانہ مین دہلی مین کوئی
شخص آپکے علم مین مقابل نہ تہا۔ آپکے کتب خانہ سے اسقدر کتب برآمد ہوئین
کہ حد حصر و ضبط سے خارج ہے و منجملہ اونکے اکثر آپ ہی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی
تہین حق یہ ہے کہ جو شخص معاصر آپکا تہا اگر اوسنے آپ سے استفادہ نکیا اور آپکے
علم کا قائل نہ ہوا وہ بے انصاف تہا۔ آپ بوجہ جہل و نا انصافی و ناحق شناسی
اہل زمانہ کے ہمیشہ گوشہ مین بمطالعہ و تصحیح کتب کے مشغول رہتے تھے و اپنے کتاب

کسیکو کمتر دیتے تھے مگر اوس شخص کو کہ مخلص پاتے تھے خدا جانے کہ آپکو اس سے
کیا منظور تھا۔ شیخ عبد العزیز حسن و دیگر صوفیان آپکے آگے علوم و فنون
مین تلمذ کرتے تھے و مشایخ کرام و علماء عظام آپ کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے
آپنے خرقہ قادریہ شیخ بہاء الدین بن ابراہیم الانصاری الحسینی الشطاری القادری
سے پہنا تھا اور بہت فنون علم حاصل کیے تھے اسیطرح درویشون کی صحبت مین
حاضر ہو کر دیگر مشایخین کی سلاسل مین ارتباط پیدا کر کے اوراد و اشغال اوراذکار
و دعوات و طریق تربیت بھی جمع کیے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے رسالہ
مختصرہ مین حال شیخ عبد العزیز شکر بار چد ماوری اپنے مین لکھتے ہین کہ وہ مدت
تک سید ابراہیم ایرجی کی خدمت مین استفادہ علوم تصوف کا کرتے رہے ہین
اور خرقہ قادریہ پہنا سید ابراہیم ایرجی فنون علم مین کامل تھے و تبرکات اکثر خانوادہ
کی جمع کیے تھے لیکن نسبت قادری آپ پر غالب تھی۔ کتاب تذکرۃ الاصفیا
مین بھی لکھا ہے کہ نسبت آپکے سلسلہ عالیہ قادریہ مین سب پر غالب تھی۔ جو
رسالہ کہ شیخ بہاء الدین قدس سرہ نے طریقہ شطاریہ مین تصنیف کیا ہے کہتے
ہین کہ آپہی کے واسطے تصنیف کیا ہے۔ اور کہتے ہین کہ آپنے بے واسطہ
شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ سے معاملہ مین خرقہ پایا ہے آپ مجلس سماع مین
حاضر ہوتے تھے ایسا سنا گیا ہے کہ شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس سے کہتے
تھے کہ ایک روز مین نے آپکی خدمت مین عرض کیا کہ آج عرس حضرت خواجہ قطب الدین
کا ہے اگر آپ تشریف لے چلین و مجلس مین حاضر ہون حاکم ہین فرمایا تم جاؤ
اونکی قبر کی زیارت سے مشرف ہو و سماع در حالیکہ اونکے متوجہ ہو کہ

کیا فرماتے ہیں پس میں واسطے زیارت کے گیا و بمقابلہ قبر شریف خواجہ صاحب
متوجہ بروحانیت اونکے کے بیٹھا و مجلس سماع کی گرم تھی و قوالان و صوفیان
جوش و خروش میں تھے اس اثنا میں حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ان بدبختوں
نے میرا دماغ پریشان کیا و میرے وقت کو مشوش کیا پس میں خدمت میں سید
ابراہیم کے آیا آپنے ہنسکر فرمایا کہ اب مجکو معذور رکھتے ہو یا نہیں میں نے عرض
کیا کہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں حق بجانب آپکے ہے - بندگی
شیخ پیارے بن شیخ الاسلام شیخ چاند آپکی خدمت میں پہونچے ہیں و تلقین
ذکر و خلافت سلسلۂ عالیہ قادریہ کی آپ سے ہے - کتاب وفیات الاولیاء میں
ہے کہ میر سید ابراہیم ایرجی بن سید معین الدین بن سید عبد القادر الایرجی حسنی
قادری مولد و منشا ایرج ہے و مرید شیخ بہاء الدین قادری شطاری کے ہیں
اور وہ مرید سید احمد جبلی قادری شافعی کے اور وہ مرید پدر اپنے سید حسن کے وہ
مرید پدر اپنے سید موسیٰ کے تھے وہ مرید پدر اپنے سید علی کے وہ مرید پدر اپنے سید
محی الدین ابی نصر کے وہ مرید پدر اپنے سید ابو صالح کے وہ مرید پدر اپنے
سید عبد الرزاق کے وہ مرید پدر اپنے شیخ عبد القادر جیلانی کے ہیں رضی اللہ
تعالیٰ عنہم - الحاصل سلسلۂ ارادت میر سید ابراہیم ایرجی قدس سرہ کا اٹھارہ واسطہ
سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہے - آپ اواخر عہد سلطان
نوسو پانچ ہجری میں بمقام دہلی تشریف لائے اور عہد سلطنت اسلام شاہ
۹۵۳ نوسو تریپن ہجری میں وفات پائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
مزار مبارک آپکا احاطہ [illegible] درگاہ حضرت سلطان المشائخ [illegible]

قدس سرہ کے اوس مقبرہ مین ہے جو پائین روضہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے
ہے - تاریخ وصال آپ کی مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی
پانچوین ربیع الثانی ہے - فقط

حالات حضرت مخدوم شیخ بہکھاری قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب کشف المتواری فی حال مخدوم نظام الدین قاری مولفہ شاہ تراب علی
صاحب کاکوروی قدس سرہ مین بحوالہ بیاض معتبرہ و کتاب زاد الآخرۃ مصنفہ مولانا
عبدالرشید ملتانی کہ اکابر خلفاے حضرت مخدوم شیخ بہکھاری قدس سرہ سے
ہین و دیگر کتب معتبرہ کے حالات حضرت مخدوم صاحب موصوف کے اسطرحپر
لکھے ہین کہ اسم شریف آپکا نظام الدین ہے و مشہور بہ شیخ بہکھاری اور یہی
نام آپکے شجرہ بیعت مریدان مین درج ہے و فرامین بادشاہی مین بھی کہ
در باب مدد معاش کے ہین بعضے جگہہ نام آپکا شیخ بہکھاری لکھا ہے مگر قصبہ
کاکوری مین نام آپکا صرف مخدوم شیخ بہیکہ مشہور ہے - آپ اولاد امجاد محمد
بن امام الاولیا حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ سے ہین جو مشہور بہ محمد بن حنفیہ ہین
اسطرحپر کہ مولانا قاری نظام الدین بہیکہ المعروف بہ شاہ بہکھاری بن قاری
امیر سیف الدین بن قاری امیر حبیب اللہ نظام الدین المعروف بامیر کلان بن
قاری امیر نصیر الدین و لیل اللہ بن قاری محمد صدیق المعروف بہ ابو محمد ثانی بن
قاری عبید اللہ بن قاری عبد الصمد بن قاری امیر شمس الدین ترک معروف بہ قاری
محقق جامع جمیع جوامع کبیر تفسیر احادیث و تفاسیر بن قاری عبد الحمید دربان آستانہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن حاجی الحرمین سلطان حسین بن قاری امیر

ابراہیم[١١] بن قاری سلطان عبد اللطیف[١٢] بن قاری امیر عبد اللہ[١٣] خانی بن مولانا شمس[١٤] الدین صابر بن قاری مجید[١٥] الدین خانی بن قاری امیر سلیمان[١٦] بن مولانا وجیہ[١٧] الدین احمد بن قاری محمد[١٨] بن قاری احمد[١٩] بن علی[٢٠] بن محمد[٢١] جو ملقب محمد بن حنفیہ کے مشہور ہیں بن جناب حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ رحمہم اللہ تعالےٰ اجمعین۔ قصبہ کاکوری میں حضرت قاری امیر سیف الدین والد ماجد حضرت مخدوم شیخ بہکھاری قدس سرہ نے استقامت اختیار فرمائی۔ جناب مخدوم حضرت شیخ بہکھاری قدس سرہ کو اللہ تعالےٰ نے استعداد قویہ و حوصلہ وسیعہ عنایت فرمایا تھا اور آپکو رویائے صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایما فرمایا کہ تمکو سات اشخاص کاملین سے تکمیل ہوگی چنانچہ وہ وقوع میں آیا کہ سات اشخاص کاملین سے آپکو تکمیل ہوئی اور وہ اسمائے سبعہ اسطرح ہیں کہ پانچ تن عالم ظاہر سے و دو تن عالم ارواح سے کہ ساتھ روح مبارک کے ہر کام میں حضرت کے معین رہے مرشد اول[١] والد ماجد آپکے قاری امیر سیف الدین کہ اونسے علوم درسیہ و دیگر علوم تفاسیر قرآن و تصحیح علم تجوید و بیشتر اذکار و اعمال حضرت کو حاصل ہوئے و استاد و مرشد دوم[٢] مولانا ضیاء الدین محدث مدنی کہ اونسے فیض درس حدیث و اشارہ درود کہ اوس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی و منجانب النسر کے بشارات حاصل ہوئیں سوم[٣] حاجی عبد اللطیف ہراتی کہ بیس[٢٠] برس سیاحی کر کے گذرے نیے حالات سے مبشر ہوئے اور وہی حالات مطابق واقعہ کے ظہور میں آئے و نصایح و فوائد کثیرہ ذکر پاس انفاس سے آگاہ فرمایا چہارم[٤] پیر بیعت و تحقیقات مقدمات سلوک و دیگر فوائد بیش از قیاس و اشارہ کرنے اکثر اسرار

غوثیہ کے حضرت سید ابراہیم ایرجی بن معین ہین قدس اللہ سرہما پنجم پیر طریقت
و تکمیل و ہدایت مشغولی ارسال غوثیہ و رفع کرنے نزاع وحدت وجود و وحدت شہود و معاینہ
دینی امرین بحضوری روح مبارک حضرت غوث الثقلین و تقریر فرمانے حضرت
غوث پاک وافی و شافی کے حافظ ابراہیم صاحب زادہ ہین بن سید احمد
بن سید حسن رحمۃ اللہ علیہم یہ سب پانچ بزرگ ہین نہ عالم صورت مین فیض معنی
حضرت کو پہونچایا۔ وہ دو بزرگ سے نسبت اویسی ہی کہ اونکے ارواح طیبہ
سے ہمیشہ مدد غیبی حضرت کو پہونچی ہے اول جناب حضرت غوث الثقلین ہین
رضی اللہ تعالے عنہ دوم حضرت شہاب الدین سہروردی ہین رحمۃ اللہ علیہ
پس اس صورت سے بواسطہ رجال سبعہ کاملین کے فیض الہی حضرت کو
پہونچا۔ و حضرت میر شرف الدین شکارپوری نے ان اسماء متبرکہ کو اپنے
بیاض مین اسطرح پر لکھا ہے کہ اسم مبارک حضرت شہاب الدین کو ایک اسم
حضرت غوث پاک کا قرار دیتے ہین و اسم شیخ کا تحت اسم غوث پاک کے جاگہ
صرف ایک اسم اویسیہ لکھا ہے و چہار اسماء صورت لکھا ہے یعنے اسم سید عبد الرحیم
مجذوب کا زیادہ کر دیا ہے جو کہ حضرت میر صاحب اجل خلفا سے حضرت کے
ہین لہذا جو کچھ لکھا ہے یہ مصلحت معنی لکھا ہے مصنف کتاب زاد الآخرہ لکھتے
ہین کہ اسقدر فقیر نے بھی زبان مبارک حضرت قبلہ یعنے جناب مخدوم صاحب
سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مین اکثر زیارت حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے
عنہ سے مشرف ہوا ہون کبھی نہ تنہا حضرت کو و نہ تنہا شیخ شہاب الدین کو دیکھا
جب دیکھا ہر مرتبہ شیخ کو ہمراہ حضرت کے دیکھا بوقت کلام بھی سوا اسکے

که اتباع کلام حضرت غوث پاک کی کرتے ہین اپنی طرف سے کبھی ایک کلام
نه فرمایا اس امر پر مجکو تردد تھا که یه کہا جاتا ہے روبروے والد ماجد کے یه حکایت
بیان کی فرمایا که اس امر پر تردد کیا ہے حضرت غوث پاک کو اہل کشف صاحب
تحقیق ذو الجناحین کہتے ہین جناح اول شیخ شہاب الدین و جناح دوم محی الدین
بن العربی ہین و اکثر اہل کشف نے اسمقدمہ کو زبانی حضرت غوث الثقلین
رضی الله تعالے عنه کے دریافت کیا ہے و تحقیق کیا ہے خود حضرت فرماتے
تھے رضی الله تعالے عنه که علم رسول الله صلی الله علیه وسلم کو مین نے دو حصه
کیا لنصف اوس سے شہاب الدین سہروردی کو دیا اور وه علم شرایع و اتباع
سنت ہے و لنصف اوس سے محی الدین بن العربی کو دیا اور وه علم حقایق
و معارف ہے که وه ذات بحت تعالے شانه سے متعلق ہے و یه دونون
علم یکجا نہین ہوتے الا در بطن رسول الله صلی الله علیه وسلم کے یه یعنی ہر دو علم
تام و کمال ایک آدمی مین جمع نہین ہوتے الا ایک جزو اجزا سے جو که اندونون
مین ہمت ہماری اکثر متوجه به علم شرایع و اتباع سنت ہے لہذا شیخ جمعیت
حضرت کے نظر آتے ہین و الا وہی ایک ذات حضرت کی تصور کرنا چاہیے مخدوم
صاحب فرماتے ہین که بعد چند روز کے ماه رمضان آگیا میرے دل مین گذرا
که مدت ہوئی زیارت غوثیه سے مشرف نہین ہوا و بعد اداے تراویح کے
قدرے تغافل سو گیا دیکھا حضرت غوث پاک ساتھ دو شخصون کے تشریف لائے
ہین ایک اونمین سے شیخ ہین و دوسرا شخص که از مستی کا اوسکے ناصیه حال سے
ظاہر ہوتا ہے قمیص کشاده بدن پر ہے که دونون آستین اوسکی کمر تک پہونچین

ہین مین نے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ یا حضرت یہ کون بزرگ ہین فرمایا کہ کہتا ہون اوس بزرگ کیطرف اشارہ فرمایا کہ اس سے مصافحہ کر نظام الدین یہی شخص ہے کہ تو مشتاق اوسکا تہا و حمایت کلام مستانہ میرے کے اپنے تئین تو دہ تیرباری یاران کا کیا ہے فی الفور ہوشیار ہوکر کمال تپاک سے مصافحہ کرکے چپٹا لیا و کہا کہ حضرت اگر یہ لوگ حمایت میرے کلام کی نہ کرین تو اور لوگ اس کلام کی قدر کیا جانین یہ نبیرہ قارہی ابراہیم کا ہے جدا سکا اسی کام مین مصروف رہتا تہا بعدہ حضرت بیٹہہ گئے و اونکے داہنے طرف شیخ شہاب الدین بیٹہے و بائین طرف جانب قلب محی الدین ابن العربی و مجکو روبرو بیٹہنے کو فرمایا بعد بیٹہنے کے شیخ نے مجہہ سے پوچہا کہ تمہارے جد قارہی میر ابراہیم نے بجواب معترضان کے اچہا رسالہ لکہا ہے تمنے بہی تحریر جد اپنے سے کم نہین لکہا ہے مین نے جواب اوسکا مطابق حال اپنے کے کہا فقط

یہ کیفیت واقعہ مین نے والد ماجد سے عرض کی اونہون نے فرمایا الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ شیخہ مشغولی ارسال نے پہل لذیذ و خوش ذائقہ تجکو بخشا اب چاہیے کہ وظیفہ اس مشغولی کا ہرگز نہ چہوڑ کہ طفیل اسی مشغولی کے تو حقیقت مراتب غوثیہ سے کما ہو حقہ آگاہی دیا گیا و جو کچہ تہا مطابق واقعہ نفس الامری کے دکہلا دیا گیا مصنف کتاب زاد الآخرۃ فرماتے ہین کہ حضرت میر شرف الدین نے اگر ارشاد حضرت کو کہ رو یا مین پیش آیا تمسک گردان کر فقط ایک اسم اویسے قرار دیا ہو تو ہو سکتا ہے جو حضرت سید عبد الرحیم مجذوب کو ساتہہ پانچ تن کے شامل کرکے سب چہہ اسم عالم صورت مین لکہا ہو تو یہ بہی قابل تصدیق ہے کہ رو در ملاقات شاہ

عبدالرحیم کے فقیر بھی ہمراہ رکاب سعادت کے تہا جو کچھ گذرا وہ بروے فقیر کے
گذرا۔ کتاب زاد الآخرۃ مین لکھا ہے کہ حضرت مخدوم صاحب فرماتے تھے جب
مین بخدمت امام الاتقیا و سید العرفا حضرت سید ابراہیم بن معین الایرجی قدس سرہ
کے مقام فیروزآباد مین مشرف بہ بیعت ہوا حضرت سید نے ایسا الطاف و عنایت
میرے حال پر فرمایا کہ دل میرا تمام و کمال رہین کرامتہا و بزرگی اونکی کا ہوا مین
چند ماہ اونکے حضور مین حاضر رہا ہر روز کیفیت تازہ اعمال ظاہری و احوال باطنی
دونون مین مین نے خود مشاہدہ کیا و اکثر احوال ماضیہ و کیفیت درس و تدریس
و تعلیم و تعلم و وقوف اذکار سے تکرار تمام مستفسر ہوتے تھے جو کچھ کہ تہا مین مفصل
عرض کردیتا و جو کچھ کہ وہ خود فرماتے تھے اوسکو دل و جان سے مین بجا لاتا تہا جب
کبھی وقت درس احادیث کے یاد فرماتے تھے کبھی اپنے طرف سے مین دخل
نہ دیتا تہا الا بوقت استفسار اور وہ بھی کمتر بیان مین کہ طریقہ آداب مقتضی اسیکا
تہا و اکثر مجکو حکم امامت کا فرماتے تھے کہ تم سے قرات خوب ادا ہوتی ہے و
آواز بھی حزین ہے ناگزیر بہ اتباع حکم کے عمل مین لاتا ایک روز بعد نماز مغرب کی
مجمع عظیم مین ارشاد فرمایا کہ تمہارے آنے سے میرے دلکو ایسی خوشی ہوئی
کہ حد سے باہر ہے و ہر روز مناسبت جدید میرے دل سے تمہارے طرف
پیدا ہوتی ہے و جو سبب و سر اس مناسبت کا ہے یہ بھی متحقق ہے بعد ایک
ساعت کے ذکر مولانا سید ضیاء الدین کا کرکے بہت تعریف اونکی فرمائی اور
سب حاضرین کے طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ شاگردان ارشد مولانا صاحب کے ہین
و مولانا نے شیخ شمس کے خاطر سے وطن مین سکونت اختیار کی اور وہین انتقال فرمایا

رحمۃ اللہ علیہ بعد ایک ساعت کے مجہہ سے فرمایا کہ مولانا سے معنی اس حدیث
شریف کے کیا دریافت کیا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ مین نے جسقدر
زبان مبارک حضرت مولانا سے سنا تہا بیان کیا اسکے سننے سے حضرت پر ایک
کیفیت طاری ہوئی فرمایا کہ مکرر اسکو کہو مین نے پہر عرض کیا جو مندیل کہ سر مبارک
پر تھی میرے سر پر رکہی و بکمال عنایت سے ہاتھ اپنا میرے منہہ پر لاکر
فرمایا کہ حدیث کے معنی بیان کرنے کو اسطرحکا اچہا منہہ چاہیئے اس الطاف
بے نہایت پر مین تسلیم بجالایا بعدہ اوراد یومی میرے استفسار فرمائے جسقدر
کہ وظیفہ مقرر تہا عرض کیا تب اور عنایت کیا کتاب اوراد خود و پیراہن تبرک
حضرت سید احمد قدس سرہ کہ شیخ بہاء الدین انصاری قدس سرہ نے اپنے پیر سے
پایا تہا مجہکو بخشا چند روز اور خدمت مین حاضر رہکر مین نے رخصت وطن کی
چاہی بکمال شفقت و عنایت رخصت فرمایا مین نے وطن پہونچکر سرگذشت اپنے
والد ماجد سے عرض کی اونہون نے بہت دعا دی - بعد چندے آیندگان حضور
سے معلوم ہوا کہ حضرت فیروزآباد سے رونق افزاے چرکہری کے ہوئے ہین
و بعد چندے متوجہ دہلی کے ہونگے حضرت والد ماجد نے ارشاد فرمایا کہ بالفعل
پہونچنا تمہارا چرکہری مین مناسب ہے والا سفر دہلی تمکو خالی تکلیف مسافت
بعیدہ سے نہین ہے چونکہ حضرت کی خدمت مین پہونچنا ضروری تہا رخت سفر
جانب چرکہری کا درست کرکے مین روانہ ہوا عرصہ عشرہ مین دولت حضوری
سے مشرف ہوا ایسا مورد عنایت و تفضلات کا ہوا کہ اپنے مین اصلا لیاقت
اس سرفرازی کی نہین پاتا تہا دو مہینہ تک مین حاضر رہا سواے کلمات

دعارف یہ معانیہا ے بلند و نکات تحقیق بہت باریک و نازک کے اور کوئی
حرف ذکر مین نہین آتا تہا ایک روز وقت فرصت کا پاکر مین نے عرض کیا
کہ جسقدر عنایت و تفضلات حضرت کی مین اپنے بارہ مین پاتا ہون زبان
کہان کہ ادا ے شکر کرون اب چاہتا ہون کہ اگر مشغولی ارسال غوثیہ سے
آگاہی پاؤن کسب اوس مشغولی مین ہمت باندھون کہ طریقہ مجاہدہ سے قاصر
نہ رہون اوسکے جواب مین کمال شفقت و توجہات سے بہ انبساط کلی ارشاد
فرمایا کہ اسوقت کلمہ کرامت کا تمہارے زبان سے نکلا دو روز سے میرے دل
مین تہا کہ مین اس باب مین تم سے کچھ کہون سو تم نے خود اوس مضمون کو یاد کیا
جسقدر نسبت توجہ و تعلق باطنی فقیر کی تمہارے ساتھ ہے یقین ہی کہ تمہارے
دل مین پوشیدہ نہوگا اور جو کچھ قسم تبرکات و اذکار و اسرار طریقہ سے مین نے
سالہا سال مین شیخ بہاء الدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ سے پایا تہا وہ
سب یکبارگی عرصہ قلیل مین ہمراہ شجرہ متبرکہ اسماء پیران قدس اللہ اسرارہم کے
بہ اجازت تمام تمکو دی الا دو چیز ایک یہی مشغولی ارسال غوثیہ دیگر مثال مہری
و کتبہ ضوابط اعتکاف ۔ عوض مثال و کتبہ ضوابط کے کتابت دوسری تمہارے
واسطے اپنے مہر سے مین نے لکھی ہے وقت رخصت کے انشاء اللہ تعالے
تمکو دونگا یہ دو چیز بمصلحت موقوف اوپر دست مبارک مخدوم زادہ مخدوم
خود یعنے حضرت مولانا حافظ سید ابراہیم کے رکہا ہے کہ تکمیل طریقہ تمہارے
کا دست مبارک صاحبزادہ عالی گوہر سے ہوو جو سر کہ اسمین ہی اوس سے
بہی تمکو بشیر کرین کہ اسم تمہارا عالم معانی مین باعنوان اسم واقع ہے جسطور

کہ اسم مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا بوساطت شجرۂ آبائی
کے بارھواں اسم واقع تہا اور یہ ایک مقام بہت بڑا ہی و ایک امانت بہت
بزرگ ہی مجھ سے کلمات بشارت زبان حضرت سے میرے بدن مین لرزہ
آگیا عرض کیا سبحان اللہ مین بہی لایق خطاب ان اشارات کا ہون فرمایا سبب
مت کرہی ناچیزی و خاکساری تمہارے نزدیک ان قدیمات بابندگے ہوئی
ہے قریب ہے کہ مخدوم زادہ میرے مخدوم کا وطن شریف سے ہند مین
وارد ہوا ور تمہارا کام اپنے مرتبہ مین پہونچا وسے دوسرے عالم کو فیض غوثیہ
سے مالامال کرے منتظر وقت کے رہو ان دنون دل میرا متعلق یہ روانگی دہلی
کے ہے یہی کہ تمکو رخصت وطن کر کے خود روانہ اوس طرف کا ہون - پہر دوسرے
روز کتبہ وصایا و اجازت نامہ مہری عنایت کر کے مجہکو رخصت وطن کی فرمائی
مین وطن پہونچکر قدمبوسی حضرت والد سے مشرف ہوا و ماجرائے سفر خود سب
عرض کیا فرمایا کس زبان سے شکر منعم حقیقی کا کرون یہ کلمات بشارت سید
ابراہیم اپنے حق مین مطابق واقعہ کے جانو اسی عرصہ قریب مین سید عبد الرحیم
مجذوب کو مین نے خواب مین دیکہا گویا مجہہ سے ظرافت کرتے ہین کہ ایک
سید مغرب سے آکر تیرے پسر کو بارہ انیہ دیگا تنہا خوری نکرنا چاہئے پہر کہا
پسر تیرا پسر میرا ہے مجہہ سے کب تنہا خوری کریگا قرائن اس خواب سے بہی
تصدیق بشارت سید کی ہی اور جو اشارہ کہ اسم مبارک حضرت غوث پاک
رضی اللہ تعالی عنہ کا کیا ہے وہ بہی واقعی ہے حضرت سید عبد الرزاق رضی اللہ
تعالے عنہ نے رسالہ مسمی بہ لمحات قادری مصنفہ اپنے مین ہتو صحیح تمام

کو لکھا ہے و اس مشغولی ارسال کو زبان مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے تحقیق کر کے لکھا ہے کہ حضرت فرماتے تھے مجکو تلقین اس مشغولی
کی حضرت خضر علیہ السلام سے ہے و سید صاحب موصوف خود کسب اس مشغولی
مین حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہ اداے شرط اعتکاف کے مجاز ہوے
ہین - صاحب زاد الآخرہ لکھتے ہین کہ خاطر مبارک ہمارے حضرت کی مستفسر
حالات صاحبزادہ عالی گوہر کی بہت تھی و ہر وقت و ہر لحظہ آیندگان مغرب سے
بمبالغہ تفحص رکھتے تھے جب وقت معاودت قافلہ زائرین حرمین شریفین کا پہونچا
معلوم ہوا کہ صاحبزادہ عالی گوہر با جمعیت کثیر بغداد شریف سے ہند مین وارد
ہوے ہین و ایک عالم کو فیوض برکات غوثیہ سے سیراب کیا ہے بالفعل لاہور
مین ہین و لاہور سے آگرہ مین داخل ہونے کی خبر گرم ہے یہ مژدہ سنکر حضرت
نے احباب ضلع آگرہ و کالپی وغیرہ کو اطلاع کی کہ جس جگہہ ورود صاحبزادہ بلند
ہمت کا ہو و چندے صورت اقامت کی بھی قرار پاوے فوراً خبر دین آخرکار
معلوم ہوا کہ خود بدولت با جمعیت اہل برکت لاہور سے کرنال و آگرہ ہوتے
ہوے ہوے کالپی مین رونق افزا ہو کر ایک جگہہ واسطے سکونت کے پسند
فرمائی مگر فی الحال حسب درخواست راجہاے اوس نواح کے متوجہ مقام
جہانسی کے ہوے و سبب تمناے راجہ جہانسی و دیگر راجہاے اوس نواح
کے کہ جناب حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اعتقاد بہت رکھتے
تھے حضرت نے چندے سکونت جہانسی کے منظور فرمائی یہ سب حال مفصل
حضرت مخدوم صاحب نے سنا و سبب تجویز حضرت والد ماجد اپنے کے تہیہ اسباب

بمصارف پانچ چھ مہینہ کا کرکے دس بارہ رفقا ہمراہ لیکر دولتخانہ سے روانہ بسمت
جہالنسی کے ہوئے و صاحبزادۂ عالی گوہر بھی ہند مین داخل ہونے کے وقت
سے ہر شخص سے مستفسر حال خاندان حضرت مخدوم صاحب قبلہ کے تھے
کہ وقت روانگی اس طرف کے حضرت سید احمد قدس سرہ اونکے والد ماجد نے
ارشاد فرمادیا تھا کہ بعد پہونچنے ہند کے دریافت حال اولاد قاری امیر ابرہیم
کا ضرور ہے اگر اونمین سے کوئی شخص قابل ملاقات کے سنا جائے تو اوسکو اپنے
حال سے ضرور خبردار کرنا کہ وہ شخص غمخواری و خصوصیت برادرداری مین اوس
ملک بیگانہ مین بہتر بیگانہ سے ہوگا - آخرکار حضرت مخدوم صاحب عین حالت
انتظار و تلاش و تردد بسیار مین کہ حضرت صاحبزادہ کو لاحق حال تھا بارہ منزل
طے کرکے مقام جہالنسی مین داخل ہوئے و جسوقت شرف ملازمت سے فائز
ہوئے بمجرد ملاحظہ جمال جہان آرا حضرت کے حضرت صاحبزادہ نے ادراک صحیح
و نور فراست سے دریافت کرکے کمال جوش خاطر سے معانقہ فرماکر یہ مصرعہ پڑھا
مصرعہ یار در خانہ و من گرد جہان میگردم + بعدہ نظر غور سے حضرت کیطرف
دیکھکر استفسار اسم حضرت و اسم والد ماجد حضرت کا فرمایا حضرت نے بڑے
جوش و تپاک سے نشاندہی اسلاف اپنے کے فرمائی حضرت صاحبزادہ نے
جمیع راجہ ہاے حاضرین محفل سے خصوصیات خاندان عالیشان اپنے کے
کہ نسبت خاندان حضرت کے تھے بکمال اتحاد و اخلاص بیان فرمائی اون مین
سے اکثرون نے کہ مادہ آدمیت و انسانیت کا درست رکھتے تھے نیازمندی
دست بوسی سے و مصافحہ کیا صاحبزادہ عالی گوہر نے دس روز بلحاظ کسل راہ کے

صرف چار پانچ گھڑی ملاقات رکھکر واسطے استراحت و سکونت حضرت کے ایک مکان اپنے مکان
کے برابر تجویز کرکے فوراً اخلاص و کمال اخلاق سے حضرت کو اپنے ہمراہ اوس مکان
مجوزہ مین لاکر اسباب ضروری مثل فرش و ظروف گلی وغیرہ کے خدام حضرت
کو سپرد فرمایا و دو تین گھڑی وہان بیٹھکر حضرت کو واسطے قیام اوس مکان کے
فرمایا و خود اپنے فرودگاہ مین تشریف لاکر اپنے ہمراہیان سے بمبالغہ تمام واسطے
آرام دہی و نہ ہونے تکلیف حضرت کے تاکید فرمائی۔ رات کو بعد کھانے
کے مردمان صاحبزادہ متواتر واسطے خبر کے پہونچتے و اوقات شریف حضرت
صاحبزادہ کو خبر پہونچاتے بعد انقضاے شب قبل نماز صبح کے ایک شخص حضرت
صاحبزادہ کے پاس سے پہونچا کہ نماز جماعت تیار ہی تشریف لاکر شریک جماعت
کے ہوجئے چونکہ حضرت حسب عادت قدیم اپنے تھوڑی رات باقی رہے باوضو
منتظر نماز صبح کے تھے فی الفور ہمراہ آدمی کے اوٹھکر شریک جماعت کے
ہوے و بعد نماز صبح تا نماز اشراق صاحبزادہ عالی گوہر کے ساتھ طرف
حق کے مشغول رہے بیودگی دونون طرف سے ایسی ظاہر ہوئی کہ اکثر کسان
ہمراہی صاحبزادہ کہ نسبت باطن درست رکھتے تھے زبان اقرار سے گویا ہوئے
کہ آج گرمی صحبت کی اور وضع پر ہے بعد نماز اشراق کے تخلیہ کلی کر کے حضرت
صاحبزادہ مستفسر حالات ماضیہ و واقعات گذشتہ حضرت سے ہوے جسقدر
احوال ابتدا سے تا آگاہی ذکر از والد ماجد خود و سوانح مولانا ضیاء الدین محمد قدس سرہ
و لبشارات سید عبد اللطیف ہراتی و نیز حال بیعت خود بخدمت سید ابراہیم
ایرچی قدس اللہ اسرارہم و پھر آگاہ فرمانا سید صاحب کا ورود و ذات شریف

صاحبزادہ کا ایک ایک سبب حضرت نے بیان فرمایا حضرت صاحبزادہ نے
بکمال رغبت خاطر ہر ایک کلمہ حضرت کا گوش قبول سے سنکر ارشاد فرمایا کہ تمہارے
حال سے مین بالکل مطلع ہوا بالفعل کالپی پہونچنے تک تجدید فکر پاس انفاس
کا ضرور ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب کالپی پہونچکر ایک مقام واسطے اعتکاف
بتایا جائے کہ ٹھہراکر واسطے پرداخت مشغولی ارسال غوثیہ کے اجازت دیجائیگی
کیونکہ ضابطہ مقررہ واسطے اجازت اس مشغولی کے مشروط بشرائط اعتکاف ہے
بالفعل کالپی پہونچنے تک رسالہ ملہمات قادری کے سیر کرو۔ حضرت مخدوم صاحب
فرماتے تھے کہ حضرت صاحبزادہ نے دوسرے روز کتاب ملہمات مجکو عنایت فرمائی
مین نے اوسکو دیکھا واقعی سخنان بلند و کلمات نادر اوسمین مندرج ہین حضرت سید
عبدالرزاق قدس سرہ کہ اول استاد اسی مشغولی ارسال کے لکھا ہے زبان مبارک
جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل فرماتے ہین وہ
لکھتے ہین کہ یہ مشغولی حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کو حضرت خضر علیہ السلام
سے پہونچی ہے اور اسرار و نکات مقدمات تمامہ تصوف علاوہ اس مشغولی
کے اوسمین مین نے مندرج پائے دوسرے کتب مروجہ اس علم مین پائے
نہین جاتے بوقت مطالعہ جو انوار و برکات وارد ہوتے ہین اوسکی شرح
مین نہ دست و زبان قاصر ہین مدت بیس روز تک کہ مقام چوپالسی مین حضرت
صاحبزادہ نے تشریف رکھی فقیر کو بجز مطالعہ اس رسالے کے اور کوئی کام نہ تھا
جسمین خوب غور کرتا تھا تب باوجود نارسائی ذہن کے اسقدر البتہ مجکو سراغ
ملتا تھا کہ مقام حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا علوم عرفانیہ مین جمیع عرفا

بالاتر ہے وبلندی مراتب جمیع صوفیہ صافیہ کا مطالعہ و ملاحظہ کلمات طیبات غوثیہ
سے عیان وآشکارا دیکھتا تھا وجوکچھ حالت استغراق مین زبان مبارک پر آئی
ہے وہ نظر اہل تحقیق مین وہ روح ہے کہ جسم شریعت سے مجسم ہے اور وہ
جسم ہے کہ پیراہن آداب نبوی سے پیراستہ اور ملبوس ہے بیان مین نہین آتا
کہ کیونکر حقیقت حق کو پیرایہ شریعت مین آراستہ کیا ہے وشریعت کو روح حقیقت
سے زندہ کیا ہے۔ ایک روز حضرت صاحبزادہ نے فقیر سے استفسار فرمایا کہ
مطالعہ رسالہ سے کچھ آگہی اصل کام سے حاصل ہوئی مین نے عرض کیا کہ فقیر کو
اسقدر کہ استعداد واسطے دریافت اس علوم عالیہ کے دی ہے البتہ اسقدر مین نے
دریافت کیا کہ اللہ تعالے نے درمیان امت محمدیہ کے ذات بابرکات حضرت غوث
پاک کو ایک علم جدید بہت برتر اور ساتھ شوکت وصولت نبوی کے عطا فرمایا ہے
کہ ہر نکتہ اس رسالہ سے بلندی معارف حضرت پر عیان وآشکارا گواہی دیتا ہے
فرمایا کتاب عوالم المعالم جنیدی بھی تمہارے نظر سے گذری ہے مین نے عرض
کی کہ عرصہ چند سال کا گذرتا ہے شرح ابراہیمی کہ قاری امیر ابراہیم نے اس کتاب
پر لکھا ہے اور وہ شرح حل المتن ہے خدمت مین والد ماجد کے پڑھی ہے فرمایا کہ شرح ابراہیمی کی
میرے ہمراہ ہے انشاء اللہ تعالے کابل پہونچکر درس اوسکا ہوگا و یہ رسالہ الہامات
پہلے لسق عوالم پر تصنیف مین آیا ہے حضرت والد ماجد سید احمد مدظلہم بارہا
ارشاد فرماتے تھے کہ جس شخص نے کتاب عوالم کو نظر تحقیق سے نہین دیکھا اوسکو
دریافت ہونا رسالہ الہامات کا بہت دشوار ہے الحمدللہ کہ تمکو مسائل کتاب عوالم
مین پہلے سے آگاہ کر دیا ہے مین نے عرض کیا کہ شوق تحصیل رسالہ پہونچنے کو

کمال ذہن رسا و باریک چاہیے فقیر اپنے ذہن کو قابل دریافت کرنے مسائل
عرفانیہ کے نہیں دیکھتا مگر یہ کہ آپ کی توجہات اپنا کام کریں میری اس عرض پر بہت
عنایت فرما کر کہا کہ اس راہ ہستی میں نیستی راہبر ہے جس شخص کی سرمایہ نیستی ہے
اوسکو ہستی حضرت حق کی دولت نقد ہے - بعد چندے جہانسی سے کالپی میں تشریف
لائے و ایک مسجد قدیم و پورانی کہ درمیان فرودگاہ حضرت و دریاے جمن کے
واقع تھی واسطے اعتکاف فقیر کے تجویز فرما کر حکم اعتکاف کا کیا و جملہ شرائط اوسکے
ایک کاغذ پر لکھکر عنایت فرمایا اور غرہ ذیقعدہ سے دولت اعتکاف سے مشرف
کیا جو کہ اللہ تعالے نے اپنے خاصان کو جمیع صفات عمدہ سے متصف فرمایا ہے
اعتکاف فقیر کا گویا عین اعتکاف حضرت کا تھا جمیع مقدمات مرجوعہ فقیر سے خود آپ بانی
فرماتے تھے ہر روز بلا ناغہ رات کو باوجود اس فاصلہ کے کہ آدھے کوس سے کچھ
زیادہ تھا پیادہ پا و تنہا کہ خادم بھی ہمراہ نہ ہوتا تھا تشریف لاتے تھے اور واقعہ رات
کہ فقیر پر گذرتا تھا بے استفسار مکرر آگاہ ہوکر وہ سخن کہ ارشاد سے مناسب ہوتی تھی
اوس سے سرفرازی بخشکر پھر مقام فرودگاہ میں تشریف لیجاتے تھے ان تکالیف
شاقہ پر جسقدر کہ میں عرض کرتا تھا ہرگز خیال میں نہیں لاتے تھے عنایت بغایت
تعالے شانہ سے مع الخیر ساتھ جمیع شرائط مرقومہ کے روز عید الضحیٰ اعتکاف سے
انفراغ حاصل ہوئی اوس روز جو خوشی خاطر کہ بندگان حضرت کو لاحق حال تھی
میں کس زبان سے شکر کروں جو شخص کہ راجہ ہاے اوس نواح و دیگر عمائد شہر سے
بسبب روز عید کے روبرو حضرت کے آتے تھے سبھوں سے
یہی حکم نافذ تھا کہ پہلے روبرو فلانی کے پہونچکر نذر پہونچاؤ و بعد ازاں میرے پاس آؤ

ہو جو اور کلمات طیبات سے اپنے فقیر ہیچمیرز کو برسر محفل سرفرازیان بخشتے تہے زبان
کہاں کہ بیان شکریہ ادا کیا جاے۔ بعد فراغت اعتکاف کے ایک دوسرے
مکان مین کہ ہم پہلو اپنے مکان کے پہلے سے تجویز کر رکہا تہا واسطے استقامت
کے ارشاد ہوا و بعد نماز صبح کے چار گہڑی تک اپنے ساتہ مکان کے گوشہ مین
واسطے مشغولی طریقہ کے مقرر فرمایا بعدہ درس شرح عوالم جنیدی کا ہوتا تہا و شمایل
اوسکے رسالہ لمعات کا قرار پایا اس اثنا مین جسقدر کہ نکات و اسرار حقایق معرض
بیان مین آتے تہے دلیل مبرہن اوپر کرامت و قوت ولایت حضرت کی ہوتی تہی
و بروقت استفسار کے جسقدر ذہن ناقص فقیر مین گذرتا تہا اوسکو بہی عرض کرتا
تہا بمقتضاے وفور اخلاق موروثی اوسکو حضرت بکمال لطف و عنایت قبول فرماتے
تہے و سہ پہر کو بعد نماز پیشین کے وقت نماز عصر تک درس تفسیر معالم التنزیل کتب
احادیث سے کبہی درس بخاری شریف کا و کسی روز سنن ابی داؤد کا مقرر فرمایا و بعد
عصر کے وظیفہ مسبعات عشر قادری پڑہنے کی تقید بلیغ فرمائی و بعد فراغ وظیفہ
کے اگر کچہ دن باقی رہتا تہا تو اس عرصہ مین نماز مغرب تک بہ سکوت محض بمراعات
انفاس کے ذکر خفی اسم ذات کا فرماتے تہے و بعد نماز مغرب تا عشا دورہ کلام
الہی کے مشغولی ہوتے تہے یا پانچ پارہ سے چہ پارہ دورہ وظیفہ مقرر تہا و بعد فراغ
دورہ و نماز عشا کے طعام تقسیم ہونا شروع ہوتا تہا پہلے مردمان ہمراہی بلا تمیز صبیان کو
رو برو سے آپنے تقسیم فرما کر بعدہ ساتہ چند اشخاص مخصوص کے خود تناول فرماتے تہے و بعد تناول چار گہڑی
کامل تک ذکر پیشوایان و تذکرہ اعمال و احوال بزرگان سے محفل شریف گرم رکہتے تہے
اسی ضمن مین کلمات معارف و نکات اسرار تصوف تقریب مین آتی تہی غرض

کوئی عمل اعمال شریعت سے خلاف کتاب وسنت کے پایا نہین جاتا تھا و
اندرون باطن سے یقین تازہ ظہور فرماتا تھا ۔ مدت چار مہینہ تک کہ میعاد اشتغال کے
دنون کی مطابق تین چلے کے ہوتے ہین ہمراہ اوقات شریف کے فقیر کو بھی ایک
وضع خاص پر ضبط اوقات سے مقید فرمایا ۔ مین چھ مہینہ دولت حضوری شبانروزی
سے مشرف رہا اس عرصہ مین جس حال سے مین بہرہ مند ہوتا تھا مشروحاً خدمت
مین عرض کرتا تھا ۔ الحق اللہ تعالے لے اپنے فضل وعنایت خاص اخلاص سے
اہل تصوف کو ایسی دولت پر پہونچاتا ہے کہ سوا اونکے کسی مخلوق کو اوس دولت
پر پہونچنا نصیب نہین ہوتا اگر نارسائی بخت وقصور ہمت تحصیل اس دولت بیزوال
سے باز رکھے سراسر محل تاسف وحسرت ہے دیدۂ انصاف وعقل عاقبت بین نے
اونکو کلید قفل ظہور مراد کائنات کا قرار دیا ہے وبخطاب قاسم خزینۃ اللہ کے مخاطب
کیا ہے صرف شامت نفس وبطالت باطن اپنے سے اوس عروج سے اس نزول
مین پڑے ہین استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تعالی شانہ
حال ان بے حالون پر رحم فرماوے کہ قدر اس نعمت ہائے غیر متناہیہ کی بواقعی
پہچان کر مثل طفلان غیر معقول کے جوز ومویز دنیائے دنیہ پر فریفتہ نہون و اپنی
ہمت کو تحصیل اس دولت دائمی سے قاصر نکرین اللہم ثبت قلبی وقلوب
جمیع المؤمنین علی دینک بعد گذرنے مدت چھ مہینہ وکچھ دن کے بلحاظ
تنہائی حضرت والد ماجد کے مین نے درخواست رخصت دو مہینہ کی حضور مین صفائی
کے کی فرمایا ہر چند دل فقیر کا ان دنون مین مفارقت تمہاری ہرگز پسند نہین کرتا
لیکن بخیال تنہائی وپیرانہ سالی تمہارے والد کے ناچار منظور رخصت دو ماہ اپنے

اور پر اختیار کی بہتر یہ ہے کہ وطن پہونچکر تسکین خاطر آپنے والد کی کرو وبعد ایام
موعودہ کے معاودت اسطرف کی بہی قبیل عہد موثق سے جانو۔ بروز رخصت
وطن کے کلاہ مبارک وامثال بہری اسمار پیران واجازت نامہ اپنے مہر خاص
سے ومندیل سر مبارک حضرت پیران پیر جناب سید احمد دامت برکاتہم کے
دست مبارک سے فقیر کے سر پر باندہ کر وطن کو رخصت فرمایا بعنایت الہی عرصہ
ایک ہفتہ مین دولت قدمبوسی حضرت والد ماجد سے ذخیرہ اندوز سعادت کا ہوا
مدت العمر مین کبھی اتفاق دوری کا اقدام میمنت التزام سے باین طول مدت
نہ ہوا تہا یا انہمہ قلق مفارقت کو جو عبور کیا حق تعالے شانہ نے راے دیگر پیش
نگاہ بندگان خاص الخاص اپنے کے کی ہے و وسعت کامہ ان بزرگوار ون کے
سینہ مین ودیعت فرمائی ہے ارشاد ہوا کہ اے بابا نظام الدین راہ خدا
طلبی مین سب سے گسستہ واوس کے ساتہہ پیوستہ ہونا چاہیئے بعد انقضای
ایام موعودہ کے جسطرح ہو اپنے تئین خدمت مین صاحبزادہ کے پہونچانا
اور صحبت ایسے جوان مبارک سرشت کی اپنے حق مین کبریت احمر جانتا
از ہمہ اولی والنسب ہے تمناے دلی اس فقیر کی اسقدر ہے کہ اللہ تعالے انکو
اوس منصب پر کہ میرا دل چاہتا ہے میری حین حیات مین پہونچاوے کہ چشم سر سے
دیکہون مین نے عرض کیا کہ خاطر شریف جمع فرمائے صرف حصول شرف پابوس
آنجناب کا مد نظر تہا انشاء اللہ تعالے دو روز پیشتر وعدہ سے بخدمت بابرکت
حضرت مرشدزادہ کے حاضر ہونگا بعد انقضاے مدت کمتر از دو ماہ کے مین روانہ
سوالہی کا ہوا عنایت وتفضلات تازہ سے سرفرازی پائی اوسی مکان سابق

وہین حکم اقامت کا ہوا اور بین اوقات مقررہ سابق مین مستعد و سرگرم ہوا دہر روز
ایک امر جدید کہ کرامتون پر دال تہا پیش آتا تہا اس عرصہ مین کتاب ملہمات کو فارسی
مین ترجمہ کرنا شروع کیا واکثر خود بدولت بہی اوسکے ترجمہ مین متوجہ ہوتے
تھے عرصہ دو مہینہ مین ترجمہ رسالے سے فارغ ہوا شکر خدا کا کہ پسند خاطر مبارک
کے آیا بعدہ دو مہینہ اور حاضر رہکر پہر رخصت وطن کی پائی اسیطرح سے حاضر ہو کر
سور د عنایات بیغایات کا ہوا ۔ جب چوتھے مرتبہ مین حاضر ہوا ارشاد ہوا کہ زیارت
آثار بزرگان ہند کی کہ اس ضلع مین جانب جنوب واقع ہین کرنا چاہیئے کہ روز
ورود اسجگہہ سے چند وقعات عجیبہ نظر آئے ہین اندنون دو روز ہا ہین عشاء تہجد
کے ماجراے عجیب دیکہا گیا کہ چند آدمی بصورت بزرگان دین واہل تقوی
مکان فقیر پر تشریف لائے ہین واونکے آنے سے تمام مکان نورانی ہوگیا
ہر ایک نے فقیر سے مصافحہ کرکے کہا کہ ہم چالیس آدمی ابدالان سے ہین
بعض ہم سے قلعہ کالنجر پر سکونت رکہتے ہین وباقی تمام ملک دکہن مین دائر
سائر رہتے ہین آج دل ہمارا تمہارے دیکہنے کو چاہا کچہ تمکو ہم دیتے ہین کہ آج
ایک شخص سلطان اسلام کے پاس سے تمہارے پاس آویگا و پانچ ہزار روپیہ
سلطان کی طرف سے نذر دیگا وطلب دعا کی سلطان کے حق مین چاہے گا
تم ایک ہزار روپیہ یہان کے مساکین کو دینا وایک ہزار روپیہ بغداد روانہ کرنا
باقی اپنے صرف مین لانا وہم پتا دیتے ہین کہ اس ملک دکن مین اکثر آثار اون
بزرگان کے کہ صاحب منصب وقت کے تھے ہین واب بہی اگر کوئی اونکے مزار
متبرک پر حاضر ہو کر چند روز مداومت حضور ہی اونکی کرے تو بالضرور ہوا [illegible]

حق سے اوسکو نظر آوے چنانچہ شام کے وقت محمد سعید خان نامی ایک شخص
سرچو کی خاص بادشاہی کا پانچہزار روپیہ نذرانہ لئے ہوئے مطابق کہنے ابدالون
کے پہونچا اوسیوقت موافق کہنے ابدالون کے نسبت روپیہ کے عمل کیا گیا اوسوقت
سے واسطے سیر ملک دکھن کے میرا دل بہت چاہتا ہے سو تم بھی ہمراہ چلو پہر
بعد چند روز کے مکانات کالپی مین آدمی چھوڑکر روانہ ہوئے وفقیر بھی ہمراہ
حضرت کے چلا پہلے حوالے سرونج مین اوپر زیارت ایک شہید مرد کے کہ بہت
مشہور تھے پہونچے وہان دو مقام کرکے صبح وشام اوس مزار شریف کے طرف
مشغول ہوتے تھے دوسری رات کو ایک سوار اسپ کمیت پر سوار آیا اور سنے
کہا کہ تم ابدالون کے کہنے سے واسطے سیر اس نواح کے آئے ہو ایک ایک دو روز
سے زیادہ ہر بزرگ کے مزار پر اتفاق رہنے کا نہ ہو وجو کچہ عجائب قدرت اوسکے
سے تمکو نظر آوے اوسکو اسرار اولیاء اللہ جانکر دلمین رکھنا چاہئے کہ ظاہر کرنا اسرار
اولیاء اللہ کا واسطے اپنے بلا کے عظیم لانا ہے۔ پہر نماز صبحکی اوس مقام مین پڑہکر
طرف کالنجر کے چلے ایک گاؤن محمد نگر نام مین کہ اوسمین تکیہ ایک فقیر سید مظفر نامی کا
تہا پہونچے وہ درویش مدت تیس برس سے خلق سے بیگانہ اپنے پروردگار سے
یگانہ ذکر وشغل طریقہ مین مستعد وسرگرم طریقہ سہروردیہ رکھتا تہا جو دیکھا بہ اخلاق
تمام باعث رہنے ایک دو شب کا ہوا دحالات دریافت کرکے بہ اشتیاق وظیفہ
مشغولی بارسال غوثیہ کے حسب ارشاد صاحبزادہ کہ مقام کالپی مین اعتکاف کرانے
کا وعدہ فرمایا تہا محمد روشن نامی ایک شخص خوش اوقات کو بجاے اپنے تکیہ مین
چھوڑکر ہمراہ ہوا جو پہونچے قلعہ کالنجر کے پہونچے سید مظفر نامی ایک شخص نے علی محمد خان

قلعہ دار کو اطلاع کے علی محمد خان نے سو روپیہ نذر دیکر پیشوائی کی و ذخیرہ اندوز
سعادت کا ہوکر پیادہ رکاب تھامے ہوئے مکان استقامت اپنے مین لایا
و دوسو روپیہ راجہ کیطرف سے نذر گذرانی و راجہ کو اطلاع کی خود مہمانداری مین مشغول
ہوا اور ساتھہ پینتالیس محافظان قلعہ کے شرف بیعت سے مشرف ہوا و راجہ
نے پانچسو روپیہ نذر بہیجکر واسطے قیام دو روز دیگر کے عرضی لکہی حضرت نے عرض
راجہ کی قبول فرمائی بعد گذرنے دو رات متواتر کے تیسری رات کو بعد فراغت تہجد
کے حسب عادت اپنے اتفاق مشغولی کا ہوا ایسا نظر آیا کہ ایک شخص نے بصورت
سپاہی کے آکر اظہار کیا کہ چار آدمی مسمی فلانے فلانے از ابدالان بہ زمرہ محافظان
قلعہ کے ملازم ہین آج نماز صبح مین شریک ہوکر بعد فراغ نماز بحالت تنہائی خبر
دوسری پہونچاوینگے کہ اون اسمار چالیس آدمیون نے سب کیفیت حضرت کو ظاہر
ہوگی اور مقامات سکونت ہر ایک سے نشان دینگے۔ الحاصل جو وقت
نماز صبح کا پہونچا وہ چار کسان بصورت سپاہیان آکر شریک جماعت کے ہوے
بعد فراغت دعا کے جب آدمی جماعت کے اوٹھہ گئے حضرت خود گوشہ مین اوٹھہ گئی
اس فقیر سے اشارہ فرمایا کہ ان لوگون کو اپنے ساتھہ میرے روبرو لاؤ حسب الارشاد
اون چارو آدمیون کو مین نے اپنے ساتھہ حضرت کے حضور مین پہونچایا اسوقت
حضرت نے براہ عنایت فقیر کو اپنا حاضر باشی کا فرمایا اون چار آدمیون نے حضرت سے
مصافحہ کرکے بہ آداب تمام بیٹھہ کر ابتداے کلام اس تقریر سے کیا کہ اللہ تعالی نے
کمال عنایت بنہایت اپنے سے حضرت کو قطب الارشاد ان ممالک کا کیا ہم سب چالیس
آدمی ابدال ہین اسی مخفی صورت سے بعضے بوضع سپاہیان و بعضے در فرقہ زراعان

ودھیہ باسم فلانے وفلانے وفلانے معتقیم فلان وفلان جا وسکونت فلان
مقام کہتے ہین بمجرد شروع کرنے اس تقریر کے حالت عجیب فقیر پر طاری
ہوئی ہرچند کتاب اولیاء اللہ مین بہت حالات نوادر دیکھے گئے وایسے
اکثر تخمینات نظر آئے ہین کہ حد حصر سے متجاوز ہین لیکن چشم سر سے سوائے ان
دو تین مرتبہ کے اتفاق دیکھنے کا نہین ہوا اور وہ بھی بصراحت کلی کہ اس بار پیش
نظر آیا کبھی میسر نہ ہوا گو نہ تردد اس فقیر کو لاحق ہوا کہ حضرت نے اس خطرہ فقیر پر
آگاہ ہو کر کلمات وبشارات سید عبداللطیف ہراتی سے تنبیہ فرمایا مین متنبہ
ہو کر استغفار مین مشغول ہوا وذکر پاس انفاس کا شروع کیا بارے عنایت ایزدی سے
مراتب یقین کے چشم زدن مین پیرایہ ظہور سے آراستہ ہوئے وگوش سامعہ
سنے اخبار صحیح ابدالان سے آشنا ہوئے کہتے ہین کہ پرسون راجہ مع اہل و
عیال کے حاضر خدمت ہوگا اور ایک ہزار روپیہ نقد وچند سیلہ پارچہ چند ملی باف
نذر لاویگا اور رانی ایک سو اشرفی و دو پسر اوسکے بیس بیس اشرفی نذر گذرانینگے
اور اس قلعہ مین حضرت پندرہ روز تک تشریف رکھینگے بعد ازان بسمت ربوہ
مکرندپور کے متوجہ ہونگے اثنا راہ مین چھپتن اور فلانے وفلانے ہمراہ [illegible] سے خدمت
مین پہونچینگے بعد پہونچنے ادن چھپتن کے دوسرے روز جب آپ قریب ربوہ
ہونگے اکثرے از عالم جنیان حاضر ہو کر درخواست بیعت کی کرینگے اور پہونچنے
ربوہ تک صدہا آدمی شغل طریقہ سے بہرہ یاب ہو کر ذکر الٰہی مین مشغول ہونگے
اور وفات پاکر کا حضرت سے ارشاد ہوگا ایسا قوت پکڑے گا کہ ورود انوار و
برکات اوسکے سے ہزارون سینہ منور ہونگے غرض کہ تین گھڑی کا عمل حضرت

ان دن چار و شخصون کے کلام سنتے رہے بعدہ رخصت فرما کر اور اوہ نماز اشراق
مین مشغول ہوے اور فقیر بھی واسطے ادائے نماز اشراق کے دوسرے مکان
مین پہونچکر نماز و اوراد ضروری اپنے سے فارغ ہوکر حاضر خدمت ہوا ارشاد فرمایا کہ
حال ابدالان ان ممالک سے آگہی پائی عرض کیا واقعی جو کچھ ارشاد فرمایا اوسی
روز سے یقین کلی تھا آج بطفیل حضرت کے چشم سر سے ملاحظہ کیا حق یہ ہے
کہ اللہ تعالے نے اپنے اولیا کو ایک عالم دوسرا عنایت فرمایا ہے اور مشاہدہ کمال
قدرت اپنے سے اس عالم ظاہر سے مستغنی کیا ہے جس شخص کو کہ اوس دولت
ابدالانہ سے سرفراز کیا ہے اوسکو حاجت اس کارخانہ ناپایدار وفانی کی کیا ہے
ارشاد ہوا کہ حاصل کرنا دولت باقی کا اس عالم فانی مین کام مردونکا ہے دل اس فانی
مین دل باندھنا و ساتھ نقرہ و طلا سکے کے پیوستہ ہونا کام بے بصران بے ہمتان
کا ہے جو کچھ کہ اشیاے اس دنیہ سے ہاتھ آوے اوسکو مساکین و محتاجون کو
دینا چاہئے اور گنجینہ دل اپنے مین جرم ناپاک اوسکا کچھ نہ رکھنا چاہئے ولایت مراد نہین ہے بے تعلقی و تعلق
سے ہی بے تعلقی اونیا سوا و تعلق با خدا دوسرے روز پھر وہی سپاہیان وقت نماز صبح کے پہونچکر
شریک جماعت کے ہوئے وقت نماز اشراق بمعیت حضرت مشغول حق مین رہکر رخصت ہوے
تیسرے روز پھر اپنے وقت پر پہونچا شریک نماز صبح کے ہوئے و نماز اشراق تک مشغول رہے وقت
رخصت کے آمد راجہ سے آگہی کر کے اپنے مکانین گئے وقت سہ پہر بعد ادائے نماز پیشین کے راجہ
ہالوجہال کے داخل قلعہ ہوا و مکان خلوتمین مع رانی و ہر دو پسران سکے دولت پابوسی
سے مشرف ہوکر مطابق اخبار ابدالان کے ساتھ گذرانتی نذر و پیشکش کے سرفرازی
حاصل کی اوسکے اصرار و سماجت سے حضرت نے پندرہ روز وہان قیام فرمایا بعدہ

متوجہہ سمت ربوہ کے ہوے دو منزل تک راجہ بھی مع اہل وعیال کے ہمراہ رکاب
سعادت رہکر رخصت ہوا تیسری منزل مین رات کو کہ تیاری نماز عشا کی تھی وہ
چھہ تن کہ منجملہ اونکے دو تن بصورت سپاہیان و چار تن بصورت مزارعان کے تھے
پہونچکر شریک جماعت کے ہوے بعد فراغت نماز و دعا کے سب آدمی رخصت
ہوکر اپنے جگہہ پر گئے اودن چھہ تن نے حاضر آکر بعد سلام و مصافحہ کے اپنے حال
سے آگہی وہی کیفیت تیس تن باقی ماندگان کی مشرح عرض کی کہ وہ سب یکبارگی
بروقت داخل ہونے کالپی کے حاضر ہونگے حضرت بھی انتہاے سفر اپنے کی ربوہ
تک منحصر فرماوین کہ ذات عالی صفات سے مقدمات ارشاد بہت متعلق ہین ان
ایام مین ایک عالم کالپی مین حاضر ہوکر بے نیل مقصود پھر گئے۔ چونکہ التماس ابدالان
نے خاطر مبارک مین جگہہ پکڑی اوسیوقت فقیر سے ارشاد فرمایا کہ اب ایک منزل ربوہ
اور باقی ہے وہان پہونچکر دو مقام کرکے معاودت کالپی کی خوب ہے مین نے
عرض کی کہ اصلح یہی ہے سید منظفر و علی محمد خان قلعہ دار و دیگر ہمراہیان اوسکے بھی امیدوار
معاودت کالپی کے ہین کہ وہان پہونچکر اپنے مقاصد سے فائز ہوکر اپنے مقامات کو
رخصت ہون اتفاقاً اوسی رات کو نصف سے کچہ زیادہ گذری ہوگی ایک ہوا تند و تیز
چلی اوسوقت صرف یہ فقیر و حضرت تنہا بیٹھے تھے باقی سب ہمراہیان خواب مین تھے
جب ہوا تیزی سے کچہ کم ہوئی آثار آواز آدمیون کے معلوم ہوئے حضرت نے فرمایا
کہ اسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چند اشخاص جہان سے آتے ہین ہنوز یہ بات
تمام نہ ہوئی تھی کہ قریب دس بارہ شخص کے بصورت انسانی کہ اونمین سے ایک
پیر مرد عبدالمجید نام باقی سب بصورت جوانان کے تھے حاضر آکر مصافحہ کیا اور اپنے

حالات سے آگہی دیکر سوال بیعت کا کیا حضرت نے ہر ایک کا حال سنکر ارشاد فرمایا کہ بعد
دو تین روز کے معاودت فقیر کی بطرف کالپی ہوگی اوسوقت تم بھی وہان پہونچکر
اپنے مقاصد کو پہونچوگے عرض کیا کہ ہم سب اسلام سے مشرف ہین چاہتے ہین کہ
طریقہ قادری سے فائز ہوکر اشغال واذکار اوسکے سے آگاہی پاوین ارشاد ہوا
بہتر ہے بعد پہونچنے کالپی کے یہ سب عمل مین آویگا دو تین گہڑی بیٹہکر رخصت ہوئے
حضرت نے آرام فرمایا و فقیر بھی سوگیا۔ صبح کو بعد نماز بقصد ریوہ کے سوار ہوئے
مکندپال راجہ ریوہ خبر پاکر پانچ کوس پیشوائی کو آیا و سواری فیلان سے اوترکر مع فرزندان
و عزیزان کے پابوس سے مشرف ہوکر بہت نذر نفایس روزگار سے پیشکش کئے و
ریوہ مین داخل ہوکر پہر نذر گذرانی و بوجہ منت و سماجت راجہ ورانی کے وہان پر حضرت نے
بیس روز قیام فرمایا ایک عالم فیض توجہ سے بہرہ یاب ہوکر شرف بیعت سے مشرف
ہوا و نیز آگہی اذکار و اشغال ضروری کے سرمایہ دولت ابدی کا مہیا کیا پہر حضرت ریوہ سے
طرف کالپی کے متوجہ ہوئے و راجہ بھی اپنے سرحد تک پہونچاکر تبرکات عمدہ سے
سرفرازی پاکر عازم ریوہ کا ہوا و حضرت چہہ روز مین کالپی داخل ہوئے و تین چار روز
کے بعد علی محمد خان قلعہ دار و ہمراہیان اوسکے کو شجرہ عنایت فرماکر اوراد و اشغال ضروری
تعلیم کرکے قلعہ کالنجر کو رخصت فرمایا سید مظفر کو اوسی مسجد مین کہ فقیر معتکف ہوا تہا حکم
اعتکاف کا ہوا و بنا بر آگاہ کرنے ضوابط اعتکاف کے فقیر کو حکم ہوا مدت مقررہ تک
جسطرح کہ حضرت اعتکاف فقیر مین پہونچکر خبرداری فرماتے تہے اوسیطرح فقیر بھی پہونچکر
خبرگیران حال سید مظفر کا ہوتا تہا الحمد للہ کہ بخوبی اعتکاف سید کا خاطر خواہ حاصل ہوا
سید مذکور نے مشغولی ارسال غوثیہ سے اجازت پاکر دو مہینہ تک اور بعد یافت مشغولی

واذکار طریقہ قادری کے حاضر خدمت رہکر اپنے مکان جانے کی رخصت پائی۔
اس مرتبہ یہ فقیر دو مہینہ تک حاضر خدمت رہا ہر روز عنایت جدید سے سرفراز ہی پاتا
تھا ایک دن از راہ کرم و عنایت کے ارشاد فرمایا کہ مجکو جدائی تمہاری ایک روز کی بھی گوارا
نہین ہے اور منادیل سر مبارک کی و قمیص تبرک حضرت سید احمد قدس سرہ کا مع ایک تسمہ
کمر حضرت کی مجکو عنایت فرمایا۔ بعدہ ارشاد ہوا کہ وقت شب بعد دورہ کلام الہی کے
درس معالم التنزیل کا تفاسیر سے و درس جامع الاصول کا احادیث سے مثل ضروریات
کے لازمی مقرر ہو حسب الامر درس تفسیر و حدیث مذکور کا مقرر ہوا وقت بیان معانی
کے نکات عجیب و حکم غریب مذکور ہوتے تھے اوسوقت اس خاکپائے اپنے کو کلمات
طیبات سے سرفراز فرماتے تھے۔ ایک روز اثنائے درس مین بعد دریافت مدت
حاضری فقیر کے ارشاد فرمایا کہ مین جدائی تمہاری ایک مہینہ سے زیادہ نہین چاہتا
مگر حضوری خدمت والد کی بھی تمکو ضرور ہے چار مہینہ فقیر کے پاس و ایک مہینہ خواہ
دو مہینہ بخدمت والد ماجد کے رہنا چاہیئے بعد ارشاد اس کلام کے ارشاد ہوا کہ آج کے درس مین جس قدر
آیات و احادیث درباب محبت و اخلاص کے وارد ہون بہ اہتمام تمام و توضیح واقعی
کے معرض بیان مین لانا چاہیئے کہ مقصود اس پیدایش عالم سے کسب محبت و
تحصیل اخلاص ہی جمیع کتب مصنفین اہل تحقیق اگر یکجا کر کے بنظر خوض وقت کے دیکھی
جائین حاصل اون سب تصانیف کا سوائے تحصیل محبت و کسب اخلاص کے اور کچھ
نہ پایا جائیگا حسب امر جلیل چند آیت معالم التنزیل سے کہ مخصوص اسی باب مین وارد
ہین و چند حدیث جامع الاصول سے مطابق آیات شریف کے نکال کر درس شروع
ہوا ایک کیفیت کہ محفل شریف مین طاری تھی قابل دیکھنے کے تھی الغرض تا ختم کلام اثر اسکا

وابستگی با خدا دولت نقد حاصل ہوئی وحضرت کو ایسا استغراق ہوا کہ اوسکے اثر
سے جملہ محفل بیہوش تھی فقیر بھی قوت استغراق حضرت سے کتاب ور دست
واز خود رفتہ تھا وہر ایک تمامی حضار پر یہ حالت رہی بعدہ ہر ایک کو افاقہ ہوا
فاتحہ پڑھکر اپنے اپنے مکان کو گئے اوسوقت اپنے اس بندہ کمینہ کو کمربند غوثیہ
سے سرفرازی دیکر رخصت مکان کی فرمائی صبحکو بعد انفراغ وضو کے ہمراہیون
سے ارشاد ہوا کہ آج جماعت نماز صبح کی فلانے کے مکان پر ہوگی تمامی ہمراہی
جمع ہوکر بمعیت حضرت کے فقیر خانہ مین داخل ہوئے ارشاد ہوا کہ آج تم یہ منصب
جد اپنے قاری امیر ابراہیم کے قائم ہو جسروز میرے جد سید عبد الرزاق رضی اللہ تعالی
عنہ نے قاری کو مسند خلافت پر بٹھلایا وہ روز عید الضحی و مجمع عظیم کا تھا اول حکم
امامت نماز عید کی قاری کو فرمایا بعد فراغ نماز کے مندیل و کمربند غوثیہ اوسکے سر
و کمر پر باندہ کر مسند خلافت پر بٹھایا و مجمع کو حکم فرمایا کہ میرے روبرو قاری کو نذر
دو حسب امر جلیل سب حضار محفل نے بجا آوری احکام اوس قطب زمانہ کے جان و
دل سے کی لہذا کہا جاتا ہے کہ آج تم بھی بوراثت جد اپنے کے قائم ہوکر امامت
مجمع ساکین کی کرو جواب ایسے عنایت بے غایت کے جو کچہ کہ زبان سے
یارہی دی مین نے خدمت مین عرض کی ارشاد ہوا کہ جناب باری عز شانہ مین
بہی نا چیزی و نابودگی پسندیدہ تر ہے عجب نہین ہے کہ ہمارے تمہارے حال
پر بہی نگاہ فرماوے کہ کام ان تا تمامان کا اپنے انجام کو پہونچے۔ جب مین نے
دیکہا کہ غایت مرضی شریف اسی پر ہے سو لیے بجا آوری فرمان کے چارہ نہ دیکہا
نماز صبح کی ادا کی بعد انفراغ دعا کے خدام سے ارشاد ہوا کہ سب خواہناسے

مصری کالپی سے کہ دو روز پہلے سے مین تے اسی کام کے واسطے رکھے ہین لاوین
حسب ارشاد کے خدام پچاس خوان کوزہ مصری سے بہرے ہوئے حاضر لائے
ارشاد ہوا کہ پہلے اسپر فاتحہ سید کائنات صلے اللہ علیہ وسلم و پیران کبار طریقہ عالیہ
قادریہ کا ہو پانچ خوان واسطے ہمراہی انکے کے ہین کہ وطن مین پہونچکر تقسیم ہین
و بقیہ مین سے نصف حضار مجلس کو و نصف رؤسائے شہر کالپی کو تقسیم کیا جاے
خدام حضور اوسیطرح پر بجا لائے بعد اتمام فاتحہ کے مثال مہری و کتبہ صفو البطال
غوثیہ و مجموعہ اوراد شریف کہ بخط نسخ نہایت پاکیزہ و لطیف تہا اس خاکسار کو عنایت
فرمایا و بکمال عنایت و تفضلات سے جو کلمات کہ زبان مبارک سے فرمائی ہرگز
لیاقت فقیر گواہی اون کلمات کے نہین دیتی جز اینقدر کہ خداوندی خداوند نعمت
کی ہے اسطرح پر سرفرازی بخشکر خود اوٹھے و مصافحہ فرما کر چہپٹا لیا و رخصت وطن
کیطرف فرمایا جب مین وطن پہونچا حالات گذشتہ سے حضرت والد کو آگہی دی
بکمال انبساط و نشاط سے فرمایا کہ جو خدمت صاحبزادہ کی تم سے ظہور مین آوے [illegible]
تمنائے دلی فقیر کی یہی [illegible]
ابراہیم صاحب کالپی مین تشریف رکہتے تہے معمول حضرت کا یہ تہا کہ ہر سال
مین یکبار خواہ دو بار کالپی تشریف لیجاتے تہے و چند مہینہ صحبت بابرکت حضرت
صاحبزادہ ممدوح مین رہکر پہر اپنے مکان مین تشریف لاتے تہے۔ ایک مرتبہ
حسب الطلب حضرت صاحبزادہ کے قریب ماہ رمضان حضرت نے قصد کالپی
کا کرکے منزل اول بمقام نیوتنی مکان قاضی نصیر الدین مین فرمایا وہان سے
چہہ روز مین کالپی پہونچکر دولت زیارت حضرت سید دام ظلہ پر فائز ہوئے

وماہ مبارک رمضان مین کلام مجید سنایا و صحبت بزرگون کی رہی اونتیسوین
تاریخ کتابت حضرت قاری امیر سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بنام جناب سید
کے پہونچی کہ ان دنون طبیعت فقیر کی بعارضہ ضیق النفس بہت کشاکش مین ہے
اگر ولدی نظام الدین کو فرصت ہو کرم کریمان سے قریب تر ہے کہ رخصت وطن
کی فرماوین چنانچہ اونتیسوین ۹۱۳ھ کو حسب امر جلیل حضرت سید کے اتفاق روانگی
وطن کا حضرت کو ہوا وعبور دریاے جمن کا فرمایا جب قریب موضع کہرسوان
کے تشریف لائے فرمایا کہ اسجگہہ قریب ایک بزرگ شاہ عبدالرحیم نامی آشنایان
والد ماجد سے ہین بروقت روانگی اسطرف کے جناب والد نے ارشاد فرمایا تہا
کہ اگر اثنا ے راہ مین شاہ عبدالرحیم مجذوب کا سراغ پانا تو بالضرور اونکے پاس
حاضر ہوکر طلب دعا کی اپنے حق مین کرنا اکثر اونہون نے تمہارے حق مین مجکو
بشارت دی ہے - اب اس گانون مین حال اونکا دریافت کرکے اون کی
خدمت مین پہونچنا چاہیئے ایک شخص واسطے استفسار کے گیا جب پہر آیا عرض
کیا کہ اس جگہہ سے بہت قریب ہین و اونکا معمول ہے کہ حالت جذب مین اپنا
وقت صحرا نوردی مین خوش گذران کرتے ہین جسوقت کچہ افاقہ ہوتا ہے اسی
گانون مین پہونچکر اوپر دروازہ فقیر باب اللہ تکیہ دار کے شب گذراتے ہین اسکے
سننے سے خاطر مبارک حضرت کی خوش ہوئی و صرف مرزا محمد شمس الدین خان کو
و مولانا سید عبدالرشید کو ہمراہ لیکر مکان تکیہ دار مرقوم مین تشریف لے گئے دیکہا
کہ ایک شخص سر و پا برہنہ ایک بوریا پر بیٹہا ٹہ مار رہا ہے حضرت نے قریب ہو کر
السلام علیکم فرمایا جواب مین بہت بلند آواز سے کہ اوسکے سننے سے قلب انسانی

مین زلزلہ آوے علیکم السلام کہکر فرمایا آؤ لے برادر زادہ میرے بعد ایک ساعت
کے فقط اسی لفظ سے مخاطب ہوے کہ لے نظام مسئلہ شیر یا ور صوفیان کا تو پڑہ
آیا اچہا پڑہا تو نے اوسکے جواب مین حضرت نے اوٹھکر سلام کیا جب بیٹھے پہر کہا
کہ آگے قرا عرب کے تو نے کتاب فصوص الحکم کو پڑہا اب درس فص محمدی کا
میرے آگے کہہ حضرت نے فی الفور اپنے ہمراہ سے کتاب طلب کرکے وہ مقام
فص محمدی نکالکر پڑہنا شروع کیا عبارت و معانی بجز حضرت کے فہم مولانا عبید الرشید
و مرزا محمد شمس الدین خان مین کچہ نہ آیا عرصہ ایک پہر کامل مین وہ تقریر تمام
ہوی شاہ صاحب ہاتہہ دعا کا اوٹہاکر حرف دعا عجیب کا زبان پر لائے کہ جو
کچہ سنت ہی فرض ہو و جو کچہ فرض ہووے جلد ہو - آمین آمین آمین -
بعدہ فرمایا اے نظام جلد جا بہائی میر تیرے انتظار مین بیٹھا ہے میرا سلام
کہنا و یہہ کہنا کہ جو کچہ مین لایا تہا سب تیرے پسر کو دیا اچہا آیا تو و اچہا اوٹہہ
حضرت نے مصافحہ رخصت کا کرکے مقام سکندرہ مین منزل فرمائی وہان سے
منزل بمنزل وطن شریف مین پہونچے بعد پہونچنے حضرت کے پانچوین روز جناب
قاری امیر سیف الدین قدس سرہ نے اس وطن ظاہری سے رخت ہستی
کا طرف وطن معانی کے باندہا گویا صرف انتظار پہونچنے حضرت کا تہا اس
پانچ روز مین لسانا ذکر تفاسیر و قلبا ذکر نفی اثبات یا پاس انفاس ہوتا تہا
اور گفتگو دنیاوی کچہ درمیان مین نہ تہی بروز انتقال حضرت کو یاد فرمایا و سرگذشت
سفر و حال ملاقات قرا عرب کیفیت قرآن خوانی و ماجرا پہونچنے کا خدمت مین
شاہ عبد الرحیم کے و نیز پہونچانا پیغام اونکے کا زبانی حضرت کے گوش جان سے

نستا دہماا دوگانہ جناب باری کا اداکرکے ہاتھ دعا کا اوٹھا کر جناب احدیت میں عرض کیا کہ یارب العزت جو نعمت کہ میرے اسلاف میں تونے دی ہے امیدوار ہوں کہ میری اولاد بھی اوس نعمت سے بہرہ ور ہوں بعدہ سب کو رخصت فرمایا صرف حضرت کو آگے اپنے رکھکر معلوم نہیں کہ کیا فرمایا جب حضرت باہر آئے قدرے اشک دیدہ مبارک سے نمایان تھے کہ تیاری تجہیز و تکفین کی شروع ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ بیاض سید ولی اللہ شاہ مین مرقوم ہے کہ تولد قاری امیر سیف الدین کا ۸۶۲ سنہ آٹھ سو ستر ہجری مین ہی وفات ۹۵۹ سنہ نوسوانسٹھ ہجری مین ہوا عمر شریف بانوے برس کی ہوئی تھی و مہینہ وفات کا ذیقعدہ تھا ۔ مولانا عبد الرشید ملتانی کتاب زاد الآخرۃ مین لکھتے ہین کہ دفور اخلاق و کمال اتباع حضائل نبوی علیہ التحیات والتسلیمات سے معمول ہمارے حضرت کا تھا کہ بندگان خدا سے کسی بندہ کو سوائے کلمہ تعظیم و توقیر کے کوئی حرف توہین کا ہرگز زبان سے نہین فرماتے تھے حتی کہ نسبت اس کمترین ناچیز کے بھی سوائے لفظ سید کے کبھی نام بھی زبان مبارک پر نہین لاتے تھے ارشاد فرماتے تھے کہ وائے اوپر حال اوس شخص کے کہ تھوڑی زبان ہلانے سے خاطر بندونکی خوش نہین رکھتے کہ خوشنودی قلوب مخلوق کی از روئے نصوص کے دلیل خوشنودی خالق کی ہے ۔ و معمول شریف حضرت کا یہ تھا کہ بعد نماز مغرب تا نماز عشاء ورد کلام الٰہی مین مشغول رہتے تھے و اکثر اصحاب خاص کو حکم مشغولی کا فرماتے تھے و اوس حال مین انوار و برکات کہ دل حضار پر ورود فرماتے تھے اوس نسبت مخصوص سے چیزے دیگر مفہوم ہوتی تھی بعدہ قدرے تناول فرماکر ایک پہر اور محفل شریف ذکر تفاسیر و احادیث سے رونق پکڑتی تھی

وخلاصہ تحقیق سے زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوتا تھا و حاضرین اوسکے
فیض سے نفع کثیر اوٹھاتے تھے۔ ایک روز بعد رخصت حضار محفل کے اس
خاکسار سے واقعات ماضیہ عمر مبارک اپنے کے اسطرحپر بیان فرمایا کہ مین عمر دہ
سالہ مین دولت حفظ کلام اللہ سے مشرف ہوا و کتب درسی شرح عقاید و رسالہ
تجوید شاطبی کو والد بزرگوار سے پڑھا چونکہ توجہ خاطر حضرت کی سب فرزندان
اپنے سے میرے حال پر بہت زیادہ تھی بعد فراغ نماز عشا کے تعلیم ذکر نفی اثبات کا فرماتے
تھے و اکثر زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ اے نظام الدین جلد خبردار ہو مجہہ فقیر
کو تجھسے بہت کام ہے۔ الحمد للہ کہ ہمین توجہ شریف انکے سے عمر چہاردہ سالگی مین
بیضاوی شریف و کتاب اتقان فی علم القرآن شروع کی و کتب تحصیلی سے فراغ
کلی پائی عرصہ قلیل مین قدم مبارک حضرت مولانا سید ضیاء الدین محدث رونق
بخش اس جوار کے ہوئے و حضرت والد ماجد نے مجکو ملازمت حضرت مولانا مین
سپرد کیا و مولانا نے درس بخاری شریف و جامع الاصول سے سرفرازی بخشی و وقت
درس کے توجہ خاطر مولانا کی اپنے حق مین زیادہ تر پاتا تھا ایک روز اثناء درس
مین فرمایا کہ اے بابا نظام الدین اگر تجکو زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میسر
آوے تو تو کسقدر محظوظ ہو مین نے عرض کیا کہ زہے سعادت اوس بندہ کی کہ اس
دولت عظمی سے فائز ہو پھر ایک درود شریف کا نشان دیکر فرمایا کہ پنجشنبہ سے پنجشنبہ
تک پڑہ انشاء اللہ تعالے تو فیض زیارت سے مشرف ہوگا حسب الارشاد حضرت
مولانا کے رات کو درود مبارک پڑھنا شروع کیا جس دولت کا مین متمنی تھا پانچوین
روز اوسکی زیارت سے سعادت حاصل ہوئی ہر چند غایت صولت نبوی علیہ التحیۃ

والتسلیمات سے میرا بدن تمام عرق عرق ہوا لیکن وفور شوق وغلبۂ سرور زیارت
سے بے اختیار چند مرتبہ بین شمار ہوا و دست بستہ تسلیم عرض کیا اس منہ و زبان
کو قابلیت اسکی ہرگز نہین ہے کہ شرح انوار و برکات اوسوقت کی ادا کرے
اول اشارہ اوس کلمہ سے فرمایا کہ جو ہنگام طفلی مین ایک روز درمیان طلبہ کے
میری زبان پر آیا تھا کہ مجھکو ایسے صاحبون سے تعجب ہے کہ زیارت کو جاتے ہین
و پھر اوس سعادت کبری سے دوری اختیار کرکے معاودت کرتے ہین جسوقت
میرا اتفاق ہوگا مدت العمر ترک معاودت کرونگا سعادت اسی مین ہے کہ خاک آستانہ مبارک کا ہو جاؤن
اسی کلمہ سے سرفرازی بخشکر فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ زیارت کعبہ شریف کو پہونچے و پھر معاودت
ترک کرے تجکو ہندمین رہنا چاہیئے کہ لوگ تجھ سے نفع کثیر حاصل کرین و جو عقد کہ تو ہندمین کریگا
اوس سے اولاد صالح و باخدا وجود مین آوینگے بعد ارشاد اس کلمہ کے دست مبارک
اپنا اوٹھاکر میرے سر پر رکھا مجھ دور دواس عنایت سے دماغ میرا ایسا معطر ہوا کہ
گونہ اثر بیہوشی طاری ہوا دست مبارک سے سر کو تھوڑی حرکت دیکر فرمایا کہ تجھو و ہونا آسان ہے
و تجھو در ہنا و باخدا ہونا کار عظیم ہے بندہ ساقط الخدمت سے کام مجھو وکا راست نہین آتا
شکر حق تعالی شانہ کا کر کہ تجکو اوسقدر استعداد و قوت عنایت فرمائی ہے کہ صرف ہمت رجال
سبعہ کاملین سے تکمیل کو پہونچے گا اوسوقت حقیقت کما ہی احسان کے تجپر منکشف
ہوگی بعد ازان دست مبارک چہرہ کیطرف سے لاکر سینہ تک پہونچایا اور کلمہ ارشاد
ہوا کہ اوسکی تفصیل دوسرے وقت پر موقوف ہے الحاصل جو دست مبارک سینہ
پر پہونچا تین مرتبہ جانب راست سے جانب چپ لائے و جانب چپ سے جانب
راست لے گئے اور وہی کلمہ تکرار فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ دست مبارک

اوٹھا کر یہ آیت پڑہی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ اس حال مین آنکہ کہل گئی جو اوٹہا زبان اپنی
ادا سے حمد خالق مین گویا پائی۔ صبح کو یہ واقعہ خدمت مین حضرت مولانا کے عرض کیا
مولانا نے فوراً مجکو ہمراہ لیکر حضور مین حضرت والد ماجد کے یہ حال ظاہر کیا جناب والد والا سے اٹھے
اور اپنے کے مصلی پر سے اوٹھکر دوگانہ حمد کا ادا کرکے مولانا سے کہا کہ اس شخص کے
حق مین مبشرات کثیرہ چند بزرگان سے میرے کانون پہونچے ہین اللہ تعالے کے حسب
فرمودہ بزرگان کے جلد تر ظہور مین لاوے بلکہ دو مرتبہ قبل تولد اسکے سے مین نے
کچہ دیکہا ہے اونمین سے ایک یہ تہا کہ توجہ خست ساعی سے اجرائے شیبہ ظاہر ہوا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ حضرت فرماتے ہین کہ مین بارہ برس کا تہا کہ ایک روز
دو گہڑی رات باقی رہی قبل نماز صبح سے صدائے گریہ حضرت سید عبد اللطیف اپنی
کی مجکو بیقراری مین لائی اونکے حضور مین حاضر آکر تسلیم عرض کیا و سبب گریہ کا استفسار
کیا فرمایا کہ ای نظام الدین اسوقت مین عالم مت یہ دیکہا ایک عورت جمیلہ کو لباس جلیلہ مین میرے
آگے لائے ہین و کہتے ہین کہ تجہپر مباح ہی بلا انضباط عقد اس سے مقاربت کر ہر چند واویلا کرتا ہون
کہ مین نے مدت العمر مین کسی روز عورت نہین دیکہی کیونکر اس سے مقاربت کرون کہ مجہپر حرام ہے
مگر میرے گریہ پر اصلا گوش نہین کرتے و اپنے کہنے پر اصرار کرتے ہین بعد بہت قیل و قال کے اب سیر آئے
ہین اگر مقاربت نہین کرتا تو شیر اس سے کہانچ کے دودہ بہی لذیذ وافراط سے کہتی ہی مین نے کہا کہ طفل
شیر خوار بہی نہین ہون کہ مجکو دودہ کی حاجت ہو مجہسے یہی مباحثہ ہوتا تہا کہ تیرے پیر کی آواز سنکر میرے
آگے سے بہاگ گئے اؤ تہوڑا میرے نزدیک بیٹہو استغفار مین مشغول ہو کہ راہ عورتون
کی ایسی راہ مہیب ہین و حربہ واسطے دفع اس قطاع الطریق کے کلمہ استغفار ہے۔ حسب فرمودہ

سید کے مین استغفار مین مشغول ہوا بعد دیر کے فرمایا کہ اوٹھو اپنے کام مین مشغول ہو۔ چونکہ ایام طفلی و نارسائی کے تھے نافہمیدہ اس حکایت کو مین نے حضرت والد سے بیان کیا خشمگین ہوکر منع فرمایا کہ خبردار رہ جو اسرار اولیاء اللہ کے ہین زنہار کسی سے ظاہر مت کر گو ہمراز و رفیق تیرا ہو کہ کھولنا بھید کا موجب بلا ہے جس وقت قربت صحبت اولیاء سے ہوتی ہے اوسوقت نفس شوم شیطان سے شریک ہوکر حاسدانہ کارروائی مین رخنہ ڈالتا ہے تا قرب و اتصال سے دوری رہے و حرمان سے نزدیک ہو اس راہ مین بہت لوگ خراب ہوکر عروج اتصال سے نزول دوری مین پڑ گئے ہین آگاہ ہو کہ قوت ارشاد کیا حضرت سید کی ہر نشیب و فراز اس راہ سے مجکو آگاہ فرمائی ہے۔ وہ من جملہ مراد دنیا سے ہے کہ نفس شوم اس راہ مین شیطان ہوکر تارک مجرد کو حکم کرتا ہے و چاہتا ہے کہ توجہ ذات باری عز اسمہ سے دور ڈالکر اس دنیا نابکار کی طرف متوجہ کرے اور توہمات فانیہ مین مستغرق کرکے اصل کام سے دوری دے لہذا حضرت سید نے مجکو حکم استغفار کا فرمایا۔ صاحب زاد الآخرۃ لکھتے ہین کہ تنبیہ کلام معجز نظام حضرت پیر و مرشد کا یہ ہے کہ فرماتے تھے کہ شرافت کی دو قسم ہے شرافت نسبی و شرافت کسبی ہر چند شرافت نسبی اعتبار تمام رکھتی ہے و ادراک ماہیت اوسکے کا دشوار لیکن شرافت کسبی کہ مخصوص ریاضت و مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے رذائل بشری زائل کرکے کسب محامد انسانی و کمالاتی ہے۔ یہ شرافت نو قسم پر منقسم ہے جیسا کہ جدی قاری امیر ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے شرح عوام الجنیدی مین تحریر فرمایا ہے پہلی قسم معرفت الٰہی دوسری قسم معرفت کلام الٰہی تیسری قسم معرفت احادیث چوتھے قسم معرفت اقوال امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ سے پانچوین قسم معرفت کلام بادشاہان

[illegible]

واول چھٹوین قسم معرفت اخلاق حمیدہ واسطے تبدیل صفات رذیلہ کے ساتوین
قسم معرفت کلام صالحین وعلما متقین آٹھوین قسم معرفت قلوب نوین قسم معرفت ایمان
ویقین کامل ـ حال صبر ورضا وتفویض وتسلیم وشکر وفرار دل حضرت کا وفات ہی امیر
سیف الدین والد حضرت قدس اللہ سرہما کا خطوط حضرت موسومہ مرزا شمس الدین خان
ومولانا عبدالرشید ملتانی سے جو حضرت نے متعلق تعزیت واطلاع حال وفات حافظ
شہاب الدین عرف سوندہی صاحب فرزند رشید اپنے کے کہ عین عالم شباب مین
انتقال فرمایا تحریر فرمایا تہا ظاہر ہے حق یہ ہے کہ صبر ورضا ایسے ہی بزرگون کا کام
ہے ہر شخص سے تحمل صبر ورضا کا بہت دشوار ہے معاینہ مکتوب مسطور سے معلوم
ہوتا ہے کہ کسقدر آپ صبر ورضا کے پابند تھے ومکتوب الیہما کو کسقدر تلقین صبر
کی فرمائی ہے وخود کسقدر احتیاط فرماتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ملا
عبدالقادر بداؤنی نے کہ صحبت بابرکت حضرت سے فائز ہوے تھے منتخب التواریخ
مین لکھا ہے کہ شیخ بھیکہ کاکوروی اعلم علماے روزگار ومتورع ومتشرع تھے ولقوی
مین امام اعظم ثانی تھے ودرس وافادہ خلق مین اشتغال رکھتے تھے وسخن
تصوف مجلس مین نہ کہتے تھے مگر محرمان راز سے خلوت مین ـ ایک شخص ماہ مبارک
رمضان مین کوئی کتاب علم منطق سے واسطے سبق کے لایا آپنے فرمایا کہ کوئی کتاب
علوم دینی سے پڑہنا چاہیے ـ کتاب وفیات الاولیا مولفہ سیف الدین محمد
ہاشم الوری مین بھی اسی قسم کے صفات حمیدہ حضرت کے درج ہین ـ غرض کہ تاحیات
حضرت کے بہت کچھ فیض حضرت کا جاری رہا آخرکار تاریخ نوزدہم ماہ ذیقعدہ سنہ ۹۸۱ نوسو اکیاسی
ہجری کو آپنے دنیاے فانی چھوڑکر رحلت فرمائے عالم جاودانی کے ہوکر وصال باری تعالی

عاصمہ کا قبول فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مطابق تحریر بیاض میر شاہ ولی اللہ
دہلوی کے تولد حضرت کا سنہ ۸۸۹ آٹھ سو نواسی ہجری میں ہوا وفات شریف سنہ ۹۷۹ نو سو اناسی ہجری میں
ہوا اس حساب سے مدت عمر انکا نوے برس ہوتے ہے۔ مزار مبارک آپکا قصبہ
کاکوری میں جو نواح لکھنؤ سے ہے نور آگین ہے نام مخدوم بھیکھری روضہ متبرک درگاہ
حضرت مخدوم بھیکہ کے مشہور ہے و مخدوم زادگان قصبہ مذکور انہی کی اولاد امجاد
ہیں فقط۔

حالات حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا قدس اللہ سرہ العزیز

قاضی ضیاء الدین المعروف بقاضی جیا قدس سرہ اکابر ارباب ولایت
واعاظم اصحاب ہدایت سے تھے احوال قوی و عبادت و تصرف کثیر رکھتے تھے و مرید
و خلیفہ شیخ بہکاری قدس سرہ کے تھے گو صاحب تذکرۃ الاصفیا نے انتساب
بیعت آپکا بطرف شیخ وجیہ الدین گجراتی کے کیا ہے مگر یہ امر مسلم ہے کہ پیر آپ کے
شیخ بہکاری قدس سرہ ہیں جیسا کہ کتاب بحر زخار میں مذکور ہے کہ قاضی ضیاء الدین
مشرب قادریہ رکھتے تھے واسطہ آپکا ان وسایط سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
عنہ تک پہونچتا ہے کہ قاضی ضیاء الدین از شیخ محمد بہکاری وہی از سید ابراہیم ایرجی
وہی از شیخ بہاء الدین الشطاری وہی از سید احمد جیلی وہی از والد خود سید حسن الی آخرہ
کتاب سلاسل الانوار میں مذکور ہے کہ شیخ محمد بہکاری رحمۃ اللہ علیہ اجل خلفاء
میر سید ابراہیم ایرجی سے ہیں و قاضی ضیاء الدین المعروف بقاضی جیا قدس
سرہ مرید انکے تھے و خرقہ و نسبت رکھتے تھے۔ کتاب وفیات الاولیاء میں مذکور

ہی کہ شیخ جمال اولیاء بن شیخ مخدوم جہانیان بن شیخ بہاء الدین بن شیخ بڑا فاضل کامل و دانشمند متبحر تھے و صاحب درس و تذکرہ مرید شیخ ضیاء الدین عثمانی المعروف بقاضی جیا نیوتنوی کے ہین اور وہ مرید شیخ بہکاری کے وہ مرید سید ابراہیم ایرچی کے وہ مرید شیخ بہاء الدین قادری کے وہ مرید سید احمد جیلی قادری شافعی کے ہین الی آخر الوسائط رحمہم اللہ تعالےٰ ۔ و جملہ شجرہ خاندانہاے سلسلہ قاضی جیا قدس سرہ موصوف مین اب تک اسیطرح درج چلا آتا ہے پس اسمین کوئی جگہہ بحث کی نہین ہے کہ قاضی صاحب موصوف مرید و خلیفہ شیخ بہکاری قدس سرہ کے تھے۔

واصل کتاب کشف المتواری موجودہ تکیہ شریف کاکوری مین جو بتحقیق حال مخدوم شیخ بہکاری کاکوروی قدس سرہ کے حضرت شاہ تراب علی صاحب قدس سرہ تالیف فرمائی ہی شاہ صاحب موصوف جو اولاد و امجاد حضرت مخدوم صاحب موصوف قدس سرہ سے ہین بمقام تذکرہ خلفاے مخدوم صاحب ممدوح بعد ذکر مولوی عبدالرشید ملتانی کے افادہ فرماتے ہین کہ دیگرے ازان قاضی ضیاء الدین عثمانی عرف قاضی جیا ساکن قصبہ نیوتنی بودند کہ ازایشان بشاہ جمال اولیاء کوڑوی رسیدہ و ازاوشان بہ سید محمد کالپوی رسیدہ پس سلسلہ خاندان شاہ اہل اللہ آبادی و پیرزادگان مارہرہ و شاہ حسن علی ساکن چورہ علاقہ کالپی بوساطت حضرت سید محمد موصوف بشاہ جمال اولیاء کوڑوی منتہی میشود۔ بعدہ مختصر حال حضرت شاہ جمال اولیاء قدس سرہ کا تحریر فرما کر لکھتے ہین کہ سلسلہ پیرزادگان مارہرہ بدین نمط است کہ سید شاہ آل محمد و برادر سید شاہ برکت اللہ و برادر سید شاہ فضل اللہ و برادر سید شاہ سید احمد و برادر میر سید محمد کالپوی و برادر شیخ جمال اولیاء و برادر شیخ ضیاء الدین المعروف

بقاضی جیا و برا از شیخ محمد بھکاری و برا از سید ابراہیم ایرچی اخ رسیدہ و ہم از
سید محمد کالپوی بہ میر افضل الہ آبادی رسیدہ و از ایشان بہ شیخ خوب اللہ الہ آبادی
کہ ہم داماد و ہم خلیفہ میر افضل بودہ و شاہ اجمل وغیرہ از اولاد ایشان اند غرض سلسلہ
حضرت مخدوم مادر ینجاک بواسطہ قاضی جیا کہ از ایشان بشیخ جمال اولیا رسیدہ ہنوز
جاری و باقیست فقط۔ ان عبارتہائے شاہ تراب علی صاحب قدس سرہ مندرجہ تذکرہ
صدر سے ثابت ہے کہ قاضی جیا قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت شیخ بھکاری کاکوری
قدس سرہ کے تھے۔ مگر بعض اصحاب قائل اسمات کے معلوم ہوتے ہیں
کہ حضرت قاضی جیا قدس سرہ خلیفہ حضرت شیخ بھکاری برہانپوری قدس سرہ
بن شیخ تاجو کے ہیں اور وہ بھی خلیفہ حضرت سید ابراہیم ایرچی قدس سرہ کے تھے
معلوم نہین کہ اصحاب قائل اس خبر نے کسی کتاب معتبر مین بصراحت تمام حال
خلیفہ ہونے حضرت قاضی جیا کا نسبت شیخ بھکاری برہانپوری بن شیخ
تاجو کے دیکھا ہے یا محض شیخ بھکاری کے نام کے وجہ سے قائل اسبات
کے ہین جس سے عام طور سے شبہہ اختلاف پیدا ہونے کا احتمال ہے فقیر مولف
کتاب ہذا کے نزدیک شاہ تراب علی صاحب قدس سرہ مولف کتاب کشف المتواری
صاحب تحقیق تھے و بہت تحقیقات و کتب معتبرہ سے ادنہون نے کتاب کشف المتواری
لکھا ہے قطع نظر تحقیقات کے شاہ صاحب موصوف صاحب باطن و صاحب
کشف تھے لہذا ادنکے تحریر پر اس فقیر مولف کو کسیطرح شبہہ نہین ہے سوا
اسکے اس فقیر مولف کے شیخ یعنے پیر و مرشد برحق جو اولیائے کاملین و صاحبان
کشف و کرامات سے تھے بجواب استفسار مقام شیخ بھکاری قدس سرہ مندرجہ

شجرہ اپنے کے فرماتے تھے کہ مزار مبارک حضرت شیخ بھکھاری قدس سرہ کا قصبہ
کاکوری مین ہے - پس یہ فقیر ناچیز مولف کتاب ہذا قائل اس بات کا ہے
کہ حضرت قاضی جیا قدس سرہ نے خرقہ خلافت حضرت شیخ بھکھاری کاکوروی
قدس سرہ سے پہنا ہے اسیوجہ سے اس فقیر مولف نے کتاب ہذا مین پسلسلہ
حضرات شجرہ کے حالات شیخ بھکھاری کاکوروی قدس اللہ سرہ العزیز کے درج
کئے ہین - کتاب بحر زخار مین لکھا ہے کہ قاضی جیا قدس سرہ نے دیگر سلاسل
سے بھی نعمتین پائین ہین و اجازت حاصل کی ہے و طریقہ نقشبندیہ آپ پر
غالب تھا - فقیر مولف کہتا ہے یہ عبارت کتاب بحر زخار کی ایسی پر مضمون
دلالت کرتی ہے کہ اس سے شبہہ ہر ایک اختلاف کا بھی رفع ہو سکتا ہے اسواسطے
کہ اگر شاید شیخ وجیہ الدین گجراتی و شیخ بھکھاری برہانپوری رحمۃ اللہ علیہما سے
بھی آپکو نعمت خواہ اجازت حاصل ہوئی ہو تو ہو سکتا ہے و یہ امر خلاف قیاس
نہین ہے العلم عند اللہ غرض کہ ہر حال مین آپ مقبول و محمود ہین - اوسی کتاب مین
مذکور ہے کہ تصرف و خوارق علانیہ آپ سے وقت طالب علمی سے ظاہر ہوئی
تھی آپ قاضی گجرات سے پڑھتے تھے اونکی دختر سخت مرض مین گرفتار ہوئی
اطبا علاج کرنے سے عاجز رہے آپنے اوستاد سے پیغام دیا کہ اگر آپ میرا
سبق سب طلبا پر مقدم فرما دیں تو لڑکی کو آپ کی اسیوقت آرام ہوتا ہے اوستاد
نے آپ کی درخواست منظور فرمائی آپ کی دعا سے قاضی کے لڑکی نے شفا پائی
پھر اوس لڑکی کو قاضی نے آپ ہی کے نکاح مین دیا - و کتاب سلاسل الانوار
مین اسطرح پر لکھا ہے کہ قاضی ضیاء الدین خوردسال تھے واسطے طالب علم کے گجرات

احمد آباد سے گئے ایک روز جنگل میں راہ بھول گئے اوسوقت حضرت خواجہ خضر علیہ السلام
ظاہر ہوئے اور آپ سے فرمایا کہ تمکو چالیس روز میرے ساتھ رہنا چاہیئے چنانچہ آپ
چالیس روز حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے خدمت میں رہے و تعلیم پاکر جمیع علوم ظاہر
و باطن میں رشد تام حاصل کیا بعدہ گجرات احمد آباد میں بمدرسہ شیخ وجیہ الدین گجراتی
قدس سرہ کے آئے و دیکھا کہ شیخ مضطرب ہیں کبھی اندر مکان کے جاتے ہیں و
کبھی باہر آتی ہیں یہ حال دیکھکر آپ ہنسے طالب علموں نے کہ آمادہ سبق پڑھنے
کے بیٹھے تھے آپ سے وجہ ہنسی کی دریافت کی آپ نے فرمایا کہ اگر اپنے استاد
سے میرا سبق اپنے سبق سے پہلے معین کرا دو تو میں اس جن کو شیخ کی دختر و اوسکے
جمیع اہلخانہ کو ایذا دیتا ہے دفع کر دوں اس درمیان میں شیخ گھر سے باہر آئے اونکے
طالبعلموں نے یہ حال بیان کیا کہ طفل مکتب اسطرح کہتا ہے شیخ نے فرمایا میں نے
قبول کیا آپنے شیشہ طلب کیا و موکلوں کو متعین کیا اونہوں جن کو حاضر کرکے
شیشہ میں بند کر دیا پھر شیخ وجیہ الدین نے اوس دختر کو آپ ہی کے نکاح میں دیا بعدہ
آپ چندے گجرات میں کسب علوم کرکے واسطے زیارت حرمین شریفین کے تشریف
لے گئے۔ بہرحال دونوں کتاب کی تحریر آپ کے کمال مراتب و بزرگی و کرامات
پر دال ہیں۔ کتاب بحر زخار میں مذکور ہے کہ درحقیقت آپ سید ظہیر الدین کی اولاد میں
ہیں ایک روز ایک شخص آیا اور اپنے کو سید ظاہر کیا حالانکہ وہ شیخ تھا آپنے باشراق
باطن اسمقدمہ سے واقف ہوکر فرمایا کہ اگر شیخی سے تم میل نہیں رکھتے تو شیخی میں قبول کرتا
ہوں اوس روز سے آپ بلقب شیخ کے ملقب ہوئے چنانچہ آپکے اولاد بھی اسی
طرح کہتے ہیں۔ مولف کہتا ہے کہ کتاب کشف المتواری میں بحوالہ کتاب وفیات الاولیا

کے شیخ ضیاء الدین عثمانی لکھا ہے و بعض لوگون کی زبانی بھی سنا گیا کہ آپ شیخ
عثمانی تھے اسمضمون سے و مضمون کتاب بحر زخار سے مخالفت واقع ہوتی ہے
العلم عند اللہ - کتاب سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ جب بعد حج کے آپ مدینہ منورہ
گئے ایک شب زیارت روضہ مقدسہ مین توقف کیا شریف روضہ مقدسہ سے بشر
ہوئے و آپکو حکم زیارت کرنے کا ہوا - آپنے گیارہ شخص سے زیادہ مرید نہین کیے
کہ ہر ایک اس جماعت سے عالم و عارف ربانی و حافظ کلام سبحانی کے تھے -
صاحب کتاب بحر زخار لکھتے ہین کہ حضرت قاضی جیا قدس سرہ کے چار پسر تھے
محمد فضیل و ابو الخیر و مقتدر و فضل محمد حاجی محمد فضیل سالک مجذوب بہت صاحب
کمال و عالی احوال تھے خرق عادت بلند کرامت بین و مرتبہ ارجمند رکھتے تھے
قبل وفات اپنے والد ماجد قدس سرہ سے واسطے حج و زیارت مدینہ منورہ کے
تشریف لے گئے تھے وقت وفات حضرت کے حاضر نہ تھے مگر وقت وفات
حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ تجہیز و تکفین میری حاجی محمد فضیل کے ہاتھ سے
ہو اس سخن سے مردم حضار متعجب ہوئے کہ حاجی صاحب مدینہ منورہ مین
استقامت رکھتے ہین یہان موجود نہین ہین مگر سب خاموش رہے و آپ نے وفات
فرمائی ایک ساعت نگذری کہ حاجی محمد فضیل رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ سے وطن
مین پہونچ گئے و تجہیز تکفین حضرت کی کی تاریخ وفات حضرت قدس سرہ کی بائیسوین رجب
سنہ ۹۸۹ نوسو نواسی ہجری ہے کتاب بحر زخار مین یہ مصرعہ مادہ تاریخ وفات کا درج
ہے مصرعہ رفت از دنیا بدین قطب جہان + اس مصرعہ مین ۹۸۹
عدد نکلتے ہین - و سنا جاتا ہے کہ قاضی جیا جسکے نوسو پچیس عدد ہوتے ہین

آپکا تاریخی نام ہے یعنے اس نام سے اعداد سال آپ کے تولد کی نکلتے ہین
العلم عند اللہ ۔ مزار مبارک آپکا قصبہ نیوتنی واقع ملک اودہ مین جو قصبہ موہان
سے قریب ہے ایک خطیرہ باندہ دیوار کے اندر ہو گئین ہووا وسی خطیرہ مین آپکے خلف
ارجمند حضرت حاجی محمد فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مزار شریف ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون فقط

حالات حضرت شاہ جمال اولیا قدس اللہ سرہ العزیز

بیاض دستخطی خاص حضرت سید شاہ علی جعفر آبادی قدس سرہ محررہ ۱۲۴۶ھ بارہ سو چھیالیس ہجری
مین کہ نقل بیاض حاجی محمد واصل صاحب مرحوم کی ہے اور وہ نقل بیاض خاص
حضرت شاہ جمال اولیا قدس سرہ کے ہے لکہا ہے کہ تولد شریف آپکا ۸۷۳ھ نوسو تہتر ہجری
مین واقع ہوا ۔ قبل تولد آپ کے فقیر خدا شیخ بہن کے زبان سے کہ اوس وقت عمر
اونکی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تھی نکلا کہ حضرت مخدوم جہانیان کے گہر مین شیخ
جمال آوینگا یہ بات حضرت قطب العالم شیخ بہار الدین قدس سرہ آپکے دادا نے سنکر
آپکے والد حضرت مخدوم جہانیان قدس سرہ کو بلا کر فرمایا کہ تمہارے گہر مین شیخ جمال
آوے گا مبارک ہو ۔ پہر جب آپکا تولد ہوا زبان خلق اللہ سے نکلا کہ شیخ جمال آئے
جب آپ سات برس کے ہوئے خدمت فقرا اللہ کی کرنے لگے اور آپکو جذبۂ الٰہی
حاصل ہوا جب آپ بائیس برس کے ہوئے اور آپکو شعور حاصل ہوا بہ اشارہ
سراج الامۃ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے تحصیل علوم دینیہ مین مشغول
ہوئے وبیس برس تک علوم دینیہ کی تحصیل کی بعدہ قال اللہ وقال الرسول مین
وخدمت فقرا وطالبان خدا مین مشغول ہوئے ۔ اور آپ تحریر فرماتے ہین کہ فقیر
خادم الفقرا جمال بہ ذکر پاس انفاس یعنے بہ ذکر لا الٰہ الا اللہ مشغول ست

وبیشتر ذکر اَللّٰہ اَللّٰہ این ہر دو ذکر قرار یافتہ و فقیر خادم الفقرا مسلم و مومن است و
بہ ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہمیشہ مشغول ست چون این ذرہ خاکسار ازین گذشتہ
بمیر و ہمین ذکر جان برآید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ فقط

آپ مادرزاد ولی تھے و نسبت عالی رکھتے تھے چنانچہ بلا واسطہ حضرت غوث الثقلین
رضی اللہ تعالے عنہ و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند و حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار
قدس اللہ اسرارہما سے فیض حاصل کیا بعدہ بزرگان ہر سلسلہ سے اجازت و خرقہ پایا
آپنے وصیت نامہ لکہا ہے نقل اوسکی بجنسہ درج کیجاتی ہے

وصیت نامہ

وصیت است بمسلمانان بدانند کہ خادم فقرا و طلبہ جمال رومی بن حضرت مخدوم جہانیاں
مسلمان و مومن است بلاشک و شبہ و مومن و مسلم زادہ - خادم الفقرا جمال
رومی بندہ تائب است و ہیچ گناہ کبیرہ از و صادر نشدہ - و خادم الفقرا جمال رومی
را مراتب دیگر اند کہ اظہار آن شما بر خود میشود سے بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش - و دوم وصیت
است کہ قبر فقیر در مقبرہ کہ پیش خانقاہ است انجا باشد و چند معصومان دران مقبرہ ہستند
فقیر امیدوار است کہ ہمراہ ایشان محشر فقیر شود و فقیر را انجا البتہ نگاہدارند و سوم وصیت
است کہ برخورداری شیخ اشرف و شاہ جلال بہ در دنیا دار نروند و نماز بجماعت
بکنند و ہر چہ اللہ تعالے بدیہ قسمت کردہ بفقرا خانقاہ بخورانند و ہر چہ یک

صوفی یا طالب علم بے عیال نگاه دارند که خدمت مسجد خوب بکنند. و وصیت است به مسلمانان که برخورداری شیخ اشرف و شاه جلال را کسی ایذا ندهد و تعدی نکند اگر خواهد که و چنگل من در دامن او برود قیامت خواهد شد و عند الله معذب شود. و وصیت است به مسلمانان که برخورداری شیخ اشرف و شاه جلال را نجلد سپردم او شان خبردار باشند که عند الله اجر خواهند یافت. و وصیت است به مسلمانان که برخورداری شیخ اشرف و شاه جلال را صاحب سجاده کرده ام و هر چه ملک فقیر و کتاب هاے فقیر و مصلهاے فقیر اند شیخ اشرف و شاه جلال را هبه و تملیک کردم او شان قابض و متصرف مانند. و وصیت است به مسلمانان که فقیر مبلغ و زر نذر و فقیر آمدم و فقیر می روم. و وصیت است که شیخ اشرف و شاه جلال صابر باشند و جفا هر کس قبول کنند اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ واقع است و به هیچ کس جنگ و جدال نکنند و هر کار که کنند بخدا رجوع کنند. و وصیت است که بعد نماز فجر بست و یکبار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه بجهر بگویند و در آخر مرتبه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ هم گویند و بعد نماز ظهر دوازده بار کلمه توحید بطریق اول بگویند. و همچنین بعد از نماز عصر و مغرب بگویند. و بعد از نماز عشا بست و یکبار کلمه توحید مذکور بطریق مذکور بگویند. و بعد نماز جمعه چهل و یکبار کلمه توحید بگویند. و همیشه به ذکر خداے تعالیٰ مشغول باشند و سی و سه بار بعد از فریضه سُبْحَانَ اللّٰه و سی و سه بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ و سی و سه بار اَللّٰهُ اَکْبَر بگویند. و ده بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد و ده بار درود بخوانند. و در هر حال ثبات عقل هر روز هفتاد بار استغفار کنند و هر شب هفتاد بار استغفار کنند. مدتها گذشته که این وظیفه فقیر است و این وظیفه حضرت فرموده اند

و وظیفہ حضرت ایشان است ۔ و غیبت کسی نکند و سخن چینی نکند و با ہر کس تواضع و اخلاص بکند فقط ۔ کتاب بحر زخار مین بحوالہ تحریر صاحب بیاض الاولیاء کے لکھا ہے کہ حضرت شاہ جمال اولیاء قدس سرہ خلف ارجمند و خلیفہ شیخ مخدوم جہانیان کے ہین و آپ سراج الاولیاء و تاج الاصفیا تھے و کرامات ظاہرہ و مقامات باہرہ رکھتے تھے آپ خدمت مین قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا قدس سرہ کے تحصیل علوم صوری و معنوی کی کرتے تھے طبیعت آپ کی نہایت غبی تھی مدعا تک نہین پہونچتی تھی چنانچہ طلبہ علوم کہ ہم درس آپ کے تھے براہ تمسخر آپکو جمال اولیاء کہتے تھے ایک روز جماعت طلبہ نے آپ پر بہت خندہ کیا آپکو اونکا تمسخر ناگوار طبیعت ہوا وہان سے باہر جاکر ایک غار مین چلے گئے اور تین روز تک وہان رہے ایک روز شیخ ضیاء الدین قدس سرہ نے پوچھا کہ جمال کہان ہے عرض کیا گیا کہ تین روز سے اونکو نہین دیکھا شیخ نے فرمایا ڈھونڈھو اور خود بھی تجسس مین باہر آئے ناگاہ ایک غار پر پہونچے کہ وہان آپ موجود تھے دیکھا کہ روتے ہین و بسبب گرد و غبار کے آپ کے منہ پر تھا پہچانے نہین جاتے شیخ نے آواز دی کہ اے جمال کیون روتے ہو آپنے کہا یا مرشدی طلبہ مجھپر خندہ کرتے ہین اور تمسخر سے مجکو جمال اولیا کہتے ہین شیخ نے تبسم کرکے فرمایا اوسنے تجکو اولیا کیا آپ غار سے باہر آئے شیخ نے پیراہن اپنا اونکو عطا فرمایا اوسروز سے آپ کی طبیعت کو ایک ذکاوت پیدا ہوئی کہ سب حیران رہے بعد تحصیل علوم کے شیخ نے آپکو چلہ مین بیٹھایا اور ساتھ نعمت و خلافت سلسلہ قادریہ کے مشرف کیا و آپ صحبت فیض شیخ قیام الدین بن شیخ قطب الدین بن شیخ اودھن جونپوری

قدس اسرارہم مین بھی پہونچے ہین و خرقہ خلافت سلسلہ چشتیہ و سہروردیہ و
مداریہ اونسے پایا و قصبہ کوڑا وطن اپنے مین آکر درس و افادہ علوم صوری و معنوی
مین اشتغال رکھا اور بہتون کو منزل مقصود پر پہونچا دیا اور۔ آپ کے جملہ کمالات
سے ایک یہ ہے کہ آپ جس شخص کو علم ظاہری سکھلاتے تھے پہلے اوس سے
حسب دستور اپنے یہ اقرار لیتے تھے کہ بعد تحصیل علوم کے میرا مرید ہو و حاصل کرنا ثواب
دینی کا کہ عبارت مجاہدہ راہ خدا سے ہے اختیار کرے پھر اگر کوئی طالب علم مریدی
و مجاہدہ کا اقرار کرکے آپ سے علم حاصل کرتا اور اقرار سے پھر جاتا تو آپ کے تصرف
سے علم اوسکا سلب ہوجاتا۔ بیاض مسبوق الذکر مین لکھا ہے کہ وفات آپکی
تاریخ سلخ ماہ رمضان المبارک یعنی شب عید الفطر کو ۱۰۴۷ھ ایکہزار سینتالیس ہجری مین واقع ہوئی
ہے و یوم عرس آپکا غرہ ماہ شوال المکرم روز عید الفطر ہے مزار مبارک آپکا قصبہ
کوڑا ضلع فتحپور مین مشہور و معروف ہے۔ بیاض موصوف مین یہ مصرعہ مادہ
تاریخ آپ کی وفات کا لکھا ہوا ہے ؎ اولیا شیخ باجمال بود ۱۰۴۷ھ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ فقط۔

حالات حضرت میر سید محمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کاشف الاستار کے مذکور ہے کہ اصل میر سید
محمد کالپوی قدس سرہٗ کی سادات صحیح النسب ترمذ سے ہے آبائے کرام آپکے
مقام جالندھر مین سکونت رکھتے تھے آپکے والد ماجد میر ابو سعید صاحب نے وطن
سے آکر کالپی مین اقامت اختیار کی تھی۔ آپنے تحصیل علم شیخ یونس سے کی
و تتمہ کتب کی تحصیل بخدمت مولانا عمر جاجموی کے کی و اکثر حلقہ درس شیخ

جمال اولیا مین رہتے تھے فضیلت ظاہری مین رتبہ حاصل کیا و فاتحہ فراغ کا
شیخ جمال اولیا سے لیا و شیخ موصوف سے طریقہ عالیہ چشتیہ مین بیعت کی و
اوس طریقہ مین شیخ موصوف مرید شیخ مخدوم جہانیان کے ہین اور وہ مرید شیخ
بہار الدین کے اور وہ مرید شیخ سماء الدین کے اور وہ مرید شیخ بہاء الدین جونپوری
کے اور وہ مرید شیخ محمد عیسے کے اور وہ مرید شیخ فتح اللہ اودہی کے اور وہ مرید
شیخ صدر الدین کے اور وہ خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود کے رحمۃ اللہ علیہم اور آپنے
اجازت سلاسل اربعہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و مداریہ کی شیخ موصوف سے
پائی و جو امانت کہ مشایخ سلاسل اربعہ سے پہونچی تھی سب کو تسلیم کیا اور وہان سے
معاودت کر کے کالپی مین اقامت کی۔ پھر ایک مرتبہ آپکو سفر جالندھر کا پیش آیا
جب اکبرآباد مین پہونچے میر ابو العلا احراری قدس سرہ سے ملاقات کی و پائین
مجلس اقدس مین بیٹھے اس درمیان مین حضرت امیر نے قہقہہ مارا آپ کے دل مین
آیا کہ درویش و قہقہہ یہ کیا آئین ہے میر ابو العلا قدس سرہ نے صدر مجلس سے
آپ کے طرف نگاہ کیا اور فرمایا۔ ؎

بر رخنۂ دل باش ہان مانند مرغی پاسبان کز رخنۂ دل زاید مستی و شوق و قہقہہ

اور فرمایا کہ قہقہہ میرا اسواسطے ہے۔ یہ سنکر قریب تھا کہ آپ کے بدن مین رعشہ
پڑے مگر بزور تشرع اپنے تئین سنبھالا و متوجہ طرف جالندھر کے ہوے۔ وقت
معاودت کے ہر منزل مین میر ابو العلا قدس سرہ کو دیکھتے تھے کہ پالکی آپکی سواری
کی اپنی طرف کھینچتے ہین ناگزیر بعد پہونچنے اکبرآباد کے التماس اجازت طریقہ علیہ
نقشبندیہ کی کی حضرت امیر نے کمال التفات سے تلقین طریقہ کا کیا پھر آپنے

کالپی اگر برسون اُسکے ساتھہ مشغولی کے۔ بعد دس برس کے دوسری مرتبہ پھر بخدمت حضرت امیر قدس سرہ کے پہونچے و چار مہینہ صحبت اقدس مین رہکر کسب فتوحات فراوان کا کیا و آپکے حج سفر و لنسے برتر سفر اجمیر شریف کا ہے کہ بکشش خواجہ بزرگ قدس سرہ کے بالفرور پیش آیا اس سفر مین خلف الصدق آپکے میر سید احمد قدس سرہ ہمراہ رکاب سعادت تھے جب آپ زیارت مزار مقدس خواجہ بزرگ سے مشرف ہوئے آپکو تھوڑی بیہوشی آئی اوسوقت حضرت خواجہ بزرگ نے آپکو دو پان عنایت فرمائے جب آپکو بیہوشی سے افاقہ ہوا وہ دونون پان آپ کے ہاتھہ مین موجود تھے اور ایک حافظ قرآن منکر سماع اولیا آپ کے حضور مین حاضر تھا اوسوقت ایک گویا اوس شہر کا آپکو دیکھکر یا د یہہ ابیات مثنوی کے گانا شروع کیا۔

گفت حق اندر سفر ہر جا روی | باید اول طالب مردی شوی
قصد گنجے کن کہ این سود و زیان | در تبع آید تو از فرع دان
ہر کہ کارد قصد گندم باید ش | کاہ خود اندر تبع می آید ش
قصد کعبہ کن چو وقت حج بود | چون برفتی مکہ ہم دیدہ شود
قصد در معراج دیدن دوست بود | در تبع عرش و ملائک ہم نمود

بمجرد نکلنے لفظ دوست کے زبان گویا سے نعرہ مستانہ حضرت کے منہ سے نکلا و اکثر آدمیون پر بیہوشی غالب ہوئی یہانتک کہ اگر کسی پڑے ہوون کی کوئی دستگیری کرتا تھا تو وہ بھی گر پڑتا تھا اور شراب اوفتادگی سے مست ہو جاتا تھا اور سب سے پہلے وہی حافظ جو منکر سماع تھا بیہوش ہوا۔ آپ کے نعرہ کی تاثیر مشہور ہے حتیٰ کہ اثر آپ کے نعرہ کا چوپایون پر بھی ہوتا تھا۔ اور ہمیشہ آپ

با دلِ بریان و دیدۂ گریان رہتے تھے ہر مجلس مین ایک یا دو رومال آنسو سے تر ہوتے تھے۔ وا واخر عمر مین آپ مرتبہ عیسوی المشہد و مقام قطبیت کبریٰ مین متمکن تھے (عیسوی المشہد ہونا عبارت اوس مرتبہ سے ہے کہ جیسا احیاء اموات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے واقع ہوتا تھا احیاء قلوب صاحب اوس مرتبہ سے واقع ہو۔ آپکی تصنیفات شریفہ سے تفسیر سورہ فاتحہ و ردایچ و رسالہ واردات و رسالہ تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد السالکین و رسالۃ الفنا و عقائد صوفیہ و رسالہ عمل معمول ہے۔ آپ مذہب وحدت وجود کا رکھتے تھے ایک روز تجدید کو ایک بال ریش مبارک سے جدا ہو کر آپکے شانہ پر پڑا تھا شاہ محمد افضل الہ آبادی نے عرض کی اگر اجازت ہو اس بال کو اوٹھا لون آپ نے فرمایا بہتر شاہ محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ نے اوس بال کو اپنے ہاتھ پر رکھکر حاضرین کو آواز دی سب جمع ہوے اور موے مبارک سے آواز اسم ذات کی سنتے تھے اور حاضرین پر ایک حالت طاری ہوئی آخرکار بمضمون کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ کے جب وقت وصال کا پہونچ گیا تب تاریخ چھبیسوین شعبان ۱۰۷۱ ایکہزار اکہتر ہجری دوشنبہ کو آپنے وفات فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ میر غلام علی آزاد بلگرامی نے آپکے وصال کی تاریخ کہی ہے وہ یہ ہے ؎

غوث عالم یگانۂ آفاق — میر سید محمد ذیشان
گفت تاریخ رحلتش آزاد — رفت قطب زمان بسوے جنان

شہر کالپی مین بیرون شہر جانب دکھن گوشہ پچھم شہر سے بفاصلہ تخمیناً آدھے میل کے ایک احاطہ موسوم بہ مدرسہ میاں صاحب کے ہے اوسکے اندر عمارت

و ایک مسجد و کتنی مقبرہ ہین ایک مقبرہ محاذی صحن مسجد کے جنوب رویہ وسیع ہے اوسکے اندر جانب پچھم مزار پُر انوار آپکا ہے۔ فقط

حالات حضرت میر سید احمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز

خزینۃ الاصفیا مین مذکور ہے کہ میر سید احمد خلف رشید و خلیفہ میر سید محمد کالپوی قدس سرہ جامع علوم ظاہر و باطن و حقایق و معارف و عشق و محبت و سکر و جذبہ و وجد کے تھے و اشعار ہندی و فارسی کے کہتے تھے و منکرون سے مذاکرہ و مناظرہ کرتے تھے و مسائل توحید و مقالات شیخ محی الدین بن عربی کے علانیہ بیان کرتے تھے و بعد ادائے نماز فرائض متصل سلام کے نو مرتبہ کلمہ توحید بآواز بلند کہتے تھے ایک کتاب عبارت عربی مین شرح اسماء حسنی کے موسوم بجوامع الکلم و ایک کتاب مختصر بعبارت فارسی حقایق و معارف مین آپنے تحریر فرمائی ہے کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار کے مرقوم ہے کہ میر سید احمد خلف ارجمند و خلیفہ حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہ کے ہین عنفوان جوانی و نشو و نما سے فروغ رشد و نور ولایت آپکے جبین ہمایون سے چمکتا تھا اللہ تعالے نے آپکو جمال صوری و کمال معنوی دونون عطا فرمائے تھے و جمیع صفات حسنیہ و سمات مرضیہ و ایثار و مروت آپکے عنصر لطیف مین ودیعت رکھی تھی بعد تحصیل علم صوری کے آپنے اپنے والد ماجد سے بیعت کی چوبیس برس کی عمر مین آپ مسند پر حضرت والد ماجد اپنے کے بیٹھے و مجلس ارشاد و تلقین کی گرم فرمائی۔ حق تعالے نے آپکو قبلہ حاجات وضیع و شریف کا کیا تھا و باوصف اسکے آپ کوئی دقیقہ دقائق فقر و انکساری سے نہین چھوڑتے تھے و مانند آفتاب

عالمتاب کے پرتو التفات کا سب پر یکسان رکھتے تھے - اور آپ مین حیات پدر بزرگوار اپنے مین سماع و سرود سنتے تھے حالانکہ آپکے والد ماجد برعایت شریعت غرّا کے اس سے محترز تھے - آپکی توجہ مین بہت اثر تھا جس شخص پر توجہ کی نگاہ کرتے تھے وہ بیخود ہو کر گر پڑتا تھا - ایک مرتبہ مخلصین مین سے ایک شخص کپڑا اسیا ہوا لایا اور اوسکے پہننے کے واسطے الحاح کیا آپ نے وقت نماز جمعہ کے اوس کپڑے کو پہنا متوجہ نماز کے ہوسے - بعد نماز کے حضرت شاہ علیم اللہ نقشبندی نے اوپر طول آستین کے اعتراض فرمایا - و حضرت شاہ صاحب موصوف ہمیشہ اپنے ساتھہ مقراض رکھتے تھے جو شخص موچھہ بڑی رکھتا تھا درویشان ہمراہی شاہ صاحب موصوف کے اوس مقراض سے موچھہ اوسکی کتر ڈالتے تھے - جب شاہ صاحب موصوف نے یہان آپ سے آستین پر نزاع کی آپ نے آستین اونکی اپنے ہاتھہ مین لی و آستین اپنی اونکے ہاتھہ مین دیدی پس آستین شاہ علیم اللہ کی اسقدر زیادہ دیکھلائی دی کہ باعث اونکے انفعال کا ہوا و آستین آپکے ہاتھہ کے گرہ تک تھی - آپ نے تین پسر شاہ فضل اللہ و سلطان منصور و سلطان مسعود چھوڑ کر تاریخ انتیسوین صفر سنہ ایکہزار چوراسی ہجری کو وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار شریف آپکا شہر کالپی مین بمقام مدرسہ موسومہ میان صاحب اندرون مقبرہ والد ماجد خود بپہلوے مزار پر انوار والد ماجد کے جانب پورب واقع ہے - فقط -

حالات حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی قدس سرہ العزیز

شاہ فضل اللہ صاحب قدس سرہ خلف رشید و سجادہ نشین حضرت میر سید

احمد کالپوی قدس سرہ کے ہین کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار
کے لکھا ہے کہ آپ جامع دانش صوری ومعنوی کے تھے وعنصر گرامی آپ کا
بصورت بشر ولایت مجسم تھا ذوق وشوق آپکے ہر بن مو سے تراوش کرتا تھا
وآپ بذل وکرم وسائر صفات رضیہ پر مرتبہ اتم رکھتے تھے - ایک وقت چار
شخص آئے اونھون نے عرض کی کہ ہم لوگون کے دل قساوت سے پتھر ہو رہے
ہین ہماری آنکھون مین تمام عمر آنسو نہین آئے آپ کا نام سنکر بہت دور سے
آئے ہین اوسوقت آپ خط اپنے وطن جالندھر کو لکھتے تھے وہ خط طولانی تھا آپنے
خط چھوڑکر کے ایسی توجہ فرمائی کہ چارو شخص مثل بسمل کے تڑپنے لگے عکس
تجلی چہرہ مبارک کا ستونہاے ایوانپر کہ قلعی سنگ مرمر سے مثل آئینہ کے تھی
چمکنے لگا اور وہ لوگ دوپہر تک حالت بیخودی وگریہ وبکا مین رہے پھر بعد افاقہ
کے آپ سے بیعت کی اسیطرح بہت آدمی آپ سے فیضیاب ہوئے ہین
وآپکے فضیلت کا حال حالات حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ العزیز سے
بھی ظاہر ہے واکثر حالات آپکے کتاب کاشف الاستار مین درج ہین آپ کی
ذات بابرکات اپنے وقت مین یکتاے زمانہ تھی - الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ
فقیر راقم الحروف آپکے سلسلہ مین داخل ہے وز ہے نصیب اون لوگون کے
کہ ایسے حضرت عالی قدر کے سلسلہ مین داخل ہوکر اپنے کو اونکی غلامی کی طرف
منسوب کرین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وصال شریف آپ کا تاریخ چودھوین ماہ
ذیقعدہ کو ۱۱۱۱ گیارہ سو گیارہ ہجری مین واقع ہوا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مزار
مبارک آپ کا شہر کالپی مین اندرون مدرسہ میاں صاحب کے اوس قبہ مین واقع

ہے جو قبہ کہ قبہ حضرت میر سید محمد قدس سرہ سے جانب جنوب بگوشہ پورب
علیحدہ بہت وسیع بنا ہوا ہے و بیرون قبہ مذکور چار طرف برآمدہ ہے واوس
قبہ مین آپ کے مزار مقدس کے پہلو مین جانب پورب دوسرا مزار آپ کے
بھائی کا ہے فقط۔

حالات حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار کے و نیز کتاب
آثار احمدی مین لکھا ہے کہ اسم شریف آپکا برکت اللہ ہے لقب صاحب البرکات
ہے آپ حضرت زید شہید بن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ کی اولاد
مین ہین سلسلہ آپکے نسب شریف کا اسطرح پر ہے کہ سید برکت اللہ بن سید
اویس بن سید عبد الجلیل صاحب ولایت مارہرہ بن سید عبد الواحد بن سید ابراہیم
بن سید قطب الدین بن سید ماہرو شہید بن سید شاہ بڈہ بن سید کمال بن سید
حسین بن سید نصر بن سید قاسم بن سید حسین بن سید عمر بن سید محمد صغری جد
سادات عظام بلگرام بن سید علی بن سید ابو الفرح ثانی بن سید ابو الفراس بن سید
ابو الفرح واسطی جد اعلی جماعہ سادات واسطی زیدی بن سید داؤد بن سید حسین
بن سید یحیی بن سید زید سوم بن سید عمر بن سید زید دوم بن سید علی عراقی
بن سید حسین بن سید علی بن سید محمد بن سید عیسے بن سید زید شہید جد القبائل
سادات زیدیہ بن حضرت امام سید زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ بن حضرت
امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ تعالے عنہ بن حضرت امام المسلمین و امیر المومنین

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب - میر سید محمد صغری کہ آپکے سادات
قصبہ بلگرام کے اجداد سے ہین وہان کے راجہ کافر متعصب مسمی بسری کے
وقت مین قصبہ بلگرام مین متوطن ہوے ۶۱۴ھ چھ سو چودہ ہجری مین موافق دستور سلطان
شمس الدین التمش کے غازیان اسلام نے راجہ کو مع اقارب وعیال وسپاہ کے
قتل کیا تاریخ اس فتح کی لفظ (خداداد) ہے وبعد اکیس[۱] برس کے سید موصوف
نے تاریخ چودھوین[۱۴] شعبان کو ۶۴۵ھ چھ سو پینتالیس ہجری مین انتقال فرمایا وہ مرج البحرین
صوری ومعنوی مرید حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کے
تھے - تولد حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا تاریخ چھبیسوین[۲۶] جمادی الآخرہ
سنہ ایکہزار ستر ہجری کو ہوا ہی چنانچہ آپنے خود اپنے دیوان مین ایک غزل لکھی ہے
اوسمین کا ایک شعر یہ ہے جس سے تاریخ تولد کی نکلتی ہے ؎

سال تولدم ہمہ تقویم دان شمرد — سی نے حساب شایق خوبان نوشتہ اند

آپ وہ شاہ باز ہین کہ آشیانہ اوسکا سدرۃ المنتہی مین ہے اور وہ یکہ تاز ہین
کہ میدان اوسکا عرش اعلی ہے صدر مسند ارشاد وہدایت جامع نعوت وخصائص
ولایت - اگرچہ آپ کے والد نے وقت رحلت اپنے کے آپکو اجازت سجادہ نشینی
ودیگر اعمال خانوادہ اپنے کے عنایت فرمائی تھی لیکن آپنے اوسپر اکتفا نہ کر کے
سید مربی بن سید عبد النبی بن میر سید طیب سے بیعت کی وریاضت شاقہ کر کے
خلافت سلاسل قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ کی حاصل کی - وسید غلام مصطفی
بن سید فیروز بن سید عبد الواحد بلگرامی سے وشاہ فضل اللہ بلگرامی سے خلافت
پائے - ہرچند آبا واجداد آپکے سب خاندان چشتیہ مین مرید تھے مگر چونکہ آپکو

طفولیت سے بسبب بشارت کے عشق خانوادہ غوثیہ کا پیدا ہوا تھا لہذا آپ سلسلہ
قادریہ میں مرید ہوئے و خدمت دیگر اولیا سے بھی فیض حاصل کر کے ہر ذوق
میں دایر و سایر ہوئے و اپنے کو تعب ریاضات میں ڈالا روز کو شب سے
و شب کو روز سے ممتاز سمجھا نا تین برس کامل دو پیسے بھر چاول سے افطار
فرماتے تھے و باوجود اس غذا کے قوت روحی سے سروپا برہنہ صحرا میں گھومتے
پھرتے تھے و وقت سلوک کے ساتھ مشایخ و قلندران ہر شہر کے تجسس
مطلوب کا کرتے تھے و طلب مقصود میں کسی شخص سے ننگ و عار پیرزادگی کا
اپنے اوپر ہرگز روا نہیں رکھتے تھے و ہر خرمن سے خوشہ حاصل کرتے تھے و حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ فیض روحی مدد و معاون آپکا رہا ہے
وسیلے واسطہ فیوضات باطنی آپکو اونسے حاصل ہوتی تھی - اس درمیان میں
آوازہ تربیت طالبان و رہنمائے گمراہان ارباب کالپی قدس اللہ اسرارہم
کا آپکے گوش حق نیوش میں پہونچا تب وہاں کا قصد کر کے آپ بخدمت قبلۂ آفاق
ہادی عشاق حضرت شاہ سید فضل اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کے پہونچے اوس قدوہ
زمان نے آپکو بزرگ جانکر فرمایا کہ تمہاری ذات جملہ امور صوری و معنوی سے
معمور ہے اور سلوک تمہارا انتہا کو پہونچ گیا تم رخصت ہو اور اپنے مکان میں
قیام رکھو حاجت تعلیم و تعلم کی نہیں ہے - پھر ایک دو مقامات اس راہ کے
کہ معظمات سے تھے عنایت فرما کر اجازت سلاسل خمسہ قادریہ چشتیہ و نقشبندیہ
و سہروردیہ و مداریہ کے مع سند خلافت و دیگر اعمال عنایت فرما کر دو روز سے
زیادہ حکم اقامت کا نفرمایا اور نہایت مہربانی سے فرمایا کہ جس جگہ ذات

بابرکات میں ہمارے استقامت رکھے وہاں کے طالبونکو یہاں آنے کی حاجت
نہیں ہے۔ پھر آپ وہاں سے رخصت ہوکر مارہرہ شریف مین تشریف لائے اور چھبیس برس
اپنے مقام سے نقل وحرکت نہیں فرمائی اور ساتھہ ہدایت وارشاد سالکان کے
مشغول رہے وہی سلسلہ صاحبان کالپی کا جاری کیا مگر پسران واقربا ومریدان
قدیم کو سلسلۂ قدیم آبا واجداد اپنے کا بھی مرحمت فرماتے تھے۔ حالات آپکے
ذکر وشغل وریاضات ومشاہدات وتاثیرات وتجلیات وخوارق عادات وتصرفات
وذکر اسرار ونکات کے آپکے تصنیفات سے ظاہر ہین وحالات ظاہریہ وباطنیہ
کے کتاب کاشف الاستار مین مفصل مرقوم ہین۔ آپکا تخلص فارسی مین عشقی
تھا وہندی مین بھی آپکے تصانیف سے چار انواع رسالہ جواب وسوال وعوارف
ہندی دیوان شعر ومثنوی ورسالہ اشعار ہندی مسمی بہ پیم پرکاس ہے۔ عمر شریف
آپکی اکہتر برس کئی مہینہ کی ہوئی ہے وفات آپکی تاریخ دسویں محرم الحرام
کو سنہ ۱۱۴۲ گیارہ سو بیالیس ہجری مین وقت قبیل صبح کے واقع ہوئی ہے انا للہ وانا الیہ
راجعون میر غلام علی آزاد بلگرامی نے تاریخ آپکی رحلت کی لکھی ہے

سید کامل روشن دل صاحب کمال — رفت ازین عالم باحضرت حق پیوست
کرد آزاد رقم سال وفاتش بدو طور — یوم عاشورہ ہزار وصد وچہل ودو سال ۱۱۴۲

وتاریخ دیگر طبعزاد شاعر مذکور ہے جسکے مادہ تاریخ کا یہ مصرعہ ہے صحیح

فنا فی اللہ شد آن پیر محرم ۱۱۴۲

مزار شریف آپکا اندرون قصبہ عالی مارہرہ شریف مین واقع ہے قصبہ
مارہرہ شریف ضلع ایٹہ مین متصل مجلس حضرت کے جداگانہ ایک احاطہ

مدرسہ کا ہے اوسمین جانب پچہم دو کہن مکانات بنے ہوئے ہین اوسمین مثل دستور قدیم کے اب بھی مدرسہ ہے وواردین صادرین بھی اوں مکانات مین ٹہرائے جاتے ہین اوسی احاطہ کے وسط مین بہت بڑا مقبرہ بنا ہوا ہے درمیان مین قبہ وگرد اوسکے چار طرف برآمدہ و کوٹھون مین کوٹھریان ہین وصرف جانب جنوب کا برآمدہ اسوجہ سے کہلا ہوا دباہر سے معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ قبہ کا اوسی طرف سے ہے اور تینون طرف باہر کے جانب برابر دیوار ہے اسوجہ سے اون اطراف مین باہر سے برآمدہ معلوم نہین ہوتا و دروازہ اون اطراف کے برآمدہ ونکا قبے کے اندر سے ہے۔ اوس کل مقبرہ مین مع برآمدہ و کوٹھریون کے تمام مزارات ہین۔ و وسط قبے مین تین مزار شریف ہین اون مین سے درمیان کا مزار مبارک کہ سب سے بڑا ہے آپ ہی کا مزار منور ہے و مقبرہ سے علیحدہ جانب اوتر و پورب اوسی احاطہ کے اندر آپ کے خاندانی اولاد وغیرہ کے مقابر و قبور ہین۔ فقط۔

حالات حضرت سید شاہ آل محمد مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار کے و نیز کتاب آثار احمدی مین مرقوم ہے کہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ خلف ارجمند و خلیفہ حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کے ہین تولد آپکا مقام بلگرام مین تاریخ اٹھارہوین ماہ رمضان المبارک کو ۱۱۱۱ گیارہ سو گیارہ ہجری مین ہوا ہی آپکے والد نے سنہ تولد اسکا لفظ (ظہور) مین نکالا ہے و سید خیر اللہ بلگرامی عرف اچھی میان نے آپ کی تاریخ تولد مین دو بیت کہے ہین مصرع اخیر کا کلمہ حق حافظ او یا دماوہ تاریخ ہے

از بسکہ ز شادیش بہ بالد ہمہ کس　　　چسپان شدہ جامہاے مردم بہ بدن

تاریخ تولدش چو جستم از دل　　　حق حافظ او باد خضر گفت بمن

و آپکے مہر مین یہ سجع کندہ تھا مصرعہ۔ ظہور آل محمد ز برکت اللہ

آپکے والد کو آپکے ساتھہ ایک عنایت خاص و محبت مخصوص تھی۔ آپنے تمام عمر ظل حمایت والد بزرگوار مین فیوض حاصل کیتے ہین آپ کے والد ماجد کسیطرح روادار آپ کی جدائی کے نہ تھے چنانچہ کبھی اگر نماز جماعت مین مسجد مین اتفاق ہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ آج مین نے حلاوت نماز کی نہین پائی۔ آپ بھی حد سے زاید مصروف تھے کہ بیان سے باہر ہے اٹھارہ برس آپ ریاضات مین مشغول رہے ازانجملہ تین برس کامل اعتکاف مین خلوت گزین رہے اور نان جوین سے افطار فرماتے تھے ان ایام مین عمل و اوراد و مراقبہ و اشتغال و اذکار ہر طریقہ کے جاری رہے و فیوضات و انوار تجلیات لاتعد و لاتحصی حاصل ہوئے۔ آخر الامر حبس نفس کے طرف متوجہ ہوئے و اس شغل کو درجہ کمال پر پہونچادیا اس ضمن مین تین مہینہ تک پیسا ہوا پانی پیا و خشک روٹی باجرہ کی نوش کی و سلوک تمام کیا لیکن مزاج مین حرارت ایسے مشتعل ہوئی کہ قریب تپ دق کے پہونچی تدبیر حکیم عطار اللہ سے مزاج و باج اعتدال پر آیا اسوقت ضعف مین بھی تربیت سالکان سے آپ غافل نہین رہے۔

و آپکے والد ماجد قدس سرہ نے تمام خدمت طالبان و سالکان کی آپکے حوالہ فرمائی و آپ باکتساب اسی امر بتہ تقرب جو کہ آراستگی ظاہر و باطن فقیران و مریدان ذی رتبہ مشغول رہے۔ آپکے والد کا قاعدہ تھا اگر کوئی طالب آتا تھا

واستدعا طالب صادق کی کرتا تھا تو کسی شغل مین اوسکو مشغول کر کے فرماتے تھے
اگر تو طلب رکھتا ہے تو صحرا مین جا وا اس کسب کو سرانجام دے وا اپنے مکان
مین جگہہ دیتے تھے اور آپ سلوک و جذب بھی طالبون کو ارشاد کرتے تھے
چنانچہ آپکے والد ماجد طالب سے جو پہونچتا تھا کہکر فرماتے تھے کہ سید آل محمد
کے پاس جاؤ۔ اور فرماتے تھے کہ سید آل محمد نے میرے سر سے بہت بوجہ
ہلکا کر دیا اور مجکو راحت بخشی۔ آپ آراستگی شریعت ظاہر و تہذیب اخلاق
باطن و قیام طالبان و باریابی سالکان مین کوشش بلیغ کر کے اوسکا سرانجام
کر دیتے تھے ورات و دن تعلیم و تربیت مین مصروف رہتے تھے و مبتدی
ناخواندہ کو (الف با) شروع کراکر ساتھہ سبق باطنی کے ہمراہ کرتے تھے غلغلہ
اس فیض عام کا اطراف و نواح شہر مین منتشر ہوا فوج فوج سالکان و دنیاداران
آتے تھے و اپنے مقصد کو پہونچتے تھے۔ آپ بمقتضاے تعرفہم بسیماہم و صدقات
ضمیر منیر یہ بھی معلوم کر لیتے تھے کہ اس طالب کو فلان شغل کارگر ہوگا و فلان
طالب صادق سے منزل مقصود کو پہونچیگا لہذا اوسی شغل مین اوسکو مشغول کرتے
تھے۔ کتاب کاشف الاستار مین ذکر آپ کے خلفا و مریدون کا و کشف و کرامات
و تعلیم ذکر و فکر و شغل و اعمال کا سب مفصل مرقوم ہے۔ آخر کار حسب بمضمون
آیہ کریمہ اِذَا جَاۤءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ کے
وقت وفات آپکا آ گیا تو آپنے تاریخ آخر شب سولھوین رمضان المبارک روز دوشنبہ
کو سنہ ۱۱۶۴ گیارہ سو چونسٹھہ ہجری مین وفات فرمائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝
شاہ محمد عارف بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ نے نظم مین یہ تاریخ لکھی ہے ؎

سعید زمرۂ سادات کامل برحق — کہ بود آل محمد بہ خاص و عام نہان
بشیر عالم لاہوت و واقف جبروت — ز دست بیعت او فیض بردہ عالم جان
رسید ہر کہ بدرگاہ عالیش بہ نیاز — بخویش یافتہ ہر مطلبی عیان و نہان
بروز شانزدہم شہر صوم زین عالم — بسوے دار بقا رفتہ است جلوہ کنان
ز سال مغفرت او چو پرسی از عارف — بجشن آل محمد بود شفیع جہان
۱۱۶۴

تاریخ دیگر طبعزاد شیخ عبد السبحان

شاہ آل محمد از دنیا — نقل فرمود سوے دار جنان
گفت تاریخ وصل ہاتف غیب — شمس گردید زیر ابر نہان
۱۱۶۴

مزار مبارک آپکا قصبہ مارہرہ شریف مین بروضہ پدر بزرگوار بطرف شرقی واقع ہے یعنے مقبرہ حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا جانب پورب اور بڑھایا گیا ہے جسقدر بڑھا ہے وہ بھی بہت وسیع و بلند مسقف ہے و درہاے بیرونی برآمدہ شرقی مقبرہ قدیم کے اوس مقبرہ زیادہ شدہ مین کہلے ہین اور اوس مین آمد و رفت کی راہ اسی برآمدہ قدیم سے ہے کسی طرف باہر سے کوئی اور راہ نہین ہے چنانچہ اوس مقبرہ زیادہ شدہ کو جزو مقبرہ قدیم حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا سمجھنا چاہئے باہر سے وہ سب ایک ہی مقبرہ معلوم ہوتا ہے اوس مقبرہ زیادہ شدہ مین تین مزار شریف ہین منجملہ اونکے درمیان کا مزار اقدس آپہی کا مزار نور آگین ہے۔ فقط

حالات حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین وکتاب آثار احمدی مین لکھا ہے کہ حضرت سید

حمزہ قدس سرہ خلف رشید و خلیفہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ کے ہین۔ تولد آپکا تاریخ چودھوین ۱۴ ربیع الاخر کو ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس ہجری مین ہوا ہے۔ اپنے گیارہ ۱۱ سال کی عمر تک اپنے جد امجد کی تربیت مین رہکر برکات و فیوضات حاصل کئے اور اوسیوقت مین آپکے جد امجد نے اپنی کلاہ مبارک کو آپکے سر پر رکھا و اپنے سیلی آپ کے کمر مین باندہی تھی۔ جب عمر آپ کی چونتیس ۳۴ برس کی ہوئی آپکے والد بزرگوار قدس سرہ نے اس عالم سے رحلت فرمائی اوسوقت سے آپنے مقام مارہرہ شریف مین مسند خلافت اپنے والد بزرگوار پر جلوس فرمایا و تلقین و ہدایت و تعلیم و تربیت خلق مین و ریاضت و عبادت حق مین مشغول رہے۔ آپ فرماتے ہین کہ قریب چونتیس ۳۴ برس کے ہوتا ہے کہ مین اسکا مین استقامت رکھتا ہون و عمر میری ستر ۷۰ برس کو پہونچی منتظر لطیفہ غیبی کا رہتا ہون و اکثر اس رباعی کو پڑہتا ہون رباعی

گر گوہر طاعت نسفتم ہرگز | ور گرد گنہ ز رخ نرفتم ہرگز
نومید نیم ز آستان کرمت | زیرا کہ یکے را دو نگفتم ہرگز

عمرے بحسرت گذرانیدہ ام و جائے بحیرت در باختہ ام نہ فلوسے از دکان لیقا در گرہ نہ پشیزے نہ یک کف جو از خرمن رایگان حاصل نہ قیفزے با وجود این افلاس جہانیان قطب زمان میگویند و عالمیان غوث ارشاد میخوانند من ہم با این زمرہ عوام و خواص در ساختہ ام و ماتم خود داشتہ ام اے دل تو کجا میروی و کدام راہ می پوئے

شعر

تو بی سر و پا نہ دین و دیگر چہ شوی | دو عالم گذر و ساختی جہان تا کی خود را

زلو میدی شکایت مسکنی چشم از کرم بیاری　　کریمی ہم مقرر کن اگر سائل کنی خود را

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ باوصف اخفاے حال کے خوارق وکرامات آپ کے بہت ہین ۔ آپنے اپنی وفات سے چھ مہینہ پیشتر ایک وصیت نامہ لکھکر قلمدان مین مخفی رکھا تھا وہ یہ ہے

وصیت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ باقی باقی فانی ست

بالا بلند عشوہ گر و سرو ناز من　　کوتاہ کرد قصہ عمر دراز من

معلوم ہند ہاے خدا ساکنهم اللہ بادکہ فقیر را سفر آخرت در پیش آمد آنچہ قطب العاشقین حضرت جدی انار اللہ برہانہ آخر رسالہ چہار انواع ارقام فرمودہ اند این جماعہ را پسند است حتی الوسع درآن ساعی باشند و با نامرادی بسازند وازین جانب اجازت خلافت سلاسل خمسہ مقرر دانند دادیم وہا سما اربعین وشیخ ودعا ہائے وسور قرآنی ودیگر ادعیہ واذکار واشغال مشاقہ وغیر مشاقہ مجاز وماذون بودہ اند وہستند واعتنا بشان شریعت غرا آنچہ از دست آید لازم دانند ودست طمع بہ آستین قناعت پیچیدہ بہ لابد اکتفا نمایند اگرچہ اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ نیز گفتہ اند وبکتب سلف وحقایق واوراد مشغول باشند وکم کسی در طریقہ انیقہ این طایفہ از دل وجان استفسار بربیند وشمہ کرمہا اغماض عین ودوراست ودنیوی لازم شناسند

ازان روید گل وخار اندرین باغ　　کہ ہم طاوس در کار است وہم زاغ

اگر بینی بد و نیکی عزیزان ہم　　[illegible]

[illegible]

از اہل او لقاے لے بنظر آید دست شما و دامن او لیکن درین زمان الہیت
این امر مفقود و جنسیت موجود و ہو چہ بزبانی و غیرہ لسانی کسے فریفتہ نشوند
کہ این طایفہ ہر وقت اعز من الکبریت الاحمر بودہ اند و فاتحہ سالیانہ ہرگز
بتکلف نکنند بلکہ نہ نمایند کہ حکم چنین است بعد بست سال روشن خواہد شد حالا
مسئلہ اجل در حل و کارے ازین اہم در پیش پس ازین دعا ہا بہ بیگانہ و خویش

مصرعہ ہندی لیہ پڑوسن جو پڑا نت اوٹھہ کر لی ار سے

دیگر مگو نصیحت حافظ کہ رہ نیافت — گم گشتۂ کہ بادۂ تلخش بکام رفت

غزل

وقت آن آمد کہ عزم لامکان برپا کنم — این جہان و آنجہان را درہم و شیدا کنم
وقت آن آمد کہ از یاران تن باشم جدا — عزم سوئے دوستان عالم بالا کنم
نغمۂ فردا اے احمد سیر آہنگے نمود — بار قیستان علا آہنگ آن صحرا کنم
نقطۂ آخر با اول می رسانم اے فلان — دورۂ قوسین را قرب او ادنیٰ کنم
بعد و دوئی را بقرب و سوسہ سازم ہم — این خیالات تو ہم را بجز و رسوا کنم
نفی در اثبات و اثبات است در نفی کذا — لا و الا را بہم آریم تا لا لا کنم
رخش را بالا و الا بر جہانم این زمان — زان طرف بیدار امکان خیمہ برپا کنم
صورت تن از ہیولای قفس آسم بپرون — طایر قدس آشیان را مادۂ عنقا کنم
بیخود آتا با خدا اے خویش گردہ نہان — بیخود آشوا زخدا تا با خدا یکتا کنم
ساز تن را بشکنم تا این پردہ پا جان درم — اصلہا و بے ہمہ ہویت و لنظیر و زما کنم
ہر دو قطعے بوصل جان کنم تا نیم تما — دورہ با مرکز احمد را الفا کنم

وصیت نامہ ختم ہوا فقط اس وصیت نامہ مین جو نسبت فاتحہ سالیانہ کے
درج ہے کہ ہرگز بہ تکلف نکنند بلکہ نمایند کہ حکم چنین است بعد بست سال روشن
خواہد شد فقط سواسکے نسبت کہتے ہین کہ ظہور اس پیشین گوئی کا اسطرح پر
ہوا کہ بعد بیس برس کے جاگیر آپ کی انگریزون نے ضبط کر لی تھی مگر اپھر
فضل الٰہی سے واگذاشت ہوگئی۔ کتاب کاشف الاستار (جسکا حوالہ اوپر
کے حالات مین ہوا ہے) آپہی کی تصنیف ہے۔ آپکے تین پسر تھے اول
سید آل احمد ملقب بہ اچھے صاحب دوم سید آل برکات معروف بہ ستھرے
صاحب سوم سید آل حسین مشہور بہ سچے صاحب قدس اللہ اسرارہم۔ وفات
شریف آپ کی یعنے حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ کی تاریخ چودھوین
محرم الحرام کو ۱۱۹۸ھ گیارہ سو اٹھانوے ہجری مین واقع ہوئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ؂
مزار مبارک آپ کا بمقام مارہرہ شریف وسط برآمدہ شرقی مقبرہ جد بزرگوار
حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ مین نور افشان ہے و مزار شریف پر
آپ کے ایک مرید نے مختصر گنبد بھی بنوا دیا ہے جو ستو نہائے سنگی
پر قائم ہے و مقبرہ زیادہ شدہ مذکورہ حالات حضرت شاہ آل محمد قدس سرہ
مین جانے کی راہ آپکے پائنتی زیر گنبد ہی ہے فقط

حالات حضرت سید شاہ آل احمد مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب آثار احمدی مین لکھا ہے کہ اسم شریف آپکا سید آل احمد و لقب اچھے
صاحب ہے آپ خلف ارشد و سجادہ نشین حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ
پدر بزرگوار اپنے کے ہین۔ تولد آپکا تاریخ اٹھائیسوین رمضان المبارک کو

سنہ ۱۱۶۰ گیارہ سو ساٹھ ہجری مین واقع ہوا ہے سلطان مشایخ جہان) آپ کے تولد کا
مادہ تاریخ ہے - چار برس تک آپ اپنے دادا کے ظل عاطفت مین
رہے ہے چنانچہ ایک روز آپ مسجد خانقاہ مین بعد عصر اپنے دادا کے زانو پہ
بیٹھے تھے وادسوقت مجمع عام تھا آپ کے جد امجدؒ نے فرمایا کہ حضرت صاحب
البرکات نے فرمایا ہے کہ مجھے بفصل چار واسطے کے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ فروغ
کاشانہ ولا وشمع دودمان میرے فقر کا ہوگا ؛ وہی لڑکا ہے - آپ نے
صحبت بابرکت باپ مین کسب کمالات صوری ومعنوی وبہت فیض حاصل
کیا ہے وآپ ہمیشہ اکتساب واذکار ومراقبات واشغال وحبس نفس کبیر وصلوٰۃ
معکوس وصوم نفل ومجاہدات قویہ باطن وغیرہ اعمال مین التزام رکہتے
تھے وطاعات فوق الطاعات بجا لائے ہین وساتھہ روحانیات کرام کے
مستفیض ہوکر بہت انوار واسرار مشاہدہ کیئے ہین وآثار کرامت وولایت کے
آپ پر ظاہر ہوئے - بعد وفات والد بزرگوار کے آپنے خرقہ فقر کا پہنکر سجادۂ
موروثی پر اجلاس فرمایا ونقارہ ہدایت کو بلند آواز کیا ہزارہا طالبان معالی
بارگاہ والا مین ہجوم کرکے اپنے اپنے مطالب دلخواہ پر کامیاب ہوتے تھے
اور آپ بقدر استعداد ہر ایک کے دور کرنے پردۂ غفلت وبعد حضرت احدیت
مین کوشش کرکے وصول الی اللہ کی راہ کو ابتدا سے انتہا تک نشان
دیکر احوال ومقامات ومراتب لائقہ مین فائز المرام فرماتے تھے - وکارخانہ
ارشاد [illegible] کہ ظاہر و فیض باطن آپکا اطراف عالم [illegible]
[illegible]

منور کر دیا۔ فضلاء عصر و علماء متبحر کہ طائفہ عالیہ صوفیہ سے منکر تھے حد سے
زیادہ آپ کے معتقد ہوئے۔ و امراء عظام نے حلقہ بگوش ہو کر خدمات
نمایاں کی۔ اور اکثر آپ علماء و فضلاء و فقراء و مساکین و ضعفاء سے صحبت رکھتے
تھے۔ ظاہرا اوقات گرامی آپ کے مجملاً اسطرح پر تھے کہ بعد آدھی رات کے
تجدید وضو فرما کر اندرون حویلی کے نماز تہجد ادا کر کے معاملات باطن اذکار و
اشغال میں مصروف رہتے تھے۔ وقت ہونے اذان صبح کے مسجد پر
آکر نماز پڑھتے و بعد نماز کے خانقاہ شریف میں وظیفہ و ادعیہ و اوراد وغیرہ
و اشغال باطن میں تا وقت چاشت اشتغال رکھتے تھے اس درمیان میں
خدام خاص بھی باریاب نہیں ہو سکتے تھے و بعد فراغ اعمال موصوفہ کے ایک
ساعت توقف کر کے وضو جدید کرتے و حسب معمولات اسلاف درگاہ میں
حضرت صاحب البرکات قدس سرہ کے جا کر بعد زیارت و فاتحہ بزرگان کے
وظیفہ بعض ادعیہ و اشغال معمولہ وہاں کا ادا کرتے و دو و تین گھڑی کے بعد روضہ
معلی سے برآمد ہو کر اکثر بخصوص موسم بہارانہ و بیرون تین چار گھڑی باغ
درگاہ میں جلسہ فرماتے و فواکہ ہر فصل کی ہر قسم کے کہ موجود ہوتے فقراء و دنیاداران
حاضرین کو تقسیم کئے جاتے۔ بعدہ حویلی میں تشریف لا کر ایک ساعت
بار عام کر کے برخاست فرماتے و طعام تناول فرماتے بعدہ ایک ساعت
قیلولہ فرما کر وقت اوسط ظہر کے مسجد میں تشریف لا کر بعد نماز و تلاوت قرآن مجید
کے خانقاہ میں تشریف لا کر کتب حقائق و سلوک و سیر کے سیر میں توجہ رکھتے
و پھر وقت عصر تک بار عام نہ ہوتا بعدہ مسجد میں نماز عصر کی پڑھکر حویلی میں تشریف

لاکر بار عام فرماتے اکثر یاران دین و اہل دنیا حاضر ہوکر کلام معجز نظام سے
مستفید ہوتے تھے۔ بعد ازان بعد مسجد مین نماز مغرب ادا کرکے خانقاہ مین تشریف
لاتے و مصلا پر صلوۃ اوابین و تسابیح وغیرہ اعمال پڑھکر اندرون محلسرا کے
رونق افروز ہوکر دو گھڑی جلسہ فرماتے و عرض حال مستورات شہر کا سنکر
اونکی تسلی خاطر فرماکر حویلی مین تشریف لاتے و بقدر معمول استراحت فرماکر
بعد عشا و تہجد ساتھہ حق کے خلوت رکھتے تھے۔ کتاب انوار العارفین مین
لکھا ہے کہ اپنے وقت مین آپ شیخ المشایخ تھے اوسوقت کے مشایخ
آپ کی بزرگی و مشیخت کا آوازہ سنکر آپ کی خدمت مین آتے تھے و آپ کمال
بزرگی و اخلاق سے تعظیم و تواضع فقرا و علما و مسافرون کی فرماتے تھے
آپ کے پدر بزرگوار اپنی حیات مین واسطے ریاضات و مجاہدات و شب
خیزی و پڑہنے نماز معکوس کے آپ کی نسبت کوشش بلیغ فرماتے تھے و
ہر روز حال دریافت کرتے تھے اگر تعداد وین شغل و ذکر و شب بیداری نسبت
پسر ثانی کے آپ مین زیادہ پاتے تھے اپنے ساتھہ کھانا کھلاتے تھے والا
اس شفقت سے پسر ثانی کو معزز و ممتاز فرماتے تھے۔ کہتے ہین کہ آپ بارہ
برس تک اپنے کو کنوئین مین لٹکا کر نماز معکوس پڑہتے رہے ہین چنانچہ
پیر مبارک مین نشان رسن کے نمودار تھے۔ **آپکا وصیت نامہ**
بندہاے خدا سلمہم اللہ تعالے لا انچہ حضرت ابوے رحمۃ اللہ علیہ در وصیت نامہ
رقم فرمودہ اند بران مواظبت نمایند و طریقہ بیعت بغیر خاندان خود چہ از پدر و چہ
از برادر و چہ از خلفاے خاندان خود از جاے دیگر نکنند چرا کہ سلک صحیح است

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است　　شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

فائدہ و استفادہ را مضایقہ نیست ع متاع نیک ہر دکان کہ باشد

و در آداب مسجد و خانقاہ و درگاہ بکوشند و از بایست ملحوظ و از نا بایست

محفوظ دارند کہ عمدہ کار شریعت است ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید　　کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

و در خدمت صادر و وارد و در تعظیم و تکریم مشائخ و فقرا و علما و فضلا بکوشند

و آنچہ از دست ایشان آید رطب و یابس بحرمت تمام متواضع شوند اگر از ین

معنی از ایشان کسے راضی نخواہد شد مواخذہ بر ایشان نیست و علم و عمل در پیش

دارند کار نیک است۔ دیگر ہیچ۔ زیادہ از ین دعاہا بہ بیگانہ و خویش و کار از ین

اہم در پیش والسلام۔ و فاتحہ سالیانہ بتکلف نکنند بر یک کاسہ شربت یا

بر یک نان جوین بکنند و نشست دوار و صادر بصدق دل کنند من خدام خدیم

در مذہب ابوحنیفہ قائم باشند و رسم تعزیت از سہ روز زیادہ نہ نمایند و روشنی

و چراغان بعمل نیارند چرا کہ این عاصی تکلف روا ندارد و تکلف در شرع روا نیست فقط

وصیت نامہ ختم ہوا آپنے کوئی لڑکا اپنے پیچھے نہیں

چھوڑا و تاریخ ستر ہویں ماہ ربیع الاول ۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس ہجری میں وفات پائی اِنَّا

لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار مبارک آپکا قصبہ مارہرہ شریف میں اندرون قبہ شریف

کے حضرت شاہ صاحب البرکات قدس کے مزار مقدس سے ملا ہوا جانب پورب

واقع ہی۔ بعد وصال آپکے حضرت شاہ آل رسول قدس سرہ بن حضرت

سید آل برکات عرف ستھرے صاحب نور اللہ مرقدہ کہ برادر زادہ

حقیقی و خلیفہ آپ کے تھے سجادہ نشین ہوئے و تا حیات اپنے کار ہدایت و تلقین میں مصروف رہے آخر کار تاریخ اٹھارہوین ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۶ سنہ بارہ سو چھیانوے ہجری کو آپنے بھی وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار مبارک آپکا حضرت شاہ سید حمزہ قدس سرہ جد اپنے کے مزار شریف سے متصل جانب شمال واقع ہے۔ آپ کے پسر کلان سید ظہور حسن اپنے پسر سید شاہ ابوالحسین الملقب بہ میاں صاحب کو چھوڑکر روبرو اپنے والد کے وفات پاچکے تھے و سید ظہور حسین عرف چھوٹو میان پسر خورد مع اپنے پسر سید ابوالحسن عرف میر صاحب کے اب تک بعنایت الہی بقید حیات ہین انتظام دنیاوی متعلق ملک وغیرہ و خانگی اس خاندان کا حضرت سید ابوالحسن صاحب موصوف کے تعلق ہے۔ و حضرت سید شاہ ابوالحسین الملقب بہ میاں صاحب بن سید ظہور حسن مرحوم مغفور نے اپنے جد بزرگوار حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ سے تعلیم و تربیت پاکر بعد وفات جد موصوف اپنے کے سجادہ نشین ہوئے فی زماننا ذات با برکات حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب موصوف ملقب بہ میان صاحب کی قصبہ مارہرہ شریف مین فیض رسان طالبان خدا ہے اللہ تعالے جل شانہ انکی ذات افاضت سمات سے ہمیشہ فیض عام جاری رکھے آمین۔ فقط

حالات حضرت سید شاہ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب آثار احمدی مین حالات حضرت شاہ سید محمد غوث قدس سرہ کے اسطرح پر مذکور ہین کہ آپ درویش کامل حق آگاہ و اہل اللہ متوطن قصبہ

زمانیہ توابع سرکار بنارس کے تھے و مرید و اجل خلفاے حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ سے تھے عنفوان شباب مین باشتیاق خداشناسی اپنے وطن و دیار سے ہجرت کر کے مارہرہ شریف مین تشریف لائے و اپنے مرشد کے حضور مین حاضر رہکر مطلب دلی کو پہونچے و بعد کسب فیوض و برکات کے خرقہ خلافت مرشد سے پھنکر اجازت سلاسل خمسہ یعنے قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و مداریہ کے حاصل کی بعدہ سیاحت اختیار کر کے سفرہاے نیک کیا و مقامات اولیا مین گذرے بہت لوگون کو مرید و مستفید فرمایا و قصبہ بداؤن شریف موضع شیخو پور مین قیام اختیار فرما کر بیرون آبادی چاہ و مسجد و حجرہ بسکونت خود تعمیر کرایا و عزلت قبول کر کے کمال تجرد و وارستگی سے اوقات بسر کرتے تھے و فیض رسانی خلق مین مشغول رہکر مرجع اکابر و اصاغر کے ہوے۔ آپ فتوح کسی سے نہین لیتے تھے و بہ سبب قلت مداخل و کثرت مخارج کے اکثر اشخاص آپ کیطرف احتمال دست غیب کا رکھتے تھے حالانکہ آپ کا دست غیب محض توکل علی اللہ تھا۔ آخر مین آپ شیخو پور سے بداؤن شریف چلے آتے وہین بشبہہ دست غیب جماعت دزدان نے آپکو بزخمہاے کاری مجروح کیا آپنے بوفور حلم قلبی کے قاتلان سے فرمایا کہ فوراً تم چلے جاؤ ایسا نہو کہ کوئی دیکھ لیوے اور تم گرفتار ہو جاؤ۔ اونکو رخصت کر کے اوسی زخمہاے کاری کے اثر سے آپ نے مرتبہ شہادت کا پایا۔ سبحان اللہ وبحمدہ آپ مین کیسا حلم تھا کہ جنھون نے آپکو قتل کیا اور آپنے اونکے گرفتاری

وایذا آپ سند نفرما کر فوراً اوس نکے چلے جانے کو ارشاد فرمایا یہ ثمرہ ریاضت و مجاہدہ نفس کا ہے۔ اہل اللہ راہ خدا مین مجاہدہ کو مقدم جانتے ہین و ایسا مجاہدہ کرتے ہین کہ خود اطاعت نفس سے باہر آکر نفس کو اپنا مطیع و منقاد کر لیتے ہین انسان کو چاہیئے کہ پیروی نفس سے ہر وقت گریزان رہے۔ اور بتحقیق یہ معلوم ہوا کہ ایک شخص نے جو پہلے آپکا مرید و معتقد تھا پیچھے منحرف ہو گیا تھا اوسنے روپیہ خرچ کرکے براہ حسد شہید کروا ڈالا بہر حال آپ نے شہادت پائی و شہادت آپ کی تاریخ پانچوین شہر شعبان ۱۲۵۵ھ بارہ سو پچپن ہجری شب جمعہ کو ہوئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ٭ مزار مبارک آپکا شہر بداؤن شریف محلہ پیر پوٹہ لا مین چبوترہ پختہ مزار حضرت احمد بودلا رحمۃ اللہ علیہ پر جانب پورب واقع ہے سرہانے ستون پختہ ہے اوسمین چھوٹے چھوٹے چند طاق بنے ہین فقط

حالات حضرت شیخی و مرشدی حضرت آخوند حافظ عبد العزیز دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت مرشدی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین اسوۃ الواصلین ماہر اسرار رب العالمین متبع سنت سنیہ جناب سید المرسلین خاتم النبین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین پیرو آثار خلفاے راشدین حامی شریعت مقتداے طریقت واقف رموز حقیقت غواص بحر معرفت قطب وقت سلطان الکملا برہان الفضلا عاشق صادق جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ صاحب ولایت شیخ المشایخ جناب حضرت آخوند حافظ شیخ عبد العزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز خصوصاً

بجمیع صفات پسندیدہ و اوصاف حمیدہ کے تھے - آپنے بعد بیعت کے
خرقہ خلافت حضرت زبدۃ العارفین یگانہ حضرت صمدیت مقبول بارگاہ احدیت
حضرت سید شاہ محمد غوث شہید قدس اللہ سرہ العزیز سے پہنکر لقب شاہ
مقبول احمد کا پایا - آپکے والد ماجد مولوی حکیم الٰہی بخش صاحب بن حافظ
محمد جمیل صاحب ساکن قدیم شاہجہان آباد کے تھے ولادت آپکی ۱۱۱۱ھ گیارہ سو گیارہ
ہجری نبوی میں ظہور میں آئی - ایام طفلی میں پہلے آپنے حضرت آخوند برہان صاحب
سے قرآن شریف حفظ کر کے نو سال کی عمر میں تکمیل حفظ قرآن مجید کی کی وبعد
حفظ کے حسب اجازت حضرت آخوند صاحب موصوف استاد اپنے کے
تیمناً و تبرکاً آخر رکوع سورہ بقرہ کا حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی
قدس سرہ سے پڑھا - حضرت آخوند برہان صاحب موصوف باشندہ
پشاور تھے بزمانہ شاہ عالم بادشاہ بمعیت غلام قادر بہ نیت تاراج شاہجہان آباد
کے آئے تھے پر تو نظر فیض اثر جناب مولانا شاہ عبد القادر صاحب موصوف
رحمۃ اللہ علیہ برادر خورد حضرت خاتم المفسرین والمحدثین آیۃ اللہ فی الارضین
جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ سے اونکو راہ راست نصیب
ہوئی اور بیعت خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے بدست مولنا شاہ عبد القادر
صاحب موصوف مشرف ہو کر فیضان صوری و معنوی سے سرفرازی ہوئی
و مراتب علیا کو پہونچے - جناب آخوند صاحب خود فرماتے تھے کہ ہم غلام قادر
کے ساتھ دہلی کو لوٹنے آئے تھے مولانا شاہ عبد القادر صاحب کی نظر نے
ہمکو لوٹ لیا - جناب آخوند صاحب ناظرہ خوان تھے مگر کمال صاحب تصرف

تھے جس شخص کو قرآن شریف پڑھایا وہ شخص حافظ قرآن ہوا اور مکروہات
دنیاوی سے محفوظ رہا۔ منجملہ کرامات و خوارق عادات آخوند صاحب کے
ایک یہ ہے کہ جو شخص بحسن عقیدت شب کو آپکے چارپائی کے نیچے سوتا تھا
وہ حق جلشانہ کی زیارت سے مشرف ہوتا اسیواسطے جناب آخوند صاحب
ھضماً للنفس اولٹی چارپائی پر آرام فرماتے۔ آپ ارباب دنیا و اہل دول
سے متنفر و لوث نجاست حرص و طمع سے پاک و صاف تھے توکل آپکا
کامل تھا۔ ایک مرتبہ نواب محمد امیر خانصاحب والی ٹونک کو کوئی مہم اہم
درپیش ہوئی وہ حاضر ہوکر جناب آخوند صاحب سے خواستگار دعا کے
ہوے آپنے ایک ہفتہ ختم خواجگان باشرائط معمولی پڑھکر دعا فرمائی اللہ تعالی
نے وہ مشکل نواب صاحب کی حل کردی تب نواب صاحب نے حاضر
خدمت ہوکر زر خطیر از قسم نقد و جنس بحضور خدام والا مقام کے پیش کیا جناب
آخوند صاحب نے غصہ ہوکر فرمایا کہ نواب صاحب ہم نے اپنی دعا بعوض
اس مال کے فروخت نہیں کی محض خالصاً للہ دعا کی تھی ہمکو مال کی کچھ حاجت
نہیں ہے تم اپنا مال لیجاؤ نوابصاحب نے عرض کی کہ یہ مال طلبہ و فقرا
و مسجد کے صرف کے لئے ہے آپنے فرمایا کہ ہم نے وقت عزلت نشینی
سے آجتک کسیکے نقد و جنس کو اپنا ہاتھ نہیں لگایا تم اپنے ہاتھ سے جسکو
چاہو تقسیم کردو چنانچہ نوابصاحب نے کچھ روپیہ تقسیم کیا باقی اپنے ہمراہ واپس
لے گئے اور پچیس روپیہ ماہواری واسطے صرف مسجد و خرچ طلبہ کے مقرر کردیا
یہ پچیس روپیہ اوسوقت سے اوائل زمانہ مسند نشینی حضور اقدس یعنی جناب

مرشدی قدس سرہ تک برابر جاری رہے بعدہ بوجہ بدانتظامی و بے اعتنائی
بعض ملازمان نوابصاحب کے خدام حضور اقدس مرشدی قدس سرہ
نے بعلو ہمت و کمال استقامت اپنے سے موقوف فرما کر علی روس الاشہاد
ارشاد فرمایا کہ درس طلبہ کا آخوند صاحب کے جانب سے خالصاً للہ ہے
تا قیامت جاری رہیگا چنانچہ حسب ارشاد جناب حضور اقدس قدس سرہٗ
کے وہ درس بعنایت الٰہی آجتک جاری ہے۔ بعد حفظ قرآن مجید کے
حضور اقدس قدس سرہ کبھی ایک منزل و کبھی دو منزل ہر روز بلا ناغہ تلاوت
فرماتے تھے اور جب حضرت خواجہ خواجگان قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے زیارت کو تشریف لیجاتے تو
آمد و رفت مین ایک قرآن شریف تمام و کمال ختم کرتے۔ بعد تکمیل حفظ قرآن
مجید کے حضور اقدس قدس سرہ نے تحصیل علم فارسی و عربی کی فرمائی
چنانچہ شافیہ ابن حاجب و شرح ملا جامی کو مولانا محمد کریم اللہ صاحب علیہ الرحمۃ
سے کہ اوسوقت مین مولانا صاحب خود بھی تحصیل علوم فرماتے تھے و طلبہ
علوم کو بھی درس دیتے تھے پڑھی تھین و کتاب مشکوۃ المصابیح کو جناب
خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی و اکثر
بغرض رفع شبہات بخاری شریف کے جناب مولانا حاجی محمد اسحاق علیہ الرحمۃ
کی خدمت مین تشریف لیجاتے تھے و کتب تصوف اکثر اہل باطن و ارباب
کشف سے اخذ کین چنانچہ لوایح جامی حضرت قدوۃ العرفا حافظ محمد علی
صاحب المعروف بحافظ محرم علی صاحب اجل خلیفہ قدوۃ الاکابر حضرت

شاہ سلیمان صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے و مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ
علیہ کی حضرت زبدۃ الاصفیا رحقایق پناہ شاہ غلام محمد عرف مسکین شاہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی بعد نماز تہجد تخمیناً دوسو ابیات مثنوی شریف
کے مطالعہ کرکے حضرت شاہ صاحب موصوف کے خدمت مین پہونچکر مستفید
ہوتے تھے۔ الغرض حضور اقدس حضرت مرشدی قدس سرہ نے شروع
عالم شباب مین علوم ظاہری سے استفاضہ حاصل فرماکر حضرت قبلۃ الکاملین
قدوہ ارباب عرفان جناب سیدہ محمد غوث صاحب شہید قدس اللہ سرہ العزیز
اکمل الخلفا رجناب ملائک مآب سند العرفا سید السادات حضرت سید
شاہ آل احمد عرف اچھے صاحب قادری مارہروی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
سے خاندان عالیہ قادریہ مین بیعت حاصل کی و عرصہ چند روز مین اکتساب
علوم معنوی و طرق خاندانہا یعنی خاندان عالیہ قادریہ و چشتیہ نظامیہ
و نقشبندیہ ابو العلائیہ و سہروردیہ و مداریہ و جملہ اشغال و اوراد و اعمال سے
مشرف ہوکر ارادہ مراجعت کا فرمایا اوسوقت حضرت کے مرشد اقدس نے
فرمایا ہم نے تمہارا لقب شاہ مقبول احمد رکھکر مجاز ارشاد کیا جو شخص بہ ارادہ
بیعت تمہارے پاس آوے اوسکو طریق خاندانی مین مستفیض کرو بجواب
اوسکے آپنے بصد عجز و نیاز عرض کیا کہ یہ خادم اس امر کی لیاقت نہین رکھتا
فرمایا ہم نے تم کو بحکم پیران عظام علیہم الرحمۃ کے مجاز اس امر کا کیا ہے
اگر کوئی طالب بحسن عقیدت بنظر استفادہ تمہارے طرف رجوع کرے
بعد حصول اجازت پیران عظام و استخارہ معمولی خاندانی کے اوسکی دستگیری

کر دو پھر ارشاد فرمایا کہ دہلی مین اکثر لوگ طالب فتوحات و عمل حُب و بغض و دست غیب کے رہتے ہین اگر تمکو شوق اس امر کا ہو تو یہ امر بھی ممکن ہے آپنے دست بستہ عرض کیا کہ یہ خادم محض بپاس حصول راہ حق جلشانہ کے حاضر خدمت ہوا تھا حضور نے بہ الطاف مربیانہ تعلیم فرمادی اب مجکو کسی چیز کی ضرورت نہین ہے موافق ارشاد و تعلیم کے تا زیست عملدرآمد کرتا ہونگا۔ چنانچہ حضور اقدس قدس سرہ نے ابتدائے زمانہ مسند نشینی سے تا دم واپسین کسی شخص کو بلا اجازت وارشاد مرشدین عظام کے داخل طریقہ خاندانی نہین کیا۔ ایک مرتبہ ایک شخص گوالیار سے بہ ارادہ شرف بیعت کے حاضر خدمت ہوا بمجرد حاضری اوسکے بلا عرض حال آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے شخص تجکو جناب میر عبداللہ صاحب خلف الصدق جناب شاہ صابر بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ داخل سلسلہ فرمادینگے چنانچہ وہ شخص میر صاحب موصوف سے مشرف بہ بیعت ہوا۔ حافظ نصیر الدین صاحب دش برس کامل آپ سے خواستگار شرف بیعت کے رہے آپ نے فرمایا کہ حافظ صاحب آپکا حصہ میر عبداللہ صاحب کے پاس ہے چنانچہ حافظ صاحب موصوف نے جناب میر صاحب موصوف سے خاندان چشتیہ صابریہ مین بیعت حاصل کی۔ عشرت علی خادم درگاہ حضرت قدوۃ پاکان زبدۂ خاصان کردگار سید محمود بحار چشتی رحمۃ اللہ علیہ کئی سال تک آپ سے بیعت کے لئے اصرار کرتے رہے و آپ انکار فرماتے رہے ایک روز بعد نماز صبح بجذبِ شوق عشرت علی حاضر خدمت ہوئے آپنے ارشاد

فرمایا کہ عشرت علی آج ارشاد ہوگیا ہے بعد وظائف کے داخل سلسلہ کرونگا
چنانچہ اوسی روز بعد وظائف کے شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔ ایام
شباب مین تا ایام عذر آپ اکثر زیارت مزارات اولیاء کبار قرب و بعید کے
مثل اجمیر شریف و پاک پٹن شریف و پانی پت و سونی پت و مارہرہ شریف
وغیرہ و مزارات خاص دہلی شریف کے فیضیاب ہوتے چنانچہ مقام
نقش قدم مبارک جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم واقع کوٹلہ بیرون
شہر دہلی مین بعد نماز مغرب و مزار مبارک جناب سید الواصلین حضرت خواجہ
محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بعد نماز عشاء مدت ۳۰ سال تک دوازدہ ماہ
تشریف لیجا کر مراقب ہوا کرتے تھے۔ بعد اجلاس مسند ارشاد کے حضور اقدس
قدس سرہ کا یہ حال تھا کہ شب و روز سوائے ساعت و تلاوت قرآن مجید
و اشغال و اذکار و اوراد کے اشتغال دنیاوی سے آپکو کچھ سروکار نہ تھا
و یاد کردگار و ذکر الٰہی سے آپکو اسقدر شوق و ذوق تھا کہ زمانہ سن تمیز سے
تا آوان ارتحال شب کو گاہے غفلت آپکے قرین حال ہونی آگر احیاناً بمقتضائے
بشری خواب غالب ہوتا تو تھوڑے عرصہ مین متنبہ ہوکر نفس کو ملامت فرماتے
اور آبدیدہ ہوتے۔ اوقات شریف آپ کی اس طرح پر تھی کہ تہجد کے وقت
حوائج بشری و تقاضائے حاجات ضروری و طہارت کامل سے فراغت
حاصل کرکے نماز تہجد مین مصروف ہوتے و بعد نماز تہجد کے سربسجدہ ہوکر
ایسے کلمات خضوع و خشوع و الفاظ عجز و فروتنی کے زبان سے فرماتے
کہ قلب سامعین کا ادراک معانی اون الفاظ سے متاثر ہوتا۔ بعدہ

حبس دم و شغل سلطان الاذکار و دیگر ریاضات شاقہ مین صبح تک مشغول
رہتے پھر وقت صبح صادق سے کے بنفس نفیس باآواز بلند اذان فرماکر درویشان
مسجد و حاضرین خانقاہ کو بیدار فرماتے اور اندرون حجرہ بالاے مسجد مین اسقدر
مکث و تانی فرماتے کہ ہر شخص بعد قضاے حاجت وطہارت کامل کے منتظر
قدوم میمنت لزوم کا رہتا پھر حضور اقدس قدس سرہ مسجد مین تشریف لاکر
بنفس نفیس امامت فرماتے وہر دو رکعت مین قرارت طویل طوال مفصل و
دیگر سورہ قرآن در رکوعات سے بتجوید و ترتیل ادا فرماکر بعد سلام کے وظائف
مسنونہ عقود انامل پر پڑھکر ادعیہ ماثورہ وغیرہ سے بخشوع وخضوع دعا فرماتے
بعدہ گیارہ ضرب نفی واثبات کے بجہر فرماکر بعد السلام علیک ومصافحہ کے
حضار جماعت سے ہر ایک کو بہ مژدہ جان فزا و نوید فرحت افزا مرحبا
بالصباح الجدید والیوم السعید مشرف فرماکر دروازہ بام بند کرکے اندرون حجرہ
تشریف لیجاتے و تا طلوع آفتاب ذکر الہی مین مشغول رہتے بعد نماز اشراق
کے ورد وظایف مین مصروف ہوتے بعد ازانفراغ وظائف نو بجے استنجا
و وضو سے فارغ ہوکر مجلس خانہ معروف بہ مسافر خانہ مین تشریف فرما ہوکر
طلبہ مسجد کو سبق قرآن مجید پڑھاکر دیگر حاضرین بارگاہ کو باسنجاح مرام کامران
فرماتے پہلے آپ خود بعد نماز ظہر کے قرآن خوانی کرتے تھے مگر چونکہ بوجہ ورود آمد ورفت
مردمان کے تعظیم و توقیر تلاوت قرآن شریف مین نقصان عاید ہوتا تھا
لہذا آپنے نماز تہجد و صلوٰۃ الاوابین مین قرآن شریف پڑھنا اختیار
فرمایا۔ حضور اقدس قدس سرہ کے مزاج عالی مین عظمت قرآن مبارک

کی اسقدر تھی کہ اثنار سماعت قرآن شریف مین اگر کوئی شخص السلام علیک ومصافحہ ومکالمہ کرتا تو بوجہ ناگوار ہونے کے چہرہ مبارک سرخ ہوجاتا تھا -

الغرض دوپہر تک سماعت قرآن مجید واسنجاح مرام حاضرین مین مصروف رہتے بعدہ بقدر قوت لایموت طعام ماحضر نوشجان فرماکر قیلولہ فرماتے پہر وقت متوسطہ مین نماز ظہر ادا فرماکر ختم خواجگان نقشبندیہ قدس اسرارہم بجمع حضار محفل وحاضرین خانقاہ ودرویشان مسجد پڑہتے بعدہ مسافرخانہ مین مسند ارشاد پر اجلاس فرماکر آموختہ وسبق طلبہ سنکر حل مشکلات ارباب حاجات مین تا وقت عصر سعی بلیغ فرماتے زان بعد اول وقت نماز عصر پڑھکر بعقد محفل ختم بطریق پنج آیت کے اولاً آپ کوئی سورہ آغاز فرماتے بعد تلاوت چند آیات کے دیگر حفاظ قرآن شریف وحضار مسجد اوسکو اختتام کو پہونچاکر پہر ایک ایک رکوع ودیگر سورہ قرآن شریف پڑہتے من بعد درود شریف بعدہ قصائد مشتملہ حمد خدا ونعت سرور انبیا ومناقب ومدایح بزرگان باصفا پڑہکے ہوا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ودیگر بزرگان دین متین کے ارواح پاک کو ایصال ثواب فرماتے وبعد ختم کے مسافرخانہ مین تشریف لاتے جو مستورات پردہ نشین کہ بحوائج خود یا بغرض زیارت وملازمت خدام قدوسے الاحترام کے حاضر ہوتین اونکے حال زار پر حسب حاجت توجہ مبذول فرماتے - وآپکا معمول تہا کہ جب مسافرخانہ مین بانجاح مرام مستورات پردہ نشین کے تشریف لیجاتے بلا استیذان داخل مسافرخانہ نہوتے ہرچند اکثر مستورات آپ سے حجاب نہین کرتی تہین مگر بوجہ کمال

تقویٰ و احتیاط سے بلا استیذان تشریف لیجانے مین عجلت نفرماتے اگر کوئی عورت بحسن اعتقاد و خلوص عرض کرتی کہ حضور سے پردہ نہین ہے آپ تشریف لاوین تو ارشاد فرماتے کہ غیر محرم سے پردہ نکرنا شرعاً ممنوع ہے اور وقت بیعت کے بھی آپکا یہی معمول تھا کہ مستورات کے ہاتھ کو مس وس نفرماتے اور بجائے مصافحہ کے رومال و یا کنارہ عمامہ شریف ہاتھ مین دیکر آیات قرآنی پڑہتے و استغفار تعلیم فرماتے۔ بعد انجاح مرام طالبین ذکور و اناث کے حجرہ بالاے مسجد پر تشریف لیجاتے و دروازہ بند کرکے تا نماز مغرب شغل حبس دم و سلطان الاذکار مین مشغول رہتے بوقت مغرب مسجد مین تشریف لاکر بنفس نفیس نماز پڑھاکر پھر حجرہ بالا مین تشریف فرما ہوکر بعد اداے سنت و نوافل و صلوٰۃ الاوابین و صلوٰۃ التسبیح کے دیگر نوافل مین مصروف ہوتے۔ حضور اقدس قدس سرہ بعد نماز مغرب بیشتر نوافل بطریق تحفہ و ہدایا بنام نامی حضرات اولیاء کبار رحمہم اللہ کے پڑہتے تھے بعدہ ایک یا دو پارہ قرآن مجید کے نفل مین پڑہکر اول وقت نماز عشا کی ادا فرماکر وظائف مین مصروف ہوتے بعد انقضاے پہر رات کے قدرے طعام نوش فرماکر قریب ۱۱ بجے شب کے بدفع ماندگی جسم اطہر کے استراحت فرماتے ان اوقات معینہ مین بلا ضرورت کسی سے کلام نفرماتے مگر بضرورت ختم و فاتحہ بزرگان دین متین کے کہ اوسوقت اپنے معمولات کو کم از عادت معہودہ ادا فرماکر محافل بزرگان عظام و مجالس اعراس مشایخین کرام مین شرکت فرماتے۔ اور آپکا معمول تھا کہ بروز جمعہ بعد وظائف تا دوپہر حاضرین

خدمت عالی سے ملاقات نفرماتے گاہے بعیادت مرضیٰ وگاہے مستفیدین
ومنتظرین قدوم میمنت لزوم کے مکان پر تشریف لیجاکر شرف زیارت سے
مشرف کراتے اور چہارشنبہ کو بھی بعد وظایف کے کسی سے ملاقات نفرماتے
غسل کرکے عمل چہارشنبہ پڑھتے تھے۔ حضور اقدس سرہ کے خلوص
کی کیفیت تھی کہ باوجود فقدان قوت وسقوط طاقت وہجوم اوجاع وامراض
واختلاف موسم وضعف پیری کے اسقدر مراقبہ واشغال مین مستغرق رہتے
تھے کہ بعض اوقات کسیکی حاضری وغیر حاضری کی اصلا خبر ہنوتی تھی۔ و
آپ نے بدون غسل کے عمل چہارشنبہ کا کبھی ادا نہین فرمایا مگر صرف دو
مرتبہ ایک چہارشنبہ آخر ماہ ذی الحجہ دوم ہفتم ماہ محرم المکرم قریب ایام وفات
کے کہ ضعف ونقاہت سے نہایت نحیف ہوگئے تھے صرف وضو پر
اکتفا کرکے عمل معمولی کو ادا فرمایا والا کسی حال مین غسل ترک نہین فرمایا حتی
کہ بعض ایام مین خاص چہارشنبہ کو اتفاق مسہل کا بھی ہوا اور اطبا ریونانی
نے غسل سے منع کیا آپنے بوسعت اخلاق اطبا رکے معروضات کو رد
نہین فرمایا لیکن وقت معمولی پر غسل فرماکر عمل پڑھا۔ و ماہ مبارک رمضان
مین آپ تمام مہینہ کا اعتکاف فرمایا کرتے الا قریب زمانہ وفات کے کہ جسم
اطہر کو تحمل تاب تابستان کا نرہا تھا صرف عشرہ اخیر ماہ مبارک کا اعتکاف
اختیار فرمایا۔ عالم شباب مین بارہ سال تک آپنے ذکر دوازدہ تسبیح
کا جہر فرمایا ہے ابتداے زمانہ شغل واشغال مین ایک نقاب سبز چہرہ مبارک
پر رہا کرتی تھی ایک مرتبہ بعد شغل واشغال کے بے اختیار چہرہ مبارک سے

نقاب اوٹھا کہی شیشہ گلاب کہ بوا جہ شریف رکہا تہا پر تو نظر ہیبت اثر
سے فوراً شق ہوگیا - باوجود پیری وطریان ضعف ونقاہت آپکے وقت
ذکر جہر بتاثیر ضرب لا الہ الا اللہ سے حاضرین محفل پر صورت ارتعاش ودرودیوار
کو جنبش معلوم ہوتی تھی - ایام غدر مین حضور اقدس قدس سرہ مقبرہ مقام
نقش قدم مبارک جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم واقع دہلی مقام
کوٹلہ مین تشریف رکہتے تھے ایک مرتبہ اتفاقاً کرم الہی آپکے مرید نے
دست بستہ عرض کیا کہ حضور اس خادم نے کبہی طریق ورزش اشغال خاندان
قادریہ نقشبندیہ وچشتیہ نہین دیکہا اگر بتوجہات بندگان عالی اوس سے آگاہی
ہوجاتے تو کمال نوازش ہے آپنے بفرط عنایت والطاف مربیانہ تذکرہ اشغال
خاندانہاے مسطور کا فرما کر بغیہ بیشوق ارشاد فرمایا کہ سالکان راہ خدا کو بعد
اس ورزش کے جو کیفیت حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے اسقدر فرما کر
[illegible] عالم بیخودی طاری ہوگیا اور بیہوش
[illegible] کیفیت کبہی دیکہی نہتی سخت گہبرا
[illegible] واقعہ دیکہا تو کرم الہی متحیر ہوکر ساکت ہوا
اور کچہ عرض نکیا - ایام شباب مین حضور اقدس قدس سرہ حبس دم بکثرت
فرماتے تہے آپکی والدہ ماجدہ بر بنا شفقت مادری طعام ہاے لذیذ وروغنی
آپکے واسطے پکاتی تہین بعد عشا کے وہ طعام آپ خفیہ کسی مسافر یا طالب العلم
کو کہلا کر خود تمام شب حبس دم مین مصروف رہتے تہے کسی درویش نے
یہ حکایت بطور شکایت آپکی والدہ ماجدہ سے عرض کی اوس روز سے

آپ کی والدہ ماجدہ بفرط محبت بوا جب اپنے کہانا کہلا کر رخصت فرمائین آپ
فرماتے تہے کہ پہر اس فقیر سے جلسہ دم نہ ہوسکا۔ ایام شباب مین آپ تلاوت
قرآن شریف بکثرت فرماتے تھے حتی کہ سالہا سال ہر روز بلاناغہ آپنے ایک
قرآن مجید کامل نماز تہجد مین ختم کیا ہے ایک مرتبہ ایک درویش باکمال نے
بکشف خود یہ حال معلوم کرکے بطور نصیحت ارشاد فرمایا کہ حافظ صاحب آپ
اسقدر محنت شاقہ سے شب بیداری نکیا کیجیئے عالم ضعیفی مین مرض ضعف
دماغ عارض ہوجائے گا مگر اشتیاق یاد الہی وجذب شوق فیوضات نامتناہی
سے آپنے درویش کی نصیحت پر کچہ خیال نفرمایا۔ فرماتے تھے حضور اقدس
قدس سرہ کہ درحقیقت اب عالم ضعیفی مین بالکل محنت نہین ہوسکتی باوجود اس
کلام وباانہمہ ضعف پیری وکبرسنی کے آپ تمام شب یاد الہی مین مصروف
رہتے تھے اور ایک لحہ بھی غفلت قرین حال فیض مآل نہوتی تھی جیسا کہ اوپر
آپ کے اوقات کے حالات درج ہوچکے ہین۔ حافظ عبداللہ صاحب پولہ
فروش رحمتہ اللہ علیہ اجل خلیفہ آپکے فرماتے تھے کہ یہ خادم عرصہ دس برس
کامل تمام شب حاضر خدمت بابرکت رہا آپکو کبھی کسیوقت غافل نہین پایا۔
حضور اقدس قدس سرہ کو اللہ تعالےٰ نے مدارج اعلیٰ ومراتب علیا بہت کچہ
عطا فرمائی تہی جسکو عام طور سے اشخاص نہین سمجہ سکے اب بعد وصال آپکے
باستماع بعض واقعات مشتے نمونہ از خروارے کے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے
خدارسیدہ تھے۔ ایک مرتبہ نواب رضا علیخان صاحب مرادآباد سے لسپوری
ریل گاڑی مین تشریف لاتے تھے گاڑی مذکور پر اونسے ایک شخص محمد سلیمان صاحب

نامی باشندۂ مکہ معظمہ سے ملاقات ہوئی نواب صاحب نے بعد السلام علیک
کے اونسے دریافت کیا کہ آپ کہان تشریف لیجائینگے اونہون نے فرمایا
کہ مین بپاس شرف زیارت قطب وقت حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب
کے دہلی جاتا ہون مکہ معظمہ مین حضرت ابراہیم رشید مکی نے کہ وہ بہی ایک
درویش باصفا و صاحب عرفان ہین مجھسے فرمایا تہا کہ جب تم ہندوستان
کو جانا تو دہلی مین ضرور حضرت کی خدمت مین جانا کہ جناب موصوف دہلی
مین قطب وقت ہین - دہلی مین ایک سیدانی صاحبہ مجذوبہ تہین شیخ قادربخش
سودی بہتی نے اونکا حال حضور اقدس قدس سرہ سے دریافت کیا آپنے
ارشاد فرمایا کہ دہلی مین اہل خدمت بیشتر ہین منجملہ اونکے ایک یہ بہی ہین وان
سب مین ایک صاحب ولایت ہین شیخ قادربخش نے عرض کیا کہ وہ
صاحب ولایت اہل سلوک سے ہین یا اہل جذب سے حضور نے اسکے
جواب مین سکوت فرمایا و اسکی تصریح کچہ نفرمائی چونکہ ارباب عقیدت کو خوب معلوم
تہا کہ بجز ذات ملکی صفات کے اور کوئی اہل تصرف متحمل اس رتبہ عالیہ کا نہین ہے
لہذا اسکی تصریح مین زیادہ اصرار نہ کیا گیا - جب حضور اقدس قدس سرہ مقام
ٹہٹ میران شاہ بہیکہہ مین تشریف لے گئے ایک درویش عارف باللہ حضرت
محمد شاہ عرف زندہ پیر لب دریاے مارکنڈہ پر تشریف فرما تہے اون کے
تصرفات تجرد و تفرد کا شہرہ سنکر حضور اقدس قدس سرہ نے ارادہ
ملاقات کا کیا اکثر درویشان خانقاہ نے اونکے تجرد و تفرد و عدم توجہی کو نخوت و
کبر پر محمول کرکے مانع ملاقات کے ہوئے حضور اقدس قدس سرہ نے فرمایا کہ فقیر کو

تعظیم و تکریم سے کیا غرض ہے درویش صورت سے بنظر استفادہ و استفاضہ
ملازمت حاصل کرنا چاہیے وبعد اس کلام کے حضور اقدس قدس سرہ مع چند
درویشان خانقاہ بخدمت حضرت شاہ صاحب کے تشریف لے گئے شاہ
صاحب بوجہ ضعف کے اندر چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے [illegible]
چارپائی کے ایک طرف اچھا ہوا [illegible] حضور اقدس قدس سرہ نے بعد اوسکے
السلام علیکم کے [illegible]
[illegible]

[illegible]

چار ایام وصال حضور اقدس قدس سرہ [illegible]
سجادہ [illegible] کا بیان [illegible]
[illegible] میں ایک مجذوب [illegible]
کا جنازہ [illegible] شور [illegible]
مولوی [illegible]
شب کو [illegible]

اوسکے پاس جنازہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہے اور وہ لوگ کمال عظمت سے تعظیم وتکریم مین مصروف ہین اور اوسی عالم خواب مین مولوی صاحب نے دوسری سمت دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود نماز مین مصروف ہین۔ یہ حال دیکھکر مولوی صاحب خواب سے بیدار ہوئے اور صبح کو یہ خواب اپنے اُستاد جناب مولانا حضرت محمد سدید الدین خانصاحب سے عرض کیا مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ زیارت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہو مگر جنازہ کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فرد کامل دنیا سے انتقال کرنے والے ہین بعد چند روز کے مولوی [illegible] حافظ محمد صاحب [illegible] [illegible] وصال حضرت [illegible] قدس سرہ کا دریافت ہوا اونہون [illegible] سے عرض کیا مولانا صاحب [illegible] کہ آپکے [illegible] جناب حافظ صاحب اپنے وقت [illegible] فرد کامل تھے۔ حافظ عبداللہ صاحب پولہ فروش رحمۃ اللہ علیہ اہل خلیفہ حضور اقدس قدس سرہ کے فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ دہلی مین ہیضہ وبا سے بکثرت تھا ایک شب حضور اقدس قدس سرہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ حافظ عبداللہ حکم قادر بیچون آج شب مین اس بلا رجانکاہ کو ہمارے بلاد سے [illegible] کرنا ہے مین ایک گھوڑا نیزہ دیتا ہون آج ہی شب کو [illegible] تعمیل حکم کی [illegible] حضور اقدس سے اوسی شب وہ بلا [illegible] آہستہ آہستہ [illegible] سے معلوم ہوا کہ چند [illegible]

وباکا دہلی مین تہا ویسا ہی ہانسی مین ہو رہا ہے - مولانا حافظ محمد عمر صاحب
سجادہ نشین حضور اقدس قدس سرہ کے فرماتے ہین کہ قبل ارتحال جناب
غفران مآب قدس سرہ کے شب پنجم ماہ ذیقعدہ کو مین نے بعالم خواب یہ واقعہ
دیکہا کہ حضور نے احقر کو اپنے قریب بلایا اور عنایات مخصوصہ سے ممتاز
فرمایا خاکسار نے عرض کیا کہ اگر حضور اپنے علو درجت و سمو منازل سے احقر
کو شرف آگاہی بخشین تو عنایات مربیانہ سے کچہ بعید نہین جناب والا نے
بالطاف کریمانہ خادم کو کیفیت تصرف و قوت باطن و انتظام اسرار مکنونہ و
اہتمام امور مستترہ کے دہلی سے ہانسی تک ظاہر کرکے مشرف فرمایا خواب سے
بیدار ہو کر شکر نوازش جناب والا کا بجالایا - حافظ عبدالرزاق ولد حافظ سعد اللہ
صاحب پانی پتی بغرض حصول شرف بیعت متجسس شیخ کامل کے
تھے ایک روز اوصاف حمیدہ حضرت شاہ نورالدین صاحب باشندہ قصبہ
لاڈہوکے سنکر باشتیاق تمام ہمراہ اپنے والد کے اونکی خدمت مین پہونچے
اتفاقاً شاہ صاحب کسی مقام پر تشریف لے گئے تھے اونسے ملاقات نہوئی
ناچار حافظ صاحب حسرت سے روتے ہوئے بے اختیار بستر نامرادی
پر گرے اوسی حالت مین خواب غفلت طاری ہوا دیکہا کہ ایک مکان عظیم الشان
مستقف السقف بلند و مسطح السطح ارجمند لایق جلوس شاہانہ کے آراستہ
ہے اور گروہ انام خواص و عوام بہزار شوق اوس مکان مین صف بصف
استادہ بخلوص تمام صدق نیت و فرط محبت سے ورد کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ مین مصروف ہین حافظ صاحب نے دریافت کیا کہ

تم لوگ کن صاحب کے قدوم میمنت لزوم کے منتظر ہو سب نے متفق اللفظ
بیان کیا کہ اس مکان مین شیخ وقت تشریف لانے والے ہین ہر ایک حضار
محفل اونکے جمال جہان آرا کا مشتاق ہے پھر حافظ صاحب نے پیش قدمی
کرکے دیکھا تو صورت مبارک حضرت حضور اقدس قدس سرہ کے مانند نور نظر
کے جاگزین حدقہ بصر ہوئی مگر چونکہ حافظ صاحب کو پہلے کبھی اتفاق شرف
زیارت کا نہوا تھا حضور پرنور کے علو مرتبت و رفعت شان کے ملاحظہ سے
متحیر ہوکر خواب سے بیدار ہوئے و عرصہ تک اس خیال مین رہے کہ شاید مشیت
الہی و امر تقدیری صدق اس خواب کا مکمن بطون سے منصہ ظہور پر جلوہ افروز
ہو پھر حافظ صاحب قصبہ لاڈہو مذکور سے بے نیل مرام اپنے وطن مین واپس
آئے بعد عرصہ بعید کے حافظ صاحب کو اتفاق دہلی آنے کا ہوا ایک روز
اپنے ماموں شیخ قادربخش صاحب سے شمائل مرضیہ و خصائل حسنہ و خوارق کریمہ
حضور اقدس قدس سرہ کے سنکر اونکے ہمراہ بارگاہ عالی حضور مین حاضر ہوئے
و بمجرد شرف زیارت کے تعبیر رویاء صادقہ و اشارت پر بشارت عالم منام
کی اپنے دل مین حاصل کی تا قیام دہلی ہر روز حاضر خدمت ہوتے رہے آخر کار
شرف بیعت سے مشرف ہوکر طریق خاندانی سے مستفیض ہوئے حافظ صاحب
بعد نماز ظہر حاضر خدمت ہوا کرتے تھے و حضور بشفقت مرشدانہ و الطاف مربیانہ
نظر مہربانی و عنایت سے اونکو سرفراز فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ بعد نماز جمعہ کے
اکثر مریدان و ارباب حوائج و روساء شہر حاضر خدمت تھے کثرت حضار سے
قریب جناب والا کے جگہہ بیٹھنے کی نہ تھی حافظ صاحب متصل صحن مسجد کے

استادہ ہوکر آداب و تسلیمات بجالائے حضور نے جواب سلام سے ممتاز فرمایا
مگر حسب عادت شریف استفسار حال نفرمایا حافظ صاحب کو خیال ہوا کہ
واللہ علم مجھسے کیا تقصیر ہوئی کہ جناب مستطاب نے خلاف معمول مجھسے کلام نفرمایا اسی
وسواس مین محفل سے اوٹھکر مکان پر چلے گئے و بحالت حزن و ملال شب کو
سو رہے بعالم خواب یہ واقعہ دیکھا کہ مین ایک بیابان وسیع مین متصل مسجد
جو رفعت و بلندی مین مثل جامع مسجد کے ہے استادہ گریہ و زاری کر رہا ہون
ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے و فرمایا کہ عبد الرزاق اسقدر کیون روتے
ہو مین نے عرض کیا کہ بہ تمنائے تقبیل اقدام حضرت مرشد برحق کے نالہ و زاری
کرتا ہون فرمایا کہ تم میرے ہمراہ آؤ مین تمکو شرف زیارت سے مستفیض کراؤن
مین نے عرض کیا کہ بعذر شرعی مسجد مین حاضر نہین ہو سکتا اسی اثنا مین دیکھا
کہ تمام جنگل آب رحمت سے پر ہے اور ایک مقام خاص مین پانی بکثرت جمع
ہے مین نے غسل کیا [illegible] بجا
[illegible] اولوالعزم فرش مسجد پہ با ادب بیٹھے ہین اور [illegible] اقدس [illegible]
منبر بلند پر رونق افروز ہین مین بشرف پابوسی و تقبیل اقدام [illegible] الزام
سمت چپ پایہ منبر کے حاضر ہوا حضور اقدس قدس [illegible]
و چشم مکرمت قریب منبر کے بلاکر ایسی توجہ خاص مبذول فرمائی کہ بالکل شکوک
و اوہام رفع ہو گئے پھر حافظ صاحب خواب سے بیدار ہوکر نماز صبح بجالائے
اور وقت معمولی پر حاضر خدمت ہوئے حضور نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ عبد الرزاق
یہ فقیر بفضل اللہ العزیز المنان مریدین و متوسلین خاندان سے ہرگز غافل نہین

ہے تمکو مناسب ہے کہ اپنے طریق خاندانی مین علی الخصوص نماز تہجد سے
غفلت نہ کیا کرو اللہ جلشانہ اپنے کلام مین متہجدین کی تعریف فرماتا ہے
تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ حق سبحانہ تعالے ہر روز آخر شب مین آسمان دنیا پر نزول فرماتا
ہے اور انوار تجلیات بندگان متہجدین کو عطا فرماتا ہے وہ وقت خاص حاجت
دعوات ورفع حاجات وعطاے لنعمائے الٰہی ہے جو بندہ اوسوقت بخشوع
قلب وحضور دل جناب الٰہی سے دعا کرتا ہے مرادات دارین سے کامیاب
ہوتا ہے۔ حضور اقدس قدس اللہ سرہ العزیز کو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم وجناب حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ سے
کمال تقرب حاصل تھا کہ دونون بارگاہ عالی سے بوفور شفقت خاص استدعا
وخواہش حضور اقدس قدس سرہ کے کبھی رد نہین ہوئی۔ حافظ عبداللہ صاحب
بوریا فروش رحمۃ اللہ علیہ کو عرصہ سے اشتیاق زیارت حرمین شریفین کا
تھا لیکن جب حضور اقدس قدس سرہ سے اجازت روانگی کی چاہتے تھے
یہی جواب پاتے تھے کہ ابھی تمہارے تقدیر مین نہین ہے بعد کئی سال
کے حافظ صاحب موصوف نے ایک شب خواب دیکھا کہ مین مکہ معظمہ مین
ہون اور حضور اقدس قدس سرہ نے مجکو احرام بندھوایا ہے اس اثنا مین
حافظ صاحب خواب سے بیدار ہوگئے وعلی الصباح آستانہ حضور اقدس
مین حاضر ہوئے [illegible] قبل عرض کرنے خواب کے حضور اقدس قدس سرہ

تبسم فرماکر ارشاد فرمایا کہ حافظ عبداللہ آج جناب حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت ہوگئی ہے اس سال تم قصد حرمین شریفین کا کرو چنانچہ بہ ارشاد عالی حافظ صاحب روانہ ہوئے جب کہ معظمہ مین پہونچے ایک شب حرم شریف مین حافظ صاحب پر غفلت طاری ہوئی دیکھا کہ حضور اقدس قدس سرہ کے قرآن خوانی کی آواز آتی ہے باشتیاق پابوسی حاضر خدمت ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ حافظ عبداللہ اس فقیر کے ہمراہ چلے آؤ و معیت جناب سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ارکان حج ادا کرو چنانچہ بہ ارشاد حضور حافظ صاحب زیارت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے و ببرکت کمال تقرب حضور اقدس قدس سرہ کے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر تعلیم ادعیہ حج کے ارکان حج ادا کرا کر مژدہ قبولیت حج زبان مبارک سے ارشاد فرمایا پھر حافظ صاحب عالم غفلت سے متنبہ ہوئے و بہ ایام معہودہ آداے حج و زیارت مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً سے مشرف ہوکر دہلی مین آئے و قدمبوسی حضور اقدس قدس سرہ کی حاصل کی حضور نے جملہ واقعات وہان کے جو وقوع مین آئے تھے خود ہی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمادی۔ ایک مرتبہ ایسا ہے مولوی عبدالغفور صاحب یوسف پوری کہ اوائل ماہ رجب ۱۲۹۷ بارہ سو ستانوے ہجری مین مولانا محمد عمر صاحب سجادہ نشین نے واسطے ایک کام دنیاوی منشی محمد خلیل تحصیلدار کے حضور اقدس قدس سرہ سے عرض کیا آپ نے دربارہ مداخلت و اصرار اوس کام کے اونکو ملامت

فرمائی مگر باوجود ممانعت کے مولانا محمد عمر صاحب مُصر رہے آخرالامر حضور
اقدس قدس سرہ نے پیشگاہ حضرت خیرالانام علیہ افضل الصلواۃ والسلام
سے باین طور ممانعت کرائی کہ مولانا صاحب موصوف حسب معمول خود بعد
نماز تہجد ورد دعاے سیف الرحمن مین مصروف تھے کہ عالم غفلت طاری ہوا
دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہین و بنفس نفیس بدین
الفاظ ارشاد فرماتے ہین کہ تم اسمقدمہ مین دخل ندو پھر مکرر ارشاد ہوا کہ تم
اس مقدمہ مین دخل ندو مولانا صاحب موصوف فرماتے ہین کہ مین نے متنبہ
ہوکر عہد کیا کہ انشاء اللہ تعالے آیندہ سے کبھی دخل ندونگا - جو خطوط مریدین
ومعتقدین کے حضور اقدس قدس سرہ کے حضور مین آیا کرتے تھے اونکا
جواب لکھنا بوجہ کبرسنی حضرت کے مولانا محمد عمر صاحب موصوف کے متعلق
تھا و مولانا صاحب بوجہ عدیم الفرصتی درس تدریس کے جواب خطوط صرف
بروز جمعہ تحریر فرمایا کرتے تھے اسوجہ سے بعض مستعجلین نے شکایت عدم رسی
جوابات کی حضور اقدس قدس سرہ کو تحریر کی اون عرایض شکایت آمیز کو
مولوی حافظ سید محمد بخش اللہ صاحب مرحوم گورکھپوری نے جو اون ایام
مین بہ ارشاد حضور اقدس قدس سرہ بغرض تعلیم کتب درسیہ مولانا صاحب
موصوف کے وہان موجود تھے دیکھکر مولانا صاحب سے فرمایا کہ محمد عمر تم
اپنی اوقات معینہ مین سے ہر روز ایک ایک وقت خاص مقرر کرکے تحریر
جوابات کو امورات لابدیہ سے جانکر اسکے انجام مین سعی بلیغ کیا کرو مین یقین
کرتا ہون کہ عرصہ چند روز مین اللہ تعالے بطفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

وبرکت مرشدین عظام تلافی اس حرج اوقات کی بوجہ احسن فرمائے گا
یہ کلام مولوی صاحب موصوف کا سنکر مولانا محمد عمر صاحب نے التزام کیا
کہ آئندہ انشاءاللہ العزیز تا امکان خود اس امر مین کبھی تساہل نکرونگا چنانچہ عرصہ
تک یہ التزام رہا مگر پھر بھی دو ایک مرتبہ تحریر جوابات مین تعویق ہوئی تب
حضور اقدس قدس سرہ نے جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح چیز
تاکید تحریر جوابات کی کرائے کہ ایک شب کو بمعاینہ خواب مولانا محمد عمر صاحب
کو یہ امر ظاہر ہوا کہ جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاص اسی مسجد آخوند
صاحب مین قریب ستون جنبی کے رونق افروز ہین اور مین خدمت بابرکت
مین حضور کے دست بستہ حاضر ہون حضور لامع النور صلی اللہ علیہ وسلم
زبان حق ترجمان سے ان الفاظ سے ارشاد فرماتے ہین کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ میری محبت اور میری اتباع یہ ہے کہ جواب خطوط لکھے
جاوین۔ میری محبت اور میری اتباع یہ ہے کہ جواب خطوط لکھے جاوین۔
میری محبت اور میری اتباع یہ ہے کہ جواب خطوط لکھے جاوین۔ مولانا
محمد عمر صاحب نے خواب سے بیدار ہوکر اسی روز سے التزام تام کیا
کہ آئندہ سے انشاءاللہ تعالےٰ ہزار ہا کام کو ترک کرکے اس امر کے انجام میں سرگرم
رہونگا۔ حضور اقدس قدس سرہ بعالم شباب ایک صحرائے لق ودق میں
لب دریا بہ اداے اربعین دعا حرز یمانی کے مصروف تھے ایک روز
بہ اقتضائے بشریت بعض شرائط اربعین مین کچھ تبادل وتغیر ہوا متحلہ موکلان
سیفی شریف کے ایک موکل بکمال خشونت وسختی درپئے آزار کے ہوا اپنے

بجرأت تمام پیش قبض ماری اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے
شکایت اوس موکل کی عرض کی جناب سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس موکل
کو ایسی تنبیہ فرمائی کہ پھر کوئی موکل درپے ایذا رسانی کے نہ ہوا ۔ بزمانہ
کبر سنی وضعف پیری حضور اقدس قدس سرہ کے چشمان مبارک مین کثرت
مجاہدہ وریاضت شغل واشغال سے آشوب آگیا طغیانی آب نزول سے
بینائی بالکل ساقط ہو گئی باتفاق رائے اطبا ایک چشم کو قدح کرایا
بعد کئی سال کے بامر تقدیری کثرت تحریک نوازل سے اوسی چشم مبارک
مین مکرر آشوب آگیا و بمشورہ اطبائے یونانی ارادہ قدح کرانے چشم ثانی کا
ہوا کحال نے باتفاق رائے حاضرین خدمت کے عرض کی کہ کلہہ کے روز
بعد نو بجنے کے یہ خادم حاضر خدمت شریف ہوگا آپنے فرمایا خیر انشاء اللہ تعالے
پھر کحال چلا گیا اوسی شب اللہ تعالے نے بوسیلہ وبرکت لعاب دہن و
ریق انیق جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آشوب چشم رفع کر دیا اور
حضور پر نور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک درود شریف خاص بدفع
نزول زبان مبارک سے آپ کو تعلیم فرمایا کہ وہ درود شریف ہمیشہ حضور اقدس
قدس سرہ کے ورد مین رہا و بتوجہات جناب نبوت مآب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپ محنت شاقہ وتکلیف قدح سے محفوظ رہے ۔ ایک شخص
سید عبدالغنی نامی کشمیری مقام کشمیر سے بہ بشارت ایک مجذوب بامید
کامیابی کے فیضان صوری ومعنوی حضور اقدس قدس سرہ سے تاریخ نوین محرم
۱۲۹۶ بارہ سو چھیانوے ہجری روز جمعہ کو حاضر خدمت ہوئے اوسوقت طبیعت

فیض طویت حضور اقدس قدس سرہ کے ازبس علیل تھی و دوسرے روز
یوم عاشورہ کو آپکا وصال ہوگیا سید صاحب اپنی ناکامی سے بہت
پریشان وافسردہ خاطر ہوئے ایک روز اسی افسردہ خاطری سے تمام
شب گریہ وزاری مین مشغول تھے کہ خواب غفلت طاری ہوا دیکھا کہ مقام
فرودگاہ مین جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین اور ارشاد
فرماتے ہین کہ عبدالغنی حافظ عبدالعزیز کو مین اپنے ہمراہ لے گیا سید صاحب
خواب سے بیدار ہوئے و آتش شوق اونکا زیادہ مشتعل ہوا مزار پرانوار پر
حاضر ہو کر بصد آہ و فغان عرض حال کیا دوسری شب کو خواب مین دیکھا کہ
قریب صحن مسجد محاذی مرقد شریف کے ایک خیمہ استادہ ہے اوسمین حضور
اقدس قدس سرہ تشریف فرما ہین و مین بمواجہہ شریف دست بستہ استادہ عرض
حال کر رہا ہون و حضور بشگفتہ پیشانی ارشاد فرماتے ہین کہ سید عبدالغنی یہ فقیر
زندہ موجود ہے تم اسقدر کیون بیقرار ہو بعدہ سید صاحب خواب سے بیدار ہو
فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کا اس فقیر کے حال زار پر جناب محبوب
سبحانی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی اسقدر عنایت ہے
کہ کوئی امر بدون استرضاے و اجازت حضور کے نہین کرتا بجز و کلمہ یا سیدی
یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کے معاً ہم کلام ہو کر جواب لا و نعم سے
مشرف ہوتا ہون ۔ شیخ قادر بخش نے بغرض اطمینان قلبی اپنی ایک مقدمہ
اپنے متدایرہ عدالت کے حضور اقدس قدس سرہ مین حاضر ہو کر عرض حال
کیا حضور نے چشم فیض شیم بند کر کے بکمال استغراق جانب عراق توجہ

فرماکر بعد تھوڑے عرصہ کے ارشاد فرمایا کہ جناب غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ارشاد فرماتے ہین کہ مقدمہ آج ہی فتح ہو جائے گا چنانچہ وہ مقدمہ اوسی روز
فتح ہوگیا - قادر بخش مرید حضور اقدس قدس سرہ بمقام جالندھر ایک درویش
صاحب تصرف کی خدمت مین حاضر ہو کر شریک جلسہ توجہ ہوا کرتے تھے شاہ
صاحب بعلو ہمت خود اونکو توجہ و القا سے ممتاز فرماتے مگر اونپر کچھ اثر نہوتا
جناب شاہ صاحب موصوف نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ قادر بخش تم حضرت
محبوب سبحانی غوث الصمدانی سلطان الاولیا شیخ محی الدین سید عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے محبوب کے ہاتھہ پر بیعت رکھتے ہو تمپر کسیکی
توجہ اثر نکرے گی تمہارے شیخ جناب غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی
ذات پاک سے کمال تقرب رکھتے ہین - جیسا کہ قادر بخش پر شاہ صاحب
کی توجہ کا کچھ اثر نہین ہوا اسیطرح کے اور واقعے بھی ہوئے ہین حضور اقدس
قدس سرہ نے اپنے مرید پر کسی دوسرے صاحب کمال کے توجہ کا اثر نہین
ہونے دیا - شیخ قادر بخش سوفی پتی مرید حضور اقدس قدس سرہ شہر کا نپور
مین ایک بزرگ باصفا کی خدمت بابرکت مین جلسۂ توجہ حاضر ہوتے تھے
جملہ متوسلین اونکے خاندان کے فیضان توجہ سے فیضیاب ہوتے مگر شیخ
قادر بخش کو اصلا خبر نہوئی بعد کئی روز کے اون بزرگ نے خود ارشاد فرمایا
کہ قادر بخش ہماری توجہ و القا کا اثر تمہارے قلب پر نہوگا اسلئے کہ تمہارے
شیخ کامل کی نظر عنایت تمپر اسقدر غالب ہے کہ کسیکی توجہ تمپر اثر نکرے گی حضور
اقدس قدس سرہ اپنے مریدونپر کمال عنایت فرماتے تھے وسیع نہ تھا

مریدون سے غفلت نفرماتے تھے واب بعد وصال کے بھی غافل نہین ہین
وامید ہے کہ دن قیامت کے بھی غفلت نفرماوینگے۔ جب میان غلام صابر
کا ختنہ ہوا تھا حضور اقدس قدس سرہ نے واسطے حفاظت ونگرانی اونکے
کے ایک طالب علم مقرر کردیا تھا اتفاقاً ایک شب جملہ طلبہ مسجد ونیز غلام صابر
سو گئے و غلام صابر نے بعالم خواب یہ واقعہ دیکھا کہ ایک شخص نے مجکو ایک
قفس مین بند کردیا ہے ہرچند مین واویلا کرتا ہون کوئی شخص فریادرسی نہین
کرتا اسی اثنا مین حضور اقدس قدس سرہ نے بنفس نفیس تشریف فرما ہو کر
آواز بلند فرمایا کہ غلام صابر ہوشیار و خبردار باش لاحول پڑھ ایک بلا
ناگہانی آئی تھی حق سبحانہ تعالے نے دفع کردی پھر غلام صابر خواب سے
ترسان و لرزان بیدار ہو کر بعد توبہ و استغفار کے شکر عنایت بے غایت
حضور اقدس قدس سرہ کا بارگاہ قاضی الحاجات بجالائے۔ ایک مرتبہ میان
غلام صابر قصبہ فتحپور مین بطریق سیاحت گئے وہان مرض مہلک مین
گرفتار ہوگئے ہرچند باشندگان اوس موضع نے تدبیر کی مگر صورت فائدہ
کی نظر نہ آئی بلکہ روز بروز افتاداً مرض کی ترقی ہوتی تھی ایک روز
عالم یاس مین اونکو یہ خیال ہوا کہ دم واپسین زیارت حضرت پیر مرشد کی
حاصل نہوسکی یا حسرتا وافسوس ہے اسی خیال مین خواب غفلت طاری
ہوا دیکھا کہ حضور اقدس قدس سرہ تشریف فرما ہے بستر ناتوانی پر اونکو بلاکر
اپنے دست مبارک سے کوئی چیز منہہ مین عنایت فرما کر زبان حق ترجمان سے
ارشاد فرماتے ہین کہ غلام صابر تو کیون گھبراتا ہے اب صحت ہوجائیگی معاً غلام

خواب سے بیدار ہو کر شکر حق بجالائے اور بیماری لاحقہ سے صحت کامل
حاصل ہوگئی - مولوی شاہ عبدالغفور یوسف پوری خلیفہ حضور اقدس
قدس سرہ ایک مرتبہ شہر گورکھپور مین بخانقاہ حضرت صوفی دلاور علی شاہ
صاحب نقشبندی ابوالعلائے علیہ الرحمتہ کے اندرون حجرہ شریف بوقت
دوپہر اس حسرت و افسوس مین مغموم و محزون تھے کہ حضرت سید محمد علی شاہ
صاحب نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ مرشد اول عالم بقا کو تشریف لے گئے اور
حضرت قبلہ و کعبہ جناب آخوند صاحب دہلوی مرشد ثانی کے خدمت مین
بامید استفاضہ کئی بار حاضر ہوا مگر فیضان معنوی سے مشرف نہ ہوا اسی
خیال مین تھے کہ خواب غفلت طاری ہوا دیکھا کہ حضور اقدس جناب آخوند
صاحب قبلہ تشریف فرما ہین وایک ضرب لا الہ الا اللہ کی اس شدومد سے
میرے قلب پر ماری کہ صدمہ ضرب سے بیدار ہوا تین روز تک قلب کو حرکت
اور کیفیت حاصل رہی - حافظ خدابخش مرید حضور اقدس قدس سرہ ایک
مرتبہ سفر یورپ مین متصل ایک جزیرہ کے بے سروسامانی سے سخت
پریشان ہوئے پیادہ پا مراحل طے کرتے ہوئے ایک مقام پر پہونچے شدت
ہوئی کہ پیاس سے بیتاب ہو کر بدرگاہ رب الارباب مستغیث ہو کر آہ و بکا شروع کیا
کہ عالم غشی طاری ہوا دیکھا کہ حضور اقدس قدس سرہ تشریف رکھتے ہین و بشفقت
مربیانہ و عنایت مرشدانہ ارشاد فرماتے ہین کہ اسقدر کیون گھبراتے ہو عنقریب
صورت بہبودی حاصل ہوجائیگی بیدار ہو کر شکر حق بجالائے اور صدق ارشاد
حضور اقدس قدس سرہ پر یقین کامل کر کے آگے روانہ ہوئے بعد چند روز کے

اللہ جلشانہ نے اپنے فضل و کرم سے اونکو کامیاب کردیا - بعد تسلط ایام
غدر کے میر امام علی صاحب ولد میر رجب علی صاحب ساکن قدیم شاہجہان آباد
محلہ کٹرہ چڑیان متصل مسجد فتحپوری مرید حضرت مرشدی قدس سرہ باتہام مخبرین
پرکین ناحق گرفتار بلاے عظیم ہوکر محبوس ہوگئے و سرکار انگریزی سے حکم
پہانسی نسبت جملہ محبوسین کے صادر ہوگیا میر صاحب موصوف حضور اقدس
قدس سرہ کو وسیلہ گردانکر درگاہ ذوالجلال والاکرام مین بخشوع و خضوع مستغیث
ہوئے و نیز اونکے فرزند میر محمد علی نے التجاء خلاصی پدر بزرگوار بخدمت حضور
اقدس قدس سرہ کے کی حضور اقدس قدس سرہ نے بالقاے ربانی و الہام
یزدانی فریاد اون بیداد رسیدونکی اعتنا فرماکر بحکم داور داور و قوت باطن و تصرف
تام بوساطت بعض مردان غیبی و موکلان بارگاہ ایزد متعال کہ منجانب احدیت
حکم محکم و منقاد فرمان تھے ایک عرضی مختوی بہ مضمون صدق حال و رہائی
دہائی میر صاحب اونکے والد کی طرف سے صندوق مقفل سرکاری مین
جسمین کاغذات و عرضیان دادخواہان ستم رسیدہ کی رکھی تہین بہجوادی
و بنفس نفیس بصورت مثالی محبس مین تشریف فرما ہوکر بعالم غفلت میر صاحب
کے اونکو یہ کیفیت ملاحظہ کرائی کہ ایک دریاے عمیق موج زن ہے اور حضور
اقدس قدس سرہ پیش نظر رونق افروز ہین و میر صاحب کو غوطہ دیکر فرماتے ہین کہ میر
امام علی اس دریا سے نکل آؤ یہ کیفیت دیکہکر میر صاحب عالم غفلت سے متنبہ
ہوکر منتظر ظہور مشیت ایزدی کے ہوئے دوسرے روز قبل پہانسی دینے
کے جسوقت صندوق مقفل کہولا گیا سب سے پہلے وہی عرضی رستگاری

میر صاحب کی نکلی بمعاینہ اوسکے ایک سپاہی مع عرضی مذکور میر امام علی کو دریافت
کرتا ہوا مقام محبوس ان مین پہونچا و میر صاحب کو لیکر مع عرضی روبرو حاکم کے پہونچایا
حاکم نے بدریافت مضمون عرضی مسطور فوراً حکم رہائی دیکر ہمراہ ایک سپاہی کے بحفاظت
تمام میر صاحب کو اونکے مکان تک پہونچا دیا میر صاحب نے اپنے مکان پر پہونچکر اپنے
والد ماجد کو بحالت ضعف پیری بفراق فرزند نہایت محزون و شکستہ خاطر و باہر مکان پر پایا
بغلگیر ہوکر حسب استفسار والد ماجد کے میر صاحب نے عرض کیا کہ بذریعہ عرضی
استغاثہ آنجناب کے خاکسار کی رہائی منظور ہوئی اونہون نے متعجب ہوکر
کہا والدین نے از طرف خود کوئی عرضی نہین بھیجی شاید بتوجہ باطنی مرشد برحق
کے یہ امر وقوع مین آیا ہو پھر بعد غسل و تجدید لباس کے میر صاحب بخدمت حضور
اقدس قدس سرہ حاضر ہوکر بعد عرض اداب کے قدمبوس ہوئے حضور اقدس
قدس سرہ نے متبسم ہوکر فرمایا کہ میر صاحب اس فقیر نے بالقائے ربانی و مدد
حضرت رسول ربانی صلے اللہ علیہ وسلم و اعانت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ
تعالے عنہ کے دور تک آپ کے رستگاری کا خیال کیا الحمدللہ کہ حق سبحانہ
تعالے نے قبول فرماکر آپ کو نجات عطا فرمائی بعدہ حضور اقدس قدس سرہ
نے شیرینی منگواکر فاتحہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و جناب غوث
پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا کرکے حاضرین مین تقسیم فرمائی - شیخ نادر بخش
سونی پتی نے حسب اجازت سید احمد علی شاہ صاحب واسطے کشایش روزگار
کے ایک اسم الہی بشرائط اربعین مقام کانپور مین پڑہنا شروع کیا ایک روز
ایام چلہ مین بعالم خواب اونکو ایک بلا نے ایسا دبایا کہ وہ از خود رفتہ ہوگئے

اوسی اثنا رعالم خواب مین حضور اقدس قدس سرہ تشریف فرما ہوئے اور
ارشاد کیا وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ یہ آیت حضور اقدس
قدس سرہ یہی آیت اونکی زبان سے بھی برآمد ہوئی معاً وہ بلا دفع ہوگئی -
مولوی محمد سعید صاحب گورکھپوری کو یہ استدعاے اونکے حضور اقدس قدس سرہ
نے دعاے سیف الرحمن تعلیم فرماکر یہ اداے اربعین دریاے جمنا پر اجازت
فرمائی وایک طالب علم مبارک علی نام کو بانتظام امور متعلقہ ایام چلہ کے اونکے
ہمراہ کیا مولوی صاحب یہ آداے اربعین مصروف ہوئے اتفاقاً اون ایام
مین طغیانی دریا سے پانی قریب نشستگاہ مولوی صاحب کے آگیا مولوی صاحب نے بخوف جان
ارادہ کیا کہ وہان سے علحدہ ہوکر کسی مقام محفوظ مین نشست اختیار کرکے
ایام باقی ماندہ کو تمام کرین حضور اقدس قدس سرہ نے بکشف خود وقوت
تصرف معنوی صورت مثالی سے بصداے جان بخش یہ الفاظ ارشاد فرمائے
کہ محمد سعید خبردار حصار سے قدم باہر نہ نکالنا یہ فقیر تمھارے ہمراہ ہے مولوی
صاحب موصوف یہ آواز تسلی آمیز سنکر باطمینان خاطر اوسی مقام پر اداے
اربعین مین مشغول رہے وتکمیل اربعین کی کی - منجملہ کیفیت کشف حضور
اقدس قدس سرہ کی یہہ ہے کہ ایک نوابصاحب روساے
شہر دہلی سے فوت ہوے مولوی محمد حیات صاحب نے حضور اقدس قدس سرہ
سے عرض کیا کہ نوابصاحب مرحوم کے عزیز واقارب مین کوئی شخص لایق مسند
نشینی کے نہین ہے آپ نے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ زوجہ نوابصاحب
کی حاملہ ہین بعد انقضاے نو ماہ کامل کے فرزند احمند پیدا ہوگا اور بچاسے

نواب صاحب کے مسند امارت پر بالاستقلال جلاس کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا
بارہ سو اسی ہجری مین سکندر علی شاہ مرید حضور اقدس قدس سرہ نے
قصد زیارت حرمین شریفین کا کرکے حضور اقدس قدس سرہ سے اجازت
روانگی کی طلب کی حضور اقدس قدس سرہ نے بکشف خود جواب تحریر فرمایا
کہ امسال زیارت حرمین شریفین سے محروم ہوگے سال آئندہ مین قصد
کرنا مگر سکندر علی شاہ ارشاد حضور اقدس قدس سرہ پر لحاظ نکرکے لوگون کے
کہنے سے راہی سفر حجاز کے ہوئے چودہ روز جہاز تباہی مین پڑا رہا بعدہ
ایسے وقت منزل مقصود پر پہونچا کہ ایام حج تمام ہوچکے تھے آخرکار دوسرے
سال حج بیت اللہ شریف و زیارت روضہ مقدسہ جناب سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم سے شرف یاب ہوکر ہندوستان کو مراجعت کی۔ ایک سوداگر
معتقد حضور اقدس قدس سرہ نے ایک سال بتحریص و تحریک بعض تجار کے
ارادہ سفر کلکتہ کا کیا و حسب معمول خود حضور اقدس قدس سرہ سے اجازت
روانگی کی چاہی حضور نے بعد مراقبہ ارشاد فرمایا کہ حاجی صاحب امسال آپ
قصد کلکتہ کا نفرماوین ورنہ سخت نقصان ہوگا چونکہ حاجی صاحب اپنے ہمچشمون
سے اقرار سفر کا کرچکے تھے طوعاً وکرہاً کلکتہ مین جاکر بصرف زر کثیر مال و متاع
خطیر خرید کیا بعد عرصہ چندروز کے صدمہ آتش زنی سے تمام مال و متاع جلگیا
حاجی صاحب اپنی نافرمانی کرنے پر کمال نادم ہوئے۔ بزمانہ درپیشی مقدمہ
والپسی اپنی جایداد کے نواب ضیا رالدولہ صاحب نے بکمال الحاح حضور اقدس
قدس سرہ سے عرض کیا کہ دربارہ واگذاشت جایداد کے ایسی توجہ خاص فرمایئے

کہ بہت جلد واگذاشت ہو جائے حضور نے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ نواب
صاحب آپکا مقدمہ لاہور میں فتح ہوگا نواب صاحب بارشاد حضور لاہور
تشریف لے گئے و ببرکت توجہات باطنی حضور قدس سرہ و صدق عقیدت
نواب صاحب کے مقدمہ مذکور حسب دلخواہ فتح ہوگیا - ایک معتقد حضور
اقدس قدس سرہ اپنے بعض احباب کے اصرار سے مدرسہ حسین بخش میں
جو متصل جامع مسجد کے ہے جاکر مولوی ضیاء الدین کے وعظ میں شریک ہوا
بعد وعظ کے بعض لوگوں نے مولوی صاحب سے کہا کہ یہ شخص آخوند صاحب
کے یہاں محفل ختم و فاتحہ میں شریک ہوا کرتا ہے مولوی صاحب نے سنتے
ہی اوس شخص سے کہا کہ اے شخص آخوند صاحب بڑے بدعتی و مرتکب و قائل
ورد و وظائف ہیں تو پھر کیوں انکے پاس جاتا ہے وہ شخص معتقد دلی جناب مرشدی قبلہ
کا تھا بصبر و تحمل وہاں سے چلا آیا اور وقت والپسی کے حسب معمول خود
قبل نماز عصر حاضر خدمت ہوا حضور اقدس قدس سرہ نے بکشف خود اوسکے
حال سے واقف ہوکر بطور ملاطفت اوس شخص سے فرمایا کہ یہاں مولوی صاحب
صحیح فرماتے ہیں ہم تو بڑے بدکردار بدافعال ایسا ہی ہے اور مولوی صاحب تو ایسے
فخر العلماء و رشتہ الانبیاء بڑے فاضل و متبحر عالم ہیں - وہ شخص
سخت نادم ہوا اور بہ نسبت سابق عہد و اقرار کیا کہ آئندہ ان شاء اللہ العزیز کبھی
اونکے وعظ میں شریک نہ ہونگا - حافظ خدابخش صاحب مرید حضور اقدس
قدس سرہ کی بی بی فوت ہوگئیں اور تجہیز و تکفین کے حافظ صاحب نے قبل ماہ
رمضان المبارک حسب معمول شروع سفر پورب کا کیا اور بوقت روانگی

واسطے آستانہ بوسی جناب والا کے حاضر ہوئے حضور نے اونکو رخصت فرما کر مولانا حافظ محمد عمر صاحب سے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ حافظ صاحب نے علاقہ پورب مین عرصہ سے نکاح کر لیا ہے وقت واپسی کے اوس بی بی کو اپنے ہمراہ لاوینگے یہ سنکر مولانا صاحب بہت متعجب ہوئے مگر بخیال سوء ادبی کے کچھ عرض بھی نکر سکے بعد ماہ رمضان المبارک کے حافظ صاحب اپنی بی بی کو لیکر واپس آئے بموجودگی مولانا صاحب موصوف کے اپنی بی بی کو بشرف ملازمت حضور اقدس قدس سرہ سے مشرف کرایا حضور نے تبسم فرما کر مولانا صاحب سے فرمایا کہ حافظ صاحب اپنی بی بی کو ہمراہ لے آئے بعض لوگون کو اس فقیر کے کہنے کا یقین نہ تہا مولانا صاحب ممدوح فرماتے ہین کہ مین سخت نادم ہوا اور کچھ جواب ندے سکا۔ حافظ نجم الدین صاحب مرحوم کی والدہ ازبس علیل تہین مولانا محمد عمر صاحب دامت برکاتہ اونکی عیادت کو تشریف لے گئے و بعد واپسی کے حال اونکی علالت کا حضور اقدس قدس سرہ سے عرض کیا حضور نے سنکر اونکے حق مین دعائے خیر کی بہر بعد نماز تہجد قبل طلوع صبح صادق کے مولانا صاحب موصوف سے ارشاد فرمایا کہ آج شب پنجشنبہ ہے حافظ نجم الدین صاحب کی والدہ نے کیا روز مبارک وفات کا پایا ہے مولانا صاحب نے عرض کیا کہ حضور ابہی تو وہ بقید حیات ہین فرمایا اللہ تعالے مغفرت کرے بندگان خاص کو حق جلشانہ ایسا ہی روز مبارک عطا فرماتا ہے۔ بعد نماز صبح کے معلوم ہوا کہ حافظ صاحب کی والدہ نے شب کو انتقال کیا۔ سید نواب میر صاحب کا فرزند علیل ہوا

خواہش سید صاحب موصوف کے میاں غلام صابر حضور اقدس قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہو کر بکمال الحاح عرض پرداز ہوئے کہ اگر حضور بالطاف مربیانہ قدم رنجہ فرما کر جملہ حاضرین واہلخانہ کو تسلی و تشفی فرمادین تو کمال بندہ نوازی ہے پہلے حضور اقدس قدس سرہ نے محض انکار فرمایا جب اونہون نے زیادہ اصرار کیا تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ غلام صابر تم مجھے بدنام کروگے ع قضائے نبشتہ نباید سترد۔ اسی اثنا رمین باقتضائے حسن اعتقاد و محبت کے خود سید صاحب موصوف حاضر ہو کر ملتجی و مصر تشریف بری کے ہوئے حضور اقدس قدس سرہ بوسعت اخلاق طوعًا وکرہًا سید صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے و بعد مراجعت کے مولانا محمد عمر صاحب سے ارشاد فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؀

ہر چہ کند خدا کند بندہ بیچارہ چہ کند

بعد دو گھنٹہ کے معلوم ہوا کہ لڑکا جان بحق تسلیم ہوا۔ ایک مرتبہ بعد نماز عصر وختم معمولی کے آپ مع چند خدام کے بالائے مسجد حجرہ مین تشریف رکھتے تھے دفعتًا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور تین ضرب بلفظ حق حق حق بلند فرما کر دروازہ حجرہ بند کرلیا اس واقعہ خلاف معمول سے حضار پراگندہ خاطر ہوئے وبعد مغرب بکمال ادب عرض کیا کہ حضور آج کیا واقعہ حائل ہوا جسکی وجہ سے طبیعت جادہ استقامت سے منحرف ہوگئی فرمایا کہ آج بوقت عصر جناب برادر معظم حکیم حاجی خدا بخش صاحب نے جیپور مین انتقال فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؀ بعد دو تین روز کے آمد خط جیپور سے معلوم ہوا

کہ وقت عصر کے جناب حاجی صاحب نے انتقال کیا۔ ایک روز قبل عصر
حضور اقدس قدس سرہ وضو فرماتے تھے دفعتاً آفتابہ زمین پر مارا اور کلمہ استرجاع
زبان مبارک پر جاری فرمایا و بعجلت تمام بہ آداے نماز عصر مشغول ہوئے
بعد نماز بعض ارادتمندان خاص نے عرض کیا کہ آج کیا حادثہ واقع ہوا کہ اسقدر
رنج و اضطراب لاحق ہوا فرمایا کہ حضرت غلام محمد شاہ عرف مسکین شاہ صاحب نے
جے پور میں انتقال فرمایا اس فقیر نے جناب مرحوم سے مثنوی شریف پڑہی
تھی۔ ایام گرما میں شب جمعہ کو بعد نماز تہجد حضور اقدس قدس سرہ سقف مسجد
پر تفریحاً خرام فرماتے تھے ناگاہ کلمہ تودیع و استرجاع زبان مبارک سے برآمد
ہوا حضار مسجد نے عرض کیا کہ حضور اسوقت کیا سانحہ ظاہر ہوا فرمایا کہ ہادی علی
شاہ مجذوب نے سراے فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی اونکی
روح مبارک اسوقت اس فقیر سے ملاقات کرکے بہ اعلی علیین روانہ ہوئی
علی الصباح ایک شخص مسلوب الحواس محزون و مغموم نے حاضر خدمت
بابرکت ہوکر خبر انتقال شاہ صاحب کی پہونچائی حضور نے ارشاد فرمایا کہ
اس فقیر کو معلوم ہے بعد نصف شب کے شاہ صاحب نے انتقال کیا جناب
حضور اقدس قدس سرہ کی نظر نہایت زود اثر تھی و آپ سے خرق عادات
و کرامات اکثر ظاہر ہوئے ہیں۔ منشی محمود حسن مرید حضور اقدس قدس سرہ
بیان کرتے تھے کہ بعد حصول شرف بیعت کے میں نے زبانی بعض احباب
کے شناخت ولی کامل و درویش باصفا کی یہ سنی کہ جو شخص اونکے پشت
درود شریف پڑہتا ہے معاً وہ درویش عظمت و تعظیم قاری درود شریف

کی بجا لاتا ہے چنانچہ حسب تمنائے نفس کے مین نے کئی بار حضرت کے
پس پشت درود شریف پڑھا جب پڑھا حضور اقدس قدس سرہ نے فوراً
فرمایا کہ محمود حسن آگے آجاؤ واِلّا او کبھی ایسا نفرماتے - لالہ گورسہاے
ساکن میرٹھ نے حسن اخلاق و فیضان صوری و معنوی حضور اقدس قدس سرہ
کا سنکر بحسن عقیدت حاضر آستانہ ہوکر عرض کیا کہ حضور بندگی حضرت نے
نظر فیض اثر سے ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا علیک و بعد تلاوت قرآن مجید کے
کہ اوسوقت بعد نماز ظہر بمعمولات خاندانی مصروف بہ قرآن خوانی تھی ارشاد
فرمایا کہ لالہ صاحب کہو کیا مقصد ہے لالہ صاحب پہلے ہی پر تو نظر فیض اثر سے
بمقولۂ صدق انتمائے ؎

نگاہت دشمنان را دوست کردہ اثرہا در رگ و در پوست کردہ

از خود رفتہ ہو چکے تھے بے اختیار قدم پر گرے و بصد تضرع و زاری
عرض کیا کہ اس ذرہ بیمقدار سر گشتہ راہ ضلالت گم کردہ راہ ہدایت کو شرف
اسلام سے مشرف فرمائیے اور زمرۂ خدام مین منسلک فرماکر فائز المرام کیجئے
آخر کار حضور پر نور نے اوس نیک نہاد کو شرف اسلام سے مشرف فرماکر
مشتاق احمد نام رکھا و طریقہ انیقہ خاندانی سے سرفراز کرکے فائز المرام فرمایا
بعد کامیابی کے مشتاق احمد مذکور جب اپنے وطن میرٹھ مین پہونچے ایک قصیدہ
مسمی بہ نیک اختر (۱۲۸۱ ہجری) کہ تاریخ بھی اس نام سے برآمد ہوتی ہے بمدح و منقبت حضور
اقدس قدس سرہ کے تصنیف کرکے بھیجا وہ قصیدہ کتاب ریاض الانوار مین
درج ہے - ایک بابو صاحب بہدایت ازلی باستماع حال فیضان اشتمال

وخوارق کریمہ وکرامات عظیمہ حضور اقدس قدس سرہ کے دہلی مین حاضر ہو کر مع قبائل شرف اسلام سے مشرف ہو کر داخل سلسلہ عالیہ قادریہ کے ہوئے وشجرہ خاندان قادریہ باہتمام تمام بصرف زر خود طبع کراکے خدمت والا مین بھیجے وہنوز بصدق دل خادم آستانہ فیض کاشانہ کے ہین۔ لالہ مادہو داس باشندہ دہلی بمعاینہ خوارق حضور اقدس قدس سرہ کے بصدق عقیدت و برضا ورغبت خلعت اسلام سے ممتاز ہوئے حضور نے اونکا نام الہی بخش رکھا با جازت حضور اقدس قدس سرہ کے الہی بخش مذکور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کو تشریف لے گئے۔ ایک ہندو بقال عارضہ تپ دق مین مبتلا تھا معالجہ اطباء یونانی سے عاجز آکر حاضر آستانہ حضور اقدس قدس سرہ کے ہوا حضور نے حال دریافت فرما کر ارشاد فرمایا کہ لالہ صاحب اگر تم آب دم کردہ فقیر چالیس روز نوش کرو تو انشاء اللہ تعالے لے غفقر یب اس مرض مہلک سے نجات پاؤ لالہ صاحب نے بصدق نیت دل وجان سے اس امر کو قبول کیا چنانچہ بتوجہ حضور بعد چالیس روز کے لالہ صاحب کو شفاء کامل وصحت تام جملہ اسقام سے حاصل ہوگئی بعدہ بشان کبریائی وتصرف حضور پرنور کے لالہ صاحب بطوع ورغبت خود سعادت دین اسلام سے شرف یاب ہوئے۔ فقیر جنید چودہری ساکن قدیم دہلی شاہجہان آباد محلہ جوگی واڑہ فقراء طریقت سے بہت اعتقاد رکھتا ہے اور جناب حضور اقدس قدس سرہ کی خدمت بابرکت مین عرصے سے آتا تھا وبدل معتقد تھا ایک مرتبہ اوسکا سر عارضہ درد سر مین مبتلا ہوا شدت درد سے اوسکو بہت تکلیف تھی تدابیر ظاہری

سے کچہ فائدہ نہوا تب فقیر چند اوسکو لیکر حضور مین حاضر ہوا اوسوقت حضور
اقدس قدس سرہ مسجد سے حجرہ بالائے مسجد پر تشریف لئے جاتے تھے و
زینہ اول پر قدم مبارک رکھہ چکے تھے فقیر چند کو دیکھ کر فرمایا کہ تو اسوقت کیون
آیا ہے فقیر چند نے عرض کیا کہ حضرت میرا لڑکا شدت درد سے مرتا ہے آپ
فرماتے ہین کیون آیا ہے کچہ دم کر دیجئے تاکہ لڑکے کو صحت ہو جاوے
آپ نے فرمایا کہ تو ہی کیون نہین چھو کر دیتا فقیر چند نے عرض کیا کہ مین
چھو کر دون فرمایا کہ ہان چھو کر دے فقیر چند نے لڑکے کے سر کے پاس منہہ
لیجا کر کہا چھو پس فوراً درد جاتا رہا لڑکا اچھا ہوگیا پہر حضرت حجرہ کو تشریف لیگئے
و فقیر چند مع اپنے پسر کے اپنے مکان واپس آیا۔ الغرض اللہ تعالے
نے حضور اقدس قدس سرہ کی ذات ملکی صفات کو بہت مراتب علیا عنایت
فرمائی تھی اس مقام پر بخیال طوالت کتاب اس فقیر مولف نے حالات مختصر
پر اکتفا کیا معاینہ کتاب ریاض الانوار سے حال کمالات و کرامات و امراتب
اعلی حضور اقدس قدس سرہ کے کسیقدر معلوم ہو سکتے ہین۔ باوجود ان مراتب
اعلی کے جو اللہ تعالے نے حضور کو عطا فرمائی تھی حضور نہایت منکسر مزاج تھے
حتی کہ اگر کوئی شخص بپاس عقیدت و فرط محبت کے آپکا قدمبوس ہوتا تو
ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے۔ وَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا
فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً السلام علیک و مصافحہ طریق
مسنون ہے یہ فقیر گنہگار بدترین خلایق لیاقت و صلاحیت اس تعظیم و تکریم
کے نہین رکھتا پہر اگر کوئی شخص بحسن ارادت و خلوص عقیدت جواباً عرض کرتا

کہ حضور آپ ہمارے مرشد برحق ہین تو اوسکے جواب مین فرماتے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بِالْخَوَاتِیْمِ ابتداے زمانہ مسند نشینی مین کثرت شغل اشغال سے بیشتر اوقات
قلب عالی حضور اقدس قدس سرہ پر حرارت طاری رہتی تھی اوسکے دفع
کے لئے عرق نیشکر استعمال فرمایا کرتے تھے ایک روز کسی شخص نے
بعناد قلبی و بغض ناحق عرق نیشکر مین از قسم سمیات ملا کر خدمت عالی مین
بھیجا اوسمین سے قدرے عرق بفضل قادر برحق زمین پر گر گیا ایک بلی نے
وہ عرق اوفتادہ چاٹ لیا اوسیوقت وہ بلی مر گئی حضور اقدس قدس سرہ
نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ اس عرق کو دفن کرو چنانچہ وہ عرق دفن کر دیا گیا
حاضرین خدمت نے نام اوس ناکام کا دریافت کیا حضور اقدس نے
کچھہ جواب نفرمایا نہ نام بتلایا ۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ یہہ
فقیر زیارت قدم مبارک سے واپس آتا تھا ایک درویش صاحب کمال
خاکی شاہ نامی باشندہ قصبہ پانی پت صحرا مین زیر درخت تشریف فرما تھے
چند اوباش باہم مذاق کرتے ہوئے اونکی خدمت مین آئے اور کہا کہ اے
درویش تیرا کیا نام ہے فرمایا کہ خاکی شاہ ایک ناحق شناس آوارہ نفس امارہ
نے اونکی ریش مبارک پر پیشاب کر دیا شاہ صاحب نے بوفور تحمل اور حلم
کے کچھ نفرمایا جب وہ شخص پیشاب کر چکا شاہ صاحب نے فرمایا یا خدا
تیرا بھلا کرے ہم اپنی داڑہی کو پاک کر لینگے ۔ یہ حکایت بیان فرما کر حضور
اقدس قدس سرہ آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ سبحان اللہ کیا نفس قدسی
و پاک تھا کہ باوصف اس کمال و مراتب علیا کے ایسا تحمل کیا کہ حیطہ ضبط

سے خارج ہے - اگر کوئی درویش صورت جفا رسیدہ از اہل دنیا شکستہ
خاطر حضور اقدس قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض حال کرتا تو برفق
ومحبت ارشاد فرماتے کہ شاہ صاحب خون جگر خوردن برخورداری است
حضور اقدس قدس سرہ مین اخلاق وتواضع ایسا تھا کہ جو شخص کسی ملت و
مشرب کا آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا تو بوجہ خلق عام آپکے وہاں سے واپس
جانے کا اوسکا دل نچاہتا تھا - ایک مرتبہ ایک درویش رسول شاہی حضور
اقدس مین حاضر ہوکر خواستگار عمل حفاظت عداوت اعدا کا ہوا حضور اقدس
قدس سرہ نے فرمایا شاہ صاحب درویش کو بجز یاد خدا کسیکی حب اور بغض
سے کیا غرض بعدہ ارشاد فرمایا کہ بعد نماز عشا فلان عمل پڑھا کرو شاہ صاحب
نے عرض کیا کہ ہم لوگ نماز نہین پڑہتے ہمارا مذہب ترک وجود ہے
حضور اقدس قدس سرہ نے فرمایا سبحان اللہ پھر حاضرین سے مخاطب
ہوکر فرمایا کہ کوڑا لیکر شاہ صاحب کو بغرض ترک نماز فہمایش کرو اگر ضرب
تازیانہ سے اونکا جسم مجروح ہو فہو المراد والا دعوی ترک وجود مین شاہ صاحب
صادق ہین شاہ صاحب نے اس کلام کو سنکر ترسان ولرزان ارادہ فرار کا
کیا حضور اقدس قدس سرہ نے متبسم ہوکر ایک تعویذ اور عمل حب تعلیم
فرماکر بفرط اخلاق وتواضع شاہ صاحب کو بشفقت ومحبت رخصت فرمایا -
حضور اقدس قدس سرہ کا معمول تھا کہ اگر کوئی صاحب مریدان سلسلہ ومتوسلین
خاندان مین سے حاضر ہوتے تو بوسعت اخلاق وشفقت تمام بطعام
ماحضر اونکی مہمانی ضرور فرماتے اور بعض اوقات غیر متوسلین خاندان کو بھی

دعوت ما حضر و تبرک ما ہو الموجود سے محروم نفرماتے اگر کبھی ایک یا دو
آدمی کے قوت کے موافق کہانا موجود ہوتا اور مہمان زیادہ ہوتے تو حضور
اقدس قدس سرہ کے ادنی توجہ سے اللہ تعالے پردہ غیب سے ایسا
سامان مہیا فرماتا کہ سب مہمان سیر ہو جاتے اور اگر کوئی شخص وقت کہانا
کہانے کے بخواہش خود کسی اور طعام کا خیال کرتا فوراً حضور اقدس قدس سرہ
بکشف صادق اوسکے مافی الضمیر سے آگاہ ہو کر فرماتے کہ اس فقیر کے ہان
مین فلان فلان طعام کی خوشبو آئی ہے اللہ تعالے لے بقدرت کاملہ عطا فرماتا
ہے چنانچہ اوسیوقت کوئی شخص وہی طعام لیکر حاضر ہوتا اور حضور اقدس
تقسیم فرماکر جملہ حاضرین کو کہلاتے اور آپ کہانے مین مبالغہ فرماکر ارشاد فرماتے
کہ یہ کہانا تمکو نقصان نہین کریگا۔ ایک روز حضور اقدس قدس سرہ
بوفور شفقت مربیانہ اس فقیر مولف کو اپنے مواجہہ مین کہانا کہلواتے تھے
و بار بار اصرار و مبالغہ فرماتے تھے کہ اور کہاؤ پہر اخیر مین ایک فقرہ پر مضمون
ہدایت مشحون یہ ارشاد فرمایا کہ کہانا کہاتے جاؤ حلق تک کہالو پانی اپنی
جگہہ کر ہی لیگا ہمعاملہ سالک کا وہ چاہے آوے چاہے نہ آوے
یہ فقرہ فیض افزا اگرچہ بادی النظر مین استہزا معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے والون
کے حق مین بلین ہدایت ہے اس فقیر مولف کو یہ فقرہ نہین بہولتا۔ حضور
اقدس قدس سرہ کے مزاج فیض امتزاج مین اسقدر آداب و حسن اعتقاد
اولیاء کرام و مرشدین عظام سے تہا کہ اگر کوئی شخص کسی بزرگ کا ذکر خیر کرتا تو سر بلکون
ہو کر بکمال ادب اصغا فرماکر چشم پر آب ہوتے و اگر کوئی صاحب سادات

عظام واولاد اولیا رکرام ہین سے بنا بر شرف زیارت حاضر خدمت ہوتے آپ بحسن اخلاق براہ تعظیم وتکریم قیام فرماتے حتیٰ کہ بعد وصال کے بہی اسلئے الآن مزاج فیض امتزاج مین اسقدر آداب ہے کہ اگر کوئی شخص از مریدان خود بمزار فایض الانوار حضور مغفور علیہ الرحمۃ کے قبل شرف زیارت وفاتحہ خوانی حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کے کہ ایک ہی احاطہ مین دونون مزار مقدس ہین حاضر ہوکر حضور اقدس قدس سرہ کے روح پاک کو ایصال ثواب کرتا ہے تو جناب غفران مآب کے خاطر فیض مظاہر پر گران گذرتا ہے چنانچہ ایک مرتبہ قاضی احمد خانصاحب مرید حضور بنا بر شرف زیارت وفاتحہ خوانی کے مزار پرانوار حضور اقدس قدس سرہ پر حاضر ہوئے اور قبل فاتحہ خوانی حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ حظیرہ شریف حضور اقدس کا بغرض زیارت وفاتحہ خوانی کے کہولنا چاہا ولیقدر قوت خود دروازہ کہولنے مین زور کرتے رہے مگر دروازہ کو مطلق جنبش نہوئی قاضی صاحب کو خیال ہوا کہ شاید کوئی شخص باستغفاردہ د توجہ حاضر آستانہ شریف ہے لہذا قاضی صاحب نے حضرت خواجہ صاحب کے مزار مہبط الانوار کردگار پر حاضر ہوکر ایصال ثواب کیا بعدہ پہر آستانہ حضور اقدس پر حاضر ہوئے بحرکت خفیف معا دروازہ کہل گیا جب قاضی صاحب نے دیکہا کہ اندرون حظیرہ شریف کے کوئی شخص حاضر نہین ہے محض بہ تصرف وقوت باطن حضور اقدس قدس سرہ بنظر تعلیم حسن ادب کے دروازہ شریف بند تہا بہت نادم ہوکر متنبہ ہوئے - جسوقت کوئی متنفس

بزرگان دین متین و مرشدین عظام و اساتذہ ذوالاحترام کے جناب مین
سوء ادبی و گستاخی کرتا حضور اقدس قدس سرہ بوجہ ناگوار ہونے طبیعت
کے ایسے کلمات زبان حق ترجمان سے ارشاد فرماتے کہ سامعین کو باعث
تحیر و سکوت کا ہوتا چنانچہ ایک مرتبہ ایک طالب علم غریب اللہ نام باشندہ
ملک آشام نے مولوی حافظ سید محمد بخش اللہ صاحب گورکھپوری کی خدمت
مین چند کلمات گستاخی و بے ادبی کے کہے بعض طلبہ مسجد نے اسکی شکایت
حضور اقدس قدس سرہ سے کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ آج کل کے شاگردان
ناخلف و مریدان ناشایستہ کردار اساتذہ و مرشدین عظام کی تعظیم و تکریم بجا
نہین لاتے اسیوجہ سے فیضان صوری و معنوی سے محروم رہتے ہین
یہ فقیر اپنے اساتذہ کے کفش بر اعلی روس الاشہاد بغل مین لیکر اکثر محافل
و مجالس مین بلا ننگ و عار بکمال تمکین و وقار حاضر خدمت رہتا اللہ تعالے
نے ببرکت دعا و توجہات بغایات اونکے فقیر کو فیضان صوری و معنوی
سے مشرف فرماکر کسی امیر و غریب کا محتاج و دست نگر نہین کیا - بعض لوگ
گمان کرتے ہین کہ ارباب دہلی و اطراف و جوانب کے اہل دول بوجہ
حسن عقیدت و وثوق اعتقاد حافظ صاحب کے خدمت گذار ہین حاشا و
کلا ہرگز یہ امر نہین ہے بلکہ اللہ جل شانہ نے بفضل و کرم خود بتوجہات مرشدین
عظام و دعاے اساتذہ کرام اسقدر وسعت و اختیار اس فقیر کو عطا فرمایا ہے
کہ صحراے لق و دق مین ہزار آدمی روزانہ کہلا سکتا ہون اگر کسیکو امتحان
منظور ہو تو بچشم خود معائنہ کرکے اطمینان حاصل کرے مگر یہ فقیر قصداً اس

امر کو منظور نہین رکھتا کہ یاد الہی مین حرج ہوگا اور اہل دنیا سے عقب گذاری مشکل ہوگی۔ دعاے اساتذہ وحسن توجہ مرشدین کرام باعث فلاح دارین ہے و بے ادبی وسوء اعتقاد سبب خسران مآل ہے۔ ارباب عقائد فاسدہ نے بدعوی مساوات ومساہمت انبیاء مرسلین واولیاء کاملین کے عقائد ناواقفین مین خلل اندازی کی اسیوجہ سے شہر ہاے ودیگر دیار وامصار مین آفت ناگہانی برپا ہوگئی **ابیات**

ادب تاجیست از لطف الہی — بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی
آدمی زادہ اگر بے ادب است آدم نیست — فرق در جنس بنی آدم وحیوان ادب است
از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہمسری با انبیا بر داشتند — اولیا را ہمچو خود پنداشتند

اولیاے کرام بحکم لے صدق انتماے اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ گو بدیدہ صورت مین اکل وشرب ودیگر افعال واقوال مین بشر آنام ہین مگر بچشم معنے وعین حقیقت بطغراے غزلے اولیا کی تحت قبائی لا یعرفہم غیری او نکے علو درجات وسمو منازل کو بجز خدا عالم الغیب کے اور کوئی نہین جانتا۔ اسیطرح اور اکثر اقوال فیوض امیز حضور اقدس قدس سرہ کے ہین مگر بخیال طوالت کتاب کے صرف بعض اقوال بطور مشتے نمونہ از خروارے یہان نقل کئے جاتے ہین۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ مردان خدا و عرفاء اہل صفا غفلت چشم زدنی مثواب طرفۃ العین کو موت بلکہ کفر

جانتے ہین حضرات صوفیہ صافیہ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم سے ہوش در دم
کو بتفسیر رعایت نفس یعنے کوئی دم ذکر الٰہی و یاد کردگار سے خالی نجاوے
تعبیر فرمایا ہے چنانچہ ایک بزرگ کسی درویش باکمال کا شہرہ عرفان
سنکر مشتاق ملازمت ہوئے و بقصد حاضری اونکی خدمت کا کرکے
روانہ ہوئے اثنا راہ مین ایک آواز بے پیکر عنصری و صورت جسمانی
کی سنی کہ اے شخص تو جسکے زیارت کو جاتا ہے وہ شخص اسوقت مرگیا
یہ سنکر اونکو سخت رنج ہوا اور ارادہ فسخ عزیمت کا کیا مگر بخیال زیارت اونکے
مزار مقدس و ایصال ثواب و استفاضہ فیضان معنوی کے چلے گئے اور اوس
شہر مین پہونچکر لوگون سے استفسار حال اون درویش کا کیا اونکے زندہ موجود
ہونے کا حال معلوم کرکے متعجبانہ اونکے خدمت مین حاضر ہوئے حضرت
شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو خبر راہ مین آپنے سنی تھی وہ صحیح تھی یہ فقیر اسوقت
یاد الٰہی سے غافل تھا صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْنَ
یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ فرماتے تھے حضور اقدس
قدس سرہ کہ بعض ارباب معنی و اہل ذوق کو بدون سماع مطلق کے بھی بدلے
تصفیق و صدائے صفیر سے وجد و بیخودی ہو جاتی ہے چنانچہ اس فقیر نے
ایک بزرگ کو بچشم خود دیکھا کہ ہاتھی سوار تشریف لے جاتے تھے ایک
شخص نے تالی بجائی وہ بزرگ بے اختیار ہاتھی سے گرکر بیہوش
ہوگئے۔ دیگر ایک بزرگ بازار مین جاتے تھے ایک کنجڑے نے آواز
دی سویا پالک چوکا وہ بزرگ یکبارگی نعرہ مارکر مدہوش ہوگئے جب

افاقہ ہوا لوگون نے دریافت حال کیا فرمایا کہ کنجڑا سچ کہتا ہے سو بہی پلک چوک گیا - فرماتے تھے حضور اقدس اقدس سرہ کہ انسان جب درویشی مین قدم رکہے پہلے کثرت مجاہدات و ریاضات شاقہ سے خواہشات نفسانی کو دفع کرے و اگر کوئی شخص براہ حسد و تعصب خواہ بہ امتحان تکلیف و آزار پہونچاوے تو اوسکا تحمل و برداشت کرکے بجائے انتقام کے دعاے خیر سے یاد کرے - فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ انسان کو چاہیے کہ ظاہر حال درویش پر معترض نہو بلکہ مقتضاے انسانیت یہ ہے کہ ہر مقام سے طالب امر حق کا رہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ ع

ور نبشتہ است پند بر دیوار - یہ فقیر ایک مرتبہ بعد شرف زیارت قدم مبارک کے مکان آتا ہتا راہ مین ایک مقام پر چند قمار بازی مین مصروف تھے ایک شخص اون مین سے ہر مرتبہ ہارتا تہا و پہر شوق بازی مین مستعد رہتا تہا یہ فقیر بہی سیر کرتا ہوا وہین جا کہڑا ہوا و تماشا دیکہتا رہا اوس شخص کے شوق اشتیاق کی یہ کیفیت تہی کہ اول تمام و کمال مال و متاع کہویا بعدہ اپنے جسم کے کپڑے ہارے پہر اپنی زوجہ کو اونکے سپرد کرکے بے سر و سامان با تن عریان بخندہ پیشانی کسی طرف چلا گیا اس فقیر کو اس مقام پر کمال عبرت ہوئی اور دل مین خیال کیا کہ اللہ اکبر یہ کیسا پختہ شخص ہے کہ اپنے خیال عشق مین سب مال و متاع حتی کہ زوجہ تک بہی باقی نرکہا مفاد دنیاے دنی مین ایسا محو ہوا کہ ماسواے نفس خود سب نثار کردیا طالبان صادق و رہروان طریق معرفت اگر نقد جان نثار راہ معشوق حقیقی کرین تو سزاوار

ہے فی الواقع عاشق صادق وسالک مسالک عشق ومحبت کو چاہیئے
کہ جان ومال نثار راہ حق کرکے بجز ذات باری عز اسمہ کے کسی غیر کی محبت
والفت دل میں نہ رکھے - فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ جب کوئی
شخص کسی درویش مجذوب یا سالک کی زیارت کرے بعجز ونیاز وتمکین ووقار
سالکین سے بنظر استفاضہ ومجذوبین سے خالصًا لوجہ اللہ ملازمت حاصل
کرے اور جو اقوال وافعال کہ بظاہر خلاف شریعت ہوں بلا تجسس واستقصا انپر
معترض نہو بعض اولیاے کاملین وواصلین الی اللہ دیدہ ودانستہ بتنفر از عام
خلایق مستحبات وسنن زوایدکو ترک کردیتے ہیں بلکہ بچشم ظاہر طریق خلاف
اختیار فرماتے ہیں تاکہ عوام بل خواص انام اونکے حال سے واقف و
آگاہ نہوں ارباب دانش کو لایق ہے کہ اگر بفہم خود ادراک معانی تذکرہ
بزرگان دین متین سے قاصر ہوں تو بمقتضاے خُذ ما صفا ودع ما کدر
کے سکوت واحتراز اختیار کریں - فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ
انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت عجز وانکسار پیش نظر رکھے اور غرور واستکبار
وخود آرائی سے احتراز کرے اور حسن عمل پر تکیہ نکرے تا باعث مذلت
وخواری کا نہو ؎

آدمی را فقر وعجز آمد امان   از بلاے نفس وحرص واز غنان

فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ جن ارباب بصیرت کو حق جل شانہ
نے چشم حقیقت بین عطا فرمائی ہے وہ لوگ بمجرد نام پاک جناب محبوب سبحانی
رضی اللہ تعالے عنہ کے فیضیاب ہوتے ہیں حضور کی وہ ذات بابرکات

مقدس و مطہر ہے کہ مشابہ و مماثل آنجناب ولایت مآب کے کوئی فرد عالم
ظہور مین مکمن بطون سے جلوہ گر نہین ہوا تمام اولیا رمتقدمین و متاخرین
حاضرین دغائبین آپ ہی کے انوار فیض سے مستفیض ہین۔ فرماتے تھے
حضور اقدس قدس سرہ کہ روز فاتحہ بزرگان دین متین مین حتی الامکان
تبدیل و تغیر نکرے بقدر تیسر جسقدر موجود ہو بلا رعایت فاتحہ مین صرف کرے
واگر احیاناً اوسوقت کوئی چیز موجود نہ ہو تو قرض حسنہ لیکر فاتحہ کرے بشرطیکہ
خلوص تام اور خیال پابندی رسم دنیاوی لگا نہو انشاء اللہ العزیز بتوجہات
ارواح طیبات کے بار قرض سے بہت جلد سبکدوش ہو جائے گا پھر فرمایا
کہ بزمانہ کسی درویش باکمال کے ایک بزرگ کامل صاحب طریقت
ہرسال فاتحہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے اتفاقاً
ایک سال کوئی چیز واسطے فاتحہ کے میسر نہوئی ناچار اون صاحب طریقت
نے اپنی کلاہ ملبوس خاص خادم کو دیکر فرمایا کہ اسکو جس قیمت پر بکے فروخت
کرکے شیرینی واسطے فاتحہ کے لاو حسب الحکم خادم نے کلاہ فروخت کرکے
شیرینی حاضر کی صاحب طریقت موصوف نے حسب معمول ایصال ثواب
کرکے شیرینی تقسیم کردی اون درویش باکمال نے جو معاصر صاحب طریقت
تھے اور علی الدوام بنفس نفیس اوسی تاریخ معین کو بالنواع اقسام طعام
بدعوت عام فاتحہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے بکشف
خود معلوم کیا کہ وہ شیرینی جو بعوض کلاہ مبارک بین الحاضرین تقسیم ہوئی
تھی پیش نظر فیض اثر جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے موجود ہے

فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ اکثر حفاظ قرآن مجید بوجہ سوء ادبی و بے تعظیمی قرآن شریف کے محتاج و مفلوک الحال رہتے ہین اگر قرآن مجید کو باداب و شرایط پڑھتے رہین تو کبھی مفلس نہون یہ فقیر زمان سابق مین بمعمولات خاندانی بعد نماز ظہر کے قرآن خوانی کرتا تھا آمد و شد مردمان سے تعظیم و توقیر قرآن شریف کی ادا نہو سکتی تھی وہ بے فلاکت حال و عسرت و افلاس کے انوار و برکات کلام پاک سے محروم رہنے لگا ناچار بعد ظہر کے تلاوت ترک کر کے نماز تہجد مین قرآن شریف پڑہنا شروع کیا اللہ جلشانہ نے ببرکت عظمت اپنے کلام پاک کے فیضان صوری و معنوی عطا فرمایا اور قضاء حوائج ضروری و لابدی سے بیفکر فرمایا۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ جب یہ فقیر قرآن مجید پڑہتا ہے بفضل اللہ العزیز المنان اسقدر انوار و برکات مشاہدہ کرتا ہے کہ زبان اوسکے وصف سے قاصر ہے اور بعد تلاوت قرآن مجید کے جب شغل و اشغال خاندانی مین مصروف ہوتا ہے کمال استغراق و فرط حلاوت سے ازخود رفتہ ہوجاتا ہے اور دنیا و مافیہا سے اصلا خبر نہین رکھتا رزقنا اللہ تعالیٰ من فیضانہ

وَلَنِعْمَ مَا قَالَ الْحَافِظُ الشِّیْرَازِیْ رَحِمَہُ

ستم چنان بکن کہ نانم ز بیخودی | در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت
چو بیخود گشت حافظ کے شمارد | بیک جو مملکت کاوس کے را

فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ مریدہ بجاے فرزند و مریدہ بجاے دختر کے ہے لیکن احتیاط و تقوی مقتضی اس امر کو ہے کہ مستورات کے لمس و مس و نظر سے احتیاط کرے تا فتنہ سے محفوظ رہے حدیث شریف مین

آیا ہے العینان زناہما النظر والاذنان ہما الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناہا البطش والرجل زناہا التخطی والقلب یہوی ویتمنی ویصدق ذلک الفرج ویکذبہ۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ طالب صادق ومجاہد کامل بوفور محنت شاقہ وریاضت شدیدہ اگرچہ باعتبار جسم عنصری وپیکر صوری کے ضعیف ونحیف ہوجاتا ہے فاما روح اوسکی بوجہ کمال تصفیہ وقوت تزکیہ کے متصعد بصعود ہوکر مقام قدس مین جاگزین ہوتی ہے بلکہ کثرت مجاہدہ وارتیاض سے پیکر عنصری آلایش وکدورت سے مبرا وپاک ہوکر بمقولے صدق انتماے اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا اَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا قوت روحیہ پیدا کرکے مشابہ روح ہوجاتا ہے۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ وردو وظایف واعمال واسطے پابندی اوقات وتزکیہ ظاہر وتصفیہ قلب وانجاح مرام حاجتمندان واستحصال مقاصد ارباب اغراض کے ہین اور شغل واشتغال مزیل غریت وباعث استہلاک خواہشات نفس وانقطاع عما سوے اللہ واستغراق حال وفنا فی الذات وبقا باللہ کے ہین پس طالب صادق کو لازم وواجب ہے کہ بمقتضاے صدق ارادت وحسن نیت خود تاحیات مستعار وقیام دنیا ناپایدار قولاً وفعلاً وظاہراً وباطناً ترک لذات جسمانی وانعدام خواہشات نفسانی کرے تا لمعہ تجلیات ذات واشعۂ انوار صفات سے در حقیقت وجود وکشف اسرار ہستی بوجہ احسن ظاہر ہو۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ بعض اوقات مین اسقدر احتیاط ہوتی ہے کہ بایام اربعین اگر کوئی امر خلاف شرائط چلہ کے واقع ہوتا ہے تو معاً قاری ورد کو نقصان

پہونچتا ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص اوسکے درپے نقصان کے ہوتا ہے
تو اوسکو بھی ایذا و تکلیف پہونچتی ہے یہ فقیر قبل ایام غدر حجرہ مسکونہ مین
زکوٰۃ قصیدہ بردہ کی ادا کرتا تھا ایک درویش حلیم شاہ نامی سنے کہ اس فقیر
سے بیعت رکھتا تھا باغواے کسی شخص کے گوشت گاو کا سقف حجرہ
پر رکھدیا بحکم الٰہی مکان مین آگ لگی عرصہ تین روز تک وہ آگ مشتعل رہی
تمام مکان مع اسباب کے جلگیا و حلیم شاہ جسوقت گوشت رکھکر بھاگا
بام سقف سے ایسا بے اختیار گرا کہ ساق پا ٹوٹ گئی - مولانا محمد عمر صاحب
سجادہ نشین فرماتے ہین کہ جب عرصہ تین روز تک آتش زبانہ خیز و شعلہ
انگیز رہی اور کوئی تدبیر اوسکے فرو ہونے کی معلوم نہوئی تب حضور اقدس
قدس سرہ نے بقوت تصرف قریب منبر مسجد کے تین ضرب الا اسد کی ارین
وہ آتش بالکل فرو ہوگئی - فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ اس زمانہ
مین لوگون کو شوق عمل ہمزاد کا ہے اکثر اشخاص اس فقیر سے بھی دریافت
کرتے ہین مگر یہ فقیر کسیکو تعلیم نہین کرتا ایک بزرگ میر محمدی صاحب نامی
عمل ہمزاد کا کیا کرتے تھے ایک مرتبہ اونکے احباب نے بروز عمل شکنبہ
منگانے کی فرمایش کی میر صاحب نے بقوت عمل اوسیوقت ایک ہانڈی
شکنبہ پختہ کی منگوا کر ہدیہ احباب کی اسی اثنار مین ایک زن خاکروب
محلہ افتان و خیزان آئے اور کہا کہ میر صاحب میری ہانڈی اسوقت چولہے
پر سے غائب ہوگئی ہے مدد کیجیے تمام لوگ خندہ زن ہوئے اور ہانڈی
اوس عورت کو حوالہ کر دی - ان ایام نکبت انجام مین بعض لوگونکو خیال

حرام و حلال کا نہیں رہا صرف کرشمہ و طلسم واسطے اغوائے خلق کے حاصل
کرکے لوگونکو اپنے جانب رجوع کرتے ہیں اور نقص ایمان و سنت روز
عدل و داد سے بالکل بیخوف ہیں اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اللہ تعالےٰ جلشانہ نے بطفیل اپنے حبیب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم و اپنے محبوب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ذات
بابرکات حضور اقدس حضرت شاہ جی قدس سرہ العزیز کو جامع علوم صوری
و معنوی و مجمع کمالات ظاہری و باطنی فیض رسان عالم و عالمیان دستگیر
درماندگان رہنمائے افتادگان بادیہ ضلالت ہادی گم گشتگان راہ ہدایت
بنایا تھا چنانچہ تادم واپسین جیسا فیض عام حضور فیض گنجور و الا احترام کا عالم میں
جاری رہا اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے۔ اس زمانہ پر آشوب
میں تمام ذات اقدس کا باعث نجات دارین ہر فرد بشر تھا گویا مضمون صدق
مشحون اَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا يَمُوتُونَ بَلْ يَنْتَقِلُونَ مِنْ دَارٍ إِلَى دَارٍ انتقال مکانی حضور
قدس سرہ کا بھی اس سرائے فانی سے بعالم جاودانی ضروری تھا و حضور بھی
مشتاق وصال ربانی تھی لہذا سبب ظاہری وصال کا یہ ہوا کہ آخر ماہ شوال
۱۲۹۵ھ بارہ سو پچانوے ہجری میں طبیعت آپکی بعارضہ تپ علیل ہوئی وبجائے صحت
کے ضعف و نقاہت بڑھتا گیا و بخار زیادہ ہوتا گیا قبل شروع ہونے
ماہ محرم کے ایک روز آپنے مولانا محمد عمر صاحب سے ارشاد فرمایا کہ آج
اس فقیر نے جناب برادر معظم حکیم حاجی خدا بخش صاحب و برادر بزرگوار
قاری محمد عبد الرحیم صاحب او جناب والدہ ماجدہ مرحومہ کی زیارت کی ہے

وہ سب باستقبال میرے تشریف لائے ہین۔ پھر آخر جمعہ ماہ ذی الحجہ کو فرمایا
کہ اسوقت بعد وظایف معمولی کے یہ فقیر بوجہ ضعف و نقاہت چارپائی پر
لیٹا تھا کہ حضرت مرشد برحق قدوۃ الاصفیا شاہ محمد غوث صاحب شہید
رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے یہ فقیر قدمبوس ہوا حضرت نے فرمایا کہ مین
باستقبال تمہارے آیا ہون۔ پھر چوتھی تاریخ محرم کو طبیعت فیض طبیعت
پر کمال ضعف طاری ہوا نوین ماہ مذکور کو مولانا محمد عمر صاحب نے وظیفہ
سنانا شروع کیا اثنا وظیفہ مین غشی طاری ہوئی اور زبان مین لکنت
آگئی اوسی حالت مین مولوی جان محمد صاحب و مولوی محمد شاہ صاحب
بپاس عیادت تشریف لائے اوسی حالت غشی مین حضور نے فرمایا کہ
مولوی صاحب کے واسطے جانماز بچھاؤ اور شیرینی فاتحہ کی دو۔ حکیم
محمود خانصاحب بھی تشریف لائے بعد تشریف لیجانے حکیم صاحب کے
حضور نے کاغذ خلافت نامہ و تولیت نامہ مولانا محمد عمر صاحب اپنے سجادہ نشین
کو دیکر ارشاد فرمایا کہ اسکو بہت احتیاط سے رکھو پھر دوپہر کو ارشاد فرمایا کہ آج
روز جمعہ ہے واسطے ادائے نماز جمعہ کے مسجد مین چلونگا چنانچہ بالائے
مسجد سے مسافر خانہ مین تشریف لائے و قدرے طعام تناول فرمایا قبل
نماز جمعہ کے پھر غشی طاری ہوئی بعد مغرب مولانا محمد عمر صاحب نے بغرض
صحت طبیعت حضور کی حسب معمول خاندان سورہ انعام پڑھنی چاہی
حضور نے ممانعت فرمائی۔ بروز عاشورہ بعد نماز صبح بہ اجازت حضور کے
مولانا محمد عمر صاحب نے پھر وظیفہ سنانا شروع کیا بعد ختم ہونے وظیفہ کے

ارشاد فرمایا کہ دم کرو وہ پھر تا انتقال کسی سے مطلقاً کچھ کلام نہیں کیا اور بساعت
بساعت حال متغیر ہوتا گیا قریب دس بجے کے حالت نزاع شروع
ہوئی اور کلمہ حق حق اس فصاحت سے جاری ہوا کہ حاضرین بخوبی سنتے
تھے آخر کار بوقت ظہر روح مطہر بالفظ حق سوے حق پرواز کر گئی اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ بعد نماز مغرب بیرون شہر بمعیت تخمیناً ہزار آدمی بہ
امامت جناب مولوی محمد یعقوب صاحب کی نماز جنازہ کی ہوئی کثرت
مخلوق سے صدہا آدمی کندھا دینے سے محروم رہگئے قبل نماز جنازہ
کے جسقدر لوگون نے سعادت حاصل کر لی تھی وہ تو حاصل کر لی بعد نماز
کے چار شخص بصورت مردمان ولایتی کے ظاہر ہوکر چارون پائے چارپائی
کے ایسے مضبوط پکڑے کہ پہنچنے تا مدفن شریف تک کسی اور کو نوبت کندھا
دینے کی نہ آئی وہی لوگ جنازہ شریف لے گئے وتا طیاری سردابہ دست بستہ
گرد جنازہ شریف کے مشغول تلاوت قرآن شریف رہے و جو شخص حاضرین
سے کلام دنیاوی کرتا دیا جنازہ شریف کو پشت دیکر کھڑا ہوتا اوسکو بزجر
و تشنیع منع کر دیتے تھے بعد دفن کیے وہ لوگ سب کے نظروں سے غائب ہوگئے
کسیکو نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھے اور کہاں سے آئے تھے اور کہاں گئے
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ تاریخ وصال حضور اقدس قدس سرہ دسویں ماہ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ
بارہ سو چھیانوے ہجری روز شنبہ ہے سر آمد شعرا زمان جناب حافظ
غلام رسول صاحب المتخلص بہ ویران مرحوم نے یہ قطعہ تاریخ صوری و معنوی
وصال کا موزون کیا ہے ؎

شیخ کامل عاشق حق حضرت عبدالعزیز ۔۔۔ چون بصدر خلد با صدر احت آرام گرفت
سال و ماہ و روز و تاریخ وفاتش چرخ پیر ۔۔۔ عشرۂ ماہ محرم بود و شنبہ بود گفت

یہی قطعہ پتھر پر کندہ ہوکر ستون بالین مزار پرانوار مین نصب ہے مزار مقدس دہلی مین شہر سے باہر احاطہ مزار شریف حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ صحن مسجد کے پورب گوشہ اوتر چبوترہ بلند پر جداگانہ مین نورافزا ہے۔ حضور اقدس قدس سرہ کے اکثر خلفا اجل بمقامات مختلف فیضرسان ہین و اون مین سے بھی بعض رحلت فرماے عالم بقا کے ہوئے و بعض کی ذات بابرکات سے بہ عنایت ایزدی اب تک فیض عام جاری ہے جناب مولانا حضرت آخوند حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہ صاحب سجادہ دہلی شریف مین بمحلہ کہڑکی فراشخانہ کوچہ آخوند صاحب و مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت برکاتہ شہر کانپور محلہ پورانا تاج گھر مین بہ مسجد مولانا حضرت شاہ محمد سلامت اللہ صاحب قدس سرہ و شاہ عبدالرحمن صاحب دامت برکاتہ مقام ردولی شریف مین فیضرسان عالم ہین اسی طرحپر دیگر مختلف مقامات مین فیض حضور اقدس قدس سرہ کا بذریعہ دیگر خلفاء کے تا حال جاری ہے وانشاء اللہ تعالے تا قیام قیامت جاری رہیگا۔ ایک اجل خلیفہ آپکے حافظ عبداللہ صاحب مرحوم پولہ والے ساکن صدر بازار شہر دہلی شریف کے تھے جنکا ذکر اوپر کئی جگہہ آچکا ہے و بزرگی و مراتب اونکے اونھین ذکرون سے ہویدا ہین اونکا وصال ہوگیا تاریخ وصال اونکی پانچوین رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ تیرہ سو ایک ہجری ہے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ستین

بالین مزار شریف پر کندہ ہے ؎

حافظ نیک عمل شیخ اجل عبداللہ چون بفردوس برین رفت ازین جا ویگاہ
سال ترحیل سر لوح مزار پاکش ثبت گردید کہ او داخل فردوس شدہ ۱۳۰۱

مزار شریف دروازہ حظیرہ حضور اقدس قدس سرہ پر دیوار حظیرہ سے ملا ہوا عین دروازہ سے جانب شمال واقع ہے۔ وایک خلیفہ حضور کے مولانا حافظ سید محمد عبداللہ بلگرامی مرحوم تھے وہ بھی رحلت فرمائے عالم بقا کے ہوئے۔ اس فقیر مولف کو منظور تھا کہ تھوڑے تھوڑے حالات خلفا کے بھی ان اوراق مین قلمبند کیئے جائے مگر بوجہ نہ دریافت ہونے حالات کے معذور رہا لیکن مناسب و ضروری متصور ہو کر حالات حضرت آخوند مولانا حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہ صاحب سجادہ کے جسقدر معلوم ہو سکے و حالات جناب برادر معظم فقیر مولف کے حضرت مولانا شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ کے جسقدر معلوم ہین و حالات مولانا حافظ سید محمد عبداللہ صاحب بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے جسقدر معلوم ہو سکے بطور تذکرہ کے اسی بیان حالات حضور اقدس قدس سرہ مین درج کیے جاتے ہین واللہ ولی التوفیق

ذکر حضرت آخوند مولانا حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہ صاحب سجادہ

اسم شریف آپکا محمد عمر و لقب عطیہ جناب حضرت پیر و مرشد قدس سرہ شاہ سراج الحق ہے آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت قدوۃ العرفا زبدۃ الکملا شیخی و مرشدی حضور اقدس قدس سرہ جد مادری اپنے کے ہین خلافت ازلصدق

مولوی حافظ شیخ محمد فریدالدین بن مولوی حافظ شیخ محمد اکرام الدین
واعظ و مصنف کتب طب نبوی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہما کے ساکن قدیم
شاہجہان آباد و نواسہ حقیقی حکیم حاجی شیخ خدا بخش صاحب مرحوم برادر
حقیقی حضور اقدس قدس سرہ پیر و مرشد اپنے کے ہین مولد و مسقط الراس
آپ کا شاہجہان آباد دہلی محلہ فراشخانہ کوچہ چاہ شیرین عقب مکان حکیم
بدرالدین خانصاحب مین ہے تاریخ ولادت آپکی انیسوین ماہ شعبان معظم ۱۲۷۱ھ
بارہ سو اکہتر ہجری ہے زمانہ ولادت سے تا ایام غدر خدمت والدین مین
آپ پرورش پاتے رہے پھر بعد حصول شہادت اپنے والد بزرگوار کے ظل
عاطفت حضور اقدس قدس سرہ اپنے مرشد و جد مادری مین نشو و نما پایا بعمر
چہار سالہ حضور اقدس قدس سرہ نے احاطہ قدم مبارک جناب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم واقع دہلی مقام کوٹلہ بیرون شہر بالا ئے گنبد مسجد مین بسم اللہ
پڑھائی پھر دو تین پارہ کلام مجید مختلف طور پر پڑھکر پارہ پنجم سے تا آخر قرآن
شریف حافظ شرف الدین صاحب ولایتی پشاوری سے پڑھکر بعمر سال ہشتم ۱۲۷۹ھ
بارہ سو اسی ہجری مین ناظرہ قرآن مجید ختم کر کے حفظ کرنا شروع کیا و بعمر سال یازدہم
۱۲۸۲ھ بارہ سو تراسی ہجری مین قرآن شریف حفظ کرلیا منزل آخر سورہ (ق) خود
حضور اقدس قدس سرہ سے یاد کر کے اوسی سال محراب سنائی پھر چند روز تین
سال ۱۲۸۶ھ بارہ سو چھیاسی ہجری تک بعض کتب فارسی حافظ صاحب موصوف سے و
باقی اور کتب فارسی و رسمیہ مولانا سید یار علی صاحب مرحوم سے تمام کین
پھر بذریعہ ارشاد نامہ حضور اقدس قدس سرہ کے خدمت مین لقیۃ السلف

جناب مولانا محمد کریم اللہ صاحب کے حاضر ہو کر عربی شروع کی و اسی سال ۱۲۸۶ھ
بارہ سو چھیاسی ہجری مین بماہ رمضان شریف بروز پنجشنبہ آپنے سلسلہ عالیہ قادریہ
مین حضور اقدس قدس سرہ سے بیعت حاصل کی و طلب علم عربی مین کمر ہمت
مستحکم باندہ کر چند کتب صرف و قدوری فقہ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت
مولانا محمد کریم اللہ صاحب موصوف سے پڑہین و شافیہ حافظ غلام رسول
صاحب متخلص بہ پیران سے تمام کی و بعض کتب نحو مولوی محمد قدرت اللہ
صاحب ولایتی سے پڑھکر بعض رسائل منطق مولوی محمد عبد الصمد صاحب
بنگالی سے پڑہی و کافیہ مع شرح ملا جامی و مختصر المعانی و شرح عقائد و نفحۃ الیمن
و اخوان الصفا و مطول و قطبی مع میر قطبی و ہدیہ سعیدیہ و نور الانوار مولوی حافظ
سید محمد بخش اللہ صاحب گورکھپوری سے اور میبذی و ملا حسن و توضیح و تلویح
مولوی محمد علیم اللہ خانصاحب سے و کنز الدقائق و شرح وقایہ و نصف مشکوٰۃ
شریف مولوی محمد یعقوب صاحب سے پڑہین و رشیدیہ فن مناظرہ مین
و ہدایہ و موطاے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مولوی محمد عبد الحق صاحب سے
و دیگر کتب احادیث و کتب تفاسیر مولوی محمد شاہ صاحب سے استفادہ کیا
و انہین ایام مبارک انجام مین حضور اقدس قدس سرہ آپکو طریق خاندانی و ادعیہ
و اوراد و اشغال وغیرہ تعلیم فرماتے رہے و ماہ جمادی الاولی ۱۲۹۱ھ بارہ سو اکانوے ہجری
مین آپکو خلافت عطا فرماکر تولیت نامہ محتوی مضمون جانشینی مزین بمہر خود و دیگر
ورثا و علماء شریعت و فقراء طریقت و ارباب خاندان کے عطا فرمایا اور
جبّہ خاص جسم اطہر سے اوتار کر اپنے خاص دست مبارک سے آپکو پہنا کر و

بلقب شاہ سراج الحق ملقب فرماکر جانشین و سجادہ نشین اپنا فرمایا و اس امر کی اطلاع بعض مریدان خاندان موجودہ مقامات دیگر کو بھی بذریعہ شقہ کے دی چنانچہ منشی محمد عبدالکریم صاحب تخلص مضطر مرید حضور اقدس قدس سرہ نے حال تقرر مسند نشینی سے واقف ہوکر قطعہ تاریخ تقرر مسند نشینی موزوں کرکے بذریعہ عریضہ خدمت بابرکت حضور اقدس قدس سرہ میں بھیجا وہ قطعہ یہ ہے ؎

حامی دین محمد عمر است واقف علم معقول و منقول
حافظ مصحف ناطق بخدا کاشف سرّ احادیث رسول
مرشدم کرد خلیفہ چو ورا واشد از غیب معاً باب قبول
شد ملقب بسراج الحق ہم کہ شناسند ہمہ ارباب عقول
بود مضطر بخیال تاریخ گفت ہاتف بخلافت مقبول

باوجود حاصل ہوجانے ان مراتب کے ۱۲۹۵ھ بارہ سو پچانوے ہجری تک آپ نے کتب مسبوق الذکر ختم کرکے و سند احادیث مولوی محمد عبدالصمد صاحب مبارکپوری سند یافتہ از مولانا حضرت شاہ محمد فضل رحمن صاحب گنج مرادآبادی سے لیکر فراغ حاصل کیا اور کتب تصوف مثل لوائح جامی و مراتب ستہ و تحفہ مرسلہ و مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ و دیگر رسائل تصوف و سلوک خاص حضور اقدس قدس سرہ سے استفاضہ کیں۔ پھر حضور اقدس قدس سرہ نے بقرب وصال آپنے بتاریخ آٹھویں ماہ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری آپ کو تجدید اجازت فرماکر بتوجہ خاص و لشفقت مربیانہ باین الفاظ ارشاد فرمایا

کہ اللہ تمہارے ساتھ رسول اللہ تمہارے ساتھ جناب غوث الثقلین
تمہارے ساتھ مرشد تمہارے ساتھ اب تمکو کیا غم ہے۔ اس ارشاد
حضور اقدس قدس سرہ سے آپ کو اطمینان کامل حاصل ہوا و آپ بشکر عنایات
بیغات حضور اقدس قدس سرہ کا بجا لائے پھر دسنوین ماہ مذکور کو بوقت
ظہر حضور اقدس قدس سرہ نے وصال باریتعالے عز اسمہ کا اختیار فرمایا بروز
سوم بارھوین تاریخ روز دوشنبہ کو بعد فاتحہ مرسومہ بمحضر من الانام از خاص
و عام دستار بندی و سجادہ نشینی آپ کی ہوئی ایک صاحب نے تاریخ
مسند نشینی کی چراغ محمد ۱۲۹۹ کہے حافظ غلام رسول صاحب متخلص بویران نے
اس تاریخ کو ایک مصرع مین موزون کردیا وہ مصرعہ یہ ہے ؎
فروزان چراغ محمد عمر ۱۲۹۹۔ المختصر وقت مسند نشینی سے آپ بجلوس فرمائے
سجادہ حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کے ہین دحق سجادہ نشینی کا کماحقہ
ادا فرماتے ہین و بار عظیم سجادہ نشینی کو بلا لحاظ تردد و مشقت شاقہ کے
اس خوبصورتی سے اوٹھایا ہے کہ قدم بقدم حضرت پیر و مرشد قدس اللہ
سرہ العزیز کے ہین اور اسوقت تک ایسا ثابت قدم ہین کہ ذرا بھی لغزش
نہین ہونے پائی حق تعالے ہمیشہ آپ کو اسیطرح جادہ استقامت
پر محکم و ثابت قدم رکھے آمین ثم آمین تاریخ اٹھائیسوین ۲۸ ماہ جمادی الآخرہ ۱۲۹۹ھ بارہ
سو ننانوے ہجری روز سہ شنبہ کو باشتیاق زیارت مشاہدہ متبرکہ کے آپ روانہ
اجمیر شریف کے ہوئے اثناء راہ مین بمقام قصبہ ریواڑی حضرت شاہ جی والے
صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات شریف و بمقام ریاست الور تشریف

مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس کی زیارات سے مشرف ہوتے ہوئے تاریخ تیسری رجب روز شنبہ کو اجمیر شریف پہونچکر وہاں کی زیارات سے مشرف ہوئے پھر آٹھوین ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو تاراگڈہ پر حضرت میران سید حسین قدس سرہ کے مزار شریف کی زیارت کی نوین ماہ مذکور روز شنبہ کو بعد نماز عشا بسواری ریل جیپور مین آکر حکیم محمد سلیم خانصاحب کے مکانپر فروکش ہوئے اور وہان حضرت مولانا ضیاء الدین وحضرت شاہ امانی و حضرت سید بہوے وحضرت شاہ غلام محمد عرف مسکین شاہ وجد مادری حقیقی خود حکیم حاجی خدا بخش وماموں حقیقی خود میاں حمید بخش وغیرہ رحمۃ اللہ تعالے علیہم اجمعین کے مشاہد ومقابر سے شرف حاصل کرکے تاریخ سترھوین ماہ مذکور یوم شنبہ کو بھرت پور تشریف لائے وہان شب بھر قیام کرکے دوسرے روز فتحپور سیکری مین حاضر ہوکر حضرت شاہ سلیم چشتی قدس اللہ سرہ کے مزار فائز الانوار سے استفاضہ حاصل کرکے اوسی روز اکبرآباد مین تشریف لائے وہان تاریخ تیئسوین ماہ مذکور روز جمعہ کو بعد نماز جمعہ حضرت سیدنا ابوالعلا قدس اللہ سرہ ودیگر مقابر ومشاہد شہدا سے مستفیض ہوئے وعمارات تاج گنج وسکندرہ ملاحظہ فرماکر تاریخ پچیسوین ماہ مذکور روز یکشنبہ کو میرٹھ مین تشریف لاکر حضرت شاہ ولایت وحضرت شاہ پیر قدس اللہ سرہما کے مزار فیض بار کی زیارت کی پھر اٹھائیسوین ماہ مذکور روز چہارشنبہ کو اپنے وطن واپس آکر حضور اقدس قدس سرہ کے خاک آستانہ کو سرمہ چشم بنایا۔ پھر تاریخ چھبیسوین ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۳ تیرہ سو تین ہجری کے

کو باصرار مولوی فرید احمد صاحب بہ تقریب عرس مولانا محمد نصر اللہ خان صاحب
نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے بمقام خورجہ تشریف لاتے وہاں حضرت
شاہ فارغ صاحب و حضرت شاہ ولایت صاحب و دیگر آسودگان مقام
مذکور کی زیارت کر کے اٹھائیسویں ماہ مذکور کو باشتیاق تقبیل آستانہ فیض کاشانہ دیم
عتبہ فلک رتبہ حضرات مارہرہ شریف رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین کے
حاضر ہوئے و فیضان صوری و استفادہ معنوی سے مشرف ہو کر مقام
ہمایون قصبہ بداؤن میں حاضر ہو کر مولانا شیخ عبدالقادر صاحب کے مدرسہ
میں فروکش ہوئے وہاں اولاً حضور پر نور رحیط طریقت سید العرفا حضرت
مولانا شاہ محمد غوث شہید قدس سرہ و حضرت احمد لودا علیہ الرحمۃ کے مزار
فائض الانوار کے زیارت سے شرف استفاضہ حاصل کیا بعدہ بمشاہد
متبرکہ حضرت مولانا محمد فضل الرسول صاحب و مولانا محمد عبدالمجید صاحب و مولانا
نور احمد صاحب و حضرت شاہ ولایت صاحب قدس اللہ اسرارہم کے
برکات و میامن حاصل کر کے چھٹویں صفر المظفر کو مکان پر واپس
تشریف لائے۔ پھر دوسری مرتبہ ماہ محرم شریف میں باشتیاق آستانہ
بوسی مارہرہ شریف تشریف لے گئے مگر اس مرتبہ صرف دو پہر قیام کر کے
واپس تشریف لائے۔ پھر دوسری ماہ شوال المکرم روز دوشنبہ کو بہ ایماء
فیض اشارت حضور اقدس قدس سرہ کے بمقام قصبہ سونی پت پہونچکر
حضرت آخوند احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت امام ناصر الدین و حضرت شاہ
ولایت قدس اللہ اسرارہم و دیگر شہداء علیہم الرحمۃ کے قصبہ مذکور میں زیارات

حاصل کی چھٹوین ماہ مذکور روز جمعہ کو وہان سے قصبہ پانی پت پہونچکر
حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مبارک خان وحضرت شیخ
جلال الدین کبیر الاولیا وحضرت شاہ ولایت شمس الملۃ والدین ترک ومولانا
شاہ غوث علی صاحب رحمۃ اللہ علیہم ودیگر مزارات فیض آیات سے سرفراز ہوکر
بارھوین ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو پھر قصبہ سونی پت واپس آئے بعدہ
نرملہ مین یک شب قیام کرکے بعد نماز جمعہ نرملہ سے اسٹیشن ریلوے
دھلی سے بالا بالا بسواری ریل کلیر شریف تشریف لے گئے وہان حضرت مخدومنا
سید علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ وامام ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف
کی زیارت سے مشرف ہوکر تاریخ پندرھوین ماہ مذکور روز یکشنبہ کو اپنے مکان
مقام دھلی شریف مین واپس تشریف لائے تب سے ابتک کہ شروع ۱۳۰۹ تیرہ سو نو
ہجری ہے اتفاق کسی سفر کا نہین ہوا سجادہ حضور اقدس قدس سرہ
پر مسند نشین طریقت رہکر اوقات اپنی یاد رب العالمین وتعلیم وتلقین مسلمین
طالبین مین صرف فرمایا کرتے ہین مسجد کہ تعمیر اوسکی زائد سو برس سے
تھی وبوجہ مرور زمانہ کثیر کے بوسیدہ وجا بجا سے شق ہوگئی تھی آپنے
اوسکی تجدید بنا پر ہمت مستحکم باندہ کر تعمیر اوسکی ۱۳۰۵ تیرہ سو پانچ ہجری مین شروع کی
الحمدللہ کہ بعنایت آپکے بہت کچھ اعلی الشان ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری مین تیار ہوکر اختتام کو پہونچ
گئی اوسکے آغاز وانجام کی تاریخ بطور تخرجہ کے سخنور لاثانی سید مرتضی
صاحب متخلص بہ بیان یزدانی متوطن میرٹھ مالک مطبع حدائق العلوم نے
لکہی ہے وہ یہ ہے ۵

مسجد کہ بنام حضرت آخوند | مشہور زمین و ہمہ زمان است
این خانۂ حق بنا رمقبول | نقش وگرش سراج حق ہست
آن زینت مسند عزیزی | در کعبہ خلیل وار بنشست
نامش عمر است از ان چو فاروق | بر تخت خلیفگیش حسیت
دستور سپس و سجادہ آراست | سلطان سجادہ قدس پیوست
لو کردہ رواق منظرش را | کو دست کلید کعبہ در دست
در سہ صد و یکہزار و پنجم | آغاز ید و بنہشت واراست
افگند سر اہل دین بیان گفت | ہذا بیت اللہ العزیز است

اس مسجد کا بہ تعمیر پختہ و سنگین و کام استحکام آگین کے پہنچانا بلا موجودگی اسباب و آمدنی ظاہر کے بظاہر مستبعد تھا مگر تصرف حضور اقدس قدس سرہ و حضرت آخوند پراں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معین ہوا۔ حضور اقدس قدس سرہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ فیض اس فقیر کا قیامت تک جاری رہے گا۔ اور آخوند صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مع خلفائے راشدین رضی اللہ تعالے عنہم اس مسجد میں بجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ صبح کو حضرت آخوند صاحب نے حضور اقدس قدس سرہ سے فرمایا کہ بھائی عبدالعزیز تمکو مبارک ہو آج شب کو اس فقیر نے یہ واقعہ دیکھا ہے یہ درس تمہارے یہاں کا قیامت تک جاری رہے گا۔ جب حضرت ممدوحین کے یہ تصرفات وارشادات ہیں تو اللہ تعالے کیونکر مسجد کو جہاں درس حضور اقدس قدس سرہ کا جاری ہے بے تعمیر نہ رکھا وے قطع نظر اسکے حضرت آخوند

حافظ محمد عمر صاحب جنکے یہ حالات مرقومہ ہین چونکہ متوکل علی اللہ ہین اور توکل
آپکا کامل وصادق ہے لہذا اثر آپکے توکل وصدق نیت کا یہ ہوا کہ مسبب الاسباب
نے کام تعمیر مسجد کا آپ کے ہاتھ سے انجام کو پہونچایا اور یہ ظہور تعمیر مسجد عین
ثبوت آپکے کمال توکل علی اللہ کا ہے۔ زمانہ مسند نشینی سے ابتک جملہ
معمولات حضور اقدس قدس سرہ کو آپنے بوجہ احسن سرانجام کیا بلکہ علاوہ
معمولات سابقہ کے آپنے بخصوصیت بعض معمول زائد کردئے جیسا کہ فاتحہ حضور
اقدس قدس سرہ کا ہر مہینہ کے دسوین تاریخ وفاتحہ سالانہ بروز عرس بطعام
ماحضر ہوتا ہے وفاتحہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا ہر مہینہ کی اکیسوین تاریخ
آپکے یہان ہوتا ہے۔ اوقات شبانہ روزی آپکے بعینہ وہی ہین جو اوقات
شبانہ روزی حضور اقدس قدس سرہ کے تھے۔ حضور اقدس قدس سرہ کے
عنایات اتم والطاف وکرم جو حالت حیات مین آپ پر تھی اب بھی بعد وصال
کے آپ پر مبذول ہین اوسکے بیان سے زبان معترف بعجز وقصور ہے ع
تا قیامت گر بگویم قاصرم۔ حضور اقدس قدس سرہ کی توجہ سے آپکو چند مرتبہ
زیارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہونا وجناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کا آپسے مخاطب ہونا بعض حکایات کتاب ریاض الانوار سے
ظاہر ہے وبعض حکایات کتاب مذکور کے بعض مضامین ضمناً آپکے کمال باطن
پر بھی دال ہین واسطے ثبوت آپکے کمال باطن کے جو مجھپر ظاہر ہوئے ہین وہ کرامات
بھی آپکی اکثر بغرض درستی اعتقاد مسلمانون کے لکھی جاتی ہین وہ یہ ہے
کہ ایک مرتبہ اس گنہگار کے روبرو ایک شخص آپکے خدمت مین حاضر ہوا وشکایت

درد سر کی بشدت بیان کی آپ نے اوسکے سر پر ہاتھ رکھکر تین مرتبہ چند کلمات پڑھکر
پھونک دیا درد سر فوراً جاتا رہا وہ چند کلمات ہندی کے تھے نہ کوئی درود شریف
تھا نہ کوئی دعا و آیت کلام مجید کی تھی۔ دوسری کرامت یہ ہے کہ سقف مسجد
و حجرہ ملحق مسجد کے ایک ہی ہے ماہ محرم ۱۳۰۸ھ تیرہ سو آٹھ ہجری میں جب یہ گنہگار بغرض
شرکت عرس شریف حضور اقدس قدس سرہ کے حاضر آستانہ ہوا تھا اوسوقت تک
سقف مذکور خام تھی چونا و سیمنٹ پڑا نہ تھا نہ حجرہ بالائی طیار ہوا تھا اسوجہ سے
آپکا قیام مسافرخانہ زیریں ملحق مسجد میں رہا کرتا تھا مگر بوجہ گرمی کے اس گنہگار نے
و جناب بھائی صاحب قبلہ مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت برکاتہ
نے شب کو سقف مذکور پر رہنا اختیار کیا اور بعض لوگ بھی شب کو وہین رہتے
تھے ایک شب حسب معمول یہ گنہگار وہین سوتا تھا و میان محمد حسن صاحب آپکے
مرید و جناب بھائی صاحب قبلہ بھی وہین آرام فرماتے تھے، اوسکے صبح کو آپنے
سقف مذکور پر تشریف لاکر ہملوگون سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ آج شب
کو مین یہان آیا تھا آپ سب صاحب سو رہے تھے۔ اس فرمانے سے
غرض آپکی محض مجھ گنہگار کے ایک فعل ناشایستہ سے متنبہ کرنے کی تھی ورنہ
شب کو آپکے تشریف لانے کی کوئی ضرورت نہ تھی نہ اس بات کی فرمانے
کی کچھ ضرورت تھی اگرچہ اوس فعل کو ظاہر کرکے صاف منع فرماتے تو موجب
رسوائی اس گنہگار کا متصور تھا لہذا بوفور اخلاق کریمہ کے آپنے نباہ کرنا اوس فعل کا
روا نہ رکھکر اسطرح پر متنبہ فرمایا اسلئے کہ بجز اس گنہگار کے اور کوئی شخص
نہین سمجھا نہ آجتک اسکی حقیقت سے کوئی واقف ہوا اس بات سے مجھکو ثبوت

آپ کے کمال باطن کا ہے - بہرحال میری سمجھہ مین حضور اقدس قدس سرہ
آپکو نعمت باطن بہت کچہ عطا فرمایا کرتے ہین میرے عقیدہ مین آپ بالفعل
صاحب باطن اہل کمال و صاحب کشف ہین - آپکو اس امر کا بہت خیال
ہے کہ کسی بندہ خدا کی رسوائی نہ ہو نہ کسیکے دل کو رنج پہونچے سب لوگ
خوش و خرم رہین - اس گنہگار کو اکثر آپ کی خدمت مین حاضر ہونیکا
اتفاق ہوا ہے کبھی آپ کو کسی پر غصہ ہوتے نہین دیکھا - اخلاق کریمہ
آپ کا ایسا بڑھا ہوا ہے دیوماً فیوماً ترقی پر ہے کہ یہ گنہگار کسی سے تمثیل
نہین دیسکتا نہ اس عاصی کے نظرون مین کوئی شخص آپکا نظیر ہے - آپکے
انکسار مزاج کا حال لکھنے سے زبان قلم عاجز ہے آپکے الطاف ناموں
کے مضامین سے جو بجواب عرائض عاصی کہ مشعر دریافت حالات خدام
جناب موصوف کے تھے صادر ہوئے ہین واسکے درج کئے جاتے
ہین قیاس کرلینا چاہئے و خیال کرنا چاہئے کہ باوجود ایسے مراتب عالیہ کے
اپنی نسبت کیسے کیسے الفاظ و مضامین تحریر فرماتے ہین - عبارت لطف نامہ
رقم زدہ تیسری ماہ محرم الملکم ۱۲۹۸ھ بارہ سو اٹھانوے ہجری ورزدہ شنبہ وآنکہ از حال بندہ
استفسار فرمودہ اند این عبارت بعد خاتمہ کتاب ثبت فرمایند بندہ عاصی
پر معاصی ناخلف ناشایستہ کردار حقیر و ذلیل روسیاہ سواد الوجہ فی الدارین
ننگ خاندان عزیزیہ بدنام کنندہ نیکونامی چند مسند آرائے حماقت وسفاہت
زیب وسادہ جہالت احقر محمد عمر تجاوز اللہ عن ذنوبہ وحماہ عن السیئات
وہداہ اللہ الی الصراط المستقیم - عبارت الطاف نامہ رقم زدہ گیارھوین

ماہ شعبان المکرم ۱۳۱۳ تیرہ سو تیرہ ہجری روز یکشنبہ۔ حالات اس خادم کے قابل تحریر
نہیں یہ روسیاہ بدکردار آوارہ کوے بے تمیزی قابل اسکے کہاں ہے کہ
داخل سلسلہ بزرگان دین کیا جاوے۔ عبارت الطاف نامہ مرقومہ یکم ماہ
رمضان المبارک ۱۳۱۳ تیرہ سو تیرہ ہجری روز سہ شنبہ۔ آپکے اس تحریر سے کمال مجکو
رنج ہوتا ہے یہ خاکسار اس قابل نہیں کہ اس قدر کے بابت میرے نسبت لکھی
جائیں حالات اس بے خبر کے بمضمون حضرت نظامی رحمۃ اللہ دگر گفتنی بازیا خود شد
قابل تحریر نہیں نہ قابل منہ دکھانے کے نالایق مراد تھا نے کہ آپ کے
اصرار سے خاکسار مجبور ہوکر عرض کرتا ہے کہ بعد رمضان شریف انشاء اللہ العزیز
جسقدر ممکن ہوگا گنہگار اپنا بیہودہ پن ظاہر کریگا میں تو اپنے گمان میں ای
قابل سمجھا کہ آپ بعد اتمام کتاب کے اسقدر تحریر فرما دینگے کہ جناب قبلہ و کعبہ
مرشد برحق قدس اللہ سرہ واقعہ یہ ہے کہ نہ صاحب نسبت ہے ایک نااہل بد نسبت
بدنام کنندہ نکونامی چند داخل ہیں بمقام فلاں شخص مسند حضرت والا قدس اللہ سرہ الاسم
ودفتر اسے خدا العزیز الحمید بتایا ہے۔ عبارت الطاف نامہ مرقومہ دہ پندرھویں
ماہ صفر ۱۳۱۴ تیرہ سو چودہ ہجری روز شنبہ۔ فقیر خاکسار کے حالات کے بنسبت جو
لکھا ہے شاید پہلے بھی میں آپکو لکھ چکا ہوں کہ یہ فقیر اپنے آپ کو اس قابل
نہیں دیکھتا کہ تذکرہ اولیاء کبار میں میرا ذکر کیا جاوے بجز اسکے کہ بندہ روسیاہ
بدکردار بد افعال آوارہ کوے بے تمیزی مصراع شعر دشمنی بدنام کنندہ نیکونامی چند
جو شخص ایسے رذائل وذمائم کے ساتھ موصوف ہو اوسکو درج اوراق
تذکرہ اولیاء والعیاذ باللہ ... کرنا آپ کو ... سے گردینا ہے

میرا حال یقیناً و صدقاً یہ ہے کہ نہ قابل منہ دکھانے کے نہ لایق سر اوٹھانے کے ہا ہا امید مغفرت لیکر تیرے سرکار مین آئے ہے

عمل من نیست در جہان ثانی — حرف خواندہ لوح نادانی
سنگ عصیم ہمہ سر تا پا — فرد مبند کے شوم سخن آبدا
چہ گویم از سرو سامان خود عمریست چون کاکل — سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بردوشم
صرفت العمر فی لھو ولعب — فاھا ثم اھا ثم اھا
کفیت اذیٰ یامن تعد محاسنی — علانیتی ھذا ولم تدر باطنی

اگر ایسا ہی آپکو میرے حالات لکھنے کی ضرورت ہے تو جو کچھ آپکو معلوم ہے لکھ دیجیئے اللہ تعالے آپکا حسن ظن میرے نسبت قبول فرماوے اور طریق مستقیم عطا فرماوے اور خاتمہ بالخیر فرماکر صف نعال حضور پر نور طبدی و مرشدی انار اللہ برہانہ وزرقنا مجلسہ مین محشور کرے اگر یہ مراد حاصل ہوی فہو المراد و الا خسر الدنیا والآخرہ ذلک ہو الخسران المبین ہے فقط

یہ گنہگار اپنے قلم و زبان مین بقدر رشتے نمونہ از خروارے بہی آپ کے حالات حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے تحریر و تقریر کی طاقت نہین پاتا ہے لہذا مجملاً صرف اسی بات پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ ہر شخص آپ کے شرف صحبت بابرکت سے مشرف ہوکر حالات و اوصاف واقعیہ آپکے دریافت کرسکتا ہے - آپ کی ذات بابرکات سے نزدیک و دور و خاص دھلی شریف پر نور و آپ کے فیض عام سے تمام جہان معمور ہے اللہ تعالے آپ کی ذات اقدس آیات سے ہمیشہ سجادہ حضور اقدس قدس سرہ کا ابداً الآباد قائم

دآباد رکھے آمین ثم آمین - آپ کے تصانیف سے اسوقت تک ہر دو
جلد کتاب ریاض الانوار مملو بملفوظات و بیان واقعات و خوارق کریمہ حضرت
حضور اقدس مرشد برحق قدس اللہ سرہ العزیز و رسالہ منبع الانوار رد فالیض الانوار
و رسالہ احسن البضاعہ فے اثبات النوافل باجماعہ فیض بخش عالم ہے
الحمد للہ علی کل حال فقط

ذکر مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ

اسم مبارک آپکا محمد عادل و نام تاریخی غلام النعیم ہے ولقب شاہ مشتاق
احمد عطیہ مظہر فیض عمیم حضرت پیر مرشد برحق وارث جنۃ النعیم ہے قدس اللہ
سرہ العزیز و سجع جو نقش نگین مہر آفتاب ہے وہ یہ مصرع ہے ع حاکم محکمۂ شرع
محمد عادل - و آپ مرید و خلیفہ حضور اقدس شیخی و مرشدی حضرت آخوند حافظ
عبد العزیز قدس سرہ کے ہیں - و سلسلہ نسب آپ کا جہانتک اس گنہگار
کو محفوظ ہی اسطرح پر ہی کہ مولوی محمد عادل بن شیخ محی الدین بخش بن شیخ کریم بخش بن شیخ
محمد پناہ بن شیخ محمد خرم برادر حقیقی شیخ بدر الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ محمد اسحٰق
بن شیخ محمد سعید بن فخر الانام شیخ مجد اسلام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - وطن قدیم
اجداد و اسلاف کا جو بنیں و اقامت دارہے قصبہ سانڈی سرکار خیر آباد مضاف
صوبہ اودھ تھا اب انتظام انگریزی میں یہ قصبہ ضلع سیتاپور سے متعلق
ہوگیا ہے - شیخ محمد اسحٰق صاحب مرحوم اپنے وطن مالوف سے بنیات
خود بغرض قدمبوس پیر و مرشد خود قصبۂ سادون میں تشریف لائے و ہان
سے تقریب سیاحت شہر کرتے ہوئے وارد قصبۂ احمد آباد عرف

نارا ہوئے شیخ عبدالرزاق مرحوم نے جو یہاں کے قانون گو و رئیس و تعلقہ دار
تھے اپنی دختر کے ساتھ انکا عقد کر دیا و بتقاضائے مشیت الٰہی وہ اس
بات سے انکار نہ کر سکے تب سے قصبہ احمد آباد عرف نارا مذکور وطن انکی
ذریات کا ہو گیا اس وجہ سے مولد و منشاء آپکا بھی قصبہ احمد آباد عرف
نارا مسطور ہے۔ مذہب آپکا حنفی و مشرب قادری ہے تاریخ ولادت کی
آپکی گیارھوین ماہ ربیع الثانی ۱۲۴۱ھ بارہ سو اکتالیس ہجری ۱۲۴۱ھ ہی جیسا کہ نام تاریخی سے
ظاہر ہے جو اوپر مذکور ہو چکا۔ ایام خورد سالی مین آپنے کتب ابتدائی مکتب
وطن مین میانجی خدا بخش و عطا بخش وغیرہما سے پڑہین پھر ایکہ بعمر شش
سالگی جناب والد ماجد مغفور ہمراہ اپنے ضلع فتحپور خاص مین کہ بذریعہ ملازمت
کے وہان قیام پذیر تھے لائے وہان بھی آپنے قریب ایک سال خواہ
ڈیڑھ سال کے رہکر بعض رسائل مختصرہ فارسی تحصیل کئے بعدہ حضرت والد ماجد
بوجہ تبدیلی کے مقام فتحپور سے کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور مین مع جملہ اعزہ
ہمراہیان اپنے کے تشریف لاکر قیام پذیر ہوئے وہان آپنے پہلے میر
بہادر علی صاحب سے بعدہ مولوی مرتضٰی خانصاحب و محمد یسین خانصاحب
سے کتب فارسیہ اختتام کو پہونچایا۔ پھر جناب مولوی شوکت علی صاحب
جہان آبادی سے جو شاگرد رشید حضرت مولوی محمد اشرف صاحب لکھنوی
کے تھے تحصیل علم شریف نحو کی شروع کی اور کافیہ تک اوسکے پڑھا اس
بعد حسب خواہش حضرت والد ماجد مرحوم کے بیس برس کی عمر مین آپ جہان آباد
سے کانپور تشریف لاکر زمرہ طلبۂ علوم مدرسہ مین جناب مولانا حضرت شاہ

محمد سلامت اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کے داخل ہوئے وہان اولاً حسب
ارشاد مولانا صاحب ممدوح قدس سرہ کے آپنے شرح ملا جامی تہذیب المنطق
مولوی سید الطاف حسن صاحب موہانی و شرح تہذیب یزدی و رشیدیہ
مناظرہ مولوی شاہ غلام محمد خانصاحب متوطن کوٹ ضلع فتحپور سے کہ وہ
دونون صاحب تلمیذ رشید مولانا صاحب ممدوح کے تھے وہ اوسوقت
تک خود بھی مدرسۂ مذکور مین تحصیل علم فرماتے تھے درس کین بعدہ خلاصۃ الحساب
و فرائض شریفی کو حاجی حافظ مولوی محمد عبید اللہ صاحب کانپوری سے
کہ وہ منجملہ مستفیدین خدمت بابرکت مولانا مرزا حسن علی صاحب محدث لکھنوی
کے تھے اور مولانا صاحب سابق الوصف سے بھی کچھ استفادہ فرمایا تھا
پڑھا پھر قطبی میر خود جناب مولانا صاحب سابق الذکر قدس اللہ سرہ سے
شروع کی اور جملہ کتب درسیہ وکتب فقہ و تفسیر و حدیث کو خدمت فیض موہبت
مین حضرت معزی الیہ کے اختتام کو پہونچایا اور سند فراغ علوم معقول و منقول
و فروع و اصول کے مولانا صاحب ممدوح قدس سرہ سے حاصل کی مولانا صاحب
موصوف نے سند مذکور بشرح و بسط تمام باثبات مہر و دستخط شریف
عطا فرمائی چونکہ نقل کامل سند مزبور کی باعث طول کتاب تھی لہذا صرف
نقل اوس عبارت پر جو اوسکے ذیل مین بدستخط خاص قلمی فرمائی ہے اکتفا
کیجاتی ہے۔ وہو ہذہ اقول انا الفقیر المذکور اسمہ و اثل السطور انی
اجزت بروایۃ الصحاح و مشکوۃ المصابیح و الحصن الحصین والکتب المثبتۃ
التی تقدم ذکرہا و سندہا العزیز الذی ہو فی الاخلاص و الاعتقاد الکامل لمولوی

محمد عادل نفعه الله بها فی العاجل والآجل قد اتفق هذا التحریر لعشر خلون من الربیع الآخر سنة ست وسبعین الزائدة علی الف ومائتین من هجرة سید الانام علیه الصلوٰة والسلام فی بلد کنب کانفور حرسه الله من الآفات والشرور حرره العبد الفقیر محمد سلامت الله جعله معرضا عما سواه

[illegible] مولانا صاحب ممدوح نے سند چہل حدیث خاص المسلسلة بالسادات تالیف مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی بھی آپکو عطا فرمائی وادسکے ذیل میں جو عبارت بدستخط خاص رقمی فرمایا ہے اور اوسکو مزین بمہر و دستخط فرمایا وہ یہ ہے اقول انا الفقیر المذکور اسمه اوائل السطور قد قرء علیّ هذه الاربعین المسلسلة بالسادات الفاضل جامع صفات الفضائل المولوی محمد عادل عامله الله بلطفه الشامل فی العاجل والآجل فاجزته بروایتها والحمد لله اولا وآخرا | محمد سلامت اللہ | آپکو مولانا صاحب ممدوح سے کسیقدر تعلیم اوراد واشغال کی بھی حاصل ہوئی ہے۔ مولانا صاحب موصوف نے قریب زمان وفات اپنے کے بطیب خاطر شریف خود آپ کو وصیت فرمائی کہ تم ہمیشہ اسی مسجد میں قیام رکھنا یہاں سے کہیں نہ جانا تاکہ ہمیشہ یہ مسجد آباد و معمور رہے و جملہ معمولات ہمارے قائم بدستور رہیں پھر تاریخ تیسری ماہ رجب ۱۲۸۱ بارہ سو اکاسی ہجری روز شنبہ کو مولانا صاحب ممدوح نے وصال باری تعالے لئے عوسمہ کا اختیار فرمایا۔ مولانا صاحب قدس سرہ عالم متبحر اپنے وقت کے علما پر فائق و فاضل زبردست مرجع خلائق محقق کتب درسیہ تھے شاگرد رشید مولانا [illegible] عرف مولوی [illegible] صاحب

شاہجہانپوری اور تفسیر و حدیث میں تلمیذ مولانا حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کے تھے اور فن شعر میں بھی منجملہ شعرائے کاملین تھے تخلص شریف کشفی تھا حضرت موصوف صاحب دیوان ہیں نظم و نثر فارسی میں جناب ممدوح کو تلمذ میرزا محمد حسن قتیل سے تھا دیوان کشفی و رقعات کشفی و شرح مثنوی [illegible] تصنیفات موصوف کے افادات سے ہیں و نیز عالم کامل و فقیر واصل مرید و خلیفہ جناب سید السادات واقف اسرار اللہ الصمد حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے میاں صاحب مارہروی قدس اللہ سرہ کے تھے بباعث شہرت نام گرامی ہونے کے تمام ہندوستان میں تعریف و توصیف سے مستغنی ہیں اونکے بہت شاگرد عالم ہوئے و اکثر مرید و خلیفہ اونکے ہادی عالم ہوئے۔ غلام حیدر بلگرامی متخلص بارشدی ترجمہ قطعات تاریخ وصال مولانا صاحب ممدوح کے درج دیوان کے ہیں

درج ہیں **قطعہ**

سلامت کہ بود یکتا بعلم و فضل و کمال و تقوے
برفت چون از جناب یزدان بوصل او را پیام آمد
بخواب دیدم کہ سال ارشد بحالت وجد گفت رضوان
محب سبحان سلامت اللہ میان دارالسلام آمد
۱۲۸۱

ولہ

ز فوت سلامت اللہ رفت بجنت — دیگستان عالم چہ تنگ او ندیدم
[illegible] — [illegible] یک شنیدم

ومولانا صاحب موصوف کے مزار شریف پر یہ تین بیتین منجملہ ابیات قطعہ طویلہ کے سنگ مرمر پر کندہ ہین سہ

مظہر کشف وکرامات جناب کشفی ہادی راہ خدا کاشف راز عرفان
شدہ برخاستہ خاطر چو ازین گلشن دہر رفت در چشم زدن جانب باغ رضوان
سال تاریخ قلمبند نمودم ارشد یوم ہفتہ سوم از ماہ رجب شد زجہان

چونکہ یہ مادہ تاریخ بہ نسبت اور مادون کے جملہ محاسن تاریخی پر مشتمل ہے یعنے روز وصال ونیز تاریخ وصال ونیز ماہ وصال کی اس مادہ مین تصریح ہے اور سال وصال اسکے اعداد سے واضح ہوتا ہے بخلاف اور مادون کے کہ ان سے یہ جملہ امور معلوم نہو سکتے تھے بنا بران کندہ کرانے کے لئے یہ قطعہ اختیار کیا گیا وہرگاہ قطعہ مسطورہ طویل تھا مشتمل ابیات کثیرہ پر اور قطعہ سنگ مرمر جسپر یہ اشعار کندہ ہین چھوٹا کہ جملہ اشعار کے کندہ ہونے کی گنجایش نہ رکھتا تھا لہذا ان تین بیتون پر اکتفا کیا گیا فقط

الحاصل آپنے بہ تعمیل ارشاد ووصیت اپنے استاد یعنے مولانا صاحب سابق الذکر کے قیام کانپور کا مدرسہ ومسجد مولانا صاحب معزی الیہ مین اختیار فرمایا سال مین ایک مرتبہ وطن مالوف مین تشریف لیجاتے ہین باقی ہمیشہ کانپور مین قیام رہتا ہے آج تک یہی قاعدہ مرعی ہے جب کہ حاجی محمد شریف متوطن قصبہ بارا عازم سفر حج ہوئے تب آپنے اونکے ہاتھ ایک قطعہ عریضہ بلغت عرب بنام جناب افاضت مآب افادت مناب حضرت سید احمد دحلان بن سید زین دحلان

مفتی شافعیہ پدرخواست اجازت علوم عقلیہ ونقلیہ واعطاے سند کے روانہ
کیا چنانچہ مفتی صاحب موصی الیہ نے اوسکے جواب مین اجازت
جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ کے بمہر ودستخط اپنی لکھہ بھیجی اور صدور جواب مذکور کا
بذریعہ حاجی صاحب مسبوق الذکر کے باعث حصول انواع مباہات و
افتخار کا ہوا نقل اوسکی یہ ہے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب
العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فاخص
باھداء جزیل السلام الوافر والثناء العاطر المتکاثر قدوۃ العلماء الفضلا
ونخبۃ الاذکیاء النبلا مولانا العالم الفاضل المولوی محمد عادل عاملہ
اللہ بفضلہ الشامل واصلح حالہ بلطفہ الکامل فی العاجل والاجل امین
ثم انھی الیہ ورود کتابہ الکریم الواجب الاجلال والتعظیم فکان للعین
قرۃ وللقلب مسرۃ وذکرتم فیہ ان العبد الحقیر یکتب لکم اجازۃ وھو
لم یکن من اھل ھذا المسلک ولا ممن جارہ غیر ان حسن الظن منکم
اقتضی ذلک الطلب فیلزمنی الامتثال وان خالف سلوک الادب
فاقول بعد حمد اللہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وصحبہ وسلم قد اجزتکم بکل ما یجوز لی روایتہ ودرایتہ من العلوم النقلیۃ
والعقلیۃ علی ما ھو موجود فی اثبات اشیاخی بالشروط المقررۃ
المرضیۃ واوصیکم بتقوی اللہ فیما ظھر وبطن وان لا تنسونی من
دعواتکم فی السر والعلن واسئل اللہ لی ولکم وللمسلمین التوفیق
والاخلاص والقبول وحسن الختام بجاہ سیدنا محمد خاتم الرسل الکریم

صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم مع الآل والصحب والتابعین لہم علی
الدوام فی البدء والختام قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ المرتجی من ربہ
الغفران خادم طلبۃ العلم احمد بن زین دحلان مفتی الشافعیۃ
بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشایخہ واخوانہ ومحبیہ
والمسلمین اجمعین (مہر: احمد دحلان) ثم المرجوّ منکم ابلاغ السلام
الکثیر لمولانا السید حسین علی واخبروہ بان الانتظار طال
لمکاتبتہ ورویۃ شمائلہ ولذیذ مخاطبتہ وکان من غاب عن
العین غاب عن الخاطر ومحی اسمہ من الاوراق والدفاتر اللہم
الّا ان یکون مشتغلاً بنشر العلوم وتحقیق المنطوق منہا و
المفہوم فنرجوہ صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات وان
یجمعنا بکم وبہ عند بیت اللہ عن قریب انہ سمیع مجیب
وجمیع الاسانید التی لاشیاخی تجدونہا عندہ انشاء اللہ مرقومۃ
فتنقلون منہا ما شئتم لتکون لدیکم معلومۃ وذکرتم
فی مکتوبکم انی اکتب لکم ترجمتی فلیس
لی ترجمۃ الا انی عبد کثیر العصیان ارجو من ربی الغفران
وببرکۃ دعائکم یحصل انشاء اللہ المطلوب
ویحصل الفوز للجمیع برضوان علام الغیوب آمین والسلام
۲۴ شوال سنہ ۱۲۸۲ ہجری۔ (مہر: احمد دحلان) اور اس سرفرازنامہ کے
لفافہ پر یہ عبارت مرقوم ہے یصل انشاء اللہ قدوۃ العلماء

الاعلام مولانا المولوی محمد عادل عامله الله بلطفه الشامل ام
و آپکو سند دلائل الخیرات کی بروایت شیخ علی حریری مدنی مولوی سید حسین
علیصاحب فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ سے و نیز سند اوسکی بروایت سید محمد مغربی
کے میر حسن علیصاحب فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے و مولوی حسین علی
صاحب کو خود شیخ الدلائل شیخ علی حریری مدنی علیہ الرحمۃ سے سند و اجازت
حاصل تھی و میر حسن علیصاحب کو سند و اجازت مولوی محمد ظہور صاحب
پھلی شہری سے و اونکو خود شیخ الدلایل سید محمد مغربی سے حاصل تھی اور
آپکو سند قرآن مجید و چند حدیث شریف یعنی حدیث مسلسل بالاولیۃ و حدیث
مسلسل بالمصافحہ و حدیث مسلسل بالاضافۃ و مصافحات اربع سنیہ و
خضریہ و معمریہ و منامیہ کی حضرت مولنا سید شاہ ابو الحسین صاحب احمد نوری الملقب
بمیاں صاحب مارہروی دامت فیوضہم سے حاصل ہے۔ تاریخ بستم ماہ
جمادی الاولی ۱۲۹۲ھ بارہ سو بانوے ہجری روز دوشنبہ کو آپنے بیعت۔ اور سلسلہ عالیہ
قادریہ میں بدست جناب پیر دستگیر قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین قطب
وقت حضرت مرشدنا و مولانا آخوند حافظ عبد العزیز صاحب الملقب بشاہ
مقبول احمد بابوی قدس اللہ سرہ العزیز کے حاصل کی و حضور اقدس ممدوح
قدس سرہ نے نظر باہلیت و قابلیت آپکو خرقہ خلافت عطا کیا و اجازت
سلاسل خمسہ جدیدہ مارہریہ یعنے خانوادہ ہاے قادریہ و چشتیہ نظامیہ و سہروردیہ
و نقشبندیہ ابو العلائیہ و مداریہ میں دیگر حرز و عمل و اوراد کے عطا
فرمایا و مثال بزبان عربی و فارسی مہری و دستخطی عنایت فرمائی۔ نقل مثال

بزبان عربی کے بوجہ طول ہونے کے اس رسالہ مختصر میں قلم انداز ہوئے اور نقل مثال بزبان فارسی کی یہ ہے **مثال خلافہ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ یَدُ اللہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ امابعد میگوید فقیر حقیر حافظ عبدالعزیز الملقب بشاہ مقبول احمد کہ چون اجازت سلاسل خمسہ یعنے قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ ومداریہ بحیکہ فقیر را از مرشدی ومولائی حضرت سید شاہ محمد غوث شہید رسیدہ وھو المُرشد من حضرۃ السید شاہ ال احمد عرف اچھے میان صاحب قدس سرہما بارادتمند مولوی محمد عادل صاحب الملقب بشاہ مشتاق احمد دادم پس باید کہ ہر کہ ارادہ بیعت در ہر سلسلہ کہ نماید اورا مرید سازند وداخل سلسلہ کنند ونیز اجازت جملہ اشغال واذکار واوراد دادم خداے تعالے برکت عطا فرماید۔

اے پسر شد صحبت [بیعت]   در طریقت [الفت] اجازت سلف است

پا بغل کشیدہ مستان   کاین رہ کاسدان ناخلف است

والسلام علی من اتبع الھدٰی   [مہر اسم شریف: عبدالعزیز الغفور]   [مہر لقب شریف: شاہ مقبول احمد]

وتعلیم اوراد واشغال واذکار واعمال کی بھی فرمائے۔ وکچھ اوراد واعمال حضرت مولانا حافظ محمد عمر صاحب سجادہ نشین منصوریا قدس سرہ

سے بھی آپکو حاصل ہوئے - واجازت سلسلہ عالیہ قادریہ وچشتیہ و
سہروردیہ قدیمہ یعنی آبائی خاندان مارہرہ شریف واجازت سلسلہ قادریہ
رزاقیہ منسوب بحضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہ واجازت سلسلہ
علویہ منامیہ کی حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری الملقب بمیاں صاحب
مارہروی دامت فیوضہم سے آپکو حاصل ہوئی - اجازت سلسلہ علویہ منامیہ
کی تفصیل اسطرح پر ہے کہ حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری مارہروی عم فیضہم
کو اجازت دی اونکے جد امجد حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی
قدس سرہ نے اونکو اجازت دی حضرت مولنا شاہ عبدالعزیز محدث
دہلوی قدس سرہ نے اور مولنا ممدوح انار اللہ برہانہ کو عالم منام مین
بلا واسطہ بیعت واجازت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ہوئی
اسیوجہ سے یہ سلسلہ موسوم بہ علویہ منامیہ ہوا بالجملہ
میاں صاحب موصوف نے ان پانچون خاندان مذکورہ صدر مین اجازت
بیعت لینے کی آپکو عنایت فرماکر اجازت نامہ مہری و دستخطی مرحمت فرمایا
وہ یہ ہے اجازت نامہ الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ سیدنا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اما بعد میگوید فقیر سید ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب
کہ اجازت سلاسل قادریہ چشتیہ سہروردیہ قدیمہ واجازت سلسلہ قادریہ رزاقیہ وعلویہ منامیہ
باخی دینی ویقینی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالے دبقاءہ وادام وتحیتہم
اللہ تعالے قبول کند وبرکت دہد ہر کسے کہ طالب بیعت درین سلاسل
آید اورا داخل سلسلہ نماید وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ

الا باللہ العلی العظیم تحریر یکم محرم الحرام ۱۲۹۷ھ ابوالحسین - اور جناب
میاں صاحب موصوف کا ذکر حالات جناب واقف اسرار رب الارباب
قدوۃ العرفا حضرت سید شاہ آل احمد مارہروی قدس اللہ اسرارہ
میں ہو چکا ہے - آپ یعنے جناب مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب
دامت فیوضہ مثل اوستاد و مرشد اپنے کے قدس اللہ سرہما متوکلاً
علی اللہ بسر کرتے ہیں نہ کسی امیر کی ملاقات سے غرض رکھتے ہیں
نہ مریدوں کے یہاں دورہ کرتے ہیں نہ کچھ خلاف شان و تہذیب کے
قبول فرماتے ہیں چنانچہ مواضع متعددہ سے چند بار اموال متروکہ
اموات تخمیناً مالیتی پانچ پانچ چھ چھ سو روپیہ کے بروز چہلم کے آپکے
پاس آئے آپ نے اوسکو رد فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ حق محتاجوں کا ہے
اونکو دیا جاوے تاکہ متوفی کو بھی ثواب حاصل ہو اور آپنے ذرا بھی
طمع کو راہ نہ دی سبحان اللہ وبحمدہ حق توکل کا جیسا کہ چاہیئے آپ ادا
فرماتے ہیں ؎

زہد و تقوے چیست اے مرد فقیر لا طمع بودن ز سلطان و امیر

اسوقت تک آپ کو زیارت آثار بزرگان دین و مزار اولیاے کبار کی
اسطرح حاصل ہوئی کہ دہلی شریف میں ۱۲۹۲ھ بارہ سو بانوے ہجری سے اٹھارہ
مرتبہ باوقات مختلف و تیسری شوال ۱۲۹۲ھ بارہ سو بانوے ہجری کو مقام [illegible]
و پانچویں و چھٹویں شوال سنہ صدر کو اجمیر شریف میں و ساتویں شوال
سنہ صدر کو آگرہ میں و یکم محرم الحرام ۱۲۹۷ھ بارہ سو ستانوے ہجری کو قصبہ [illegible]

موہان ضلع لکھنؤ مین و دوسری محرم سنہ صدر کو خاص لکھنؤ مین و تیسری
محرم سنہ صدر کو مقام بلسر متصل ردولی شریف مین و چوتھی محرم سنہ
صدر کو خاص ردولی شریف مین و پانچوین محرم سنہ صدر کو مقام اودہ مین
و چھٹوین محرم سنہ صدر کو مقام کچھوچھہ شریف مین و آٹھوین محرم سنہ
صدر کو قصبہ بانسہ شریف و قصبہ مسولی مین و بیسوین و اکیسوین محرم سنہ
صدر کو مقام مارہرہ شریف مین و چوبیسوین محرم سنہ صدر کو مقام ہمایون
بدایون شریف مین و ساتوین محرم سنہ ۱۲۹۹ بارہ سو ننانوے ہجری کو قصبہ کاکوری مین و
چودہوین و پندرہوین محرم سنہ ۱۳۰۴ تیرہ سو چار ہجری کو مارہرہ شریف مین بشرکت
عرس حضرت شاہ حمزہ و شاہ صاحب البرکات قدس سرہما کے و زیارت
تبرکات حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و جناب حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ و سبطین طیبین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ
تعالے عنہما و جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کے
و سترھوین محرم سنہ صدر کو سہارنپور مین و اٹھارھوین و انیسوین محرم
سنہ صدر کو لاہور مین و اکیسوین و بائیسوین محرم سنہ صدر کو پاک
پٹن شریف مین و چوبیسوین محرم سنہ صدر کو ملتان مین بہمراہی خدابخش
نامی ایک شخص پشم باف ساکن ملتان کے و چھبیسوین محرم سنہ صدر
کو کلیر شریف مین و بارھوین و تیرھوین محرم سنہ ۱۳۰۷ تیرہ سو سات ہجری کو کالپی مین
و [illegible] محرم سنہ صدر کو ضلع فتحپور خاص مین و یکم و دوم صفر سنہ صدر
کو کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور مین و دوسری طور سے شہر کربلا وغیرہ کا نقشہ

خاص و قصبہ جاجموؤ مین زیارات حاصل ہوئین ہین - چونکہ زیارات مین ہمیشہ
راقم الحروف بھی آپکے ہمرا ہ رکاب رہا ہے و ایک رسالہ موسوم بہ معین
الزایرین بمضمون تصریح زیارات و پتہ ہر ایک مقام و مقابر کے مفصل جداگانہ
لکھا ہے لہذا اسجگہہ اون سب کا اعادہ کرنا باعث طوالت کتاب ہذا تصور
کرکے صرف تواریخ زیارت و نام مقامات پر اکتفا کیا گیا - اسوقت تک
آپکے تصنیفات سے رسالہ تنزیہ الفواد عن سوء الاعتقاد رد وہابیہ مین
و رسالہ تحقیق الکلام فی التداوی بالشئی الحرام و رسالہ اکتساب الثواب
ببیان حکم ابدان المشرکین والمواکلۃ مع اہل الکتاب موجود ہین علاوہ اسکے
مکاتیب و فتاوی آپ کے کثیر ہین - اب تک آپ کی تصانیف سے
اکثر کتب مکمل ہو جاتین مگر اشتغال بمشاغل شتے عائق اس امر کے
ہین آپکے اوقات شریف اسطرح پر بسر ہوتے ہین کہ ہر روز بجز اون اوقات
شبانہ روز کے جنمین تھوڑا تھوڑا استراحت کا اتفاق ہوتا ہے یا بوفور
اخلاق کریمہ بحکم حدیث نبوی اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ادائے حقوق زایرین
عمل مین آتا ہے یا طلبہ علوم کو سبق پڑھایا جاتا ہے یا دیگر اہل حاجات
کے حصول مطالب مین جہد موفور کیا جاتا ہے و بعد ارتفاع ان موانع
کے بقیہ اوقات آپکے یاد کردگار مین صرف ہوتے ہین - چونکہ اس مدرسہ
مین عرصہ سے کوئی صورت بسر اوقات طلبہ علوم کے نہین ہے لہذا یہ
یہ مدرسہ مثل دیگر مدارس کے نہین ہے تاہم بعض طلبہ علوم جو اپنے
شوق سے پڑہنے کو آتے ہین اونکو تہ دل سے آپ درس دیتے ہین

و ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ وعظ و تذکیر تا وقت عصر فرماتے ہین مگر ماہ محرم کے ہر جمعہ کو حسب طریقہ اپنے اوستاد کے واقعات شہادت شہدائے کربلا رضی اللہ تعالےٰ عنہم بیان فرماتے ہین اسیطرح ماہ ربیع الاول کی ہر جمعہ کو حال میلاد شریف حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بیان فرمایا کرتے ہین اور ماہ مبارک رمضان کی ہر جمعہ کو فضائل صوم و اقطار و تفطیر و مسائل متعلقہ اوسکے و احکام سحور و اعتکاف وغیرہ کی مفصل بیان ہین آتی ہین و جب کوئی شخص از ذکور و اناث جس سلسلہ ہین داخل ہونا چاہتا ہے اوسکو اوس سلسلہ ہین داخل فرماکر حسب لیاقت و مادہ ہر ایک کو تعلیم فرماتے ہین و جس ہین اہلیت خلافت کی پائی جاتی ہے اوسکو اپنے خرقہ خلافت بھی پہنا تے ہین چنانچہ اب تک اکثر مرید و چند خلفار آپ کے ہو چکے ہین و اکثر آپ کے شاگرد ہین غرض کہ آپ کی ذات با برکات سے کانپور و دیگر نواح ہین فیض عام جاری ہے اللہ تعالےٰ آپ کی ذات قدسی صفات سے اسیطرح ہمیشہ فیض جاری رکھے آمین ثم آمین

ذکر مولوی حافظ سید محمد عبداللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ

اسم شریف آپکا میر خورشید احمد عرف سید محمد عبداللہ ہے آپ کے والد ماجد عارف خدا آگاہ عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب تقویٰ و عرفائے عہد ہین یکتا حاجی سید آل احمد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ ہین آپ مرید و خلیفہ حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین جناب مرشدی حضرت آخوند حافظ عبدالعزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

کے ہین - مولد آپکا قصبۂ بلگرام علاقہ ملک اودھ ہے سلسلہ نسب آپکا
حضرت زید شہید بن حضرت سید الساجدین امام زین العابدین بن حضرت
سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہم تک منتہی ہوتا ہے بعض
بزرگوار آپ کے مدینہ منورہ سے شہر واسط مین آکر متوطن ہوئے
وہان سے حضرت سید محمد صاحب عرف سید محمد صغری ہندوستان
مین جہاد کرتے ہوئے قصبۂ بلگرام مین پہونچے ۶۱۴ھ چھ سو چودہ ہجری مین اس قصبہ
کو فتح کر کے وہان اپنا وطن ٹھہرایا - جو قبائل اونکے اولاد مین متفرع و منشعب
ہوئے اون مین سے قبیلہ اخوان خمسہ عرف پچھیہ مین آپکا انسلاک ہے
اور جد القبیلہ حضرت میر سید حسین مرحوم کے باغ پچھیہ مین جسکو نصب ہوئے
تین سو برس کا زمانہ گذرا اب تک آپکا اشتراک ہے - اکیسوین تاریخ
ماہ جمادی الاولی ۱۲۴۸ھ بارہ سو اڑتالیس ہجری مین آپکا تولد ہوا اور وطن مالوف مین نشو و نما
پایا بارہ برس کی عمر مین آپ قرآن شریف ناظرہ پڑھ کے وکتب درسیہ
فارسی سے فراغت حاصل کر کے والد بزرگوار کے ہمرکاب قصبۂ بلگرام سے
شہر کانپور مین تشریف لاکر اپنے ماموں سید فرزند حسین خان بہادر عرف گھوسے میان صاحب نقیب
مرحوم کے ظل عاطفت مین علوم عربیہ پڑھنا شروع کیا - و آپکے برادر معظم حافظ سید
اولاد احمد نے باوقات فرصت آپکو قرآن شریف حفظ کرنے پر مامور فرمایا چنانچہ ۱۲۶۰ھ
بارہ سو ساٹھ ہجری مین آپنے حفظ قرآن شریف کا اختتام بہرہ وافی پایا حافظ ہونیکی تاریخ خود آپنے اس
فقرہ مین فرمائی (حافظ گردیدم) و آیہ کریمہ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَدْلًا مین بھی بزیادت
یک عدد کی تاریخ ملی - و آپنے عربی اس ترتیب سے حاصل کی کہ علامہ

عصر مولانا حضرت شاہ محمد سلامت اللہ صاحب بدایونی مقیم کانپور کشفی تخلص
قدس سرہ کے بعض تلامذہ سے صرف و نحو و مختصرات منطق پڑھکے خود
بنفس نفیس جناب علامہ مرحوم سے قطبی و شرح وقایہ سے لیکر شرح سلم
حمد اللہ وغیرہ کتب متوسطہ درسیہ تک پڑھا پھر حکیم وقت مولانا مولوی
محمد فضل حق خیرآبادی قدس سرہ کا شہرہ فضل و کمال سنکر ۱۲۷۱ بارہ سو اکہتر ہجری میں
بشہر رامپور افاغنہ جناب موصوف کی خدمت مین تشریف لے گئے و
پانچ برس تک رامپور و لکہنؤ و الور مین اونکے ساتھ رہکر تحصیل علوم مین
مشغول رہے منطق و فلسفہ و قصائد عربی جناب موصوف سے حاصل کئے
جب ۱۸۵۷ اٹھارہ سو ستاون عیسوی کے غدر ہندوستان نے تفرقہ ڈالدیا تب باقی کتب
درسیہ فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ کو ریاست الور مذکور مین حضرت مولانا
مولوی [illegible] حسن کاندہلی قدس سرہ سے جنکو عقلیات مین مولانا ممدوح
خیرآبادی سے اور حدیث شریف مین مولانا محمد اسحق دہلوی سے تلمذ تھا
اختتام کو پہونچایا پھر بعد فرو ہونے غدر کے ملک راجپوتانہ سے معاودت
کرکے شہر کانپور مین جناب مولانا سے بدایونی تخلص کشفی [illegible] الصدر
سے بخاری شریف پڑھکر ماہ شوال ۱۲۷۸ بارہ سو اٹہتر ہجری مین سند فراغ حاصل کی
شاعر نامی سید غلام حسین قدر بلگرامی نے آپکے فراغ کی تاریخ طویل
لکہی ہے جسکا مادہ تاریخ [illegible] مصرعہ
ہوئے کامل [illegible] بارہ سو [illegible] ہجری مین حج کے
[illegible] عالم نامی حضرت سید احمد بن زینی دحلان مفتی شافعیہ و مدرس مسجد بیت الحرام المحترم

مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً نے علوم حدیث شریف وتفسیر وفقہ کی سند آپکو عطا فرمائی نقل اوسکی اسجگہ لکھی جاتی ہے۔ الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین اما بعد فانی اروی کتب الحدیث والفقہ والتفسیر وما یتصل بذلک من سائر العلوم عن مشائخ کثیرین تغمدہم اللہ تعالی برحمۃ وجزاہم عنی خیرا منہم سید الشیخ عثمان بن حسن الدمیاطی واسانیدہ مذکورۃ فی ثبت بشیخہ الشنوانی وعن الکربزی والصفوی ولکل واحد منہم ثبت مشہور وقد اجزت بذلک کلہ اخانا فی اللہ السید عبداللہ بن السید الحاج آل احمد الحسنی البلجرامی فیروی عنی من ذلک ماشاء بالشرط المعروف عند اہلہ المذکور فی محلہ والحمد للہ الذی بنعمۃ تتم الصالحات والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین امر برقمہ خادم طلبۃ العلم بالمسجد الحرام والمسجد النبوی المرتجی من ربہ الغفران السید احمد بن زین دحلان مفتی الشافعیہ بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشایخہ ومحبیہ والمسلمین اجمعین

سنہ ۱۲۹۲ بارہ سو بانوے ہجری میں آپنے دہلی شریف میں حاضر ہوکر جناب غفران مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مرشدنا حضرت آخوند حافظ عبدالعزیز الملقب بشاہ مقبول احمد قدس اللہ سرہ العزیز سے خاندان قادریہ میں بیعت کی و حضرت اقدس قدس سرہ کے حضور سے آپکو خلافت عطا ہوکر اجازت بیعت

لینے کی خاندان قادریہ میں عطا ہوئی الحمد للہ علی احسانہ - آپ حنفی مذہب
قادری مشرب تھے و باوجود کمال علم و فضل کے آپ کو فکر آخرت بہت
تھی ایک مقام پر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ابھی سنین عمر کا شمار کیا لکھوں
کہ پچاس سے زیادہ کی نوبت پہنچی اور ابھی تک آخرت کی کچھ فکر
نہ ہوئی ہے

دنیا طلبیدیم و بمطلب نرسیدیم — آیا چہ بود عاقبت ایں طلب ما

وسیلہ ظاہری آپکے رزق پہونچنے کا یہ تھا کہ پہلے آپنے اڈیٹری اخبار
مطبع شعلہ طور کانپور کی اختیار فرمائی پھر بعد چندے مدرس عربی ہائی اسکول
کانپور میں بمشاہرہ مبلغ پچاس روپیہ کے مقرر ہوئے و کسیقدر عرصہ تک
اسی کام پر کانپور میں مامور رہے پھر بوجہ حسن لیاقت کے آپ کی ترقی ہوکر
ہائی اسکول کانپور سے گورنمنٹ کالج بنارس کی تبدیلی ہوگئی وہاں چند
سال تک آپ امور متعلقہ اپنے انجام دیتے رہے مگر بوجہ ناموافقت آب و ہوا
کے وہاں اکثر طبیعت آپ کی حد اعتدال سے باہر رہا کی و بعد چندے
بیماری زیادہ ہوگئی تب آپ بحصول رخصت کانپور تشریف لائے و معالجہ
آپکا بخوبی ہوتا رہا بالآخر بمصداق صدق اس آیہ کریمہ فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون
ساعۃ ولا یستقدمون ستائیسویں شب رمضان المبارک [illegible] ہجری
ہجری کو سن [illegible] پاکر بپدرود کرکے رحلت فرمائے دار آخرت ہوئے و بعد
شہر رمضان کو مدفون ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ مزار شریف انکا
شہر کانپور میں محلہ کرنیل گنج باغ مسجد کربلا قبرستان [illegible] سے [illegible] سکتا

کانپور میں زینت بخش باغ مذکور ہے۔ غلام حیدر بلگرامی متخلص بارشد نی
تاریخ آپ کے وفات کی دو قطعہ جداگانہ میں موزون کیا ہے قطعہ اولے
کے کل مصرعہ اخیر سے بلا تعمیہ و تخرجہ تاریخ نکلتی ہے و قطعہ ثانیہ کے مصرعہ
اخیر سے بصنعت تخرجہ تاریخ حاصل ہے وہ دونوں قطعہ یہ ہین **قطعہ اولی**

حضرت مفتی و حافظ مولوی و متقی — نام پاک اوست عبداللہ مشہور زمان
فاضل بے مثل زیب مسند علم و ادب — کامل روشن دل و مصباح بزم عالمان
وا دریغا صد ہزار افسوس او در کانپور — گشت راہی زین جہان بے بقا سوئے جنان
عالمی را صدمہ جانکاہ زین ماتم رسید — ہر دلے گردید صرف نالہ و آہ و فغان
سال تاریخ وصالش ارشد غمگین نوشت — ماہ روزہ روز یکشنبہ یکم شد از جہان ۱۳۰۵

قطعہ ثانیہ

کرد رحلت سوی جنان سیدنا عبداللہ — مفتی و حافظ صاحب دل و عالم فاضل
و بدارشد بغم او دم فکر سالش — بے سر و پا ہنر و عقل ذہانت بیدل ۱۳۰۵

لفظ ہنر و عقل کے سر و پیر نکال ڈالنے سے حروف ہ و ر و ع و ل نکلکر صرف حروف ن و ق باقی رہتے ہین جسکے ۱۵۰ اعداد ہوتے ہین اور لفظ ذہانت کا دل نکال ڈالنے سے حرف الف نکلکر صرف حروف ذ و ہ و ن و ت باقی رہتے ہین جسکے ۱۱۵۵ عدد ہوتے ہین اسی ۱۱۵۵ مین ۱۵۰ امر قوم الصدر شامل کرنے سے ۱۳۰۵ پورے ہو جاتے ہین اور یہی اعداد آپ کے سن وفات کے ہین۔

آپ کی تصنیفات سے رسالۂ عین الافادہ فی کشف الاضافۃ نحو عربی کے اضافت کے بیان میں و عجالۂ ہادیہ شطرنج و گنجیفہ وغیرہ کے حرمت کے بیان میں و حاشیہ ہدایہ فقہ کتاب البیوع سے کتاب الشفعۃ تک و تحفۂ علیہ حاشیہ الہدیۃ السعیدیہ فی الحکمۃ الطبعیہ و مفیض فارسی قواعد فارسی میں بعبارت فارسی و تشریح النحو عربی نحو میں بزبان اردو جسکے صلہ تالیف میں گورنمنٹ انگریزی نے دو سو روپیہ آپ کو عطا کیا اور اپنے صرف سے سررشتہ تعلیم سرکاری کے لئے چھپوایا و فیض الصرف عربی صرف کے قواعد میں بزبان اردو و دفتر عصمت تذکرہ شاعرات اردو و تشریح الانشا و شاہد نظم و گلدستہ دانش کی شرح یہ شرح اردو انٹرنس کورس مع سوم یہ حل غوامض ہے۔ اسکے سوا رسائل فرقہ وہابیہ کے رد میں اور قصائد و مکاتیب عربی اور قطعات و تواریخ عربی و فارسی یادگار روزگار ہیں۔

رحمۃ اللہ علیہ وعلی سائر المسلمین

معروضات و حال زار بندہ گنہگار راقم الحروف محمد عبدالکریم کتاب خاکسار تجاوز عن سیاتہ العزیز الغفار و ستر عیوبہ الحی القیوم

یہ راقم الحروف بندۂ اثیم محمد عبدالکریم عفا عنہ العزیز الرحیم برادر خورد حقیقی جناب مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ کا ہے تادب یا قلم تادب یا قلم تادب یا قلم تجھ میں یہ جرأت کہاں سے ہوئی کہ تو نے نسبت آخوت اس بدکردار کے مولانا صاحب موصوف کے ساتھ

ظاہر کرکے روسیاہی پائی کہاں مشک اذفر کہاں بہل کا گوبر۔ اے قلم تو نے ترقیم اس کتاب مین دو بڑی گستاخی عظیم کی ہے جسکی ندامت سے دل دو نیم ہے ایک باوجود بداعمالی و خصائل رذائل کے اوائل کتاب مین نسبت غلامی کی ساتھہ خدام ذوی الاحتشام حضور اقدس یعنے مرشد مقدس قدس سرہ کے ظاہر کردی دوسرے باوجود نالایقی کے نسبت اخویت مولانا صاحب ممدوح خلیفہ ارشد حضور اقدس قدس سرہ کی کردی بالجملہ اظہار ان دونو نسبتون سے مقصود راقم آثم کا یہ ہے کہ بعض مضامین مرقومہ بالا حالات جناب بہائی صاحب قبلہ و دیباچہ کتاب ہذا کی تکرار لازم نہ آوے ورنہ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎

نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

اس مقام پر حالات پیران کرام و مشایخ عظام کے ذیل مین اپنا ذکر کرنا اگرچہ خالی از حمق و گستاخی نہین مگر راقم السطور نے پس روے اکابرین کو باعث حصول اعزاز و سعادات کا سمجھہ کر باین امید کہ اللہ تعالے اپنی رحمت کاملہ سے انہین حضرات بابرکات کی پیروی مین اس عاصی کی بھی مغفرت کردیوے ذکر کرنے مین اپنے حال پر اختلال کے متقاضی نہین کیا۔ ولادت عاصی کی تاریخ پانچسوین شوال ۱۲۴۹ھ بارہ سو انچاس ہجری مین ہوئی چنانچہ نام تاریخی (غلام حسنین ۱۲۴۹) ہے اس حساب سے عمر اس عاصی کی ساٹھہ برس کی ہو چکی اب تک کوئی تدبیر سفر آخرت کی نہ ہوئی

احکام شرعیہ اوامر و نواہی شارع مین منحصر ہین ۔ عاصی اپ تلک نہ متحرز
نواہی سے رہا نہ مرتکب اوامر کا ۔ وساوس شیطان رجیم و شر نفس
ذمیم کے سب طرف سے گہیرے ہین مناہی الہی شبانہ روز کے
قول و فعل میرے ہین ۔ کبائر کی انتہا نہین صغائر کا کیا ذکر کہ وہ خارج
از حد احصا ہین ۔ حصول نجات از جرائم حقوق اللہ محض خداے تعالے
کے کرم پر موقوف ہے ۔ فکر مغفرت معاصی حقوق العباد کے جنکی
بخشش بندگان ذی حقوق سے متعلق ہے زیادہ تر دل کو منتشر کر رہی
ہے ۔ مگر یہ کہ اللہ تعالے غفور رحیم بمقتضاے کرم عمیم بندون سے اونکے
حقوق بخشوا دے ۔ تو یہ تو یہ اگر شان غفاری و ستاری سے قطع نظر
کر کے عدل پر آوے تو اس بندہ اثیم کو ضرور سخت فرماوے اوسوقت
پر بجز اوسکے لطف عام و فضل تام و شفاعت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ
والسلام و دستگیری مرشدین عظام کی اور کوئی صورت حسن انجام کی نہین
اپنی طرف سے تا حیات مستعار کوشش اکتساب اعمال صالحہ مین ضروری بلکہ
فرض ہے اسلئے کہ بزرگان دین کا قول ہے کہ بے عمل نیک ۔ کے امید
بہبودی کی رکھنا مرض ہے ۔ حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ رجا و تمنا
کے فرق مین تحریر فرماتے ہین کہ اگر کوئی کاشتکار اپنی کاشتکاری
مین محنت کر کے کہیت کو خوب بنا دے و کاشت کرے د بوٹے
و سینچے و اوسکی حفاظت کرے پہر کہے کہ مین اللہ تعالے سے امید رکھتا
ہون کہ وہ مجکو اس کہیت مین بہت غلہ عطا فرماوے تو یہ رجا ہے اور جو

شخص نہ کبھی کھیت پر گیا نہ جوتا نہ بویا نہ سینچا نہ حفاظت کی پھر اگر وہ
کہے کہ مین اللہ تعالے سے امید رکہتا ہون کہ وہ مجکو اس کھیت مین
بہت غلہ عطا فرماوے تو یہ محض تمنا ہے اسکا کچہ حاصل نہین۔ اور
یہ بھی صحیح ہے کہ جو چیز بوئی جائے گی وہی اوگے گی ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو — از مکافات عمل غافل مشو

یہان یہ کیفیت ہے کہ نفس امارہ مقتضی ارتکاب نامرضیات پروردگار
ہے اگر اوسکی تفصیل لکہی جاوے تو دفتر عظیم درکار ہے۔ قطع نظر
اسکے حالت اخفا مین معاصی اس عاصی سے صرف علام الغیوب دانائے
حال ہے جس سے بمفحوائے آیہ کریمہ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ کے
ہر آئینہ امید رحمت بے زوال ہے۔ و بحالت اظہار اپنے معاصی کے
بندگان خدا کو گواہ بنا دینا متصور ہے جو بحق اس عاصی کے عموماً نامناسب
و مضر ہے لہٰذا اسقدر حال بالاجمال اپنے معصیتونکا محض اس غرض سے
لکہا گیا کہ جمیع مومنین و مومنات و جملہ مسلمین و مسلمات اس گنہگار کے
حق مین جمیع منہیات سے بچنے و اوامر کے تعمیل کرنے و دنیا سے باایمان
اوٹھنے و عاقبت بخیر ہونے کے واسطے سچے دل سے حسبتہ للہ دعائے
خیر کرین۔ اللہ تعالے اون لوگون کی بھی مرادات دلی برلاوے آمین
یا اللہ تو علام الغیوب و غفار الذنوب و ستار العیوب ہے باقتضائے
اپنی رحمت کاملہ و الطاف شاملہ کے و بتصدق اپنے حبیب رحمۃ للعالمین
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم و بطفیل محبوب سبحانی حضرت

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ وجمیع خاصان بارگاہ خود رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے اس بندہ گنہگار مجمع سیئات وجملہ مومنین ومومنات ومسلمین ومسلمات پر اپنا رحم فرما کر اپنے مناہی پر مبادرت کرنے سے بچا و تعمیل اوامر کی ہدایت دے و دنیا سے با ایمان و با عقیدہ صحیح اوٹھا وجمیع گناہان صغیرہ وکبیرہ سے درگذر کرکے سب کی مغفرت فرما آمین ثم آمین رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَوَاقِبَ اُمُوْرِنَا بِالْخَيْرِ ○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ كَلَامِنَا فِي الدُّنْيَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ الٰہی یہ تیرا گنہگار بندہ نہایت عاجزی والحاج سے حضرات پیران سلاسل کا واسطہ دیکر تجھ سے مناجات کرتا ہے بوفور رحمت کاملہ اپنے اوسکو قبول فرما۔

۱۔ صل یارب بر محمد مصطفےٰ	سلم اے رب بر جناب مجتبےٰ
۲ بارک اے رب بر محمد ذی تبار	بر ہمہ اصحاب وآل باوقار
۳ بر ہمہ از انبیا و مرسلین	بر ملائک بر عباد صالحین
۴ یاالٰہی از رہ لطف عمیم	وز رہ جود و سخاوت اے کریم
۵ از نیاز و عجز شد عبدالعزیز	رہنمائے سالکان با تمیز

۶ شاہ مقبول احمد او را گفت پیر — شد ملقب زین لقب آن دستگیر

۷ از نیاز و عجز آن پیر زمان — شہ محمد غوث شیخ انس و جان

۸ از نیاز و عجز آن انوار حق — آل احمد مخزن اسرار حق

۹ از نیاز و عجز آن پیر ہدیٰ — شاہ حمزہ سالکان را پیشوا

۱۰ از نیاز و عجز آن ہادی دین — حضرت آل محمد با یقین

۱۱ از نیاز و عجز آن میر عرب — برکت اللہ مظہر برکات رب

۱۲ از نیاز و عجز آن عرفان پناہ — شاہ فضل اللہ فخر عز و جاہ

۱۳ از نیاز و عجز آن سردار دین — سید احمد ہادی شرع متین

۱۴ از نیاز و عجز آن عالی تبار — حضرت سید محمد با وقار

۱۵ از نیاز و عجز آن مخدوم ما — حضرت شاہ جمال اولیا

۱۶ از نیاز و عجز شاہ بے ریا — آن ضیاء الدین لقب قاضی جیا

۱۷ از نیاز و عجز مقبول مجید — آن نظام الدین بہکاری فرید

۱۸ از نیاز و عجز آن سالک زکی — سید ابراہیم اشہر ایرچی

۱۹ از نیاز و عجز آن شیخ کبیر — شہ بہاء الدین ولی روشن ضمیر

۲۰ از نیاز و عجز شاہ باصفا — فخر جیلان سید احمد باوفا

۲۱ از نیاز و عجز آن فخر زمن — رہنمائے دین حق سید حسن

۲۲ از نیاز و عجز آن سلطان دین — سید موسیٰ معین مومنین

۲۳ از نیاز و عجز آن نور نبی — واقف اسرار حق سید علی

۲۴ از نیاز و عجز آن فرخندہ خو — میر محی الدین ابی نصر نکو

۲۵ از نیاز و عجز آن عالی مقام — میر بوصالح کہ او باشد امام
۲۶ از نیاز و عجز ذی خلاق اتم — عبد رزاق اشرف عالی ہمم
۲۷ از نیاز و عجز آن قطب زمان — غوث اعظم سرور ہر دو جہان
۲۸ شاہ محی الدین شیخ اولیا — گردن آن جملہ پایش زیر پا
۲۹ آن شہ جیلان کہ باشد دستگیر — یعنی عبدالقادر روشن ضمیر
۳۰ از نیاز و عجز شیخ مومنین — آن مبارک بوسعید فخر دین
۳۱ از نیاز و عجز آن شیخ کرام — بوالحسن ہکاری خیر الانام
۳۲ از نیاز و عجز شاہ دو جہان — بوالفرح طرطوسی باعز و شان
۳۳ از نیاز و عجز آن قطب الورا — عبد واحد کاشف سر خدا
۳۴ از نیاز و عجز آن والا مقام — حضرت شبلی امام خاص و عام
۳۵ از نیاز و عجز آن خواجہ جنید — شیخ ہر پیر و جوان بے شرط و قید
۳۶ از نیاز و عجز شیخ سالکان — آن سری سقطی رئیس عارفان
۳۷ از نیاز و عجز آن حامی دین — خواجہ معروف کرخی با یقین
۳۸ از نیاز و عجز مقبول خدا — پیشوائے دین علی موسیٰ رضا
۳۹ از نیاز و عجز سردار زمان — موسیٰ کاظم امام مومنان
۴۰ از نیاز و عجز آن ذوالاحترام — جعفر صادق شہ عالی مقام
۴۱ از نیاز و عجز آن عالی جناب — سید باقر ولی مستطاب
۴۲ از نیاز و عجز راس الساجدین — آنکہ نامش ہست زین العابدین
۴۳ از نیاز و عجز شاہ کربلا — سرور پاکان حسین مجتبا

۴۴ از نیاز و عجز شاہ بوتراب — شیر یزدان حضرت عالی جناب
۴۵ از نیاز و عجز آن ختم رسل — باعث ایجاد عالم جزو کل
۴۶ آن حبیب کبریا محبوب رب — آن محمد مصطفے مطلوب رب
۴۷ خبث نفس و شر شیطان دور کن — قلب من از نور خود پر نور کن
۴۸ تا بمانم زندہ درفانی سرا — بر رہ شرع نبی دارے بپا
۴۹ چون شود انجام کارم زین جہان — بر رہ دین محمد بگذران
۵۰ از جرائم بگذری احسان کنی — ہر مہم اُخروی آسان کنی
۵۱ والدین و شیخ و استادان ما — ہمگنان را بخش اے رحمٰن ما
۵۲ جملہ را از اہل ایمان شاد کن — از حساب و از عذاب آزاد کن
۵۳ بر محمد باد صلوات و سلام — ہم بآل پاک و اصحابش مدام
۵۴ ناظم این نظم باشد بندہ عبدالحکیم — در جوار صالحانش کن مقیم

خاتمہ

الٰہی تیری صفت علیم بذات الصدور ہے۔ دلون اور نیتون کا حال تجھپر غیر مستور ہے۔ تو خوب جانتا ہے کہ غرض تالیف اس رسالہ سے نام آوری نہین۔ بجز نفع رسانی کے رسالہ ہذا سے اور کوئی خواہش دلی نہین۔ غرض تالیف سے محض نفع اُخروی مسلمین ہے۔ کیونکہ اس رسالہ مین بیان حالات سالکین ہے۔ یا مجیب الدعوات برآرندہ حاجات یہ بندہ گنہگار زیادہ معصیت سے بےشمار تجکو پکار کا پہونچنے والا جانکر پکارتا ہے

ونہایت عاجزی سے التجا کرتا ہے کہ اس بندہ عصیان گرفتہ کو یا وجیب
کے خدشہ سے ونیز اوس خطرہ سے جو اس رسالہ کے لکھنے مین خود آرائی
کی طرف کھینچے پناہ مین رکھہ - اور جہان کہین قلم سے کچہ خطا سرزد ہو گئی ہو
ونیز اپنے اقوال سے جنکے موافق عمل نہین کیئے اور جو چیز کہ مین جانتا ہون
واسکے عمل کرنے مین مجہہ سے قصور ہوتا ہے وہ سب معاف فرما کر اپنے
امان مین رکھہ - اور جن نیک کامون سے مجکو واقفیت ہے اونیز اور جنسے
مجکو واقفیت نہین ہے اوسنے واقف کرکے اونیز مجکو توفیق عمل کی نصیب
کر اور میری واقفیت کو مجھپر وبال نکر اور مضامین رسالہ ہذا سے مسلمانون کو
نفع پہونچا - خداوندا تو جواد و کریم اور غفور و رحیم ہے اپنے رحم وکرم سے
اس میری پکار کو پہونچ آمین یارب العالمین - رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

تمت بالخیر

جدول اول تاریخ وصال حضرات مندرجہ شجرہ قدس اللہ اسرارہم بقید ماہ و سنہ وغیرہ بترتیب تحریر حالات

حوالۂ کتب جن سے تواریخ لکھی گئیں	سبب وصال	مقام مزار مبارک	روز وصال	سنہ وصال	تاریخ و ماہ وصال	نام حضرات	نمبر شمار
سفینۃ الاولیاء و دیگر کتب	بیماری و اثر زہر	مدینہ منورہ حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	دوشنبہ وقت چاشت	سنہ ۱۱ ہجری	۱۲ ربیع الاول	جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	۱
ایضاً	بحالت شہادت	نجف اشرف	شب دوشنبہ	سنہ ۴۰ھ	۲۱ رمضان	حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	۲
اکثر کتب	بحالت شہادت	سر مبارک جنت البقیع واقع مدینہ منورہ و جسم اطہر بہ کربلا	جمعہ	سنہ ۶۱ھ	۱۰ محرم	حضرت امام حسین علیہ السلام	۳
مطلع العلوم مجمع الفنون	بحالت زہر	جنت البقیع واقع مدینہ منورہ	جمعہ	سنہ ۹۵ھ	شب ۱۸ محرم	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴
ایضاً و دیگر کتب	بیماری	ایضاً	دوشنبہ	سنہ ۱۱۴ھ	۷ ذی الحجہ	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵
ایضاً	ایضاً	ایضاً	جمعہ	سنہ ۱۴۸ھ	۱۵ رجب	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶
ایضاً	بحالت زہر	مقبرہ قریش واقع بغداد شریف	جمعہ	سنہ ۱۸۳ھ	۲۶ رجب	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷

اعداد	نام حضرات	تاریخ و ماہ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	سبب وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۸	حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالے عنہ	۲۱ رمضان	سنہ ۲۰۳ھ	جمعہ	قبہ خلیفہ ہارون رشید واقع مشہد مقدس متعلقہ ولایت طوس	بزہر انگور	اکثر کتب
۹	حضرت معروف کرخی قدس سرہ	۲ محرم	سنہ ۲۰۰ھ	〃	بغداد شریف	[illegible]	ایضاً
۱۰	حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ	۳ رمضان	سنہ ۲۵۳ھ	شنبہ وقت صبح	بغداد شریف بمقام شونیز	بیماری	ایضاً
۱۱	حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ	۲۷ رجب	سنہ ۲۹۷ھ	شنبہ	بغداد شریف	ایضاً	ایضاً
۱۲	حضرت امام ابوبکر شبلی قدس سرہ	۲۷ ذی الحجہ	سنہ ۳۳۴ھ	شب جمعہ	بغداد شریف قبر پر لکھا ہے جعفر بن یونس	ایضاً	سفینۃ الاولیا
۱۳	شیخ عبدالواحد تمیمی قدس سرہ	۲۶ جمادی الآخرہ	سنہ ۴۲۵ھ	〃	بغداد شریف در مقبرہ امام احمد حنبل	بیماری	سفینۃ الاولیا
۱۴	شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس سرہ	۳ شعبان	سنہ ۴۴۷ھ	〃	〃	ایضاً	جدول محبوب عارف قدس سرہ ہدایت الطالبین ملحقہ معمولات مظہریہ

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ و ماہ وصال	سنہ وصال	روز وصال	مقام مزار مبارک	سبب وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۱۵	شیخ ابو الحسن ہکاری قدس سرہ	یکم محرم	سنہ ۴۸۶ھ	۰	۰	بیماری	سفینۃ الاولیا
۱۶	شیخ ابو سعید مبارک مخزومی قدس سرہ	۷ شعبان	سنہ ۵۱۳ھ	۰	۰	ایضاً	جدول مذکور الصدر
۱۷	جناب حضرت غوث الثقلین محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹ خواہ ۱۱ خواہ ۱۷ ربیع الثانی	سنہ ۵۶۱ ہجری	شب شنبہ	بغداد شریف عرس ملک ہند میں ۱۱ تاریخ ہوتا ہے عرس بغداد شریف میں ۱۷ تاریخ ہوتا ہے	ایضاً	اکثر کتب
۱۸	حضرت سید عبد الرزاق قدس سرہ	۶ شوال	سنہ ۶۲۳ھ	۰	بغداد شریف	ایضاً	جدول مذکور الصدر و محفل گیارھویں
۱۹	حضرت میر ابو صالح قدس سرہ	۲۷ رجب	سنہ ۶۳۲ھ	۰	ایضاً	ایضاً	بیاض خاندان مارہرہ شریف
۲۰	حضرت سید محی الدین ابی نصر قدس سرہ	۲۲ ربیع الاول	سنہ ۶۵۶ھ	۰	ایضاً	ایضاً	بیاض مذکور و محفل گیارھویں و سلاسل الانوار
۲۱	حضرت میر سید علی قدس سرہ	۲۳ شوال	سنہ ۷۳۹ھ	۰	ایضاً	ایضاً	بیاض مذکور الصدر
۲۲	حضرت میر سید موسیٰ قدس سرہ	۱۳ رجب	سنہ ۷۶۳ھ	۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ وماہ وصال	سنہ وصال	روز وصال	مقام مزار مبارک	سبب وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۲۳	حضرت میر سید حسن محمد قدس سرہ	۲۹ صفر	سنہ ۸۱۸ھ	.	بغداد شریف	بیماری	بیاض مذکور الصدر
۲۴	حضرت میر سید احمد جیلانی قدس سرہ	۱۹ محرم	سنہ ۸۵۵ھ	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵	حضرت شیخ بہاء الدین قدس سرہ	۱۱ ذی الحجہ	سنہ ۹۲۱ھ	.	دولت آباد توابع دکھن ملک ہند	[illegible]	بیاض مذکور الصدر و کشف المتواری
۲۶	حضرت سید ابراہیم ایرجی قدس سرہ	۵ ربیع الثانی	سنہ ۹۵۳ھ	.	شہر دہلی اندرون احاطہ حضرت محبوب الہی	بیماری	بیاض خاندان مارہرہ شریف و دیگر کتب
۲۷	حضرت شیخ بہکاری قدس سرہ	۹ ذوالقعدہ	سنہ ۹۸۱ھ	.	قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ ملک اودھ مقام جھجری روضہ	ایضاً	کشف المتواری
۲۸	حضرت قاضی ضیا قدس سرہ	۲۲ رجب	سنہ ۹۸۹ھ	.	قصبہ نیوتنی متصل موہان ضلع اناؤ ملک اودھ	ایضاً	بحر زخار و سلاسل الانوار
۲۹	حضرت شیخ جمال الاولیا قدس سرہ	سلخ رمضان یعنی شب عید الفطر	سنہ ۱۰۴۷ھ	.	قصبہ کوڑا اضلاع فتحپور مقام مشہور	ایضاً	بیاض حاجی صاحب علیہ الرحمۃ
۳۰	حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہ	۲۶ شعبان	سنہ ۱۰۷۱ھ	دوشنبہ	شہر کالپی خاص اندرون مدرسہ میاں صاحب	ایضاً	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار
۳۱	حضرت میر سید احمد کالپوی قدس سرہ	۱۹ صفر	سنہ ۱۰۸۴ھ	.	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ و ماہ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	سبب وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئین
۳۲	حضرت سید شاہ فضل اللہ قدس سرہ	۱۴ - ذیقعدہ	سنہ ۱۱۱۱ھ	۰	شہر کالپی خاص اندرون مدرسہ میاں صاحب	بیماری	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار
۳۳	حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ	۱۰ محرم	سنہ ۱۱۴۲ھ	۰	قصبہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ	ایضاً	ایضاً
۳۴	حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ	۱۶ - رمضان	سنہ ۱۱۶۴ھ	دوشنبہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۵	حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ	۱۴ محرم	سنہ ۱۱۹۸ھ	۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۶	حضرت سید شاہ آل احمد قدس سرہ	۱۷ ربیع الاول	سنہ ۱۲۳۵ھ	۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۷	حضرت سید شاہ محمد غوث قدس سرہ	۶ شعبان	سنہ ۱۲۵۵ھ	شب جمعہ	شہر بداون خاص محلہ پیر یعقولہ	[illegible]	بیاض خاندان مارہرہ شریف
۳۸	حضرت آخوند حافظ عبد العزیز قدس سرہ	۱۰ محرم	سنہ ۱۲۹۶ھ	شنبہ	شہر دہلی شریف احاطہ حضرت خواجہ باقی باللہ	بیماری	ریاض الانوار

تمت

جدول دوم تواریخ اعراس حضرات مندرجہ جدول اول بہ ترتیب ماہ و تاریخ بلا خیال ترتیب تحریر حالات

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
محرم الحرام ۱۳۰۹	یکم	حضرت شیخ ابوالحسن ہکاری قدس اللہ سرہ العزیز	۱
	۲	حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز	۲
	۱۰	جناب حضرت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ	۳
		حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	۴
		حضرت آخوند حافظ عبدالعزیز الملقب بشاہ مقبول احمد دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز	۵
	۱۴	حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	۶
	۱۸	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ	۷
	۱۹	حضرت میر سید احمد جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۸
صفر المظفر ۱۳۰۹	۱۹	حضرت میر سید احمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز	۹
	۲۶	حضرت میر سید حسن جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۰
ربیع الاول ۱۳۰۹	۱۲	حضرت جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱
	۱۷	حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے صاحب مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۲
ربیع الثانی ۱۳۰۹	۲۲	حضرت سید محی الدین ابی نصر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۳
	۵	حضرت سید ابراہیم ایرجی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۴
	۹ یا ۱۱ یا ۱۰ اختلاف الروایات	حضرت جناب محبوب سبحانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید	

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
ماہ ربیع الثانی	ی	عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ	۱۵
ماہ جمادی الاول و جمادی الثانی	م		م
	۲۶	حضرت شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالعزیز تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۶
ماہ رجب المرجب	۶	حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہ	۱۷
	۱۳	حضرت میر سید موسی جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۸
	۱۵	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ	۱۹
	۲۲	حضرت شیخ ضیاء الدین المعروف بقاضی جیا قدس اللہ سرہ العزیز	۲۰
	۲۷	حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۱
		حضرت میر ابوصالح جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۲
ماہ شعبان المعظم	۳	حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۳
	۵	حضرت سید شاہ محمد غوث شہید قدس اللہ سرہ العزیز	۲۴
	۶	حضرت میر سید محمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۵
	۷	حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز	۲
ماہ رمضان المبارک	۳	حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز	
	۱۶	حضرت سید شاہ آل محمد مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	
	۲۱	حضرت امیرالمومنین وامام المسلمین علی بن ابی طالب کرم اللہ	
		حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالے عنہ	

اعداد نمبر	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	تاریخ عرس	ماہ اسلامی
٣١	حضرت شاہ جمال اولیا قدس اللہ سرہ العزیز	یکم	ماہ شوال المکرم
٣٢	حضرت سید عبد الرزاق جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	٦	
٣٣	حضرت میر سید علی جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	٢٣	
٣٤	حضرت شیخ بہکاری کاکوروی قدس اللہ سرہ العزیز	٩	ماہ ذیقعدہ الحرام
٣٥	حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز	١٤	
٣٦	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ	٧	ماہ ذی الحجہ
٣٧	حضرت شیخ بہاء الدین شطاری قادری قدس اللہ سرہ العزیز	١١	
٣٨	حضرت امام ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز	٢٧	

تمت

جدول سوم تاریخ وصال حضرات غیر مندرجہ شجرہ و متذکرہ رسالہ ہذا قدس اللہ اسرارہم بقید ماہ و سنہ وغیرہ

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ وصال	سنہ وصال	روز وصال	مقام مزار مبارک	سبب وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۱	ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۱۰ رمضان	پانچ سال قبل ہجرت	٠	جنت المعلیٰ واقع مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً	بیماری	اکثر کتب
۲	حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۳ رمضان	سنہ ۱۱ھ	٠	جنت البقیع واقع مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً	ایضاً	ایضاً
۳	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۱۷ رمضان	سنہ ۵۸ھ	٠	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴	خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۱ جمادی الآخرہ	سنہ ۱۳ھ	دوشنبہ	روضہ اطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	ایضاً	ایضاً
۵	خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۸ ذی الحجہ	سنہ ۲۳ھ	پنجشنبہ	ایضاً	[illegible]	ایضاً
۶	خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۱۸ ذی الحجہ	سنہ ۳۵ھ	جمعہ	جنت البقیع	ایضاً	ایضاً
۷	حضرت امام حسن امام دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵ ربیع الاول	سنہ ۴۹ھ	٠	ایضاً	[illegible]	
۸	حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳ ذی الحجہ	سنہ ۶۰ھ	٠	کوفہ	[illegible]	

نمبر	نام حضرت	تاریخ وصال	سنہ وصال	روز وصال	مقام مزار مبارک	[illegible] وصال	حوالہ کتب جن سے تواریخ لکھی گئیں
۹	حضرت امام محمد تقی امام نہم رضی اللہ عنہ	۶ ذی الحجہ	سنہ ۲۲۰ھ	شنبہ	بغداد شریف پہلوی جد خود امام موسیٰ کاظم	[illegible]	سفینۃ الاولیاء، مطالع العلوم مجمع الفنون
۱۰	حضرت امام علی نقی امام دہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	[illegible]	سنہ ۲۵۴ھ	دوشنبہ	سر من رای [illegible] پہلوی [illegible] شریف [illegible]	زیارتی	ایضاً
۱۱	حضرت امام حسن عسکری امام یازدہم رضی اللہ عنہ	۸ ربیع الاول	سنہ ۲۶۰ھ	جمعہ	ایضاً متصل قبر امام علی نقی پدر خود	[illegible]	ایضاً
۱۲	حضرت امام محمد مہدی امام دوازدہم رضی اللہ عنہ	محرم	سنہ ۲۶۶ھ	جمعہ	ایضاً	وفات	تحفۃ الواصلین
۱۳	حضرت آخوند [illegible] رحمۃ اللہ علیہ استاد [illegible] قدس سرہ	ذیقعدہ	.	.	دہلی شریف قبرستان شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی [illegible]	زیارتی	[illegible] الانوار
[illegible]	حضرت سید آل رسول [illegible] قدس سرہ	۱۸ ذی الحجہ	سنہ ۱۲۹۶ھ	.	مارہرہ شریف جانب شمال متصل [illegible]	ایضاً	بیان خلیفہ حضرت
[illegible]	۲۲ مولانا شاہ [illegible] ۵ حضر [illegible]	[illegible]	سنہ ۱۲۹۱ھ	شنبہ	شہر کانپور محلہ [illegible] مولانا [illegible] احاطہ مسجد خود	ایضاً	بیان مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب [illegible] شاگرد [illegible]

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	[illegible]	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۱۶	مولانا حضرت محمد کریم اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۳ شوال	سنہ ۱۲۹۰ھ	سہ شنبہ	دہلی شریف	[illegible]	ریاض الانوار
۱۷	حضرت حافظ عبید اللہ دہلوی پولہ والے رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ارشد حضور اقدس قدس سرہ	۵ رمضان	سنہ ۱۳۰۱ھ	.	دہلی شریف متصل حظیرہ مرشد خود	ایضاً	بیاض حضور
۱۸	مولانا حافظ محمد عبید اللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضور اقدس قدس سرہ	یکم رمضان	سنہ ۱۳۰۵ھ	یکشنبہ	شہر کانپور محلہ کرنیل گنج باغ موسومہ کربلا قبرستان روسائے شیعہ وسکنائے کانپور	ایضاً	
۱۹	حضرت شیخ محی الدین بخش والد ماجد فقیر مولف	۱۰ رجب شب	سنہ ۱۲۶۳ھ	شب یکشنبہ	قصبہ احمد آباد عرف [illegible] ضلع آلہ آباد		
۲۰	حضرت والدہ ماجدہ فقیر مولف	۲۷ صفر شب	سنہ ۱۲۹۳ھ	شب جمعہ	ایضاً		

تمت

جدول چہارم تاریخ اعرس حضرات مندرجہ جدول سوم بہ ترتیب ماہ و تاریخ مثل جدول دوم

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	[illegible]
[illegible]	۷	حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالے عنہ امام دوازدہم	۱
[illegible]	〃		〃
	۵	حضرت امام حسن امام دوم رضی اللہ تعالے عنہ	۲
		حضرت امام حسن عسکری امام یازدہم رضی اللہ تعالے عنہ	۳
		〃	〃
		〃	〃
		...ضرت صدیق اکبر خلیفہ اول رضی اللہ تعالے عنہ	۴
		...امام علی نقی امام دہم رضی اللہ تعالے عنہ	۵
		حضرت شاہ محمد سلامت اللہ کانپوری قدس سرہ	۶
		〃	〃
		...سید بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضور اقدس قدس سرہ	۷
		...اطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا	۸
		...نہ علوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ارشد حضور اقدس قدس سرہ	۹

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	اعداد شماریہ
تتمہ ماہ رمضان المبارک	۱۰	ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا	۱۰
	۱۷	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا	۱۱
شوال المکرم	۴	مولانا محمد کریم اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲
ماہ ذی القعدہ الحرام	۵	حضرت آخوند بربان رحمۃ اللہ علیہ استاد حضور اقدس	
ماہ ذی الحجۃ الحرام	۳	حضرت مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہ	
	۶	حضرت امام محمد تقی امام نہم رضی اللہ ت	
	۱۸	خلیفہ سوم حضرت عثمان ذی النورین حضرت سید آل رسول مارہروی ق	
	۲۸	خلیفہ دوم امیرالمومنین امام المسلمین	

تمام

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار اسما
ماہ ربیع الاول	١٣	حضرت خواجہ قطب الملۃ والدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ	٣٢
	١٤	حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ	٣٣
		حضرت شاہ نور الحق خلیفہ حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہما	٣٤
	٧	حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ	٣٥
		...نصیر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ	٣٦
		...ۃ اللہ علیہ	٣٧
		...عیاض ...سوی رحمۃ اللہ علیہ	٣٨
		...چا... ...تی رحمۃ اللہ علیہ	٣٩
		...ہری رحمۃ...	٤٠
		...شیخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ	٤١
		...یمی رحمۃ اللہ علیہ	٤٢
		...ۃ اللہ علیہ	٤٣
		...ی رحمۃ اللہ علیہ	٤٤
		...مد رحمۃ اللہ علیہ	٤٥
		...علیہ ...لیہ	٤٦
		...اللہ تعالے عنہم	٤٧
			٤٨

ماہ عربی	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
ماہ جمادی الاخر	یکم	حضرت شیخ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۴۹
		حضرت شیخ ناصر الدین ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۵۰
	۴	حضرت شاہ کرامت علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۵۱
	۹	حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ	۵۲
	۱۰	حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ	۵۳
	۱۵	حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ	۵۴
	۱۸	حضرت شاہ محمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۵۵
	۱۹	حضرت میاں شاہ محمد نور اللہ غوث مرشد حضرت شیخ پیر محمد رحمۃ اللہ علیہما	۵۶
	۲۵	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	۵۷
ماہ رجب المرجب	یکم	حضرت شیخ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۵۸
	۲	حضرت خواجہ کرک کرڑوی رحمۃ اللہ علیہ	۵۹
	۵	حضرت شہنشاہ ہند غریب نواز خواجہ معین الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	۶۰
	۱۰	حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ	۶۱
	۱۳	حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ	۶۲
	۱۷	حضرت مولانا تقی علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۶۳
	۱۹	حضرت شاہ پیر اشرف عطا ابن شاہ پیر کریم عطا سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۶۴
	۲۰	حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	۶۵
	۲۰	حضرت شاہ اویس رحمۃ اللہ علیہ	

نمبر شمار	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	تاریخ	نام ماہ
۶۷	حضرت شہنشاہ شیخ علاء الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	۲۵	بقیہ ماہ رجب المرجب
۶۸	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷	
۶۹	حضرت شیخ فیض اللہ عرف میاں حاجی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸	
۷۰	حضرت مولوی سید ابوالحسن نصیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ	یکم	ماہ شعبان المعظم
۷۱	حضرت شاہ عبدالرزاق خلیفہ شاہ خلیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۸	
۷۲	حضرت ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴	
۷۳	حضرت خواجہ اکنکی رحمۃ اللہ علیہ		
۷۴	حضرت سید حسن رسول نما رحمۃ اللہ علیہ	۲۲	
۷۵	حضرت شاہ فتح محمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ		
۷۶	حضرت قطب الدین بینا دل جونپوری رحمۃ اللہ علیہ		
۷۷	حضرت شاہ راجی امیر سید حامد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۵	
۷۸	حضرت مولوی سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ		
۷۹	حضرت مولوی حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ	۳	ماہ رمضان المبارک
۸۰	حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵	
۸۱	حضرت شاہ حسام الحق مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ		
۸۲	حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸	
۸۳	حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ		
۸۴	حضرت شاہ پیر پناہ محمد اسلوبی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹	

نمبر شمار	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	تاریخ عرس	نام ماہ
۸۵	حضرت میاں شیخ پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	۲۳	آٹھواں ماہ شعبان المعظم
۸۶	حضرت سید شاہ آل برکات عرف ستھرے صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہ	۲۶	
۸۷	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷	
۸۸	حضرت شاہ پیر اشرف سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸	
۸۹	حضرت عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	یکم	۹ ماہ رمضان المبارک
۹۰	حضرت شاہ سراج الحق رحمۃ اللہ علیہ		
۹۱	حضرت شاہ ریاض الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ		
۹۲	حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	۳	
۹۳	حضرت شیخ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ	۴	
۹۴	حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	۵	
۹۵	حضرت شاہ پیر کریم عطا سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۶	
۹۶	حضرت شیخ ہبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ	۷	
۹۷	حضرت شاہ غلام باب اللہ رحمۃ اللہ	۹	
۹۸	حضرت شاہ عبدالقدوس قلندر	۱۲	
۹۹	حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ	۱۷	
۱۰۰	حضرت مولانا سید ر علی قلندر کاکوروی … اللہ علیہ		
۱۰۱	حضرت سید شاہ نجات اللہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ		
۱۰۲	حضرت شاہ عبدالغفور خورجوی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹	

نام مہینہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر سلسلہ
	یکم	حضرت منصب علی شاہ کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۳
ماہ ذیقعدہ	۹	حضرت شہنشاہ شیخ نور الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۴
		حضرت شیخ محمد قطب قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵
	۱۱	حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۶
	۱۹	حضرت شاہ غلام حسن رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۷
	۲۱	حضرت مولوی مراد اللہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۸
	۲۵	حضرت شاہ عبد السلام قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۹
	۵	حضرت مخدوم شیخ سعدی کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۰
	۱۰	حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان بخاری رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۱
	۱۵	حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۲
ماہ ذی الحجہ	۱۷	حضرت شاہ باسط علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۳
	۲۰	حضرت شاہ عبد اللہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۴
	۲۳	حضرت شاہ اللہ دی احمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۵
	۲۴	حضرت سید نجم الدین غوث الدہر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۶
	۲۷	حضرت شیخ عبد الحکیم موہانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۷

الحمد للہ کہ کتاب عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف تاریخ یکم ماہ
رجب المرجب سنہ ۱۳۱۱ ہجری علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطبع انوار احمدی
واقع الہ آباد میں طبع ہو کر مطبوع طبایع اہل کمال ہوئی

تقریظ

رقم زدۂ کلک براعت سلک جناب کرامت انتساب مظہر حقائق عرفان مصدر دقایق ایقان جامع ملکات انسیہ حاوی کمالات قدسیہ روشن ضمیر تر از شمس و القمر حضرت مولٰنا اخوند حافظ محمد عمر صاحب قادری دہلوی ادام اللہ تعالی بالافاضۃ و الارشاد

هو العزيز الكريم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا اما بعد سراپا عصیان سراسر قصور خاکپاے
انام ہیچمیرز ہیچمدان احقر محمد عمر الملقب بشاہ سراج الحق عفی عنہ ملتمس ہے
کہ بے شائبہ ریب اذکار اولیاء کبار لبطغراے عزاے تنزل الرحمۃ
عند ذکر الاخیار موجب نزول رحمت حق ہین ویسے شک و شبہ ذکر
محبان کردگار باعث تزکیہ نفوس و تصفیہ قلوب بے ریا ہین و لاشک
جو کتب و رسائل تذکرۂ مقبولان ایزد متعال مین تصنیف ہو کر شائع
ہوئین وہ جملہ تصانیف انکے کمالات فیض سمات کا ایک شمہ و دریا فضائل
بے نہایات کا ایک نمونہ ہے چنانکہ بصدق مفہوم مضمون رفعت مشحون
اولیاے تحت قبائی لا یعرفہم غیری خوارق کریمہ و بوارق عظیمہ
کے بیان سے زبان ناطقہ لال ہے و قلم براعت رقم اگر اسکے
تکمیل کا دم بھرے تو کیا مجال ہے مگر بمقتضاے صدق انتماے
ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بسقدر کرامات صحیحہ و واقعات واقعیہ کے بیان

مین صفحات قرطاس پر کئے جائین وہ سبب حصول برکات
عمیمہ و وصول فیوضات نامتناہیہ ہین الحمد للہ کہ ان ایام فیض التیام
برکت التضام مین کتاب مستطاب عمدة الصحائف حالات سلسلہ عالیہ
قادریہ برکاتیہ مین مصنفہ صاحب صدق و صفا معدن محبت و وفا ثبات
شعار رزانت دثار مرید و دست گرفتہ حضور پر نور غنیۃ الطالبین شریعت
و طریقت منیۂ سالکین حقیقت و معرفت سبحان سبحانے تجرید
مصباح سجادۂ تفرید چراغ کعبہ ایمان سراج ارج ایقان منظر تجلیات
احد الصمد یدی و مرشدی حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عبد العزیز الملقب
بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی قدس اللہ سرہ داعی مولوی محمد عبد الکریم
صاحب سلمہ و زید عظمتہ کے جو بعنوان لطیف و بیان سلیس ناظرین
نیس لکھے گئے ہین بلا مبالغہ و اثبات واقعیہ کا اظہار مضامین کا
اختصار عبارت کی خوبی ادائے مطلب کی خوش اسلوبی مولوی
صاحب کی کمال لیاقت پر دال ہے سبحان اللہ و بحمدہ اس زمانہ
مین بزرگان دین کے حالات موافق رسم و رواج زمانہ کے زبان
اردو مین سنانا بھولون بھٹکون کو راستہ بتانا ہے اور فی الحقیقت ایسے
وقت صعب مین اگر اہل علم و ارباب کمال بزرگان ماضی و حال کے
نام کو زندہ رکھنا چاہین تو انکی سوانح عمری کو لباس اردو مین
جلوہ دین تاکہ ہر شخص اسکے شرف مطالعہ سے آراستہ ہو کر عقاید
حقہ سے محفوظ رہکر راہ راست سے ہو داند فقط مولوی صاحب

نے اس خلوص دل سے کتاب لکھی ہے کہ دیکھنے سے آنکھونکو نور اور
دل محزون کو سرور حاصل ہوتا ہے ہر حکایت بحوالہ کتاب و ہر نکتہ وکلمہ
شطحیہ منقول سے ایسا مطابق ہے کہ اہل مذاق اسکے ادراک معانی سے
بہرہ یاب ہونگے اور اہل شقاق اپنے نقص فہم سے بدیدہ حسرت گریبا
ہونگے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء وعن سائر الطالبین راقم آثم نے اس کتاب
کو من اولہ الی آخرہ مطالعہ کیا مضامین مسطورہ کو مطابق کتاب صحیح
و درست پایا اگرچہ قدر مولویصاحب موصوف نے نسبت محبہ ناچیز
کے زیب رقم فرمایا ہے وہ محض اونکا حسن ظن ہے ورنہ بجز افضال
الٰہی وکرم حضرت رسالت پناہی وعنایت حضور مرشدی ومولائی
اور کچھ ذریعہ نجات و وسیلہ مغفرت محبہ ناچیز کا نظر نہین آتا اللہ تعالیٰ اونکا
حسن ظن صحیح کرے وجملہ مومنین ومومنات ومسلمین ومسلمات کی مغفرت
فرماوے آمین ثم آمین۔ فقط راقم آثم نامہ سیاہ احقر محمد علی الملقب
بشاہ سراج الحق عفی عنہ تحریر تاریخ ۱۳ ماہ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۳۱۲ھ

تقریظ فرو ریختہ کلک گہر سلک جناب مولوی شاہ محمد حسین صاحب محب الٰہی الہ آبادی زیدت معالیہ لوبر کنی یا ایہا الاولیاء

لے درد تو راحت دل ما داغ تو چراغ محفل ما

یارب وہ صورتین کہان ہین جنکا دیدار تیرے دید کا نمونہ جنکی ذات تیری
صفات کا پرتو۔ جسکا فعل تیری قدرت کا کرشمہ تہا۔ جنکا لطف تیری عنایت کی
شان جنکا کرم تیری بندہ نوازی کی آن۔ وہ دنیا و مافیہا سے ... [illegible]

قبرمین سوتے ہین ہم اونکے دیکھنے کو ترستے اونکے دردودری مین جیتے ہین -
خدایا تیری ثنا اورہماری زبان تیری عنایت کی قربان - کس کس انداز سے
تیری کرم گستری - کن کن طریقون سے تیری بندہ پروری ہے - آنکھین نہین
ورنہ بود کے ہرنمود مین تیری جلوہ گری ہے - رویت کے طالب کو لن ترانی ایک
حجاب تہا - ورنہ کون سائل ہو اور کون مجیب اور کسکا جواب تہا دیدہ بصیرت کور ہے - ورنہ نمائش
کے ہررنگ مین اوسیکا ظہور ہے اگر اس میخانہ کی مے پی نہین تو خیر اونہین کو دیکھئے
جو اس بادہ کے مخمور - اسکی لذت آشنا ہین جو رہتے اگر دنیا کے جہگڑون سے دوری نہین
قسمت مین اونکی حضوری نہین تو ذرا کان لگاکر اونکی حکایتین سنئے - انکے
احوال کی کتابین دیکھئے اسوقت پیش نظر میرے ایک کتاب ہے جسکا ہر ہر حرف
انتخاب ہے - ہر ہر جملہ بیمثلی مین لاجواب ہے - خاصان حق کی تاریخی واقعات
اہل اللہ کے حکایات ہین - کتاب نہین معرفت کا ایک میخانہ پرجوش - جسنے پیا
ذوق اید ہر جرعہ پیا اودہر مدہوش - عبارت دلاویز - الفاظ حیرت انگیز - مضامین
عبرت خیز - طرز ادا سب سے جدا - فصاحت و بلاغت جسپر فدا - عبرت لینے
والی نگاہون کے لئے مرشد کامل - یقیناً یہ کتاب اپنے نام کیطرح
عمدۃ الصحائف ہے - ناظرین کے لئے بہترین تحائف ہے - کیونکر نہو آخر
مصنف اسکے کون ہین جناب عمدۃ الاطباء - فہم و دانش مین انتخاب
اولی الالباب - ورع مین فرید تقوے مین یکتا - تحقیق مین بے مثل -
تدقیق مین بے ہمتا - مظہر اخلاق عمیم مولوی عبدالکریم جزاہ اللہ خیر الجزا

صحت نامہ کتاب عمدۃ الصحائف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	تباہی	پناہی	۸	۱۰	عاقبت	عاقبت فقیر
[illegible]	۶	آسنالک	.	۹	۱۰	اوسکی	اوسکے
[illegible]	[illegible]	کے	کی	۱۱	۸		———
[illegible]	[illegible]	بیعت	ببیعت	۱۲	۱۹	دونوں نزدیک	دور و نزدیک
[illegible]	۱۱	.	بارہ سو بالنو ہجری	۱۳	۱۹	اوسکی	اوسکے
[illegible]	۱۰	[illegible]	ماثور	۱۴	۳	دنیا	دیہنا
[illegible]	۲	واا	دالاکے	۱۵	۵	یاقیون	باقیون
[illegible]	۹		———	۱۸	۱۳	علیہ اصلوۃ	علیہ الصلوۃ
[illegible]	۱۴		———	۲۰	۵	بن فرار	بن نزار
[illegible]	۱۲		———	۲۲	۱۴	رکھتی تھی	رکھتی رہی
[illegible]	۱۹		———	۲۴	۱۲	اور وسیوقت	اور اوسیوقت
[illegible]	۱		———	۲۹	۴	لغما	لغماہی
[illegible]	۳		———	۳۵	۱۲	کٹ گئی	کٹ گئی
[illegible]	۵		———	۳۹	۱۵	ہوئی	ہوتی
[illegible]	۵		———	۴۱	[illegible]	بیعہ	زمعہ
[illegible]	۴		———	[illegible]	[illegible]	زبیب	زینب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱	۱۳	"	سنہ چار	۵۱	۱۶	"	سنہ چالیس ہجری
۴۲	۱	"	سنہ چون	۵۲	"	"	سنہ چالیس ہجری
"	۲	"	سنہ اٹھاون	۵۳	۱	"	سنہ تین ہجری
"	۳	"	سنہ پینتالیس	۵۶	۳	"	سنہ چار ہجری
"	"	"	سنہ [illegible]	۵۵	۲	"	سنہ [illegible]
"	۴	"	سنہ تیس	۶۱	۵	"	سنہ [illegible]
"	۵	"	سنہ چوالیس	"	۱۳	کردیہ	کردہ
"	"	"	سنہ اکیاون	"	۱۵	"	سنہ [illegible]
"	۶	"	سنہ باون	۶۳	۱۵	عمر بن سعد	عمرو بن سعد
۴۳	۱۳	اپنے	اپنی	۶۴	۵	"	[illegible]
۴۴	۱۵	"	سنہ تیرہ	"	۳	بیت حضرت	[illegible]
۴۵	۱۵	اپنے	اپنی	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]
۴۶	۱۱	"	سنہ تیس	[illegible]	"	"	سنہ [illegible]
"	۱۲		——	"	۱۵	[illegible]	[illegible]
۴۸	۸	"	سنہ [illegible]	[illegible]	"	"	[illegible]
۴۹	۱۰		——	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
"	۱۵	حضرت سنہ	حضرت سعد بن [illegible]	[illegible]	"	"	[illegible]
۵۰	۱۵	"	[illegible]	[illegible]	[illegible]	"	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵	۱۴	//	سنہ ایکسو چودہ ہجری	//	۱۳	//	سنہ دو سو ساٹھ ہجری
۸۰	۱۲	//	سنہ اسّی ہجری	۹۵	۱	//	سنہ دو سو اٹھاون ہجری
۸۲	۵	مولی	موالی	۹۶	۱	//	سنہ دو سو چھیاسٹھ ہجری
۸[illegible]	۱۲	//	سنہ ایکسو اڑتالیس ہجری	//	۱۱	//	سنہ دو سو چھیاسٹھ ہجری
		//	سنہ ایکسو اٹھائیس ہجری	۹۷	۱	//	——
[illegible]	۱۱	//	سنہ ایکسو تراسی ہجری	//	۵	اوراگروہ	اور گروہ
۸[illegible]	۱۰	//	سنہ ایکسو ترپن ہجری	۹۸	۱۸	بات لکھنا	بات کہنا
//	۱۸	سنتے	سنتی	۱۰۱	۱	//	سنہ دو سو ہجری
۸[illegible]	۳	ایک سے نے	ایک شخص نے	۱۰۶	۲	//	سنہ دو سو پچاس ہجری
//	۴	آپکی	آپ	۱۰۷	۲	طیقوریون	طیفوریون
۸۸	۲	دی احتشام	ذی احتشام	۱۱۱	۷	اور جا	اور رہا
۹[illegible]	۱۸	//	سنہ دو سو تین ہجری	//	۱۷	روزہ کہتے تھے	روزہ رکھتے تھے
۹۱	۱۰	//	سنہ ایکسو پچانوے ہجری	۱۱۲	۳	حرقۃ	حرقۃ بمعنی سوزش نقطہ از تحقیق عبارت حاشیہ کے
//	۱۰	//	سنہ دو سو بیس ہجری	//	۹	تمہاسے	تمہارے
۹[illegible]	۱۱	//	سنہ دو سو بارہ ہجری	۱۱۸	۲	ہیچ نہین تہا	ہیچ نہین تہا
[illegible]	۱۹	//	سنہ دو سو چون ہجری	۱۲۰	۴	اسکو ہوا ہلاق	اوسکو ہلاق
۱۲[illegible]	۳	//	سنہ دو سو ستانوے ہجری	۱۵۰	۲	ہی کا	کا بہی
۱۲[illegible]	۱	اور آپ	آپ	۱۵۹	۱۹	کتاب المسلول	کتاب سیف المسلول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۶	۷	کلام اسکے	کلام آپ کی	۱۴۲	۴	حسب	[illegible]
〃	۱۲	چاہتا ہون	جاتا ہون	〃	۱۵	ابوالعباس حضرت	ابوالعباس خضر
۱۲۸	۱	تیر سے	[illegible]	۱۴۳	۱۵	انتہا	انتہا ہوتی
۱۳۰	حاشیہ	جمع مجتبیٰ	جمع احوال مجتبیٰ	۱۴۳	۱	ہوا شیخ	شیخ
۱۳۵	۹	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	۱۲	[illegible]	[illegible] برس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳۶	۵	〃	[illegible]	〃	〃	〃	[illegible]
〃	۱۳	〃	[illegible]	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]
۱۳۸	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	[illegible]
۱۳۹	۲	〃	[illegible]	〃	[illegible]	〃	[illegible]
〃	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	[illegible]
〃	۱۲	[illegible]	[illegible]	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴۱	۵	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	۶	〃	[illegible]	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	۱۲	〃	[illegible]	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴۲	۱۵	سب خدمات	[illegible]	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴۴	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۲	۵	-	سنہ نوسواکیس ہجری	۲۴۲	۱۲	تنو برہی	تنو برے
۱۸۲	۱۶	سلطان ۹۲۵ھ	سلطان سکندر سنہ نوسو پچیس	۲۴۲	۱۲	را قریب	تر قریب
			-	⁄⁄	۱۶	قاشیین	قایشیین
[illegible]	۱۴	مولانا قادری	مولانا قاری	۲۵۱	۱۵	ربیع الاول	ربیع الاول کو
۱۸	۱۱	ہر دو عالم	ہر دو علم	۲۶۶	۵	تا قیامت	تا قیام قیامت
۱۸	۱۹	خاطر سے وطن میں	خاطر سے انکی وطن میں	۲۶۷	۹	بیشتر	بیشتر
۱۹	۱۳	ہوئے ہوئے	ہوئے	⁄⁄	۱۶	تصرفات تجرد	تصرفات وتجرد
۱۹	۱	مصارف	ومصارف	۲۶۸	۱۵	اقدس	اقدس کے
۱۹	۱۹	تقریب	تقریر	۲۷۲	۱۰	کہ بعذر	کہ بین بعذر
۲۰	۱	آپنے	اپنی	۲۹۲	۱۲	وامراتب	ومراتب
⁄⁄	۱۵	عین حیات میں	عین حیات	۳۰۰	۲	اقدس قدس سرہ	اقدس قدس سرہ
۲	۵	اسیطرح سے حاضر	اسیطرح سے بعد و بینہ خواتین منہ کے پردہ سے حاضر	۳۰۲	۷	لگا ہو	کا ہو
۲	۴	مشرف ہوادر	مشرف ہوا اور	۳۰۵	۱۳	بروزر	بزور
۲	۱۶	خان کو	خان کوکا	۳۰۶	۱۱	اخہر کا	اظہر کا
۲	۱۲	بیہوشی طاری	بیہوشی کا طاری	⁄⁄	۳	قدس قدس سرہ	اقدس قدس سرہ
۲	۲	معرفت ایمان	معرفت ایمان	۳۱۳	۱۲	ہو جائے	ہو جائے
۲	۲	آٹھ سو نواسی ہجری	آٹھ سو نواسی ہجری	⁄⁄	۱۸	آپنے	اپنی
[illegible]	۲	حتی الجوت	[illegible]	۳۱۴	۴	بیغات	